

۷۲۷۵

احادیث و معارف نبوی ﷺ کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيْحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد دوم ○ حصہ ہفتم

کتاب المغازی

ذی القعدة
۱۴۳۸ھ

دارالاشاعت

۴۲۴۵
احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد دوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن خازن رحمہ اللہ
ترجمہ و شرح
مولانا ظہور الباری عظمیٰ حاصل درالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت دسمبر ۱۹۸۵ء

طباعت:

ناشر: دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے مجملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۱۴
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی، لاہور ۷

[illegible]

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۴۸۴	غزوہ اُحُد	۶۲۸	۵۳	غزوہ مدینہ	۶۸۴	۵۲۲	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۴۴۵
۴۸۵	مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر اعتماد رکھنا چاہیے	۶۳۳	۵۰۴	قبیل عکل اور عربینہ کا واقعہ	۶۰۱	۵۲۳	غزوہ ادواس	۴۴۹
۴۸۶	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۶۳۸		سترھواں پارہ	۵۲۴	۵۲۴	غزوہ طائف	۴۵۰
۴۸۷	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ وقت	۶۴۰	۵۰۵	غزوہ ذات القرد	۶۰۳	۵۲۶	آپؐ نے خالد بن ولید کو بنی جذلمہ کی طرف بھیجا	۴۵۲
۴۸۸	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پھر اس نے غم کے بعد تمہارے اوپر راحت نازل کی تھی	۶۴۰	۵۰۶	غزوہ نمیر	۶۰۴	۵۲۷	عبداللہ بن مہم پر روانگی	۴۵۸
۴۸۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپؐ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں	۶۴۱	۵۰۷	نبی کریمؐ کا اہل خیبر پر مالی مقرر کرنا	۶۲۱	۵۲۸	حجۃ الوداع سے پہلے آپؐ نے ابو موسیٰؓ اور معاذؓ کو مین بھیجا	۴۶۲
۴۹۰	ام سلیطہ کا تذکرہ	۶۴۲	۵۰۸	اہل خیبر کے ساتھ آپؐ کا معاملہ	۶۲۲	۵۲۹	حجۃ الوداع سے پہلے علیؓ بن ابی طالب اور خالد بن ولید کو مین بھیجا	۴۶۳
۴۹۱	حضرت حمزہؓ کی شہادت	۶۴۳	۵۰۹	بکری کا گوشت جس میں نبی کریمؐ کو خیر میں نہ ہر دیا گیا	۶۲۳	۵۳۰	غزوہ ذات الخلفہ	۴۶۵
۴۹۲	غزوہ اُحُد کے موقع پر نبی کریمؐ کو جو زخم پہنچے تھے	۶۴۵	۵۱۰	غزوہ زید بن حارثہ	۶۲۴	۵۳۱	غزوہ ذات السلاسل	۴۶۶
۴۹۳	وہ لوگ جنہوں نے اللہ و رسولؐ کی دعوت پر لبیک کہا	۶۴۶	۵۱۱	عمرہ قضا	۶۲۵	۵۳۲	جریر بنی مین کو روانگی	۴۶۷
۴۹۴	جین مسلمانوں نے غزوہ اُحُد میں شہادت حاصل کی تھی	۶۴۷	۵۱۲	غزوہ موتہ	۶۲۶	۵۳۳	غزوہ سیف البحر	۴۶۸
۴۹۵	اُحُد کے پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے	۶۴۸	۵۱۳	غزوہ فتح مکہ	۶۲۷	۵۳۴	ابو بکرؓ کا لوگوں کے ساتھ سفر میں حج	۴۶۹
۴۹۶	غزوہ ربیع	۶۴۹	۵۱۴	غزوہ فتح مکہ رمضان میں ہوا تھا	۶۲۸	۵۳۵	بنی تمیم کا دُف	۴۷۰
۴۹۷	غزوہ خندق	۶۵۰	۵۱۵	فتح مکہ کے موقع پر نبی کریمؐ نے علم کہاں نصب کیا تھا؟	۶۲۹	۵۳۶	ابن اسحاق نے بیان کیا الخ	۴۷۱
۴۹۸	غزوہ احزاب سے نبی کریمؐ کی واپسی	۶۵۱	۵۱۶	آپؐ کا مکہ کے بلالی علاقہ کی طرف سے داخلہ	۶۳۰	۵۳۷	دُف عبدالقیس	۴۷۲
۴۹۹	غزوہ ذات الرقاع	۶۵۲	۵۱۷	فتح مکہ کے دن آپؐ کی قیام گاہ	۶۳۱	۵۳۸	دُف بنو صیفہ اور شامہ بن اشمال کا واقعہ	۴۷۳
۵۰۰	غزوہ بنی المصطلق	۶۵۳	۵۱۸	باب ۱۹	۶۳۲	۵۳۹	اسود عنی کا واقعہ	۴۷۴
۵۰۱	غزوہ انار	۶۵۴	۵۱۹	فتح مکہ کے زمانہ میں نبی کریمؐ کا مکہ میں قیام	۶۳۳	۵۴۰	اہل بخران کا واقعہ	۴۷۵
۵۰۲	واقعہ انک	۶۵۵	۵۲۰	نبی کریمؐ نے فتح مکہ کے دن ان کے چہرے پر لٹکے پیراں	۶۳۴	۵۴۱	عمان و بحرین کا واقعہ	۴۷۶
			۵۲۱		۶۳۵	۵۴۲	قبیلہ اشعر اور اہل یمن کی آمد	۴۷۷
						۵۴۳	قبیلہ دوس اور یمن بن عمرو دوس کا واقعہ	۴۷۸

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۵۴۴	قبیلہ طے کے وفد اور عدی بن حاتم رحمہ کا واقعہ	۷۸۲						
	اٹھارھواں پارہ	۷۸۳						
۵۴۵	حجۃ الوداع	"						
۵۴۶	غزوہ تبوک	۷۹۰						
۵۴۷	کعب بن مالک کا واقعہ	۷۹۲						
۵۴۸	مقام حجر میں جنتوز کا قیام	۷۹۹						
۵۴۹	کسریٰ اور قیس کو آپ کے خطوط	۸۰۰						
۵۵۰	آپ کی علالت اور وفات	۸۰۱						
۵۵۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلمہ	۸۱۲						
۵۵۲	نبی کریم کی وفات	۸۱۳						
۵۵۳	باب ۵۵۳	"						
۵۵۴	آپ کا اسامہ بن زید کو ہم پر روانہ کرنا	"						
۵۵۵	باب ۵۵۵	۸۱۳						
۵۵۶	نبی کریم نے کتنے غزوے کئے	"						

سولہواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب المغازی

غزوات

باب ۳۶۸ غزوة العُشيرة أو العُصيرة

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْبَاءَ ثُمَّ

بَوَاطِ ثُمَّ الْعُشِيرَةَ

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ كُنْتُ

إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُثَلِّمٍ لَمَّا

كُنَّا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنَ غَزْوَةٍ قَالَ تَسْمَعُ عُشِيرَةً قُلْتُ كَعَفِ

غَزَوَاتٍ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ

فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُصِيرَةُ أَوِ الْعُشِيرَةُ

قُلْتُ كُنْتُ لِقَاءَ ذَلِكَ فَقَالَ الْعُشِيرَةُ

باب ۳۶۹ ذِكْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ يَنْتَلِ بِبَدْرٍ

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ

بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ

مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّ

قَالَ كَانَ صَدِيقًا لِمَيْمُونِ بْنِ خَلْفٍ وَ

كَانَ مَيْمُونٌ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدِ

۳۶۸۔ غزوہ عشیرہ یا عسیرہ

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے

پہلا غزوہ مقام ابواء کی طرف ہوا، پھر جبل بواط کی طرف اور

پھر عشیرہ کی طرف۔

۱۱۲۷۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے

کہ میں اس وقت زید بن ارقم کے پیلوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ سے پوچھا گیا تھا

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوات کیے؟ آپ نے فرمایا کہ انیس!

میں نے پوچھا، آپ آل حضرت کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک رہے؟ تو

آپ نے فرمایا کہ سترہ میں میں نے پوچھا، آپ کا سب سے پہلا غزوہ

کون سا ہے؟ فرمایا کہ عسیرہ یا عشیرہ۔ پھر میں نے اس کا ذکر تادم سے

کیا تو آپ نے کہا کہ (صحیح لفظ) عشیرہ ہے۔

۳۶۹۔ مقتولین بدر کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

پیشین گوئی۔

۱۱۲۸۔ محمد سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح

بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی،

ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ محمد سے عمرو بن

میمون نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

سنا، آپ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے،

انھوں نے فرمایا کہ وہ امیہ بن خلف کے دوست تھے (جہالت کے زمانے

سے، اور جب بھی امیہ مدینہ سے گذرتا تو ان کے یہاں قیام کرتا تھا اسی طرح

وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَدَّ بِكُمْ نَزَلَ عَلَى أُمِّيَّةٍ
فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَلَمَّا نَزَلَ
عَلَى أُمِّيَّةٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أُمِّيَّةَ انْطَلِقُ سَاعَةً
خَلْوَةً لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَخَرَجَ
مِنْ قَدِيمًا مِنْ تَصْنِيفِ النَّهَارِ فَلَقِيَ عُمَرَ ابْنَ جُهَلٍ
فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هَذَا مَعَكَ فَقَالَ
هَذَا سَعْدٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جُهَلٍ لَا ارْتَدَّ
تَطُوفُ بِمَكَّةَ أَمِنًا وَخَدَاؤُ مَيْتُهُ
الصَّبَاةَ وَنَا عَنْهُمْ أَتَكُمُ تَنْصُرُ ذُنُوبَهُمْ
وَتَحْيِيئُ ذُنُوبَهُمْ أَمَا وَاللَّهِ تَوَلَّيْتُكَ
مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَحِمْتَ إِلَى أَهْلِكَ
سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَنَا عَنْ صَوْنَتِهِ
عَلَيْهِ أَمَا وَاللَّهِ لَبِثْتُ مُتَعَتِّبِي هَذَا
لَا مُنْعَتِكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ
طَبِيقُكَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ كَذِبُ أُمِّيَّةٍ
كَذَبَ عَنْهُ مَوْتُكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ
سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ
يَا أُمِّيَّةَ فَخَوَّاهُ فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ
قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَكَ أَدْرِي فَتَرَدُّ لِيَذْبِكَ أُمِّيَّةٌ
فَرَعَا شَرِيًّا فَلَمَّا رَجَعَ أُمِّيَّةٌ إِلَى أَهْلِهِ
قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَكُنْ مَكْرِي مَا قَالَ لِي
سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ رَعِمَ أَنْ
مُحَمَّدًا أَحْبَبَهُمْ أَهْلَهُمْ قَاتِلِي فَقُلْتُ لَهُ
بِمَكَّةَ قَالَ لَكَ أَدْرِي فَقَالَ أُمِّيَّةٌ وَاللَّهِ لَكَ

سعد رضی اللہ عنہ جب مکہ سے گذرتے تو امیہ کے یہاں قیام کرتے تھے۔
پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو ایک
مرتبہ سعد رضی اللہ عنہ مکہ عہد کے ارادے سے گئے اور (وضع کے مطابق)
امیہ کے یہاں قیام کیا، آپ نے امیہ سے فرمایا کہ میرے لئے کوئی تنہائی کا
وقت بتاؤ، میں بیت اللہ کا طواف کروں گا۔ چنانچہ امیہ انھیں دوپہر کے
وقت ساتھ لے کر نکلا، کیونکہ اس وقت خصوصاً عرب کی گریلوں میں لوگ
باہر نہیں آتے، اتفاق سے ابو جہل سے طافات ہو گئی، اس نے پوچھا،
ابو صفوان! یہ تمہارے ساتھ کون صاحب ہیں؟ امیہ نے بتایا کہ آپ سعد
بن معاذ ہیں۔ اس پر ابو جہل نے کہا۔ میں تمہیں مکہ میں مامون و محفوظ طواف
کرتا ہوں نہ دیکھوں، تم لوگوں نے بے دینوں کو پناہ دے رکھی ہے اور اس
خیال میں ہو کہ تم لوگ ان کی مدد کر دے، خدا کی قسم اگر اس وقت تم ابو صفوان
(امیہ کی کنیت) کے ساتھ نہ ہوتے تو اپنے گھر صبح و سلام واپس نہیں جاسکتے
تھے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس وقت آپ کی آواز بلند ہو گئی تھی، کہ
خدا کی قسم اگر تم نے آج مجھے طواف سے روک دیا تو میں بھی مدینہ کی طرف سے
تمہارا گذرنا بند کر دوں گا اور یہ تمہارے لیے زیادہ مشکلات کا باعث بن
جائے گا سعد! ابوالحکم (ابو جہل) اس کے سامنے بلند آواز سے باتیں نہ کر دے، یہ
وادی مکہ کا سردار ہے! سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امیہ اس طرح کی گفتگو
نہ کر دے، خدا گواہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا ہوں کہ مسلمان
تمہیں قتل کریں گے۔ امیہ نے پوچھا، کیا مکہ میں مجھے قتل کریں گے؟ آپ نے
فرمایا کہ اس کا مجھے کچھ علم نہیں۔ امیہ اس بات سے بہت زیادہ گھبرا گیا اور جب
اپنے گھر واپس آیا تو اپنی بیوی سے کہا، ام صفوان، دیکھا نہیں سعد میرے
متعلق کیا کہہ رہے تھے! اس نے پوچھا، کیا کہہ رہے تھے؟ امیہ نے کہا کہ
وہ یہ بتا رہے تھے کہ محمدؐ نے انھیں خبر دی ہے کہ مسلمان مجھے قتل کریں گے
میں نے پوچھا، کیا مکہ میں مجھے قتل کریں گے؟ تو انھوں نے کہا کہ اس کا
مجھے علم نہیں! امیہ کہنے لگا، خدا کی قسم، اب مکہ سے باہر میں کبھی جاؤں گا ہی
نہیں۔ پھر بدر کی لڑائی کے موقع پر جب ابو جہل نے قریش سے لڑائی کی

لے کر مکہ کے لوگ شام تجارت کے لیے جاتے تھے اور اس کا راستہ مدینہ سے ہو کر گذرنا تھا۔ چونکہ مکہ کی معاش کا دار و مدار اس سے تجارت پر تھا، اس
لیے قدرتی طور پر یہ بندش ان کی موت و زوال کی سبب بن جاتی۔

اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ہر الفاظ صحیح نکلتے تھے وہ سچے ہوتے تھے اور ان کی صداقت کا قریش نے ہمیشہ تجربہ کیا تھا۔ (معتبر ہونا)

تبیاری کے لیے کہا۔ اور کہا کہ اپنے قافلہ کی مدد کو پہنچو، تو امیر نے لڑائی میں شرکت پسند نہیں کی۔ لیکن ابو جہل اس کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے امیر ابو صفوان! تم دادی کے سردار ہو۔ جب لوگ دیکھیں گے کہ تم ہی لڑائی سے گریز کر رہے ہو تو دوسرے لوگ بھی تمہاری اتباع کریں گے۔ ابو جہل یوں ہی برابر اس کی شرکت پر اصرار کرتا رہا۔ آخر امیر نے کہا، جب تمہارا اصرار ہی ہے تو خدا کی قسم! میں (اس لڑائی کے لیے) مکہ کا سب سے عمدہ اونٹ خریدوں گا (تا کہ زیادہ بہتر طریقہ پر اپنی حفاظت کر سکوں) پھر امیر نے اپنی بیوی سے کہا، ام صفوان! میرا ساز و سامان تیار کر دو۔ اس نے کہا، ابو صفوان، اپنے بیٹی بھائی کی بات بھول گئے۔ امیر بولا کہ میں بھولا نہیں ہوں ان کے ساتھ صرف تھوڑی دوزنک جاؤں گا۔ جب امیر نکلا تو راستہ میں جس منزل پر بھی قیام ہوتا۔ یہ اپنا اونٹ دلپتے قریب ہی ابا مذھے دکھتا۔ اسی طرح سارے سفر میں اس نے اہتمام کیا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق بدر میں قتل ہو کر ہی رہا۔

۴۷۰ - غزوہ بدر کا واقعہ

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہاری نصرت کی بدر میں حالاً تم کمپست تھے، تو اللہ سے ڈرتے رہو، عجب کیا کہ شکر گزار بن جاؤ۔ وہ وقت یاد کیجئے جب آپ مومنین سے کہہ رہے تھے، کیا یہ تمہارے لیے کافی نہیں کہ تمہارا پروردگار تمہاری مدد میں ہزار انا سے ہوئے فرشتوں سے کرے، کیوں نہیں بشمولیکہ تم نے صبر و تقویٰ قائم رکھا۔ اور اگر وہ تم پر خوراً آپڑی گے تو تمہارا پروردگار تمہاری مدد پانچ ہزار نشان کیے ہوئے فرشتوں سے کرے گا اور یہ تو اللہ نے اس لیے کیا کہ تم خوش ہو جاؤ، اور تمہیں اس سے دلچسپی حاصل ہو جائے، اور نہ نصرت تو بس زبردست اور حکمت والے اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اور یہ نصرت اس غرض سے تھی تاکہ کفر کرنے والوں میں سے ایک گروہ کو ہلاک کر دے یا انہیں خوار کر دے کہ وہ ناکام ہو کر واپس ہو جائیں جہاں وحشیانے فرمایا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے طعین بن عدی بن حنیار کو بدر

آخر جہ من مکہ فلما کان یوم یزید استسفر اجو جہل الناس قال ادرکوا غیرکم فکیرہ اُمیۃ ان یخیرکم فانما ابوجہل فقال یا ابا صفوان انک متی ما یراک الناس قد تخلفت وانت سید اهل البادی تخلفوا معہ فلم یزل یہ ابوجہل حتی قال اما اذ غلبت فی فواللہ لا شترت اجود بعیل بیکہ ثم قال اُمیۃ یا ام صفوان جہیزنی فقالت لہ یا ابا صفوان وقد نسیت ما قال لک اخوک الی شری قال لا ما ریدہ الا ان اجود منہم الا قد ریا فلما خرج اُمیۃ اخذ لا یسزل منزلاً الا عقل بعیلہ فلم یزل یذلیک حتی قتله اللہ عز وجل یبذری

یا نبی قصۃ عز وک بدر

و قول اللہ تعالیٰ و لقد نصرکم اللہ ببنا و انتہم اذ لہ فانقوا اللہ لعلکم تشکرون اذ نقول للمؤمنین ان یتکفیکم ان یمدکم ربکم بثلثۃ الای من الملائکۃ منزلین مکی ان نصبروا و تقنوا و یا توکم من قوس ہر هذا یعد و کمد ربکم بحسنۃ الای قیت الملائکۃ مسویین و ما جعلہ اللہ ان تبغی لکم و لتطیبت کلوبکم یہ و ما النصر الا من عند اللہ العزیز الحکیم لیقطع طرقات من الدین کفر و اذ یکبتہم فینقلبوا خائبین و قال و حشی قتل حمزہ طحیمہ بن عبدی

رقیبہ صفحہ ۱۰ یہ تو محض ایک ضد تھی کہ آپ کی مخالفت سے باز نہیں آتے تھے اور آپ کی دعوت سے اعراض ضروری سمجھتے تھے۔ شعوری طور پر بھی وہ ان حضور کو سچا بنی جانتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آل حضور کی پیشین گوئی سننے ہی امیر گھبرا گیا اور مدینہ سے باہر نکلنے کا عہد کر لیا۔

کی جنگ میں قتل کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ کر رہا تھا، دو جہنموں میں سے ایک کے لیے کہ وہ تمہارے ہاتھ آجائے گی۔“ الآية ۶

۱۱۲۹۔ مجھ سے کبھی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب نے، ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے غزوے کئے، میں غزوہ تبوک کے سوا، اور کسی میں غیر حاضر نہیں رہا۔ البتہ غزوہ بدر میں بھی میں شریک نہ ہو سکا تھا، لیکن جو لوگ اس غزوہ میں شرکت نہیں کر سکے تھے ان پر کسی قسم کا عتاب خداوندی بھی نہیں ہوا تھا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے فائدہ کو تلاش کرنے کے لیے نکلتے تھے اور اس طرح اتفاقاً طور پر مسلمانوں اور ان کے دشمنوں میں ٹھہر جوتی تھی۔

۴۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے۔“

پھر اس نے تمہاری سن لی اور فرمایا کہ میں تمہیں ایک ہزار کیے بعد دیگرے آنے والے فرشتوں سے مدد دوں گا، اور اللہ نے یہ میں اس لیے کیا کہ تمہیں بشارت ہو اور نہ کہ تمہارے دلوں کو اس سے اطمینان ہو جائے اور انہی کی نعت تو بس اللہ ہی کے پاس سے ہے، بے شک اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے اور وہ وقت بھی یاد کرو جب اللہ نے اپنی طرف سے چمن دینے کو تم پر فرمودگی کو طاری کر دیا تھا، اور آسمان سے تمہارے اوپر پانی اتار رہا تھا کہ اس کے ذریعے سے تمہیں پاک کر دے اور تم سے شیطان فی وسوسہ کو دفع کر دے اور نہ کہ مضبوط کر دے تمہارے دلوں کو اور اس کے باعث تمہارے قدم چمکے۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب آپ کا پروردگار وحی کر رہا تھا فرشتوں کی جانب کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، سو اب ان لانے والوں کو جاتے رکھو میں اپنی کافروں کے دلوں میں رعب ڈالے

بْنِ الْخِيَارِ يَوْمَ مَدْيَنَ وَقَوْلُهُ
تَعَالَى إِذَا يَغِيظُكُمُ اللَّهُ أَهْلًا
الطَّائِفَتَيْنِ إِنَّمَا لَكُمْ

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنِي عِيْنُ بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةٍ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةٍ مَدْيَنَ وَقَوْلُهُ يَغَايِبُ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَيِّدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ مَبْنِيَهُمْ وَبَيَّنَّ عُدُوَّهُمْ عَلَى غَيْرِ مَبْغَاذٍ ۝

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا تَسْتَعْجِلُونَ
رَشْكُكُمْ۔

فَاسْتَعْجَلَتْ لَكُمْ آفِي مَدْيَنَ كَمَا بَالَغَ مِنَ
الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا
بَشْرًا لِيُظْهِرَ بِهِ قُلُوبَكُمْ
وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ
اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ إِذْ يُغَشِّيكُمُ
النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَمُكَرَّلٌ
عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءٌ لِيُطَهِّرَكُمْ
بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْسَ الشُّرَاطِ
وَلِيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ إِذْ يُؤْخِذُ رَجُلٌ إِلَى
الْمَلَائِكَةِ فِي مَعَكُمْ فَتُنَبِّئُوا الَّذِينَ
آمَنُوا سَاقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا
الرَّعْبَ فَأَخْرَجُوا قَوْمَ الْأَعْنَابِ

وَاضْمُوا مِنْهُمْ كُلَّ نَبَاٍ ذَلِكْ يَنْفَعُهُمْ
شَاقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَكَفَى
تُشَاقِقِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ
شَدِيدُ الْعِقَابِ -

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنَ الْمَيْقَدَةِ
بُنِ الْأَسَدِ مَشْهُدًا أَنَّهُ أَكُونُ مَنَاجِبَهُ
أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ أَفَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَيِّدُ عَوَالِي الْمَشْرِقِينَ
فَقَالَ لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى أَذْهَبَ
أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلَكِنَّا نَقَاتِلُ عَنْ
يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفِكَ
فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ
وَجَمَلَهُ وَسَرَّاهُ لِعَيْنِي كَوْلَاهُ -

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ حَوْشَبٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اللَّهُمَّ
أَشْهَدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ
إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبِدْ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ
بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ
يَقُولُ سُبْحَنَ الْجَمْعِ
وَيُؤَلِّوْنَ الدُّجْدَةَ -

۴۴۴

دیتا ہوں، سو تم ہافزوں کی گردنوں کے اوپر مارو اور ان کے
پورے پر ضرب لگاؤ۔ یہ حکم قتال اس لیے ہے کہ انھوں نے
اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو کوئی اللہ اور اس
کے رسول کی مخالفت کرتا ہے سو اللہ تعالیٰ سزا دینے میں سخت ہے۔

۱۱۳۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث
بیان کی، ان سے طارق نے، ان سے طارق بن شہاب نے بیان کیا، اور
انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے مَیْقَدَة
بن اسود رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی بات سنی کہ اگر وہ بات میری زبان سے
ادا ہو جاتی تو میرے لیے کسی بھی چیز کے مقابلے میں زیادہ عزیز ہوتی،
وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اُن حضورؐ اس وقت
مسلمانوں کو مشرکین کے خلاف آمادہ کر رہے تھے، انھوں نے عرض کی،
ہم وہ نہیں کہیں گے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا کہ جاؤ تم اور تمہارا
رب ان سے جنگ کرو۔ بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے جمع
ہو کر لڑیں گے۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک
کھل گیا اور ان کی گفتگو سے آپ مسرور ہوئے۔

۱۱۳۱۔ مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن حو شب نے حدیث بیان کی، ان سے
عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے
عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا تھا، اے اللہ! آپ کے عہد
اور آپ کے وعدہ کا واسطہ دیتا ہوں، اگر آپ چاہیں گے تو رستے زمین
پر مسلمانوں کے خیمے ہو جانے کے بعد، آپ کی عبادت نہ ہوگی۔ اس پر ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے اُن حضورؐ کا دست مبارک تھام لیا اور عرض کی اے اللہ! مجھے
یا رسول اللہ! اس کے بعد اُن حضورؐ اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے تو
آپؐ کی زبان مبارک پر یہ آیت تھی "عنقریب کفار کی جماعت کو شکست
ہوگی اور ریشیت پھیر لیں گے۔"

باب ۴۷۲

۱۱۳۲۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ انھیں ہشام
نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبد الکیم نے خبر دی
انھوں نے عبد اللہ بن حارث کے مولا مقسم سے سنا، وہ ابن عباس

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنِي (ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّكَ سَمِعَ مَقْسَمًا مَوْلَى

رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے، آپ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں شرکت کرنے والے اور اس میں شریک نہ ہونے والے برابر نہیں ہو سکتے۔

۴۶۳۔ چند اصحاب بدر

۱۱۳۳۔ ہم سے سلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر مجھے اور ابن عمر کو ”کم عمر“ قرار دے دیا گیا تھا۔

۱۱۳۴۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابواسحق نے اور ان سے براہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر مجھے اور ابن عمر کو کم عمر قرار دے دیا گیا تھا، اور اس لڑائی میں مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے زیادہ تھی اور انصار دوسو چالیس سے زیادہ تھے۔

۱۱۳۵۔ ہم سے عمر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ، جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، مجھ سے حدیث بیان کی کہ بدر کی لڑائی میں ان کی تعداد اتنی ہی تھی جتنی طاوت رضی اللہ عنہ کے ان اصحاب کی تھی جنہوں نے ان کے ساتھ نہر فلسطین کو پار کیا تھا، تقریباً تین سو تیس۔ براہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں، خدا گواہ ہے کہ طاوت رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہر فلسطین کو صرف وہی لوگ پار کر سکے تھے جو مؤمن تھے۔

۱۱۳۶۔ ہم سے عبداللہ بن رجا نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، انہوں نے براہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں یہ گفتگو کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد بھی اتنی ہی تھی جتنی اصحاب طاوت کی جنہوں نے آپ کے ساتھ نہر فلسطین کو عبور کیا تھا اور ان کے ساتھ نہر کو عبور کرنے والے صرف مؤمن ہی تھے، تقریباً تین سو دس افراد۔

۱۱۳۷۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے

عبداللہ بن العزیز جحدت عن ابن عباس انہ سمعوا یقولون لا ینسبوا القاعدون من المؤمنین عن بدر ذالک الخایجون الی بدر

باب ۳۱ عِدَّةُ اصْحَابِ بَدْرٍ

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتَصْغَرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ

بَدْرٍ

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنِي مَعْمُودٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتَصْغَرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ كَانَتِ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَئِذٍ نِيفًا عَلَى سِتِّينَ وَالْأَنْصَارُ نِيفًا أَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ أَنَّهُمْ كَانُوا عِدَّةً أَصْحَابِ طَاوُتَ الَّذِينَ حَاوُوا مَعَ النَّحْلِ بِمِئَةِ عَشْرٍ وَثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ الْبَرَاءُ لَا وَاللَّهِ مَا حَاوَا مَعَ النَّحْلِ إِلَّا مِائَتَانِ

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَذَلْنَا أَنْ عِدَّةُ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلَى عِدَّةِ طَاوُتَ الَّذِينَ حَاوُوا مَعَ النَّحْلِ وَكُنَّا مِائَتَيْنِ مِئَةً وَثَلَاثَ مِائَةٍ

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ

برادر رضی اللہ عنہ نے ح۔ اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سقیان نے خبر دی۔ انھیں ابواسحاق نے اور ان سے ہارون عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم آپس میں بیگفتگو کرتے تھے، کہ اصحاب بدر کی تعداد بھی تقریباً تین سو دس تھی، جتنی ان اصحاب طائوت کی تعداد تھی جنھوں نے ان کے ساتھ نہر فلسطین کو عبور کیا تھا۔ اور اسے عبور کرنے والے صرف مومن تھے۔

۳۷۴۔ کفار قریش، شیبہ، غنہ، ولید اور ابوجہل بن ہشام کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا اور ان کی ہلاکت

۱۱۳۸۔ محمد سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مہیر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف رخ کر کے کفار قریش کے چند افراد، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن غنہ اور ابوجہل بن ہشام کے حق میں بددعا کی تھی ہیں اس کے لیے اللہ کو گواہ بنا ہوں کہ میں نے (بدر کے میدان میں) ان کی لاشیں بڑی ہوئی پائی، دھوپ کی وجہ سے ان میں تغیر پیدا ہو گیا تھا، کہو نگوں گرمی کے تھے۔

۳۷۵۔ ابوجہل کا قتل

۱۱۳۹۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں قیس نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر آپ ابوجہل کے قریب سے گزرے، ابھی اس میں تھوڑی سی جان باقی تھی۔ اس نے آپ سے کہا، کتنے بڑے اور شریف شخص کو تم لوگوں نے قتل کر دیا ہے۔

۱۱۴۰۔ محمد سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بنی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون معلوم کہ کسے آئے گا کہ ابوجہل کا کیا ہوا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقتاً حل معلوم کرنے آئے خود کیجا کہ عفرات کے صاحبزادوں (معاذ اور معوذ رضی اللہ

قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَهْلَابَ بَدْرٍ لَيْتُ مِثْلَهُ وَبِضْعَةِ عَشَرَ بَعْدَ أَهْلَابِ طَائُوتِ الَّذِينَ حَبَا ذَرًا وَمَعَهُ التَّمَرُ وَمَا حَبَا وَزَمَعَهُ إِنَّهُ مُؤْمِنٌ

بَابُ ۴ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيدِ وَأَبِي جَهْلٍ بَنِي هِشَامٍ وَهَلَاكِهِمْ

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفَّةَ فَقَامَ عَلَى رِجْلَيْهِ قُرَيْشٍ عَلَى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَأَبِي جَهْلٍ بَنِي هِشَامٍ فَأَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَوْنِي قَدْ غَيَّرَ قَوْمُ الشَّيْءِ وَكَانَ يَوْمًا حَادًّا

بَابُ ۵ قَتْلُ أَبِي جَهْلٍ

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصَةَ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ وَبِهِ رَمَتْ تِيغَ مَرْبَدٍ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ أَعْمَدُ مِنْ سَرَحِلٍ قَتَلْتُمُوهُ

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَاظْطَنَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَحَّاهُ فَقَالَ صَوْنِي أَبَا عَفْرَاءَ

عنها) نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہیں ابو جہل ہرہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کچھ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ لی، ابو جہل نے کہا، کیا اس سے بڑا کوئی انسان ہے جسے تم نے آج قتل کر ڈالا ہے؟ یا اس نے یہ کہا کہ کیا اس سے بھی بڑا کوئی انسان ہے جسے اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہے؟ احمد بن یونس نے (اپنی روایت میں) یہ الفاظ بیان کئے "أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ"

۱۱۴۱۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بنی نے امدان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا، کون دیکھ کر اُسے گا کہ ابو جہل کا کیا ہوا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ معلوم کرنے کے لیے گئے تو دیکھا کہ عفرہ کے دونوں صاحبزادوں نے اسے قتل کر دیا تھا اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ آپ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر کہا تمہیں ابو جہل ہرہ اس نے کہا، کیا اس سے بھی بڑا کوئی آدمی ہے جسے آج اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہے، یا (اس نے یوں کہا کہ) تم لوگوں نے قتل کر ڈالا ہے۔

۱۱۴۲۔ مجھ سے ابن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں معاذ بن معاذ نے خبر دی، ان سے سلیمان بنی نے حدیث بیان کی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی اسی طرح۔

۱۱۴۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے یوسف ابن ماجشون کے واسطے سے یہ حدیث سنی تھی، انھوں نے صالح بن ابراہیم کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد کے واسطے سے، انھوں نے صالح کے دادا (عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) کے واسطے سے، بدر کے بارے میں یعنی یہی عفرہ کے دونوں صاحبزادوں کی حدیث۔

۱۱۴۴۔ مجھ سے محمد بن عبد اللہ رقاشی نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابو جہل نے، ان سے قیس بن عباد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں فیصلہ کے لیے دوڑاؤں ہو کر بیٹھے گا قیس

حَتَّى بَرَدَ قَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ
فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ وَهَلْ فَوَ
رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ دَحِلُ قَتَلْتُمْ
قَوْمَهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ
يُونُسَ أَنْتَ
أَبُو جَهْلٍ۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِثْنَى حَدَّثَنَا
أَبُو أَبِي عَدَى عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ
أَنْسٍ قَالَ قَالَ لِيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ
أَبُو جَهْلٍ فَإِنَّا نَطْلُقُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ
قَدْ هَوَّاهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ
بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ
فَوَ رَجُلٍ قَتَلْتُمْ قَوْمَهُ أَوْ قَالَ
قَتَلْتُمُوهُ؟

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنِي ابْنُ مِثْنَى أَخْبَرَنَا مُعَاذُ
بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ
بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
كَشَبْتُ عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ الْمَاجِشُونِ
عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ حَبْرَةَ فِي بَدْرٍ نَعْنِي
حَبْرَةَ ابْنِ
عَفْرَاءَ۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ
حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ
حَدَّثَنَا أَبُو جَهْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عِبَادٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ
قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُجْشَوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ

بن عباد نے بیان کیا کہ انھیں حضرات حمزہ، علی اور عبیدہ رضی اللہ عنہم
 اجمعین کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ ”یہ دو فریق ہیں جنہوں نے
 اللہ کے بارے میں نبرؤ زانی کی“ بیان کیا کہ یہ وہی ہیں جو بدر کی لڑائی میں
 نبرؤ زانی کے لیے دتہا تھا (نکلے تھے) یعنی حمزہ، علی اور عبیدہ یا ابو عبیدہ
 بن حارث رضوان اللہ علیہم اجمعین (مسلمانوں کی طرف سے)۔ اور شبہ بن
 ربیع، عتبہ اور ولید بن عتبہ (کفار قریش کی طرف سے)۔

۱۱۴۵۔ ہم سے قسیمیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سفیان نے حدیث
 بیان کی، ان سے ابواشعث نے ان سے ابو مجلز نے ان سے قیس بن عباد
 نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت کریمہ ہذا ان
 خصمان اختصموا فی سربہم ”یہ دو فریق ہیں جنہوں نے
 اللہ کے بارے میں نبرؤ زانی کی“ قریش کے چھ افراد کے بارے میں نازل
 ہوئی تھی (تین مسلمانوں کی طرف کے یعنی علی، حمزہ اور عبیدہ بن حارث
 رضی اللہ عنہم اور تین کفار کی طرف کے یعنی شبہ بن ربیع، عتبہ بن ربیعہ اور
 ولید بن عتبہ)۔

۱۱۴۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم صوفی نے حدیث بیان کی، ان سے
 یوسف بن یعقوب نے حدیث بیان کی، آپ کا بنی صبیحہ کے یہاں آنا
 جانا تھا اور آپ بنی سدوش کے مولا تھے۔ ان سے سلیمان بنی نے حدیث
 بیان کی، ان سے ابو مجلز نے اور ان سے قیس بن عباد نے بیان کیا کہ
 علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی۔
 ”هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي سَرَبِهِمْ“

۱۱۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، انھیں دو کعبہ نے خبر دی،
 انھیں سفیان نے، انھیں ابواشعث نے، انھیں ابو مجلز نے، انھیں قیس
 بن عباد نے اور انھوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ قسمیہ بیان
 کرتے تھے کہ یہ آیت (جو اوپر گزری) انھیں چھ افراد کے بارے میں،
 بدر کی لڑائی کے موقع پر نازل ہوئی تھی، پہلی حدیث کی طرح۔

۱۱۴۸۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم
 نے حدیث بیان کی، انھیں ابواشعث نے خبر دی، انھیں ابو مجلز نے، انھیں
 قیس نے، کہا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ قسمیہ بیان کرتے
 تھے کہ یہ آیت ”هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي سَرَبِهِمْ“ ان لوگوں

لِلْخَصْمَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ
 وَبَيْنَهُمْ اُتْرُكْتُ هَذَا اِنْ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ
 قَالَ هُمُ الَّذِينَ تَبَايَرُوا يَوْمَ بَدْرٍ كَحُزْنٍ
 وَعَلَى وَعَبِيدَةَ اَوْ اَبُو عُبَيْدَةَ اَبْنُ
 الْخُرَيْثِ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ
 وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ“۔

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
 عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ
 بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ تَرَكْتُ
 هَذَا اِنْ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فِي
 سَرَبٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى وَحْمَرَةَ
 وَعَبِيدَةَ بْنِ الْخُرَيْثِ وَشَيْبَةَ
 بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ
 وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ“۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصَّوْفِيُّ
 حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ مِيْزَلًا
 فِي بَنِي صَبِيْعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لِبَنِي سَدُوشَ
 حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ التَّبَّيْ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ
 بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِينَا فَرَكْتُ هَذِهِ الْاَيَةَ
 هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ“۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا
 وَكَيْعٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي
 مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ
 لَتَرَكْتُ هَؤُلَاءِ الْاَيَاتِ فِي هَؤُلَاءِ الرَّحِطِ
 السَّرَبِ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى“۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
 هَشِيْمٌ أَخْبَرَنَا اَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ
 عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ قَسْمًا
 اَنَّ هَذِهِ الْاَيَةَ هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي

کے بارے میں نازل ہوئی جو بدر کی لڑائی میں مبارزت کے لیے نکلے تھے
یعنی حضرت حمزہ، علی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ، شیبہ، جو
ربیعہ کے بیٹے تھے، اور ولید بن عتبہ۔

۱۱۴۹۔ مجھ سے ابو عبد اللہ محمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق
بن منصور سلولی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث
نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوالسحاق نے
کہ ایک شخص نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور میں سن رہا تھا کہ کیا علی رضی
اللہ عنہ بدر کی جنگ میں شریک تھے؟ آپ نے فرمایا کہ انھوں نے مبارزت
کی تھی اور غالب رہے تھے

۱۱۵۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یوسف
بن ماجشون نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن عبد الرحمن بن عوف نے،
ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے
حوالے سے، آپ نے بیان کیا کہ امیر بن خلف سے ہجرت کے بعد
میرا عہد نامہ ہو گیا تھا پھر لڑائی کے موقع پر آپ نے اس کے اور اس
کے قتل کا ذکر کیا، بلال رضی اللہ عنہ نے جب اسے دیکھ لیا تو فرمایا کہ
اگر آج امیر بیچ نکلا تو اسے میں اپنی سب سے بڑی ناکامی سمجھوں گا۔

۱۱۵۱۔ ہم سے عبدان بن عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد
نے خبر دی، انھیں شیبہ نے، انھیں ابوالسحاق نے، انھیں اسود نے اور انھیں
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ
مکہ میں) سورہ والنجم کی تلاوت کی اور سجدہ تلاوت کیا تو جیسے لوگ وہاں
موجود تھے سب سجدہ میں گر گئے، سوا ایک بوڑھے کے کہ اس نے ہتھیلی میں
مٹی لے کر اپنی پیشانی پر اسے لگا لیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے بس اتنا ہی
کافی ہے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے دیکھا کہ
کفر کی حالت میں قتل کیا گیا (یعنی امیر بن خلف)

۱۱۵۲۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے ہشام بن یوسف نے
حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے
بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے جسم پر تلواریں تھیں (گہرے زخموں کے
نشانات تھے، ایک ان کے شانے پر تھا) اور اتنا گہرا تھا کہ میں اپنی
انگلیاں ان میں داخل کر دیا کرتا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان میں سے

رَبِيعَةُ وَنَزَلَتْ فِي الدِّينِ بَرَسًا وَأَيُّمًا بِرَحْمَةٍ وَ
عَلَى وَعَبِيدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَحُتَيْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنِي
رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ -

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ اسْتَلَوْنِي حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنِ عَلٍّ رَحِلُ الْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ
قَالَ أَشْهَدُ عَلَى تَبَارَسًا قَالَ تَابَسًا وَ
ظَاهَرَ -

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جُشُونِ بْنِ صَالِحٍ
بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ
كَتَبْتُ أُمِّيَّةَ بَنِي خَلْفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صَبْرِ
فَدَاكَ قَتْلُهُ وَتَنَلَّ ابْنَهُ فَقَالَ بَدَلُ
لَوْ نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمِّيَّةُ -

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ فَرَا وَالتَّجْمِيمُ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ
مَنْ مَعَهُ غَيْرَ أَنْ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا
مِنْ تَرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى حَبْجَتِهِ فَقَالَ
يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَفَّ
رَأْيَهُ كَعَدَّةٍ قَتَلَ كَاغِدًا -

۱۱۵۲۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ
عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلَاثُ ضَرْبَاتٍ
بِالسَّيْفِ إِحْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ قَالَ إِنْ كُنْتُ
لَوْ دَخِلْتُ أَصَابِعِي فِيهَا قَالَ ضَرْبٌ ثِنْتَيْنِ

و در زم آپ کو بدر کی لڑائی میں آئے تھے اور ایک جنگ یرموک کے موقع پر عروہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو مجھ سے عبدالملک بن مروان نے کہا اے عروہ! کیا زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار تم پہچانتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں، پہچانتا ہوں، اس نے پوچھا اس کی کوئی نشانی بناؤ؟ میں نے کہا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر اس کی دھار کا ایک حصہ لوٹ گیا تھا جو ابھی تک اس میں باقی ہے۔ عبدالملک نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔ فوجوں کے ساتھ بنو آزدائی میں ان تلواروں کی دھار کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ پھر اس نے وہ تلوار عروہ رحمۃ اللہ علیہ کو واپس کر دی۔ ہشام نے بیان کیا کہ ہمارا اندازہ تھا کہ اس تلوار کی قیمت تین ہزار ہے۔ وہ تلوار ہمارے ایک عزیز کے حصے میں چلی گئی تھی (دراشت میں) میری بڑی خواہش تھی کہ کاش! وہ میرے حصے میں آتی۔

۱۱۵۳۔ ہم سے عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔ ہشام نے بیان کیا کہ (میرے والد) عروہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔

۱۱۵۴۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے یرموک کی جنگ کے موقع پر کہا، آپ حملہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کرتے، آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے ان پر زور کا حملہ کر دیا تو پھر تم لوگ پیچھے رہ جاؤ گے۔ سب حضرات بولے کہ ہم ایسا نہیں کریں گے (بلکہ آپ کا ساتھ دیں گے) چنانچہ آپ نے دشمن (رومی فوج) پر حملہ کر دیا اور ان کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے نکل گئے۔ اس وقت آپ کے ساتھ کوئی بھی مسلمان نہیں تھا۔ پھر (مسلمان فوج کی طرف) آئے لگے تو درمیدوں نے آپ کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور شانے پر دو کاری زخم لگائے۔ عروہ بدر کی لڑائی کے موقع پر آپ کو لگا تھا وہ ان دونوں زخموں کے درمیان میں پڑ گیا تھا۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں چھوٹا تھا تو ان زخموں میں اپنی انگلیاں ڈال کر کھینچا کرتا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ یرموک

يَوْمَ بَدْرٍ وَوَاحِدَةً يَوْمَ السَّيْمُوكِ قَالَ عُرْوَةُ وَ قَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَا عُرْوَةُ هَلْ نَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَا فِيهِ قُلْتُ فِيهِ فَكَّةٌ فَكَّاهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ مَدَّ يَدِي فَجِئْتُ بِمَكْوَلٍ مِنْ خِرَاجِ الْكُتَّابِ - ثُمَّ سَدَّاهُ عَلَى عُرْوَةَ قَالَ هَيْشَامُ مَا قَتَلَاهُ بَيْنَنَا ثَلَاثَةَ أَلْفٍ وَوَاحِدَةً بَعْضُنَا وَ لَوْ سَدَدْتُ إِيَّاهُ كُنْتُ أَحَدَهُ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ عَنْ أَبِي عَنِ هَيْشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ سَيْفَ الزُّبَيْرِ مُحَلًى بِفَيْفَةٍ قَالَ هَيْشَامُ وَ كَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًى بِفَيْفَةٍ

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ نا هَيْشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ السَّيْمُوكِ أَلَا شِدَّةٌ فَلَشِدَّةٌ مَعَكَ فَقَالَ إِنْ شِدَّةٌ دَتَ كَدَّ نَتْمُ فَقَالُوا لَا نَفْعُ خَمَلٍ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صَفُوفَهُمْ فَبَا وَرَاهُ وَ مَا مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَأَخَذَ ذَا بِلْجَامِهِ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بِلْجَامِهِ ضَرْبَةً ضَرَبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ كُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي بِلْدِ الصَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَ أَنَا صَغِيرٌ

کی لڑائی کے موقع پر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ گئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر کل دس سال کی تھی (جو نیک بہادری اور فروسیت کا جوہر رکھتے تھے) اس لیے آپ کو ایک گھوڑے پر سوار کر کے ایک صاحب کی نگرانی میں دے دیا (کہ کہیں جنگ میں یہ بھی شریک نہ ہو جائیں)۔

۵۵۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھوں نے درج بن عبادہ سے سنا۔ ان سے سعید بن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے قریش کے چوبیس سردار (جو قتل کر دیئے گئے تھے) بدر کے ایک بہت ہی گندے اور اندھیرے کنوئیں میں پھینک دیئے گئے تھے۔ عادت مبارک تھی کہ آلِ حضورؐ جب دشمن پر غالب آتے تو میدانِ جنگ میں تین دن تک قیام فرماتے۔ جنگ بدر کے خاتمہ کے تیسرے دن آپؐ کے حکم سے آپؐ کی سواری پر کجاوہ باندھا گیا اور آپؐ روانہ ہوئے۔ آپؐ کے اصحابؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھے (صحیحاً) نے کہا، غالباً آپؐ کسی ضرورت کے لیے فخرتریف لے جا رہے ہیں، آخر آپؐ اس کنوئیں کے کنارے آکر کھڑے ہو گئے اور کفارِ قریش کے سرداروں کے (جو قتل کر دیئے گئے تھے) اور اسی کنوئیں میں ان کی لاشیں پھینک دی گئی تھیں) نام ان کے باپ کے نام کے ساتھ لے کر آپؐ انھیں آواز دینے لگے اے فدا بن فدا، اے فدا بن فدا، اے فدا بن فدا! کیا آج تمھارے لیے یہ بات بہتر نہیں تھی کہ تم نے دنیا میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی، بے شک ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہمیں پوری طرح حاصل ہو گیا (یعنی ثواب اور فتح و کامیابی کا) تو کیا تمھارے ب کا تمھارے متعلق جو وعدہ تھا (عذاب کا) وہ بھی تمھیں پوری طرح مل گیا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے، یا رسول اللہ! آپؐ ان لاشوں سے کیوں خطاب فرما رہے ہیں جن میں کوئی جان نہیں ہے۔ آلِ حضورؐ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں، تم لوگ ان سے زیادہ اسے نہیں سن رہے ہو، قتادہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں زندہ کر دیا تھا (اس وقت) تاکہ آلِ حضورؐ انھیں اپنی بات سنا دیں، ان کی توبیح،

قَالَ زَادَ وَ كَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُبَيْرٍ بَدْرَ بَنِي نَضْلَةَ وَ هُوَ مِنْ عَشِيرَةِ سَيْبِ بْنِ خُزَيْمَةَ عَلَى فَرَسٍ وَ كُلٌّ مِنْ رَجُلٍ

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعِينَ وَ عِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ وَ قَدْ نَزَلُوا فِي طَلُوبٍ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُخْبِتٍ وَ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرِصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرِ الْيَوْمِ الثَّلَاثِ أَمَرَ بِدِرَاجِلِهِمْ فَشَدَّ عَلَيْهِمْ رَحْلَهُمْ ثُمَّ مَشَى وَ اتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَ قَاتَلُوا مَا مَرَى يَبْطِينُ إِلَّا لِبَعْضِ مَا جِئَ عَنْهُ فَأَمَّ شَفَاةَ الرَّحْمِيِّ فَجَعَلَ يَنَادِيهِمْ يَا سُمَّائِهِمْ وَ أَسُمَّاءُ أَبَا يَهُدَى يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَيْسَرُكُمْ أَسْلَحُوا أَطَعْتُمْ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ فَإِنَّا قَاتِلُكُمْ مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَسْوَأَ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّيْنُ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَكَلْتُمْ بِأَسْمَعٍ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمْ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيخًا

ذلت نامرادی اور حسرت و زامت کی توشیح کے لیے۔

۱۱۵۶۔ ہم سے حمیری نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، قرآن مجید کی آیت ”الَّذِينَ بَدَأُوا فِتْنَةً اللَّهُ كُفْرًا“ کے بارے میں، آپ نے فرمایا، خدا گواہ ہے کہ یہ کفار قریش تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد قریش تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت تھے۔ کفار قریش نے اپنی قوم کو داراللبود یعنی جہنم میں جھونک دیا، جنگ بدر کے موقع پر۔

۱۱۵۷۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کسی نے اس کا ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ میت کو قبر میں اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے بھی عذاب ہوتا ہے اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آل حضورؐ نے تو یہ فرمایا تھا کہ عذاب میت پر اس کی بد عملیوں اور گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کے گھر والے ہیں کہ اب بھی اس کی جدائی میں روتے رہتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے اس کو نبی پر کھڑے ہو کر جس میں مقتولین مشرکین کی لاشیں ڈال دی گئی تھیں، ان کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کچھ میں ان سے کہہ رہا ہوں میرا سے سن رہے ہیں تو آپ کے فرمانے کا مقصد یہ تھا کہ اب انھیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ ان سے میں جو کچھ کہا کرتا تھا وہ حق تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ ”آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے“ اور جو لوگ قبر میں دفن ہو چکے انھیں آپ اپنی بات نہیں سنا سکتے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے، جو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا چکے ہیں۔

۱۱۵۸۔ مجھ سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کوئیں پر کھڑے ہو کر فرمایا، کیا جو کچھ تمہارے رب نے تمہارے لیے وعدہ کر رکھا تھا، اسے تم نے حق پایا، پھر آپ نے فرمایا، جو کچھ میں نے کہا ہے،

وَكُضِبْنَا وَنَقِیمَةُ وَحَمْرًا وَنَدَا مَا يَدُ ۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الثَّوْنِي مَبْدَأُ فِتْنَةٍ اللَّهُ كُفْرًا قَالَ هُمُ وَاللَّهُ كُفْرًا قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرُو هُمُ قُرَيْشٌ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللَّهِ دَا حَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبُؤَادِ قَالَ الثَّوْنِي يَوْمَ بَدْرٍ ۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا شَيْخِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ مَا شِئْنَا أَنْ ابْنُ عَمْرٍو رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّسَالَةَ لِيُعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ بِكَأَمْرِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِمَعْصِيَتِهِ وَذَنْبِهِ وَإِنْ أَهْلُهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ قَالَتْ وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلْبِ وَجَنَّهُ فَنُتِلَى مَذْرَبِ بْنِ الْمُسَرِّكَينِ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالُوا إِنَّمَا يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالُوا أَنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ آيَةَ تَسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ فَقُولُ حَبِيبَ تَبَوُّؤُا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ ۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا شَيْخِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا دَعَا رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذَكَرُوا

یہ اب بھی اسے سن رہے ہیں۔ اس حدیث کا ذکر جب عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا گیا تو آپ نے کہا کہ اُن حضوؓر نے یہ فرمایا تھا کہ انھوں نے اب جان لیا ہوگا کہ جو کچھ میں نے ان سے کہا تھا وہ حق تھا۔ اس کے بعد آپ نے اُمت میں شک آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے، پوری طرح۔

۴۷۶۔ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کی فضیلت

۱۱۵۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ حارث بن سراقہ انصاری رضی اللہ عنہ، جو ابھی نو عمر تھے۔ بدر کے موقع پر شہید ہو گئے تھے (پانی پینے کے لیے حوض پر آئے تھے کہ ایک تیر نے شہید کر دیا) پھر ان کی والدہ درہج بنت النضر رضی اللہ عنہا انس رضی اللہ عنہ کی چھوٹی بیوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارث سے کتنا تعلق تھا، اگر وہ اب جنت میں ہے تو میں اس پر صبر کروں گی اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھوں گی، اور اگر کہیں دوسری جگہ ہے تو آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس حال میں ہوں۔ اُن حضوؓر نے فرمایا، خدا تم رحم کرے، کیا دیوانی ہوئی جا رہی ہو، کیا دہل کوئی ایک جنت ہے، بہت سی جنتیں ہیں اور تمہارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔

۱۱۶۰۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن ادریس نے خبر دی، کہا کہ میں نے حفص بن عبد الرحمن سے سنا، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے، ابو مرثد اور زبیر رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم پر بھیجا۔ ہم سب شہسوار تھے۔ اُن حضوؓر نے فرمایا کہ تم لوگ سیدھے چلے جاؤ۔ جب روضہ خاخ پر پہنچ گے تو وہاں تمھیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی، وہ ایک خط لے کر ہوئے ہوگی جسے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے مشرکین کے نام بھیج رکھا ہے، چنانچہ اُن حضوؓر نے جس جگہ کی نشان دہی کی تھی ہم نے وہیں اس عورت کو ایک اونٹ پر جاتے ہوئے پایا۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط لاؤ۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو

لِغَاثِشَةٍ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ الْأَنْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسَبِّحُ الْمَوْتَى حَتَّى قَرَأْتَ الْآيَةَ ۖ

بَابُ ۴۷۶ فَضْلُ مَنْ شَهِدَ بَدْرَ

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَوِيَّةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مُصَنِّبٌ حَارِثَةُ كَيْدَرٌ مَبْدَرٌ هُوَ غَلَامٌ خَبَأَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْتُ مَبْدَرَةَ حَارِثَةَ مَبِيٍّ فَإِنْ سَكِنَ فِي الْخَبَةِ أُمِّدٌ وَاحْتَسِبُ وَإِنْ نَدَى الْأَخْرَى قَدَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ دَعَيْكَ أَوْ هَبْلَيْتِ أَوْ خَبَةٍ وَاحِدَةٍ هِيَ أُنْهَاهَا جَنَاتٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي جَنَّةٍ

الْفُرْدَوْسِ ۖ

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدَةَ وَالزُّبَيْرَ وَكُلًّا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي مَلِئِكَةَ الْخَبِ الْمَشْرِكِينَ فَأَذْرُكُنَا هَا تُسَبِّحُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا خَنِيثٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقُلْنَا لَكُنَّا بِ مَا مَعَنَا كُنَّا بِ مَا نَحْنُ
فَلَمْ تَسْنَا فَكُنَّا كُنَّا بِ مَا نَحْنُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَحْجِ
الْكِتَابَ أَوْ لَمْ تَحْجِ وَثَلْتُمْ فَلَمَّا رَأَتْ الْجَبَّةَ
أَهْوَتْ إِلَى مَحْجَرِهَا وَهِيَ مُحْتَجِرَةٌ بِكَيْسٍ
فَأَخْرَجَتْهُ فَأَنْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْ عَنِّي فَدَلَّ
ضَرْبَ عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللَّهِ
مَا بِي أَنْ لَوْ أَكُونُ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ
يَدٌ يَدُ فَمُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ أَحَدٌ
مِنَ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ
يَدُ فَمُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَقِّ وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا
فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ
فَدَعْ عَنِّي فَدَلَّ ضَرْبَ عُنُقِهِ فَقَالَ أَكْبَسِي مِنْ
أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ
فَقَالَ أَعْمِلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَّهْتُ
لَكُمْ الْجَبَّةَ أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ
فَدَلَّ مَعَتْ عَيْنًا عُمَرُ وَ
قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ

بٹھا کر اس کی تلاشی لی تو واقعی ہمیں بھی کوئی خط نہیں ملا لیکن ہم نے کہا
کہ اگلے حضور کی بات کبھی غلط نہیں سکتی، خط نہ لکھو اور نہ ہم تمہیں تنگ
کر دیں گے جب اس نے ہمارا سخت رویہ دیکھا تو اڑا ہوا ہاتھ کی جگہ
کی طرف اپنا ہاتھ لے گئی وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھی اور اس نے
خط نکال کر ہمارے حوالے کیا ہم اسے لے کر آنحضرت کی خدمت میں حاضر
ہوئے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے (حاطب بن ابی بلتعتر رضی اللہ
عنه، اللہ! اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، اگلے حضور وہ
مجھے غایت فحاشی سے کہ اس کی گردن مار دوں، لیکن اگلے حضور نے ان سے
دریافت فرمایا کہ تم نے یہ طرز عمل کیوں اختیار کیا تھا، حاطب رضی اللہ
عنه نے عرض کی، خدا گواہ ہے یہ وجہ برکت نہیں تھی کہ اللہ! اس کے رسول
پر میرا ایمان باقی نہیں رہا تھا، میرا مقصد تو صرف اتنا تھا کہ قریش پر اس طرح
میرا ایک احسان ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے وہ درمکرم میں باقی رہ جائے
والہ! میرے اہل و مال کی حفاظت کریں گے۔ آپ کے اصحاب میں جتنے
مجھے حضرات (مہاجرین) ہیں ان سب کا قبیلہ وہاں موجود ہے اور اللہ
کے حکم سے وہاں وہ ان کے اہل و مال کی حفاظت کرتا ہے۔ آنحضرت نے
فرمایا کہ انھوں نے سچی بات بتادی اور تم لوگوں کو چاہیے کہ ان کے متعلق اچھی
بات ہی کہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی کہ اس شخص نے اللہ! اس کے
رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس
کی گردن مار دوں، آنحضرت نے ان سے فرمایا، کیا یہ اہل بدر میں سے نہیں ہیں؟
آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اہل بدر کے احوال کو پیچھے ہی سے جانتا تھا اور
وہ خود فرما چکا ہے کہ تمہارا جو جی چاہے کرو، تمہیں جنت ضرور ملے گی
وآپ نے یہ فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔ یہ سن کر عمر رضی
اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور عرض کی، اللہ! اور اس کے رسول کو
زنا یہ علم ہے۔

باب ۴۷

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسْبِيلِ عَنْ
حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي
۱۱۶۱۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے
ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن غسبل نے حدیث
بیان کی ان سے حمزہ بن ابی اسید اور زبیر بن منذر بن ابی اسید نے اور
ان سے ابی اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جنگ بدر کے موقع پر ہمیں ہدایت کی تھی کہ جب کفار تمھارے قریب آجائیں تو ان پر تیر بربان شروع کر دینا اور جب تک دور ہیں اپنے تیروں کو محفوظ رکھو۔

۱۱۶۲۔ مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو احمد زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن غیل نے، ان سے حمزہ بن ابی اسید اور منذر بن ابی اسید نے اور ان سے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ جب تمھارے قریب کفار آجائیں یعنی حملہ وجوم کریں (اور انھیں قریب آجائیں کہ تم اپنے تیر کا نشانہ انھیں بنا سکو) تو پھر ان پر تیر بربان شروع کر دینا اور اب (جب تک وہ اتنے قریب نہیں ہیں) اپنے تیروں کو محفوظ رکھو۔

۱۱۶۳۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے بلوین عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کی لڑائی میں تیر اندازوں پر عبد اللہ بن جبر رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کیا تھا۔ اس لڑائی میں ہمارے ستر آدمی شہید ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے بدر کی لڑائی کے موقع پر ایک سوجالیس مشرکین کو نقصان پہنچا تھا، ستر ان میں سے قتل کر دیئے گئے تھے، اور ستر قیدی بنا کر لائے گئے تھے۔ اس پر ابو سفیان نے کہا کہ آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے اور لڑائی کی مثال ہے بھی ڈول کی سی۔

۱۱۶۴۔ مجھ سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ان کے دادا نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے، غالباً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کہ آپ نے فرمایا، خیر و عیلائی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں احد کی لڑائی کے بعد عنایت فرمائی، اور خصوصاً عمل کا بدلہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کی لڑائی کے بعد عنایت فرمایا۔

۱۱۶۵۔ مجھ سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطے سے کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بدر کی لڑائی کے موقع پر میں

أَسِيدٌ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَأَرْمُوهُمْ وَاسْتَنْبِقُوا نَبْلَكُمْ:

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغُسَّيْلِ عَنْ حَمَزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ لَيْعِي كَثُرَ ذُكُّكُمْ فَأَرْمُوهُمْ وَاسْتَنْبِقُوا نَبْلَكُمْ:

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَالَ حَبَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الثَّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَبِيلًا قَالَ أَبُو سَفْيَانَ يَوْمَ يَوْمٍ بَدْرٍ وَالْغَرْبُ سَجَالٌ:

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَايَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَمَّا هُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِذَا الْغَيْبُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْغَيْبِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي أَنَا نَجْدُ يَوْمَ بَدْرٍ:

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنِّي لَنَجِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا لَنَفْتُ

صف میں کھڑا تھا۔ میں نے مرٹے دیکھا تو میری داسہنی اور بائیں طرف دو
نوجوان کھڑے تھے، ابھی میں ان کے متعلق کوئی فیصلہ بھی نہیں کر پایا تھا کہ
ایک نے مجھ سے چپکے سے پوچھا، تاکہ اس کا ساتھی سننے نہ پائے، چچا!
مجھے ابوجہل کو دکھا دیجئے، میں نے کہا، بھتیجے! تم اسے دیکھ کے کیا کرو گے؟
اس نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ عہد کیا ہے کہ اگر میں نے اسے
دیکھ لیا تو یا اسے قتل کر کے رہوں گا یا پھر خود اپنی جان دے دوں گا۔ دوسرے
نوجوان نے بھی اپنے ساتھی سے چھپاتے ہوئے مجھ سے یہی بات پوچھی۔
آپ نے فرمایا کہ اس وقت ان دونوں نوجوانوں کے درمیان میں کھڑے ہو کر
مجھے مہرت محسوس ہوئی۔ میں نے اشارے سے انھیں ابوجہل کو دکھایا۔
وہ دونوں باز کی طرح اس پر جھپٹے اور آخر اسے مار کر آیا۔ یہ دونوں عفرات
کے بیٹے تھے۔

۱۱۶۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے
حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی کہا کہ مجھے عمر بن الاسد بن جاریہ
ثقفی نے خبر دی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے
تلامذہ میں شامل تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے دس جاسوس بھیجے اور ان کا امیر عامر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا
جو عامر بن عمر بن خطاب کے نانا بھوتے ہیں۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ
کے درمیان مقام بدر پر پہنچے تو بنی ہذیل کے ایک قیدی کو ان کے آنے کی اطلاع
مل گئی اس قیدی کا نام بنی لحيان تھا چنانچہ اس کے تقریباً سو تیرا نذرانہ ان
حضرات کی تلاش میں نکلے اور ان کے نشان قدم کے اندازے پر چلنے
لگے۔ آخر اس جگہ بھی پہنچ گئے جہاں بیٹھے ان حضرات نے کھجور کھانی تھی،
انھوں نے کہا کہ یہ شرب (دربہ) کی کھجور کی گٹھلیاں ہیں اب پھر وہ ان
کے نشان قدم کے اندازے پر چلنے لگے۔ جب عامر رضی اللہ عنہ اور ان کے
ساتھیوں نے ان کی نقل و حرکت کو محسوس کر لیا تو ایک دھنواں جگہ پر پہنچے۔
قصیدہ والوں نے انھیں اپنے گھر سے پس لے لیا اور کہا کہ نیچے اتراؤ اور ہماری
حراست خود سے قبول کر لو تو تم سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے کسی فرد کو
مجھ پر قتل نہیں کریں گے۔ عامر بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمانو! میں
کسی کا فریاد نہ پناہ میں نہیں اتر سکتا۔ پھر آپ نے دعا کی اے اللہ! ہمارے
حالات کی اطلاع اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دیجئے۔ آخر قیدیہ والوں نے

فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي قَتَيَانِ حَدِيثًا
السِّنِّ فَكَانِي لَمْ أَمَنْ بِمَا نَهَمَارُ قَالَ لِي
أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ يَا عَمْرُؤُ ابْنِي أَبَا جَهْلٍ
فَقُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي وَمَا تَقْضِي عَنْهُمْ قَالَ عَاهَدْتُ
اللَّهَ إِنْ سَأَلْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ إِذَا مَوْتٌ دُونَهُ
فَقَالَ لِي الْاْخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ
قَالَ فَمَا سَرَرْتَنِي أَتَيْتَنِي سَبِينَ وَرَحِيلَيْنِ
مَكَانَهُمَا فَأَسْرَرْتَهُمَا إِلَيَّ
فَشَدَّ عَلَيْنِي مِثْلَ الصَّقَرَيْنِ
حَتَّى صَرَبَا وَدَهُمَا
إِنَّا عَفَرَاءُ -

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ
الْأَسَدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيِّ حَدَّثَنِي زُهَيْرَةُ
وَكَاثُ بْنُ الْأَعْمَادِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَشْرَةَ عَيْنًا وَآمَرَ عَلَيْهِمُ عَامِرَ بْنَ ثَابِتٍ
الْأَنْصَارِيَّ حَتَّى عَامِرَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا
كَانُوا بِالْمَدِينَةِ بَيْنَ عَسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا إِلَيْهِ
مِنْ هَذَيْلٍ يَقُولُ لَهُمْ بَنُو لَحِيَانَ فَتَنَفَرُوا إِلَيْهِمْ
بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامُوا فَاقْتَصَرُوا آثَارَهُمْ حَتَّى
وَجَدُوا مَا كَلَّمَهُمُ التَّمَرُ فِي مَنَابِلٍ فَذَلُّوا فَقَالُوا
تَمَرٌ يَتَرَبُّ قَا تَنَجُّوْا آثَارَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ
عَامِرٌ وَأَصْحَابُهُ لَجُّوا إِلَى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمْ
الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ اأْخُذُوا مَا غَطَوْا بِأَيْدِيكُمْ وَ
لَكُمْ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَوْ قَتَلْنَا مِنْكُمْ أَحَدًا
فَقَالَ عَامِرُ بْنُ ثَابِتٍ أَيُّهَا الْقَوْمُ أَمَا أَنَا فَلَا أَذِلُّ
فِي دِمَتِهِ كَأَفْرِ ثَمَرٍ قَالَ أَلَهُمْ أَحْبَبُ عَنَّا نَبِيَّتُكَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِصُواهُمْ بِالْأَنْبِلِ فَاقْتَلُوا

عَاوِثًا وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةٌ نَفَرَ عَلَى الدَّحْدِ
وَالْمَيْثَاقِ مِنْهُمْ خَبِيبٌ وَشَدِيدُ بْنُ الدَّثَنَةِ وَ
رَجُلٌ آخَرٌ فَلَمَّا اسْتَمَعُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا
أَوَّلًا رَقَبَتَهُمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا قَالَ الرَّجُلُ
الثَّلَاثَةُ هَذَا أَوَّلُ الْعَزْرِ وَاللَّهُ لَا أَصْحَابَكُمْ
إِنْ لَمْ يَبْلُغُوا أَسْوَءَ تَرْتِيدِ الْقَتْلِ فَجَرُّوهُ
وَعَالَجُوهُ فَأَبَى أَنْ يَمُحَّجَهُمْ فَاطْلَقَ بِخَبِيبٍ
وَشَدِيدِ بْنِ الدَّثَنَةِ حَتَّى بَاعُوهُمَا بَعْدَ وَقْعَةٍ
بَعْدَ بَعْثَاءٍ لَبَّيْنَا الْخُرَيْبِ بْنِ عَامِرٍ
نُؤْفِدُ خَبِيبًا وَكَانَ خَبِيبٌ هُوَ قَتَلَ
الْخُرَيْبِ بْنِ عَامِرٍ يَوْمَ مَدْيَنَ فَلَبِثَ
خَبِيبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى اجْتَمَعُوا
فَتَكَلَّهُ فَاسْتَحَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْخُرَيْبِ
مُوسَى بَيْتُهَا بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَذَكَرَ رَجُلٌ
مِنْهُمْ لَهَا وَهِيَ غَائِلَةٌ حَتَّى أَتَاهَا
فَوَحَدَتْهُ فَجَلَسَتْ عَلَى عِدَّةٍ وَالْمُوسَى
بِجَدَّةٍ قَالَتْ فَغَضِبْتُ فَذَرَعَتْ عَرَفَهَا
خَبِيبٌ فَقَالَ اتَّخَشَّيْتُ أَنْ أَقْتُلَكَ
مَا كُنْتُ لَدَا فَعَلْتُ ذَلِكَ خَالَتْ
وَاللَّهُ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا
مِنْ خَبِيبٍ وَاللَّهُ لَعَنَهُ وَحَدَّثَهُ
يَوْمَ مَا تَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي
مَدْيَنَ وَإِنَّهُ لَمَوْثِقٌ بِالْحَدِيدِ
وَمَا يَمْكُدُ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَأَنَّهُ يَقُولُ
إِنَّهُ لَسِرٌّ قَدْ رَسَقَهُ اللَّهُ خَبِيبًا فَلَمَّا
خَرَجُوا مِنْ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي
الْحِلِّ قَالَتْ لَهُمْ خَبِيبٌ دَعُونِي أَصْلِي
رُكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ اتَّخَشَّيْتُ
أَنْ مَآبِي حَبْرَةٌ لَزِدْتُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ

مسلمانوں پر تیر اندازی کی اور عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ بعد میں ان کے
دعوت پر تین صحابہ آئے۔ یہ حضرات حضرت خبیب، زید بن دثنہ
اور ایک تیسرے صحابی تھے (رضی اللہ عنہم)۔ قبیلہ دالول نے جب ان حضرات
پر قابو پایا تو ان کی کمان سے تانت نکال کر اسی سے انھیں باندھ دیا۔
تیسرے صحابی نے فرمایا۔ یہ تھاری پہلی بدعہدی ہے، میں تمہارے ساتھ
کبھی نہیں جاسکتا، میرے لیے تو انھیں کی زندگی منور و مثال ہے، آپ
کا اشارہ ان حضرات کی طرف تھا جو ابھی شہید کئے جا چکے تھے۔ لکھانے
انھیں گھسیٹنا شروع کیا اور زبردستی کی لیکن وہ کسی طرح ان کے ساتھ
جانے پر تیار نہ ہوئے۔ تو انھوں نے آپ کو بھی شہید کر دیا (اور خبیب اور
زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر گئے اور مدینے میں جا کر انھیں
بیچ دیا۔ یہ بدر کی لڑائی کے بعد کا واقعہ ہے۔ چنانچہ حارث بن عامر بن نوفل
کے دلوں نے خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا۔ آپ نے ہی بدر کی لڑائی میں
حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ کچھ دنوں تک تو آپ ان کے یہاں قید رہے
آخر انھوں نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا، انھیں دنوں حارث کی کسی لڑکی
سے آپ نے استرا مانگا، موئے زیر ناف بنانے کے لیے۔ اس نے دے
دیا۔ اس وقت اس کا ایک چھوٹا سا بچہ ان کے پاس رکھتا ہوا چلا گیا، اس
عورت کی غفلت میں، پھر جب وہ آپ کی طرف آئی تو دیکھا کہ بچہ آپ کی ران
پر بیٹھا ہے اور استرا آپ کے ہاتھ میں ہے۔ بیان کیا کہ یہ دیکھتے ہی وہ اس
درجہ گھبرا گئی کہ خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کی گھڑبٹ کو محسوس کر لیا اور فرمایا
کیا انھیں اس کا خوف ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا، یقین رکھو
کہ میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ ان خاتون نے بیان کیا کہ خدا کی قسم میں نے
کبھی کوئی قیدی خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا، خدا گواہ ہے کہ
میں نے ایک دن انھیں انگوڑے کے ایک خوشے سے انگوڑے کھاتے دیکھا جو
ان کے ہاتھ میں تھا، حالانکہ وہ کوسہ کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور
مکھ میں اس وقت کوئی پھل بھی نہیں تھا۔ وہ بیان کرتی تھیں کہ وہ تو اللہ کی طرف
سے بھیجی ہوئی روزی تھی جو اس نے خبیب رضی اللہ عنہ کے لیے بھیجی تھی۔
پھر بنو حارث انھیں قتل کرنے کے لیے حرم سے باہرے جانے لگے، تو
خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ مجھے دو رکعت پڑھنے کا اجازت
دے دو۔ انھوں نے اس کی اجازت دی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور

فرمایا، خدا گواہ ہے، اگر تمہیں یہ خیال نہ پہنچے گا کہ میں پریشانی کی وجہ سے (دیر تک نماز پڑھ رہا ہوں) تو اور زیادہ دیر تک پڑھتا۔ پھر آپ نے دعاء کی کہ اے اللہ! ان میں سے ایک ایک کو الگ الگ ہلاک کر اور ایک کو بھی باقی بچھوڑ اور یہ اشعار پڑھے، "جب کہ میں اسلام پر قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کوئی برواہ نہیں کہ اللہ کی راہ میں مجھے کس ہیرو پر بچھا ڈرا جائے گا، اور یہ صرف اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے ہے، اگر وہ چاہے گا تو میرے جسم کے ایک ایک جوڑ پر ثواب عطا فرمائے گا" اس کے بعد ابو سہر و عقبہ بن حارث ان کی طرف بڑھا اور انہیں شہید کر دیا۔ خبیب رضی اللہ عنہ نے ہر اس مسلمان کے جسے قید کر کے قتل کیا جائے، امن زکی سنت قائم کی ہے (قتل سے پہلے دو رکعت) اور جس دن ان صحابہؓ پر مصیبت نازل ہوئی تھی آل حضورؐ نے اپنے صحابہؓ کو اسی دن اس کی اطلاع دے دی تھی۔ قریش کے کچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ عاصم ابن ثابت رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے ہیں تو ان کے پاس اپنے آدمی بھیجے تاکہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لائیں جس سے انہیں پہچانا جاسکے، کیونکہ آپؐ نے بھی وجہ میں ان کے ایک سرواڑ کو قتل کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش پر بادل کی طرح شہد کی مکھبوں کے پر سے بھیج دیئے اور انھوں نے آپؐ کے جسم کی کفار قریش کے ان فرستادوں سے حفاظت کی۔ چنانچہ وہ آپؐ کے جسم کا کوئی حصہ بھی نہ کاٹ سکے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (اپنی طویل حدیث میں) کہ میرے سلسلے لوگوں نے مرادہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا (جو غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے) کہ وہ اصل صحابی سے ہیں اور بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔

۱۱۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے بیان سے نافع نے کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسجد کے دن ذکر کیا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ جو بدری صحابی تھے، بیاد ہیں۔ دن چڑھ چکا تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کے پاس تشریف کے گئے۔ اتنے میں مسجد کا وقت قریب ہو گیا اور آپؐ جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکے۔

۱۱۶۸۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن خباب نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے حدیث بیان

أَخْبَرَهُ نَدْعَادًا لَا أَقَاتِلُهُمْ يَدَاؤِلًا وَلَا يَفِيْقُ مِنْهُمْ أَحَدًا ثُمَّ أَنَا يَقُولُ ۝
فَقَسْتُ أَلْبَالِي حَبِيبٌ أَمْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَىٰ آخِي حَبِيبٍ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ اللَّيْلِ وَإِنْ نَشَاءُ
يُبَارِكُ عَلَىٰ أَهْلِهَا لَوْلَا مَنَعُ
ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سَدَّةٍ وَعَقِبَةُ ابْنِ
الْحَارِثِ فَقَتَلُوهُ وَكَانَ حَبِيبٌ هُوَ سَنَ لِكُلِّ
مُسْلِمٍ قَتْلًا صَبْرًا مَثَلًا وَآخُ بَرٍّ
أَمْعَا بَهُ يَوْمَ أُمِّبِيُوا خَبَرَهُمْ وَ
بَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَىٰ عَاصِمِ بْنِ
ثَابِتٍ حَبِيبٌ حَبِيبٌ ثَوًّا أَسْتَفْتَلُ أَنْ
يُؤْتُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرِفُ وَكَانَ قَتَلَ
رَجُلًا عَظِيمًا مِنْ عَظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللَّهُ
لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظِّلِّ مِنَ الدَّبَرِ خَمْسَةً
مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا
مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوا
مَرَامَةَ ابْنِ الرَّجَجِ الْعَمَرِيَّ وَ
هَلَالَ بْنَ أُمِّتَةَ الْوَقْفِيَّ
رَحِلَيْنِ مَالِحَيْنِ قَتَلَهُ

شہید شد ۴۰۴

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَىٰ
عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ لَهُمَا
أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ
وَكَانَ بَارِيًا مَرِيضًا فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ ذَكَرَ إِلَيْهِ
بَعْدَ أَنْ تَخَالَى السَّهَاءُ وَاسْتَرْبَتْ الْجُمُعَةُ
وَنَزَلَ الْجُمُعَةُ۔

۱۱۶۸۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَقِبَةَ

کی کہ ان کے والد نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو لکھا کہ وہ سلیم بن بنت
حارث سلمی رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے ان کے واقعہ کے
معلق پوچھیں کہ جب انھوں نے آل حضورؐ سے مسئلہ پوچھا تھا تو آپ
نے ان سے کیا فرمایا تھا۔ چنانچہ انھوں نے میرے والد کو اس کے جواب
میں لکھا کہ سلیم بن بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی ہے کہ وہ سعد
بن خولہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ آپ کا تعلق بنی عامر بن لؤی سے
تھا اور آپ بدر کی جنگ میں شرکت کرنے والوں میں سے تھے۔ پھر حجۃ الوداع
کے موقع پر ان کی وفات ہو گئی تھی اور اس وقت وہ حمل سے تھیں سعد بن خولہ
رضی اللہ عنہ کی وفات کے کچھ ہی دن بعد ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا۔ نفاس
کے امام جب وہ گذر چکیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لیے انھوں نے
اچھے کپڑے پہنے اس وقت نذر عبداللہ کے ایک صحابی ابوالسناہل بن
بلکعہؓ ان کے یہاں گئے اور ان سے کہا میرا خیال ہے کہ تم نے نکاح کا
پیغام بھیجنے والوں کے لیے یہ زیب و زینت کی ہے۔ کیا نکاح کا ارادہ
ہے؟ لیکن خدا کی قسم، جب تک چار مہینے دس دن گذر جائیں سعد
رضی اللہ عنہ کی وفات کو تم نکاح کے قابل نہیں ہوگی۔ سلیم رضی اللہ عنہا
نے بیان کیا کہ جب ابوالسناہل نے یہ بات مجھ سے کہی تو میں نے شام
ہوتے ہی کپڑے پہنے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو
کر اس کے متعلق میں نے آپ سے سوال کیا۔ آل حضورؐ نے مجھ سے
فرمایا کہ میں ولادت کے بعد واقعی عدت سے نکل چکی ہوں اور اگر میں
چاہوں تو نکاح کر سکتی ہوں۔ اس روایت کی متابعت اصمغ نے ابن وہب
کے واسطہ سے کی، ان سے یونس نے بیان کیا اور لیث نے کہا کہ مجھ سے
یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، (آپ نے بیان کیا کہ)
ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھے بنو عامر بن لؤی کے مولا
محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے خبر دی کہ محمد بن ایاس بن بکیر نے انھیں خبر دی
اور ان کے دادا بدر کی لڑائی میں شرمکے تھے۔

۴۷۸۔ جنگِ بدر میں فرشتوں کی شرکت

۱۱۶۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی: انھیں جبریلؑ خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں معاذ بن رافع زرقی نے لیٹے والد رافع بن رضی اللہ عنہ کے واسطے سے، ان کے والد رافع

مِنْ عُنَيْتَةَ أَنْ أَبَا كَتَبَ إِلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 الزَّيَّاتِ قَمِ الزَّهْرِيَّ يَا مَرْكَأَ أَنْ تَبْدَأَ خُلَّ عَلَى
 سَبْعِيَّةَ بِنْتِ الْخُرَيْثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَبَيَّسَا لَهَا
 عَنْ حَدِيثِهَا وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ
 فَكَتَبَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّيَّاتِ قَمِ
 إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُنَيْتَةَ يُخْبِرُهَا أَنَّ سَبْعِيَّةَ
 بِنْتَ الْخُرَيْثِ اخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ
 تَحْتُ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ
 بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ فَتَوَفَّى عَنْهَا فِي
 حَقْبَةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَشُبْ أَنْ وَضَعَتْ
 حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَحَلَّتْ مِنْ يَفَا سَهَا تَجَمَّلَتْ
 لِلْخَطَّابِ فَذَكَرَ عَنْهَا أَبُو السَّائِلِ بْنِ تَعْلُكٍ وَمِنْ
 رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكَ تَجَمَّلْتِ
 لِلْخَطَّابِ تَرَحُّنِينَ الْبِكَاحِ فَأَنْتَ وَاللَّهُ مَا أَنْتِ
 بِبَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرُ
 قَالَتْ سَبْعِيَّةَ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جِئْتُ عَلَى ثِيَابِي
 حِينَ أُمْسِيَتْ وَأَكَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي بِأَنِّي مَدَحَلْتُ
 حَبِيْبَةً وَصَنَعْتُ حُفْنِي وَأَمَرَنِي بِالْتَرَدِّ
 إِنْ مَدَّ إِلَيَّ تَابِعَهُ أَصْبَحَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ
 عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ مِنْ لُؤَيٍّ
 أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِيَّاسَ بْنِ الْبَكَيْرِ كَانَ أَسْبُوهُ

باب في شعور المدركة بدنا

۱۱۶۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا
حَبِيبُ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ
بْنِ رَافِعٍ الرَّسَّاقِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ

أَهْلُ بَدْرٍ قَالَ حَبْرُ بْنُ أَبِي السَّيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْدُونَ
أَهْلَ بَدْرٍ فَبَيْنَكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ
الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةٍ تَخَوُّهَا قَالَ
وَكَيْفَ ذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ
الْمَلَائِكَةِ -

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ عِثْبَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ
بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رَافِعَةً مِنْ أَهْلِ
بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعَةً مِنْ أَهْلِ الْعَقْبَةِ
فَكَانَ يَقُولُ لِأَبْنِهِ مَا يَسُرُّنِي إِنْ
شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقْبَةِ قَالَ سَأَلَ
حَبْرُ بْنُ أَبِي السَّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِحَدَّثَنَا -

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ
أَخْبَرَنَا عِثْبَانُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَنَّ مَكْبَأَ
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عِثْبَانَ أَنَّ
يَزِيدَ بْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ
حَدَّثَنَا مُعَاذُ هَذَا الْخَبَرِ فَقَالَ يَزِيدُ فَقَالَ
مُعَاذُ إِنَّ السَّائِلَ هُوَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا عِثْبَانُ بْنُ جَرِيمٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا جَبْرِيلُ أَخْبَرَنَا بِدَائِسٍ
فَرَسِمَ عَلَيْهِ إِذَا الْخَرْبُ -

باب ۴۹
۱۱۷۳ - حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا تَأْتِي أَسْبُؤُ زَيْدٍ وَلَمْ

کی طرائی میں شریک ہونے والوں میں تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ
السلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے پوچھا
کہ بدر کی طرائی میں شریک ہونے والوں کا آپ کے یہاں مرتب کیا ہے؟ آپ
نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل، یا آلِ حضورؐ نے اسی طرح کا کوئی
کلمہ ارشاد فرمایا، جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ جو ملائکہ بدر کی طرائی میں
شریک ہوئے تھے ان کا بھی مرتبہ یہی ہے۔

۱۱۷۰ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے
حدیث بیان کی، ان سے عیثی نے ان سے معاذ بن رافع بن رافع نے
رافع رضی اللہ عنہ بدر کی طرائی میں شریک ہوئے تھے اور ان کے والد
رافع رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ تو آپ نے اپنے
صاحبزادے (رافع رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کرتے تھے کہ بیعت عقبہ
کی شرکت کے مقابلے میں بدر کی شرکت مجھے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ بیان
کیا کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق
پوچھا تھا۔

۱۱۷۱ - ہم سے اسماعیل بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں یزید نے
خبر دی، انھیں عیثی نے خبر دی اور انھوں نے معاذ بن رافع سے سنا، کہ
ایک فرشتے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اور عیثی سے روایت
ہے کہ یزید بن ہاد نے انھیں خبر دی کہ جس دن معاذ بن رافع نے ان سے
یہ حدیث بیان کی تھی تو وہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ یزید نے بیان کیا کہ
معاذ نے فرمایا تھا کہ پوچھنے والے جبریل علیہ السلام تھے۔

۱۱۷۲ - ہم سے ابوسعید بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب
نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی طرائی کے
موقع پر فرمایا تھا، یہ ہیں جبریل علیہ السلام، اپنے گھوڑے کی لگام تھامے
ہوئے اور ہتھیار بند۔

۱۱۷۳ - ہم سے ثعلبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ انصاری
نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے
اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو زبیر رضی اللہ عنہ وقت

يَتْرُكُ عَقِبًا وَكَانَ
مَدِينًا

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
النَّيْتُ قَالَ حَدَّثَنَا عَجَبِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ خُبَّابٍ أَنَّ أَبَا
سَعِيدٍ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ
فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لَحْوٍ
الْمَضْحَى فَقَالَ مَا أَنَا بِأَكْبَلِهِ حَتَّى
أَسْأَلَ فَأَنْطَلِقَ إِلَى أَخِيهِ لِدُمَيْهِ هـ
كَانَ مَدِينًا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ
مَسْأَلَهُ فَقَالَ إِمَّا حَدَّثَ بَعْدَكَ أَفَرُّ
فَقَصُّ لَحْمًا كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ
أَكْلِهِ لَحْوٍ الْمَضْحَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ
أَيَّامٍ۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُمَيْلٍ حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ لَقِيتُ يَوْمَ مَدِينَةٍ
عَبِيدَةَ بْنَ سَعِيدٍ بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ مَدِينَةٌ
لَوْ تَرَى مِنْهُ الرَّعِيَّةَ وَهُوَ يَكْنِي
أَبُو ذَاتِ الْكُرَشِ فَقَالَ أَنَا أَبُو ذَاتِ
الْكُرَشِ فَكَلَّمْتُ عَلَيْهِ بِالْحَنْدَرَةِ فَطَعَنَتْهُ
فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ
الزُّبَيْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ
كَمَطَاتٍ فَكَانَ الْجَهْدُ أَنْ تَرُدَّهَا وَقَدْ
أَنْشَأَ طَرَفَاهَا ثَالَ عُرْوَةَ فَمَسَّاهُ بِمَا هَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ
فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا
قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ

پاگئے اور آپ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی، آپ بدر کی لڑائی میں شریک
ہوئے تھے۔

۱۱۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عیسیٰ بن سعید نے حدیث بیان کی
ان سے قاسم بن محمد نے، ان سے ابن خباب رضی اللہ عنہ نے کہ ابوسعید بن
مالک خدری رضی اللہ عنہ سفر سے واپس آئے تو ان کے گھر والے قربانی
کا گوشت ان کے لیے لائے، انھوں نے فرمایا کہ میں اسے اس وقت
نہیں کھاؤں گا۔ جب تک اس کا حکم معدوم کر لوں کہیو نہ ابتداء اسلام
میں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کر
دی گئی تھی چنانچہ آپ اپنی والدہ کی طرف سے ایک بھائی کے پاس
گئے، وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں میں تھے یعنی قتادہ بن
نعمان رضی اللہ عنہ۔ انھوں نے بتایا کہ بعد میں وہ حکم منسوخ کر دیا
گیا تھا جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت
کی گئی تھی۔

۱۱۶۵۔ مجھ سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد
نے بیان کیا اور ان سے زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع
پر میری مدبیر عبیدہ بن سعید بن عاص سے ہو گئی۔ اس کا سارا جسم بے
سے ڈھکا ہوا تھا اور صرف آنکھ دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی کینٹ
ابو ذات الکرش تھی، کہنے لگا کہ میں ابو ذات الکرش ہوں میں نے چھوٹے
نیزے سے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ ہی کو نشانہ بنایا چنانچہ اس
نیزے سے وہ مر گیا۔ ہشام نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ زبیر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر میں نے اپنا پاؤں اس کے اوپر رکھ کر لوہا
زور لگایا اور بڑی دشواری سے وہ نیزہ اس کی آنکھ سے نکال سکا۔
اس کے دونوں کنارے مڑ گئے تھے۔ عروہ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کا وہ نیزہ عاریۃ طلب فرمایا تو آپ
نے پیش کر دیا۔ جب حضور اکرم کی وفات ہو گئی تو آپ نے اسے واپس
لے لیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا تو آپ نے انھیں بھی دے
دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا،

إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِعَ عَمْرُ أَحْذَاهَا ثُمَّ
طَلَعَهَا عُثْمَانُ مِنْهُمَا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهَا
فَلَمَّا قَتَلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ
الرَّحْمَةِ فَطَلَعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الرَّزْبِيعِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى
مُتِلَ:

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الرُّهْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدٌ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ
شَهِيدَ بَدْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَعُوثُ:

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ وَكَانَ
مِنْ شَهِيدِ بَدْرٍ رَامَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتْبَعِي سَابِئًا وَأَنَّهُ كُنَّ
بِنْتُ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْمَةَ وَ
هُوَ مَوْلَى رَمَازَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَيَّنَ رَوَاهُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنًا وَكَانَ مِنْ تَبِيعِي
رَحْبَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ
مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أُنْزِلَ اللَّهُ تَعَالَى أَدْعُوهُمْ
إِلَى بَابِهِمْ فَبَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ كَرَّ
الْحَدِيثُ:

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ

حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ
مَعُوذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِدَّةَ أَيَّامٍ عَلَى فُجَسَ عَلَى حِدَاثَةٍ

آپ نے انھیں بھی دے دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ نے
اسے لے لیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا تو آپ نے انھیں بھی
دے دیا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہ نیز علی رضی اللہ عنہ
کے پاس چلا گیا اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کے پاس۔ اس کے بعد عبد اللہ
بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور آپ کے پاس ہی وہ رہا، یہاں
تک کہ آپ شہید کر دیئے گئے۔

۱۱۶۶ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی،
انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابوالدیس عائد بن عبد اللہ نے خبر
دی اور انھیں عباد بن صامت رضی اللہ عنہ نے آپ بدر کی لڑائی
میں شہید ہونے والے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا،
کہ مجھ سے محمد رو۔

۱۱۶۷ - ہم سے یحییٰ بن مکیم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں
عروہ بن زبیر نے اور انھیں یحییٰ بن کثیر صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں میں تھے، نے سالم
رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولایا بنا دیا تھا اور ان کی اپنی بھانجی ہند بنت
ولید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر دی تھی۔ سالم رضی اللہ عنہ ایک
انصاری خاتون کے مولا تھے، جیسے بنی کثیر صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن
سائر رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولایا بیٹا بنا لیا تھا۔ جاہلیت میں یہ دستور
تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا منہ بولایا بیٹا بنا لیتا تو لوگ اسی کی طرف اسے
منسوب کر کے پکارتے تھے، اور منہ بولایا اس کی میراث کا بھی وارث
ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”انھیں ان کے آباء
کی طرف منسوب کر کے پکارو“ تو سہلہ رضی اللہ عنہا اک حضور کی خدمت
میں حاضر ہوئیں۔ پھر تفصیل سے آپ نے حدیث بیان کی۔

۱۱۶۸ - ہم سے علی بن حذیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے
حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے، ان سے ربیع بنت معوذ
رضی اللہ عنہا کے بیان کیا کہ جس رات میری شادی ہوئی تھی، بنی کثیر صلی اللہ
علیہ وسلم اسی کی صبح کو میرے یہاں تشریف لائے اور میرے بہتر پر بیٹھے،

جیسے اب تم میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ چند کچیاں دف بجادی تھیں اور وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جن میں ان کے خاندان والوں کا ذکر تھا جو بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے، انھیں اشعار میں ایک لڑکی نے مصرعہ بھی پڑھا کہ ہم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو کل ہر نے والی بات جانتے ہیں۔ آل حنفور نے فرمایا، یہ بڑھو، جو پہلے تم پڑھ رہی تھیں وہی پڑھو۔

۱۱۷۹۔ ہم سے ابراہیم بن یونس نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے۔ ح۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عقیق نے، ان سے ابن شہاب (زہری) نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبد بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، آپ آل حنفور کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔ کہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہونے جس میں تصویر یا کتا ہو، آپ کی مراد جاندار کی تصویر سے تھی۔

۱۱۸۰۔ ہم سے عربان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی۔ ح۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عتبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کی غنیمت میں سے مجھے ایک اونٹنی ملی تھی اور اسی جنگ کی غنیمت میں سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو جس کے طور پر حصہ مقرر کیا تھا اس میں سے بھی آل حنفور نے مجھے ایک اونٹنی عنایت فرمائی تھی۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ آل حنفور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ علیہا السلام کی خدمت کر لاؤں، اس لیے میں نے بنی قریظہ کے ایک سردار سے بات چیت کی کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر گھاس و ٹیس، میرا ارادہ تھا کہ میں اس گھاس کو سناں کے ساتھ بیچ دوں گا اور اس کی قیمت و تعمیر کی دعوت میں لگاؤں گا۔ میں ابھی اپنی اونٹنیوں کے لیے پالان، ٹوکریں اور دریاں جمع کر رہا تھا۔ اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے حجرہ کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں میں جن انتظامات میں تھا جب وہ پورے ہو گئے تو اونٹنیوں کو لینے آیا وہاں یہ منظر تھا کہ

لَمَجْلِسٍ مِمَّنْ وَجُوهُ يَرَاتُ كَيْفَ بَنُ الدَّفِ
بَيْدُ بَنٍ مِّنْ تَيْلٍ مِّنْ أُنَا يُهْدِي يَوْمَ مَدَا
حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَفِيْنَا شَيْءٌ نَعْلَمُ مَا
فِي عَدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
نَقُولِي هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتَ تَقُولِينَ

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزَّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا دَخَلَ الْمَلَائِكَةُ بُيُوتًا فِي كُلِّ وَادٍ صَوْرَةٌ يَرِيهَا السَّمَاءُ تَيْلٌ فِيهَا الْأَوْدُجُ ۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ ابْنَ عَبِيدَةَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الزَّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيصِي صِنِّ النَّخْلِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مِنْهَا فَادَّاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخَمْسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَوْدَتْ أَنَّ ابْنَتِي بِعَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْدَدْتُ رَحْلَةً صَوَاغًا فِي مَبْنَى فَيَنْقُضُ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَاقِي بِأَذْخَرٍ فَأَمَرْتُ أَنْ أُبَيِّعَهُ مِنْهُ الشَّوَاغِينَ فَتَسْتَبِينُ بِهِ فِي وَلِيْمَةٍ عَزِيزِي نَبِيًّا أَنَا أَجْنَعُ بِشَارِفِي مِنَ الْأَقْنَابِ وَالْعَوَاثِرِ وَالْحَبَالِ وَشَارِفَايَ مَبَاهِنًا إِلَى حَبِيبِ حُجْرَةٍ رَحْلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا

أَنَا مِثْرِي قَدْ أُجِبْتُ أَسْمَهُمَا وَبُقِرْتُ خَوَامِهَا
 دَاخِلًا مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمَّا أُمِدُّوا عَيْنِي حِينَ
 رَأَيْتُ الْمُنْظَرُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ
 حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَهَوً فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي
 شَرِبٍ مِنَ الْفَنَاءِ عِنْدَهُ قَبِيلُهُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَتْ
 فِي غَنَائِكُمْ أَلَا يَأْتِي حَمْزُ الشُّرَفِ النَّوَّارِ وَتَوْبَتُ حَمْزُهُ
 إِلَى السَّيْفِ فَأَجَبْتُ أَسْمَهُمَا وَبُقِرْتُ خَوَامِهَا
 دَاخِلًا مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَتْ عَيْنٌ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ
 حَارِثَةَ وَدَعَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي
 لَقِيتُ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ
 كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتِي فَأَجَبْتُ أَسْمَهُمَا
 وَبُقِرْتُ خَوَامِهَا وَهَا هُوَذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرِبُ
 فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدَا شِهِ
 فَأَمَّا زَيْدٌ ثُمَّ أَنْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَ
 زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي
 فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأُذِنَ لَهُ
 فَطَلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ
 حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَأَذَا حَمْزَةُ تَمَلَّكْتُ
 عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ مَعَدَا
 السُّنْدَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ
 وَهَذَا أَنْتُمْ يَا عَبْدَ عُبَيْدٍ لِي فِي فَعَرَفَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَمَلَّكُ
 فَشَكَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَهُ عَلَى عَقِبَيْهِ الْفَهْمُ قَرَى فَخَرَجَ
 فَخَرَجْنَا مَعَهُ

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ رَهِمَةَ أَخْبَرَنَا
 ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ أَلْفَنَدُهُ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَغِ فِي سَمْعِهِ
 مِنْ ابْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا كَسَبَهُ عَلَى سَهْلٍ بَنٍ

ان کے کو ان کسی نے کاٹ دیئے تھے اور کونکھ حیر کر اندر سے کلیجی نکال
 لی تھی۔ یہ منظر دیکھ کر میں اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکا۔ میں نے پوچھا یہ
 کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے
 اور وہ ابھی اسی حجرہ میں موجود ہیں، انفار کے ساتھ شراب نوشی کی ایک
 مجلس میں، ان کے پاس ایک گانے والی ہے اور ان کے دوست و
 احباب ہیں۔ گانے والی نے گاتے ہوئے جب یہ مصرعہ پڑھا "ہاں، اے
 حمزہ! یہ عمرہ اور فزیر اونٹنیاں، تو حمزہ نے کوہ کمر اپنی تلوار تھامی اور ان
 دونوں اونٹنیوں کے کو ان کاٹ ڈالے اور ان کے کو کھیر کر اندر سے
 کلیجی نکال لی۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں وہاں بنی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آں حضور
 کی خدمت میں موجود تھے۔ آں حضور نے میرے رنج و غم کو پہلے ہی بجانب
 لیا اور دریافت فرمایا، کیا بات پیش آئی؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ!
 آج جیسی تکلیف دہ بات کبھی پیش نہیں آئی تھی، حمزہ رضی اللہ عنہ نے
 میری دونوں اونٹنیوں کو بکڑ کے ان کے کو ان کاٹ ڈالے اور ان کی
 کو کھیر ڈالی، وہ یہیں ایک گھر میں شراب کی مجلس جاتے بیٹھیں ہیں۔ حضور
 نے اپنی چادر مبارک منگوائی اور اسے اوڑھ کر آپ تشریف لے چلے میں
 اور حضرت زید بن حارثہ بھی ساتھ ساتھ ہوئے۔ جب اس گھر کے قریب
 آپ تشریف لائے جہاں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے تو آپ نے اندر آنے کی
 اجازت چاہی۔ آں حضور کو اندر جانے کی اجازت ملی تو آپ اندر تشریف
 لے گئے اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس پر انھیں تنبیہ فرمائی،
 حمزہ رضی اللہ عنہ شراب کے نشے میں مست تھے اور ان کی آنکھیں سرخ
 تھیں، انھوں نے آں حضور کی طرف نظر اٹھائی، پھر ذرا اور اوپر اٹھائی اور
 آپ کے کھٹوں پر دیکھنے لگے، پھر اور نظر اٹھائی اور آپ کے چہرہ پر دیکھنے
 لگے، پھر کہنے لگے، تم سب میرے باپ کے غلام ہو، آں حضور سمجھ گئے کہ وہ
 اس وقت مدبروش ہیں۔ اس لیے آپ فوراً اٹے پاؤں واپس آگئے اور
 اس گھر سے باہر نکل آئے، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔

۱۱۸۱۔ مجھ سے محمد بن عباد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے
 خبر دی، کہا کہ یہ روایت ابن الاصبہانی سے پہنچی اور انھوں نے
 ابن معقل سے سنا کہ علی رضی اللہ عنہ نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی

حَنِيفٍ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِيدٌ مَّبْرَأٌ ۖ

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَنَّ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ
مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حِذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَا شَهِيدٌ مَّبْرَأٌ تَوَفَّى بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ
فَلَقِيتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ
حَقِيقَةً فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا أَتَكَخُنْتُكَ حَقِيقَةً
بِنتِ عُمَرَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَصْرِي فَكَلِمَتُ
لِيَا لِي فَقَالَ فَدَا بَدَا لِي أَنْ لَكَ كَرَوْجٌ يَوْمِي
هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنَّ
شَيْئًا أَتَكَخُنْتُكَ حَقِيقَةً بِنتِ عُمَرَ فَصَمَتَ
أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى شَيْئٍ فَكَلِمَتُ عَلَيْهِ
أَوْ حَبْدٌ مَتَى عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لِيَا لِي ثُمَّ
خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَنكَحَهَا إِنَّا كُفَلَيْتِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ
وَحَدَّثَنِي عَلَى حِينِ عَرَضْتُ عَلَى حَقِيقَةٍ فَلَمْ
أَرْجِعْ إِلَيْكَ ثُمَّ لَعَمْرُكَ قَالَ فَإِنَّهُ لَعَلَّكَ
أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتُ إِلَيْهِ أَيْ وَفَدَا
عَلَيْكَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ وَفَدَا ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ
رَدُّ فَنَبِيٍّ سَيَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ وَفَدَا ذَكَرَهَا
لَقِيتُهَا ۖ

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ سَمِعَ أَبَا
مَسْعُودٍ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔

۱۱۸۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے شوہر خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں تھے اور بدر کی لڑائی میں آپ نے شرکت کی تھی اور مدینہ میں آپ کی وفات ہو گئی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری ملاقات عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے حفصہ کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اس کا نکاح میں آپ سے کر دوں۔ انھوں نے کہا کہ میں سوچوں گا۔ اس لیے میں چند دنوں کے لیے بیٹھ گیا، پھر انھوں نے کہا کہ میری رائے یہ ہوئی ہے کہ ابھی میں نکاح نہ کر دوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میری ملاقات ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے بھی میں نے یہی کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ بنت عمر سے کر دوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کا یہ طرز عمل عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ میرے لیے باعث تکلیف ہوا۔ کچھ دنوں میں نے اور توقف کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام بھیجا اور میں نے ان کا نکاح آن حضور کے کر دیا۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو انھوں نے کہا، غالباً آپ کو میرے اس طرز عمل سے تکلیف ہوئی ہوگی کہ جب آپ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور آپ نے حفصہ کے متعلق مجھ سے بات کی تو میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ ہاں ہوئی تھی۔ انھوں نے بتایا کہ آپ کی بات کا میں نے صرف اس لیے کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں یہ بات آچکی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تہ کر فرمایا ہے میں آنحضرت کے راز کو کھولنا نہیں چاہتا تھا اور اگر آپ اپنا ارادہ بدل دیتے تو میں ضرور ان سے نکاح کرتا۔

۱۱۸۳۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عدی نے، ان سے عبد اللہ بن یزید نے، انھوں نے ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کا اپنے بال

بچوں پر خرچ کرنا بھی باعث ثواب ہے (شیرطیک جائز طریقہ پر خرچ کرے) ۱۱۸۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھوں نے عروہ بن زہری سے سنا کہ امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز سے انھوں نے ان کے عہد خلافت میں یہ حدیث بیان کی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حب کو ف کے امیر تھے، تو انھوں نے ایک دن عصر کی نماز دیر سے پڑھی۔ اسی پر زید بن حسن کے نانا ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ ان کے یہاں گئے، آپ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والے صحابہ میں تھے، اور کہا، آپ کو معلوم ہے کہ جبریل علیہ السلام آئے (نماز کا طریقہ بتانے کے لیے) اور آپ نے نماز پڑھی اور آنحضرتؐ نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی، پانچوں وقت کی نمازیں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح مجھے حکم ملا ہے، شیر بن ابی مسعود بھی یہ حدیث اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے تھے۔

۱۱۸۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبد الرحمن بن زید نے ان سے علم نے اور ان سے ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورہ بقرہ کی دو آیتیں رامن الرسول سے آخر تک، اسی ہیں کہ جو شخص انھیں رات میں پڑھ لے وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ عبد الرحمن نے بیان کیا کہ پھر میں نے خود ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی، آپ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے آپ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو آپ نے حدیث مجھ سے بھی بیان کی۔

۱۱۸۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے حدیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، انھیں محمود بن یحییٰ نے خبر دی کہ عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں تھے، بدر میں شریک ہوئے تھے اور انصار میں سے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم سے احمد بن رابع نے حدیث بیان کی، ان سے ابن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد سے جو نبی سالم کے سرداروں میں سے تھے۔

وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقْتُ الرُّحْلَ عَلَى أَحَدِهِمَا فَذَرْتُهُ ۖ ۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّهَيْرِ حَدَّثَتْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ أَخَذَ الْمُخَيَّرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ الْعَقَرُ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَدَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْقَضَاءِ رِجْلًا حَبْلًا زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ شَهِيدًا بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَذَا أُمُورُكَ كَذَلِكَ كَانَ لَبِثُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ مُجَدَّبًا عَنْ أَبِيهِ ۖ

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَزِيدٍ عَنْ عَقْلَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ الْبَدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّنَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَنَسَّ لَنُفَةٍ فَحَدَّثَ ثَنِيَّةً ۖ

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْمُودُ بْنُ الزَّيْنِعِ أَنَّ عَثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عُبَيْسَةُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ

محمود بن ربعی کی حدیث کے متعلق پوچھا جس کی روایت انھوں نے عتبایں بن مالک سے کی تھی تو انھوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

۱۱۸۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن عامر بن ربعی نے خبر دی۔ آپ قبیلہ بنی عدی کے عمر رسیدہ بزرگوں میں تھے اور آپ کے والد بدر بن بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے (آپ نے بیان کیا کہ) کہ عمر رضی اللہ عنہ نے قدام بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین کا عامل بنایا تھا، آپ بدر کے معرکے میں شریک تھے اور عبد اللہ بن عمر اور حفصہ رضی اللہ عنہم کے مامول تھے۔

۱۱۸۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے، انھیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی، بیان کیا کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ ان کے دو چچاؤں، جنھوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارع (کاشت کرنے والے) سے (محموس اور عربی مروج طریقوں سے) اجرت لینے سے منع کیا تھا۔ میں نے سالم سے کہا لیکن اجرت (لگان) لیتے ہیں، انھوں نے کہا کہ ہاں، رافع رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر زیادتی کی تھی۔

۱۱۸۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے، انھوں نے عبد اللہ بن شداد بن ابی لہی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے دافع بن رافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، آپ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔

۱۱۹۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں معمر اور یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ بن زہیر نے خبر دی، انھیں مسور بن مخمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عروہ بن عوف

خُصِمَ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَوَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَتَبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَهَذَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَ الْكَبَرُ تَبِيْعِي عَدِيٍّ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدَ بَدْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا عُمَرُ اسْتَعْمَلَ قَدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ وَهُوَ خَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَخْبَرَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَمِيرَ وَكَانَا شَهِيدَ بَدْرٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ يَا سَالِمُ فَتَكْرِيهًا أَنْتَ قَالَ نَعَمْ أَن رَافِعًا كَثُرَ عَلَى تَفْسِيرِ۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رَافِعَةَ بِنْتُ رَافِعِ بْنِ الْكَفَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ الْمُسَوْدَ بْنَ مَخْزُومًا

لہ معصوم ہے کہ کاشتکار سے زمین کا مالک جو اجرت اپنی زمین کے استعمال کی لے گا، اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو وہ جو عرب میں رائج تھیں کہ کھیت کے جس حصے میں زیادہ پیداوار ہوتی تھی اسے مالک اپنے لیے مخصوص کر لیتا تھا اور باقی کی سپردوار کاشتکار کو مل جاتی تھی۔ اسی طرح اور بھی بعض غیر منصفانہ طریقے تھے تو ان معصوم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح زمین کی اجرت لینے سے منع فرمایا تھا لیکن جہاں تک زمین پر نقد اجرت لینے کا سوال ہے، یعنی لگان، تو ان معصوم نے اس سے منع نہیں کیا تھا، اسی طرح اس باب کے ان معاملات سے بھی منع نہیں کیا جو انصاف پر مبنی ہوں۔ تو رافع رضی اللہ عنہ جو منافعت کو بالکل عام رکھتے ہیں۔ گویا اپنے اوپر زیادتی کرتے ہیں۔ اس حدیث کے معصوم پر نوٹ گذر چکا ہے۔

رضی اللہ عنہ، جو نبی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور مدینہ کی لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، (نے بیان کیا کہ) اُن حضورؐ نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین، وہاں کا جزیرہ لانے کے لیے بھیجا، انھوں نے بحرین والوں سے صلح کی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا تھا۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے (جزیرہ کا) حب انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے فجر کی نماز اُن حضورؐ کے ساتھ پڑھی مسجد نبوی میں، اُن حضورؐ جب نماز سے فارغ ہوئے تو تمام انصار آپ کے سامنے آئے، اُن حضورؐ انھیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا، میرا خیال ہے کہ تمہیں یہ اطلاع مل گئی ہے کہ ابو عبیدہ مال لے کر آئے ہیں، انھوں نے عرض کی، جی ہاں یا رسول اللہ! اُن حضورؐ نے فرمایا، پھر تمہیں خوشخبری ہو اور جس سے تمہیں خوشی ہوگی اس کی امید رکھو، خدا گواہ ہے کہ مجھے تمہارے متعلق محتاجی سے ڈرتے ہیں، مجھے تو اس کا خوف ہے کہ دنیا تم پر بھی اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جس طرح تم سے پہلوں پر کشادہ کی گئی تھی۔ پھر پہلوں کی طرح اس کے لیے منافست کر دے گا اور جس طرح وہ ہلاک ہو گئے تھے تمہیں بھی یہ چیز ہلاک کر کے رہے گی۔

۱۱۹۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر طرح کے سانپ مار ڈالا کرتے تھے (جب بھی انھیں نظر آجاتا)، لیکن جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے، ان سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں نکلنے والے سانپ کے مارنے سے منع کیا تھا تو آپ نے بھی اسے مارنا چھوڑ دیا تھا۔ (حدیث گزر چکی ہے)۔

۱۱۹۲۔ مجھ سے ابیہم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن قیس نے حدیث کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے چند افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اور عرض کی کہ آپ ہمیں اجازت عنایت فرمائیں۔ ہم ایسے بھانجے عباس (رضی اللہ عنہ) کا فدیہ معاف کر دیں (جو بدر کی قید سے آزادی حاصل کرنے کے لیے انھیں ادا کرنا پڑتا) لیکن اُن حضورؐ نے فرمایا، خدا گواہ، ان کے فدیہ سے ایک درہم بھی نہ چھوڑنا۔

اَخْبَرَنَا اَنَّ عَمْرُو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ لِيْهِ عَامِرُ بْنُ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدًا مِّمَّنْ اَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عَبِيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ بِاَيِّ يَجِزِيْنَهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَالِحٌ اَهْلُ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُوْ عَبِيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقِيَادِهِمْ اَبَا عَبِيْدَةَ فَقَالُوْا اَصْلَحَ الْفَجْرَمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَنْصَرَفَ تَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَشْتَمُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاَهُمْ ثُمَّ قَالَ اَطْنَكُمُ سَمْعُهُمْ اَنَّ اَبَا عَبِيْدَةَ قَدِمَ بَشِيْرًا قَالُوْا اَهْلِيْا رَسُوْلُ اللهِ قَالَ فَاَنْشُرُوْا وَاَمَلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللهِ مَا الْفَقْرُ اَهْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّيْ وَاَخْشَى اَنْ تُسَيِّطَ عَلَيْكُمُ الدِّيْنِيَا كَمَا بَسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتُوْهُمَا كَمَا تَنَّا فُتُوْهُمَا وَتَهْلِكُكُمْ كَمَا اَهْلَكَكُمْ هُمْ:

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتَّى حَادَتْهُ اَبُوْلْيَاسَةِ الْبَدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَى عَنْ قَتْلِ حَيَّاتٍ الْبُيُوتِ فَاَمْسَكَ عَنْهَا.

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا اَسْبُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاذُوا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اِذْنًا لَّنَا فَتَنْقُضَ لِيْهِمْ اُخْبَيْنَا عَبَّاسَ فِدَاةً قَالَ وَاللهِ لَتَنْقُضُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا:

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جَرِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ الْمُقْتَدِرِ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ثِيَابُ السُّحَّاقِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَاهِبٍ عَنْ عَمِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثَمَّ الْخُبَرَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ الْخُبَرَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُقْتَدِرِ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْكُنتِ قَالَ كَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مَعَهُ شَهِيدٌ بَنِي زُهْرَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا آتَيْتَ ابْنَ لَقِيَّةَ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَأَخْتَلَفْنَا فَنَضَيْتُ بِهِ إِحْدَى مِدَى بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَمْ ذَمِّتُ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اسْتَنْتُ بِهِ أَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَاتَلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى مِدَى ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُولَ كَلِمَةَ الشَّيْءِ قَالَ :

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ الشَّيْبِ حَدَّثَنَا أَنَسُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُؤْمَرُ بَدْرٌ مِمَّنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَإِنْ نَظَرَ بَنُو مُسْعُودٍ فَوَحْدَهُ فَدَعْهُ ضَوْمُكَ إِنَّمَا عَفْرَاءٌ حَتَّى تَبْدَدَ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ سَلِمُنْ هَذَا كَذَا قَاتَلَهَا أَنَسُ قَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ ضَوْقُ

۱۱۹۳۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید نے، ان سے عبد اللہ بن عدی نے اور ان سے مقتدر بن الاسود رضی اللہ عنہ نے، حم۔ اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبد اللہ) نے اپنے چچا (محمد بن مسلم بن شہاب) کے واسطے سے بیان کیا، انھیں عطاء بن یزید لیشی ثم الحجدلی نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن عدی بن خیاری نے خبر دی اور انھیں مقتدر بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ نے، آپ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کرتے والوں میں تھے، انھوں نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، اگر کسی موقع پر میری مدد بھیج کر کسی کا فرسے ہو جائے اور ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کے درپے ہو جائیں اور وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ ڈالے، پھر جب میں اس پر غالب ہونے لگوں تو وہ مجھ سے بھاگ کر ایک درخت کی پناہ لے اور کہنے لگے کہ میں اللہ پر ایمان لایا، تو کیا، یا رسول اللہ! اس کے اس اقرار کے بعد مجھ پر بھی اسے قتل کر دینا چاہیے؟ انھوں نے فرمایا کہ پھر تم اسے قتل نہ کرنا، انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! وہ پہلے میرا ایک ہاتھ بھی کاٹ چکا ہے، اور یہ اقرار میرے ہاتھ کاٹنے کے بعد کیا ہے؟ انھوں نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ اسے قتل نہ کرنا، کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر ڈالا تو اسے قتل کرنے سے پہلے جو تمھارا مقام تھا، وہ اس مقام پر فائز ہوگا اور تمھارا مقام وہ ہوگا جو اس کا مقام اس وقت تھا جب اس نے اس کلمہ کا اقرار نہیں کیا تھا۔

۱۱۹۴۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بنی نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا، کون دیکھ آئے گا کہ ابو جہل کے ساتھ کیا ہوا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے لیے روانہ ہوئے اور دیکھا کہ غفراء کے دونوں بیٹوں نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کی لاش ٹھنڈی ہونے والی ہے، انھوں نے پوچھا، ابو جہل تمہی ہو؟ ابن علی نے بیان کیا کہ سلیمان نے اسی طرح بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تھا،

کیا تھی ابو جہل ہو؟ اس پر اس نے کہا، کیا اس سے بڑا بھی کوئی ہوگا جسے تم نے آج قتل کر دیا ہے؟ میدان نے بیان کیا کہ کیا اس نے یوں کہا ”جیسے اس کی قوم نے قتل کر دیا ہے“ کہیا اس سے بھی بڑا کوئی ہوگا، کہا کہ ابو جہل نے میدان کیا کہ ابو جہل نے کہا، کاش! ایک کسان کے سوا مجھے کسی اور نے قتل کیا ہوتا۔

رَحْبٍ قَتَلْتُمُوهُ قَالَ سَكِينٌ أَوْ قَالَ
ثَنَّةٌ قَوْمُهُ قَالَ قَالَ
أَبُو جَهْلٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ
فَلَوْ غَيْرُ أَكْثَرٍ
وَتَكَلَّمَ

۱۱۹۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا، ہمیں ساتھ لے کر سہارے انصار بھاٹیوں کے یہاں چلے پھر ساری ملاقات دھوا لے انصاری اصحاب سے ہوئی جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی۔ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زہر سے کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ دونوں اصحاب عروہ بن ساعدہ اور معمر بن عدی رضی اللہ عنہما تھے۔

۱۱۹۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انہوں نے اسماعیل سے، انہوں نے قیس سے کہ بدری صحابہ کا (سالانہ) وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا (جو انھیں بیت المال سے ملتا تھا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں انھیں (بدری صحابہ کو) ان اصحاب پر فضیلت دوں گا جو ان کے بعد امیان لائے ہیں۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ لَمَّا تُوُفِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِي فِي مَكِّيٍّ أَنْطَلِقُ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَيْنِ مَلَاحِظَ شَعْرًا مَدَامًا فَخَدَّتْ عُمُوًّا بَنُ الرَّبِيعِ فَقَالَ هُمَا عُمُوٌّ بَنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بَنُ عَدِيٍّ

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فَضِيلٍ عَنْ إسماعِيلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِ مِائَتَ خَمْسَةِ أَلْفٍ خَمْسَةَ أَلْفٍ وَقَالَ عُمَرُ لَا فَضِيلَتَكُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ

۱۱۹۷۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، انھیں محمد بن جہیر نے، ان سے لان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ مغرب کی نماز میں سورہ والطور کی تلاوت کر رہے تھے یہ پہلا موقع تھا جب ایمان میرے دل کو لگا تھا۔ اور زہری سے روایت ہے، ان سے محمد بن جہیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد جہیر بن مطعم رضی اللہ عنہما نے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا تھا، اگر مطعم بن عدی رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے اور ان (بدر کے) قیدیوں کے جیسے سفارش کرتے تو میں انھیں ان کے کہنے سے چھوڑ دیتا اور لیث نے یہ بھی کہ واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے کہ پہلا فتنہ جب برپا ہوا یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا، تو اس نے اصحاب بدر

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ السَّمْعَانِيُّ السَّمْعَانِيُّ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ وَذَلِكَ أَوَّلُ مَا وَقَدَ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِي وَعَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُطْعِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارِيٍّ مَدَامًا لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بَنُ عَدِيٍّ حَيًّا لَكُمُ كَلَمَتِي فِي هَؤُلَاءِ الْقَتْلَى لَنَرَكُمُ قَتْلًا وَقَالَ النَّبِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتْ لِفِتْنَةِ الْوَلِيِّ تَعْنِي مَقْتَلُ عُثْمَانَ فَكُلُّ تَبَقٍّ مِنْ

أَصْحَابُ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ لِعَنَى الْخُرَافَةِ
فَلَمْ تَلْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْعَمَلِ يُبَيِّنُ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ
الثَّالِثَةُ كُلُّكُمْ فَكَرَعْتُمْ وَلِلَّائِيسَ طَبَاخٌ

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ مُنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ الشَّامِيِّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُبِيَّزٍ قَالَ
سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ مَوْلَى
الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ
وَقَّاصٍ وَعُصَيْدًا أَنَّ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ قَاتِلْتُ
أَنَا وَأُمُّ مُسَيْطَجٍ فَعَثَرْتُ أُمَّ مُسَيْطَجٍ فِي
مِرْطَحِيهَا فَقَاتَلَتْ نَعْسَ مُسَطَّحٍ فَقُلْتُ بَشْ مَا
قُلْتُ تَسْبِيحِينَ رَحِلًا شَهِيدَ بَدْرًا فَذَكَرَ
حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا بُرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ مُنْكَدٍ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ
عُقْبَةَ عَنْ ابْنِ شَيْخَابٍ قَالَ هَذِهِ صَعَائِدِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلَا
يُلْقِيهِمْ هَلًا وَحَدَّثَنَا مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا
قَالَ مُوسَى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ نَافِعٌ
أَصْحَابُ بَدْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنَادَوْا نَاسًا مَوَاتًا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَاءٍ
لَمَّا قُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِحَبِيبِهِ
مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِثْنًا ضَرْبَ
لَمَّا يَسْتَهْلِمُ أَحَدًا وَتَمَاتُونَ رَحِلًا
وَكَانَ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ
قَالَ الزُّبَيْرُ قَسَمْتُ سَهْمًا مِنْهُمَا فَكَانُوا
مِائَةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ

میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ پھر جب دوسرا فتنہ برپا ہوا یعنی حوہ کا،
تو اس نے اصحابِ حدیبیہ میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ پھر تیسرا فتنہ برپا
ہوا تو اپنے ساتھ لوگوں کی تمام عقل و خوبی لیتا گیا۔

۱۱۹۸۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن
شامی نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن مبیز نے حدیث بیان کی، کہا کہ
میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ
بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ
عائشہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ (افک) کے متعلق سنا، ان حضرات میں سے
ہر ایک نے مجھ سے اس واقعہ کا کوئی ایک حصہ بیان کیا، عائشہ رضی اللہ عنہا
نے بیان کیا تھا کہ میں اور ام مسطح رضی اللہ عنہا جابریہ تھے کہ ام مسطح
رضی اللہ عنہا اپنی چادر میں الجھ کر پھسل پڑیں اس پر ان کی زبان سے نکلا،
مسطح کا بڑا ہوا، میں نے کہا، آپ نے اچھی بات نہیں کہی، ایک ایسے شخص
کو آپ بڑا کہتی ہیں جو بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ پھر انھوں نے افک
تہمت (کا واقعہ بیان کیا۔

۱۱۹۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن قلیح
بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے اور ان سے
ابن شہاب نے بیان کیا اور غزوات کی کچھ تفصیلات بیان کرنے کے بعد کہ
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا بیان تھا۔ پھر انھوں نے حدیث
بیان کی کہ جب (بدر کے) کفار مقتولین کنوئیں میں ڈالے جانے لگے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں مخاطب کر کے کیا تم نے اس چیز
کو حق پایا جس کا تم سے تمھارے رب نے وعدہ کیا تھا رسولی نے بیان کیا،
ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس
پر حضور اکرم کے چند اصحاب نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ ایسے لوگوں کو
آواز دے رہے ہیں جو مر چکے ہیں، ان حضور نے فرمایا، جو کچھ میں نے ان
سے کہا ہے، اسے خود تم نے بھی ان سے زیادہ بہتر طریق پر نہیں سنا ہوگا،
ابو عبد اللہ نے کہا کہ قریش (صحابہ) کے جتنے افراد بدر میں شریک ہوئے تھے
اور جن کا حصہ بھی (اس کی غنیمت میں) لگا تھا، ان کی تعداد اکیاشی تھی۔ عروہ بن
زبیر بیان کیا کرتے تھے کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے (ان مہاجرین
کے حصے) تقسیم کئے تھے اور ان کی تعداد سو تھی۔ اور زیادہ وہ بہتر علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ
ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لَتَمَّهَا جَرِيْنٌ بِمَا قَدْ سَمِعْتُمْ

بَابُ ۲۸ تَسْمِيَةِ مَنْ سَمِيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرِ فِي
الْجَامِعِ النَّبِيِّ وَضَعَهُ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ
حُدُوثُ الْمُعْجَمِ -

النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَيَّاسُ بْنُ أَبِي كَبَشٍ - بِلَالُ بْنُ
رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيُّ - حَمْرَةُ بْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ - حَالِبُ بْنُ أَبِي بَلْعَنَةَ
حَكِيْفُ الْقُرَشِيِّ - أَبُو حَذَفٍ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ
رَبِيعَةَ الْقُرَشِيِّ - حَارِثَةُ بْنُ الدَّبِيْعِ الْكُصَايِيُّ
قَتْلُ يَوْمَ بَدْرٍ وَحَارِثَةُ بْنُ سَدَاةَ كَانَ
فِي النَّظَارَةِ - حَبِيبُ بْنُ عَدِيٍّ الْكُصَايِيُّ -
خُنَيْسُ بْنُ حِذَافَةَ السَّهْمِيُّ رِفَاعَةُ
ابْنُ سَرِيعٍ الْكُصَايِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ
الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْكُصَايِيُّ - الزُّبَيْرُ
بْنُ الْعَدَاةِ الْقُرَشِيُّ - زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ -
أَبُو طَلْحَةَ الْكُصَايِيُّ - أَبُو زَيْدٍ الْكُصَايِيُّ -
سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ السُّهْرِيُّ - سَعْدُ بْنُ حَوْلَةَ
الْقُرَشِيُّ - سَهْلُ بْنُ حَكِيْفٍ الْكُصَايِيُّ -
ظَهْرُ بْنُ رَافِعٍ الْكُصَايِيُّ وَآخَرُهُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الْمُبْدِيُّ
الْقُرَشِيُّ - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ السُّهْرِيُّ -
عُبَيْدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَمْدِيُّ - عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۱۲۰۰۔ یہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی
انھیں معمر نے، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان کے
زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کے موقع پر مہاجرین کے سوجھے تھے۔

۲۸۰۔ بہتر ترتیب حروف تہجی، ان اصحاب کے اسماء گرامی
جنھوں نے بدر کی جنگ میں شرکت کی تھی۔

اور جنھیں ابو عبد اللہ (امام بخاری) اس جامع میں ذکر کرتا ہے،
جس کی اس نے ترتیب دی ہے (یعنی یہی صحیح بخاری) :-

(۱) النبی محمد بن عبد اللہ الهاشمی صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ایاس بن
بکر رضی اللہ عنہ (۳) ابو بکر صدیق القرشی رضی اللہ عنہ کے مولا بلال
بن رباح رضی اللہ عنہ (۴) حمزہ بن عبد المطلب الهاشمی رضی اللہ
عنہ (۵) قریش کے حلیف حالم بن ابی بلتعنہ رضی اللہ عنہ -

(۶) ابو حذافہ بن عتبہ بن ربیعہ القرشی رضی اللہ عنہ (۷) حارثہ بن ربیع
انصاری رضی اللہ عنہ، آپ نے بدر کی جنگ میں شہادت پائی تھی آپ
کو حارثہ بن سراقہ بھی کہتے ہیں، آپ جنگ کے میدان میں صرف
تماشا کی حیثیت سے آئے تھے، کم عمری کی وجہ سے، لیکن
بدر کے میدان میں ہی آپ کے ایک تیر کفار کی طرف سے اگر لگا
اور اس سے آپ نے شہادت پائی۔ (۸) حبیب بن عدی

انصاری رضی اللہ عنہ (۹) خنیس بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ،
(۱۰) رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ (۱۱) رفاعہ بن عبد المنذر
لبا انصاری رضی اللہ عنہ (۱۲) زبیر بن العوام القرشی رضی اللہ عنہ، -

(۱۳) زید بن سہل ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ، (۱۴) ابو زید انصاری
رضی اللہ عنہ (۱۵) سعد بن مالک زہری رضی اللہ عنہ (۱۶) سعد بن
خولہ القرشی رضی اللہ عنہ (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی

رضی اللہ عنہ (۱۸) سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ (۱۹) ظہیر
بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ (۲۰) اور ان کے بھائی و منظر رضی
اللہ عنہ - (۲۱) عبد اللہ بن عثمان ابو بکر الصدیق القرشی رضی اللہ عنہ

(مستحق صفحہ) سلمہ حضرت علی، زبیر، طلحہ، سعد اور سعید رضی اللہ عنہم، اکابر صحابہ جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے، عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد زندہ
رہے ہیں۔ اس لیے بعض محدثین نے لکھا ہے کہ راوی کا یہ کہنا کہ شہادت عثمان کے بعد کوئی بھی مددگار باقی نہیں رہا تھا، صحیح نہیں ہے لیکن غالباً راوی کی مراد یہ ہے کہ
یہ قدر جس نبیا پر اٹھا تھا، ابھی وہ ختم نہیں ہوئی تھی کہ تمام اکابر بدر میں اس دنیا سے رخصت کر چکے تھے۔ یا پھر اکثریت پر کل حکم لگایا ہو۔

بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ - عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ
الْقُرَشِيُّ - عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيُّ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ - عُمَانُ
بْنُ عَمَّانٍ الْقُرَشِيُّ خَلْفَةُ ابْنِ صُلَيْ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِهِ وَ
خَوْبَةُ بَنِي سَهْمٍ - عَلِيُّ بْنُ أَبِي
طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ - عُمَرُ بْنُ عَوْفٍ
حَلِيفُ بَنِي عَامِرٍ لُؤَيٍّ - عُقْدَةُ بْنُ
عَمْرِو الْاَنْصَارِيِّ - عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ
الْعَنْزِيُّ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ
عَوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيُّ -
عُثْمَانُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ
قَتَادَةُ بْنُ مَطْعُونٍ قَتَادَةُ ابْنُ
الْعُثْمَانَ الْاَنْصَارِيُّ - مَعَاذُ بْنُ عَمْرِو
الْجُمُوحِ - مَعُوذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَاحُوذُ
مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو اَسِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ
مُرَاسَةُ ابْنُ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيُّ
مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيُّ مَسْطَعُ
بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ
بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ - مَيْتَادُ بْنُ عَمْرِو
الْكُنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ - هِلَالُ بْنُ أَبِي
اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ -

باب ۱۷ حَدِيثُ سَبِيِّ النَّبِيِّ

وَمَخْرَجُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَيْهِمْ فِي بَيْتِ الرَّحْلَيْنِ وَمَا أَدْوَمَ
الْعَدُوُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲) عبد اللہ بن مسعود البہذلی رضی اللہ عنہ (۲۳) عتبہ بن مسعود
البہذلی رضی اللہ عنہ (۲۴) عبد الرحمن بن عوف الزہری
رضی اللہ عنہ (۲۵) عبیدہ بن حارث القرشی رضی اللہ عنہ -
(۲۶) عبادہ بن الصامت النضاری رضی اللہ عنہ (۲۷) عمر بن
خطاب العدوی رضی اللہ عنہ (۲۸) عثمان بن عفان القرشی
رضی اللہ عنہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی،
جو آپ کے گھر میں تھیں، کی تیار داری کے لیے مدینہ منورہ میں ہی
چھوڑا تھا، لیکن بدر کی غنیمت میں آپ کا بھی حصہ لگایا تھا (۲۹) علی
بن ابی طالب البہاشمی رضی اللہ عنہ (۳۰) بنی عامر بن لوی کے حلیف
عمر بن عوف رضی اللہ عنہ (۳۱) عقبہ بن عمرو النضاری رضی اللہ عنہ
(۳۲) عامر بن ربیع العنزہ رضی اللہ عنہ (۳۳) عاصم بن ثابت
النضاری رضی اللہ عنہ (۳۴) عویم بن ساعدہ النضاری رضی
اللہ عنہ (۳۵) عتبہ بن مالک النضاری رضی اللہ عنہ (۳۶) قتادہ
بن مطعون رضی اللہ عنہ (۳۷) قتادہ بن لعمان انضاری رضی
اللہ عنہ (۳۸) معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ (۳۹) معوذ
بن عفرہ رضی اللہ عنہ (۴۰) اوران کے بھائی عوف رضی اللہ
عنہ - (۴۱) مالک بن ربیع البواسید النضاری رضی اللہ عنہ -
(۴۲) مرارہ بن ربیع النضاری رضی اللہ عنہ (۴۳) معن بن عدی النضاری
رضی اللہ عنہ (۴۴) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن
عبد مناف رضی اللہ عنہ (۴۵) مقداد بن عمرو الکندی رضی
اللہ عنہ، بنی زہرہ کے حلیف (۴۶) اور ہلال بن ابی امیہ النضاری
رضی اللہ عنہ ورضوان اللہ علیہم اجمعین -

۴۸۱ - بنو نضیر کے یہودیوں کا واقعہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو مسلمانوں کی دیت کے سلسلے
میں ان کے پاس جانا اور حضور اکرم کے ساتھ ان کا خلاف معاہدہ
طرز عمل، زہری نے عروہ کے واسطے سے بیان کیا کہ عروہ بن نضیر

سے بنو نضیر اور بنو قریظہ یہودیوں کے مدینہ میں دوڑے تھے اور مدینہ کی اقتصادیات پر بڑی مذہک حاوی تھے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے ساتھ امن اور صلح کا معاہدہ کیا تھا۔ لیکن عذرا اور بدعہدی کے یہ عادی تھے۔ اس معاہدہ میں بھی ان کا یہی طرز عمل رہا۔ اس
لیے آل حضور نے ان کی بدعہدلیوں سے تنگ آکر انھیں ربیع، تیماد اور وادی النقری کی طرف حصار دین کر دیا تھا۔

غزوہ بدر کے چھ مہینے بعد اور غزوہ احد سے پہلے ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ ہی وہ ہے جس نے اہل کتاب کے کفار کو ان کے گھروں سے نکالا اور یہ (جزیرہ عرب سے) ان کی پہلی جلا وطنی ہے۔“ ابن اسحاق کی تحقیق میں یہ غزوہ، غزوہ بدر موتہ اور غزوہ احد کے بعد ہوا ہے۔

۱۲۰۱۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر سے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (معاہدہ کے خلاف کر کے) لڑائی مول لی۔ اس لیے آپ نے قبیلہ بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا لیکن قبیلہ بنو قریظہ کو جلا وطن نہیں کیا، اور اس طرح ان پر احسان کیا۔ پھر بنو قریظہ نے بھی جنگ مول لی۔ اس لیے آپ نے ان کے مردوں کو قتل کروا دیا اور ان کی عورتوں، بچوں اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، صرف لعین بنی قریظہ اس سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے تھے، کیونکہ وہ آل حضورؐ کی پناہ میں آگئے تھے، اس لیے آپؐ نے انھیں پناہ دی اور انھوں نے اسلام قبول کر لیا تھا جنھوں نے مہینہ کے تمام یہودیوں کو جلا وطن کر دیا تھا۔ بنو قریظہ کو بھی جو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قبیلہ تھا۔ یہودی بنی حارثہ کو بھی اور مدینہ کے تمام یہودیوں کو۔

۱۲۰۲۔ محمد سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عروہ نے خبر دی، انھیں ابوشمر نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا ”سورہ حشر، تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے ”سورہ نضیر“ کہو، کیونکہ یہ سورت بنو نضیر کے ہی بارے میں نازل ہوئی، اس روایت کی متابعت مہشیم نے ابوشمر کے واسطے سے کی ہے۔

۱۲۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؐ نے بیان کیا کہ انصاری صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کچھ کھجور کے درخت مخصوص رکھتے تھے تاکہ اس کا پھل آپؐ کی خدمت میں بھیج دیا جائے، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر پر فتح عطا

فَإِنَّ الذُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتْرَةٍ أَشْهَرِ مَبْنٍ وَ كَعْبَةُ بَدْرٍ قَبْلَ أُحُدٍ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحُمْرِ وَ جَعَلَ ابْنَ إِسْحَاقَ يَجِدُ بَشِيرَ مَعُونَةَ وَ أَحِبُّ -

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي خَبْرًا أَبُو جُبَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيرُ قُرَيْظَةَ فَأَحْبَلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقْدَقُوا قُرَيْظَةَ وَ قَاتَ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رَجُلَهُمْ وَ قَتَلَ نِسَاءَهُمْ وَ أَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لِحَقُّوهُمُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّتْهُمْ وَ أَسْلَمُوا وَ أَحْبَلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنِقَاعَ وَ هُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَ يَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَ كُلَّ يَهُودٍ الْمَدِينَةِ -

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا الْيَسْرُ بْنُ مَدْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ الْحُشْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ مَا بَعْدَ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ -

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الرَّحْلُ يُعْبَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَ النَّضِيرَ فَكَانَ يَجِدُ ذَلِكَ

فرمائی تو آنحضرتؐ ان کے چہل واپس فرمادیا کرتے تھے۔

۱۲۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجور کے باغات جلواد میں تھے اور ان کے درختوں کو کٹوا دیا تھا۔ یہ باغات مقام بوریہ میں تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”جو درخت تم نے کاٹ دیئے ہیں یا جنھیں تم نے چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی جڑوں پر کھڑے ہیں تو یہ اللہ کے حکم سے ہوا ہے“

۱۲۰۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جہان نے خبر دی انھیں جویر بن اسماعیل نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے باغات جلواد میں تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی کے متعلق یہ شعر کہا تھا، (ترجمہ) ”بنو لوی (قریش) کے شریفوں نے بڑی آسانی کے ساتھ بڑا شہت کمری، مقام بوریہ کی وہ آگ جو پھیل رہی تھی“ بیان کیا کہ پھر اس کا جواب ابوسفیان بن حارث نے ان اشعار میں دیا۔ ”خدا کرے کہ مدینہ میں ہمیشہ یوں ہی آگ لگتی رہے اور اس کے اطراف سے بھی جہاں مسلمانوں کی آبادیاں ہیں، یوں ہی شعلے اٹھتے رہیں، جنھیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہم میں سے کون اس مقام بوریہ سے دور ہے دوسرا اس آگ کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے“ اور جنھیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کی سرزمین کو نقصان پہنچتا ہے۔“

۱۲۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں مالک بن ادس بن حذان نصری نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھیں بلایا تھا (وہ ابھی امیر المؤمنین کی خدمت میں موجود تھے کہ) امیر المؤمنین کے حاجت رفا آئے اور عمر بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، اندر آئے کی اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ کی طرف سے انھیں اجازت ہے؟ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ ہاں، انھیں اندر بلاؤ۔ مخدومی دربار پر آئے اور عمر بن عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ بھی اجازت چاہتے ہیں، کیا انھیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں (انھیں بھی اندر بلاؤ) جب یہ دونوں حضرات اندر تشریف لائے

بَرَدٌ عَلَيْهِمْ۔

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْلُ بْنُ النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ فَذَلَّتْ مَا قَطَعَتْ ثُمَّ مِنَ الْبَيْدَةِ وَأَوْدَكْتُمُوهَا فَأَيْمَةً عَلَى أُمُومِلَاحَا فَبَاذَنَ اللَّهُ۔

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مَخْلُ بْنُ النَّضِيرِ قَالَ وَلَمَّا بَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ۔

وَهَٰذَا عَلَى سَرَاةٍ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ يَا لِمَوْئِدَةٍ مُسْتَظْفِرَةٍ قَالَ فَأَجَابَهُ أَبُو سَفِينَةَ بْنُ الْحَارِثِ أَدَا أَمْرَ اللَّهِ ذَٰلِكَ مِنْ صَنِيعٍ وَحَدَّثَ بِي تَوَاجِعَهَا السَّعِيدُ سَلَخَلَمُ آتَا مِنْهَا بَرْدَةً۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ بْنُ الْحَدَّادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَاجَبَتْ حَاجِبُهُ فَيَدْفَأُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ إِذْ ذُنُوقًا فَقَالَ نَعَمْ فَاذْخُلْهُمْ فَلَيْتَ قَلِيلَةٍ ثُمَّ حَاجَبَتْ حَاجِبُهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ وَسَيِّدَانِ إِذْ ذُنُوقًا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ احْضُرِي بَيْنِي وَبَيْنَ هَٰذَا وَهَٰمَا عَيْنَا كَيْفَ كَانَ فِي الدِّيَارِ

أَفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَأَسْتَبَّ عَلَى وَعَبَّاسٌ فَقَالَ
 الرَّهْطُ يَا مِيرَاثُ الْمُؤْمِنِينَ أَفْنِ بَيْنَهُمَا وَ
 أَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ فَقَالَ عُمَرُ
 إِنِّي عَبْدٌ ذَا نَسْأَةٍ يَا لِلَّهِ التَّيْذِي بِأَذْنِهِ
 نَقَوْهُمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ نَعْلَمُونَ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
 نُؤَدِّتُ مَا تَرَكْنَا مَدَقَّةَ شِدْيَدٍ بِذَلِكَ نَفْسُهُ
 قَالُوا فَتَدَا قَالَ ذَلِكُ مَا قَبِلَ عُمَرُ عَلَى
 عَبَّاسٍ وَعَلَى فَقَالَ أَنشُرْ كَمَا بِاللَّهِ هَلْ
 تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَتَدَا قَالَ ذَلِكُ فَتَدَا تَعْلَمُ قَالَ فَافِي
 أَحَدَهُمَا تَكُونُ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ
 كَانَ لَخَصَّ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي هَذَا النَّفْثِ بَشِيءٌ لَمْ يُعْطِ أَحَدًا غَيْرَهُ
 فَقَالَ حَبَلٌ ذِكْرُهُ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى
 رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَذْجَفْتُهُ عَلَيْهِ مِنْ
 خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ إِلَى قَوْلِهِ فَتَدَا
 فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا
 اخْتَارَهَا دُونَكُمْ وَلَا أَسْتَأْذِنُهَا
 عَلَيْكُمْ لَعَنَهُ أَغْطَاكُمْ مَوَاهَا وَقَسَمَهَا
 بَيْنَكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ مِنْهَا
 فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُبْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ فَفَقَدَ سَتَرَهُمْ مِنْ
 هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَا خُدَا مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ
 فَيَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ ذَلِكُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتِهِ ثُمَّ
 تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، امیر المؤمنین! میرا اور ان کا (علی رضی اللہ عنہ) فیصلہ کر دیجئے۔ ان دونوں حضرات کا اس جائداد کے بارے میں اختلاف تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مالِ بنو نضیر سے فی حق کے طور پر دیا تھا۔ اس موقع پر علی اور عباس رضی اللہ عنہما نے ایک دوسرے پر تنقید کی تو حاضرین نے عرض کی کہ امیر المؤمنین! آپ دونوں حضرات کا فیصلہ کر دیجئے تاکہ دونوں حضرات کا کوئی جھگڑا باقی نہ رہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جلدی نہ کیجئے، میں آپ لوگوں سے اس اللہ کے واسطے سے پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ہم (انبیاء کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے، اور اس سے آل حضور کی مراد خود اپنی ذات سے تھی حاضرین نے کہا کہ جی ہاں، آل حضور نے یہ فرمایا تھا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ، عباس اور علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا میں آپ حضرات سے بھی اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ حضرات کو بھی معلوم ہے کہ آنحضرت نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی؟ ان دونوں حضرات نے بھی جواب اثبات میں دیا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر میں آپ حضرات سے اس معاملے پر گفتگو کرتا ہوں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فی حق سے (جو بنو نضیر سے ملی تھی) ایک خصوصیت کے ساتھ عنایت کیا تھا جس میں آپ کے سوا اور کسی کی شرکت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کا اس کے متعلق ارشاد ہے کہ ”بنو نضیر کے اموال سے جو اللہ نے اپنے رسول کو دیا ہے تو تم نے اس کے لیے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے (یعنی جنگ نہیں ہوئی تھی) اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”قدیر“ تک۔ تو یہاں خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا، لیکن خدا گواہ ہے کہ آل حضور نے تجسبِ منظر انداز کر کے اپنے لیے اسے مخصوص نہیں کیا تھا، انتم پر اپنی ذات کو ترجیح دی تھی، پہلے اس مال میں سے تمہیں دیا اور تم میں اس کی تقسیم کی اور آخر اس فی حق میں سے یہ جائداد بیکار گئی تھی۔ پس آپ اپنی ازدواج کا سالانہ خرچ بھی اسی میں سے دیتے تھے، اور جو کچھ اس میں سے باقی بچتا تھا اسے آپ اللہ تعالیٰ کے مال کے مصارف میں خرچ کیا کرتے تھے۔

(یعنی رفاہ عام) اور اجتماعی ضرورتوں میں) اُن حضرو نے اپنی زندگی میں یہ جائداد انھیں مصارف میں خرچ کی۔ پھر جب آپ کی وفات ہو گئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اُن حضرو کا جانشین بنایا گیا ہے، اس لیے آپ نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا اور اسے انھیں مصارف میں خرچ کرتے رہے جس میں اُن حضرو خرچ کرتے تھے اور آپ حضرات یہیں موجود تھے۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی طرز عمل اختیار کیا، جیسا کہ آپ لوگوں کو بھی اس کا اعتراف ہے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ اپنے اس طرز عمل میں سچے مخلص صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی اٹھالیا، اس لیے میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جانشین بنایا گیا ہے۔ چنانچہ میں اس جائداد پر اپنی امارت کے دو ساول سے قاضی ہوں اور اسے انھیں مصارف میں صرف کرتا ہوں جس میں اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور اللہ جانتا ہے کہ میں بھی اپنے طرز عمل میں سچا، مخلص، صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں، پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے، آپ دونوں ایک ہی میں اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے۔ پھر آپ میرے پاس آئے، آپ کی مراد عباس رضی اللہ عنہ سے تھی، تو میں نے آپ دونوں کے سامنے یہ بات صاف کر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے تھے کہ ”ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ ہدقہ ہے۔“ پھر جب میرے سامنے یہ بات آئی کہ وہ جائداد میں آپ دونوں حضرات کو دے دوں (تاکہ آپ اس کا انتظام کریں اور ان مصارف میں خرچ کریں جس میں وہ خرچ ہوتی آئی ہے، ملکیت کے طور پر نہیں) تو میں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں یہ جائداد آپ کو دے سکتا ہوں، لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عہد و پیمان کی تمام ذمہ داریوں کو آپ پورا کریں، آپ لوگوں کو بخوبی معلوم ہے کہ اُن حضرو نے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خود میں نے جب سے میں والی بنا ہوں، اس جائداد کے معاملہ میں کس طرز عمل کو اختیار کیا ہے۔ اگر یہ شرط منظور نہ ہو تو پھر مجھ سے اس کے بارے میں

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنَّا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضْنَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْتَحَنَ حَيْثُ تَمْتَحَنُ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ تَذَكَّرَانِ أَيْتَ أَبَا بَكْرٍ عَمِلَ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ وَاسْتَبْدُ ثَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّ مَكْرَهٍ فَقَبَضْتُهُ سَنَكَيْتُ مِنْ إِمَارَتِي أَعْبُدُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ وَاسْتَبْدُ ثَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُ مَائِي كَلَامًا وَكَلِمَتَيْنِ وَاحِدَةً وَأَمْرُكُمْ مَا جَمِيعٌ فِجْئْتَنِي يَعْنِي عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمْ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَرِثُ مَا تَرَكَتُمْ مَدَقَّتْ فَلَمَّا مَدَّ إِلَيَّ أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ قُلْتُ إِنْ شِئْتُمْ أَدْفَعُهُ إِلَيْكُمْ عَلَى أَنْ عَلَيْكُمْ عَهْدُ اللَّهِ وَمِيثَاقُهُ لَتَعْمَلَنَّ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعَمِلْتُ فِيهِ مَذْذُوبِيَّةً وَارَةً فَلَمْ تُكَلِّمْنِي فَقُلْتُمْ مَا أَدْفَعُهُ إِلَيْنَا مِنْ ذَلِكَ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمْ أَفَتَلْتَمِيزَانِ مِنِّي فَصَاءَ عَنِّي ذَلِكَ فَوَاللَّهِ الَّذِي بِيَدِهِ مَقْدُومُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَوْ أَقْبَضْنِي فِيهِ بِقَضَائِهِ عَنِّي ذَلِكَ حَتَّى تَقْضَوْهُ

آپ لوگ گفتگو نہ کریں۔ آپ لوگوں نے اس پر کہا کہ ٹھیک ہے۔ آپ اسی شرط پر وہ جائداد ہمارے حوالے کر دیں جتنا کچھ میں نے اسے آپ لوگوں کے حوالے کر دیا، کیا آپ حضرات اس کے سوا کوئی اور فیصلہ اس سلسلے میں مجھ سے کر دانا چاہتے ہیں؟ اس اللہ کی قسم جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں، قیامت تک میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا! اگر آپ لوگ بشرط کے مطابق اس کے انتظام و انصرام سے، عاجز ہیں تو وہ جائداد مجھے واپس کر دیجیے میں خود اس کے انتظامات کر لوں گا۔ زہری نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زہیر سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ مالک بن اوس نے یہ روایت تم سے صحیح بیان کی ہے۔ میں نے بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زہرہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ آل حضورؐ کی ازدواج نے عثمان رضی اللہ عنہ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا (جب وہ خلیفہ ہوئے) اور ان سے مطالبہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تھی اس میں سے ان کے حصے ملنے چاہئیں لیکن میں نے انھیں روکا اور ان سے کہا، تم خدا سے نہیں ڈرتے کیا ان حضورؐ نے خود نہیں فرمایا تھا کہ ہماری میراث نہیں تقسیم ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے، ان حضورؐ کا اشارہ اس ارشاد میں خود اپنی ذات کی طرف تھا، النبی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جائداد میں سے دسابق کی طرح ان کی ضروریات کے لیے ملتا رہے گا جب میں نے ازدواج مطہرات کو حدیث سنائی تو انھوں نے بھی اپنی رائے بدل دی عروہ نے بیان کیا کہ یہی وہ صدقہ ہے جس کا انتظام پیٹے علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا علی رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کو اس کے انتظام میں شریک نہیں کیا تھا بلکہ خود اس کا انتظام کرتے تھے (اور جس طرح آل حضورؐ۔ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خرچ کیا تھا، اسی طرح انھیں مصارف میں آپ بھی خرچ کرتے تھے) اس کے بعد وہ صدقہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے انتظام میں لگایا تھا، پھر حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے انتظام میں رہا۔ پھر جناب علی بن حسین اور حسن بن حسن کے انتظام میں رہا۔ یہ دونوں حضرات اس کا انتظام و انصرام نوبت بنوبت کرتے رہے۔ اور آخر میں یہ صدقہ جناب زید بن حسن کے انتظام میں آ گیا تھا۔ اور یہی حق ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ تھا۔

السَّاعَةِ فَإِنَّ عَجْزَنَا عَنَّا فَأَوْفَعْنَا إِلَى قَاتَا الْكُفِيِّ كَمَا قَالَ فَخَدَّتْ هَذَا الْوَعْدِثُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مَدَقَ مَا لَيْتُ بَنُ آدُسٍ أَنَا سَمِعْتُ قَاتِسْتَنَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَوَلَّى أَرْسَلَ أَنْ وَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانُ إِلَى أَبِي مَكْرٍ يَنْتَفِئُ تَمْنُنُ مِثْلًا فَأَوْفَعْنَا اللَّهُ عَجْزَنَا رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا دُدُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهُمْ لَا تَتَفَنِّئُوا اللَّهُ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تَوَرِّثُوا مَا شَرَكْنَا مَدَقَةً يُرِيدُ بِذَلِكَ تَفْذِهِ إِنْ شَاءَ يَا كُلُّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْكَمَالِ فَأَمَّا نَحْنُ أَرْسَلَ وَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخْبَرْتُمُنَّ قَالَ فَكَانَتْ هَذِهِ الصَّدَقَةُ بِبَيْدِ عِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عِيًّا شَا فَعَلَبَهُ عَلَيْهِمَا ثُمَّ كَانَ بِبَيْدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِبَيْدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِبَيْدِ عِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ وَحَسَنِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هُمَا كَانَا يَتَدَاوِلَانِهَا ثُمَّ بِبَيْدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنِ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا ۝

لے یہ حدیث اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔ اور پہلے بھی نوٹ میں اس کی وضاحت کر دی گئی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جو کچھ بھی فدک کی اس جائداد (یعنی آگے)

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اِبْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعِيَّاسُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ فَلَمَسَا يَدَيْهِمَا أَرْضَهُمَا مِنْ فَنَاءٍ لَهُ وَسَمِعَهُ مِنْ حَبِيبٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزْنِي مَا شَرَكْنَا مِنْهُ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا السَّالِ وَاللَّهُ لَقَرَأَتُ رُسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي -

باب ۸۷ قتل کعب بن الاشرف

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عُمَرُ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكُفُّ ابْنَ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ كَانَ أَدَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ يَأْخُذُ رُسُولَ اللَّهِ أَنْ يَغِيْبُ أَنْ أَقْتُلَهُ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنْ لَيْتَ أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمَةَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنِي مَدَّةً فَدَايْتُهُ قَدْ عَنَانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَ أَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمْلِكَنَّ قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّجَعْنَاكَ فَدَايْتُكَ أَنْ تَدَاعَى حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَحَدٍ شَيْءٌ يَصِيرُ شَأْنَهُ وَ قَدْ

۱۲۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ علیہا السلام اور عباس رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین جو خدک میں تھی اور جو خیر میں آپ کو حصہ ملا تھا اس میں سے اپنی میراث کا مطالبہ کیا۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا تھا کہ ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ البتہ اہل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جائداد میں سے حصہ ضرور ملتا رہے گا (حسب سابق) اور خدا گواہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں کے ساتھ عمدہ معاملہ، خود اپنے عزیزوں کے ساتھ حسن معاملت سے مجھے زیادہ عزیز ہے

۱۲۰۸۔ کعب بن اشرف کا قتل

۱۲۰۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کا کام کون تمام کر آئے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بہت اذیتیں دے چکا۔ اس پر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے قتل کر دوں؟ آپ نے حضورؐ نے اثبات میں جواب دیا، انھوں نے عرض کی، پھر انھوں نے مجھے اجازت عنایت فرمائی کہ میں اس سے کچھ باتیں کہوں جس سے پہلے اسے مطمئن اور خوش کر دوں، اگرچہ وہ باتیں خلاف واقعہ ہی کیوں نہ ہوں! آپ حضورؐ نے انھیں اجازت دے دی۔ اب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، کعب بن اشرف کے پاس آئے اور اس سے کہا، یہ شخص (اشارہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف) مبارک کی طرف تھا، ہم سے صدقہ مانگتا رہتا ہے اور اس نے ہمیں تھکا مارا ہے۔ (اب ہمارے پاس کچھ باقی نہیں رہا ہے، اس لیے میں تم سے حق لینے آیا ہوں۔ اس پر کعب نے کہا، ابھی آگے دیکھنا، خدا کی قسم، بالکل اکتا جاؤ گے!

(بقیہ صفحہ) اگے ہمارے یہ اختلاف تھا وہ صرف اس بات کا تھا کہ اس کی نگرانی کون کرے اور اس صدقہ کا متولی کون ہو۔ حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر پہلے کچھ غلط بھی رہی بھی ہوگی تو وہ آپ حضورؐ کی اس حدیث کے سبب حضرات کو معلوم ہو جانے کے بعد کہ انبیاء کی میراث تقسیم نہیں ہوتی دور ہو گئی تھی۔ فقہ حنفی میں یہ جزئیہ ملتا ہے کہ جب تک خیانت ظاہر نہ ہو، بہتر یہی ہے کہ وقف کے متولی واقف ہی کی اولاد میں سے ہوں۔

محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ نے کہا، چونکہ ہم نے بھی اب ان کی اتباع کر لی ہے اس لیے جب تک یہ نہ کھل جائے کہ ان کا ارتکاب کس کس کو ڈھونڈنا ہے، انھیں چھوڑنا بھی مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ میں تم سے ایک وسق یا درادی نے بیان کیا کہ دو وسق قرض لینے آیا ہوں۔ اور ہم سے عمرو بن دینار نے یہ حدیث کئی مرتبہ بیان کی، لیکن ایک وسق یا دو وسق کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ میں نے ان سے کہا کہ حدیث میں ایک وسق یا دو وسق کا تذکرہ آیا ہے۔ کعب بن انشرف نے کہا، ہاں، (میں قرض دینے کے لیے تیار ہوں، لیکن) میرے یہاں کچھ رہن رکھ دو، انھوں نے پوچھا، رہن میں تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا، اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو، انھوں نے کہا کہ تم عرب کے غولصورت ترین فرد ہو، ہم تمھارے پاس اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں، اس نے کہا، پھر اپنے بچوں کو گروی رکھ دو، انھوں نے کہا، ہم بچوں کو کس طرح گروی رکھ دیں۔ کل انھیں اسی پرگاہوں دی جائیں گی کہ ایک یا دو وسق پر اسے رہن رکھ دیا گیا تھا، یہ تو بڑی بے غیرتی ہے۔ البتہ ہم تمھارے پاس "دائمہ" رہن رکھ سکتے ہیں، بسفیان نے بیان کیا کہ مراد اس سے ہتھیار تھے۔ محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ نے اس سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا اور رات کے وقت اس کے یہاں آئے، آپ کے ساتھ ابوناثر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ کعب بن انشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ پھر اس کے قلعہ کے پاس جا کر انھوں نے اسے آواز دی۔ وہ باہر آنے لگا تو اس کی بہری سننے لگا۔ کہ اس وقت (اتنی رات گئی) کہاں باہر جا رہے ہو؟ اس نے کہا، وہ تو محمد بن مسلم اور میرا بھائی ابوناثر ہے۔ عمرو کے سوا دوسرے راوی اسے بیان کیا کہ اس کی بیوی نے اس سے کہا تھا کہ مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے۔ جیسے اس سے خون ٹپک رہا ہو۔ کعب نے جواب دیا کہ میرے بھائی محمد بن مسلم اور میرے رضاعی بھائی ابو ناثر ہیں۔ شریف کو اگر رات میں بھی نیزہ بازی کے لیے بلایا جاتا ہے، تو وہ نکل پڑتا ہے۔ بیان کیا کہ جب محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ اندر گئے تو آپ کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ بسفیان سے پوچھا گیا کہ کیا عمرو بن دینار نے ان کے نام بھی لیے تھے؟ انھوں نے بتایا کہ بعض کا نام لیا تھا۔ عمرو نے بیان کیا کہ وہ آئے تو ان کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ اور عمرو بن دینار کے سوا راوی نے، ابوبکر بن جبر و حارث بن اوس اور عبید بن بشر نام بتائے تھے عمرو نے بیان کیا کہ وہ اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لائے تھے اور انھیں یہ ہدایت

أَمْ ذَا أَنْ تَسْلِفَنَا وَسُقًا أَوْ وَسْقَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسُقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقُلْتُ لِمَا فِيهِ وَسُقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ أَسَايَ فِيهِ وَسُقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ أَمْ هُنُوْنِي قَالُوا أَيْ سُنْثَى مَرْثِدَةً قَالَ أَرْهَنُوْنِي نِسَاءً كَعَمْرٍو قَالُوا كَيْفَ تَرْهَنُكَ نِسَاءً نَا وَأَنْتَ أَحْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَأَرْهَنُوْنِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ تَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا فَخَسِبَ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهْنٌ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَمْرٌو عَزَبْنَا وَبَكْنَا تَرْهَنُكَ اللَّامَةُ قَالَ سَفِينٌ بَعِيْنِي السِّلَاحَ فَنَوَاعِدُ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَاءٌ لَمِيلًا وَمَعَهُ أَبُو نَابِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرِّمَاحَةِ فَدَعَا هُمُ إِلَى الْهَيْصِ مَنَزَلٍ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ أَمْدَأَتْهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ وَ أَخِي أَبُو نَابِلَةَ وَقَالَ عَمْرٌو قَالَتْ أَسْمُهُمْ صَوْنًا كَعْبًا تَقَطَّرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ وَرَضِيْعِي أَبُو نَابِلَةَ إِنَّ الْكُرَيْمَ لَوُدِيَ إِلَى طَلْعَةِ بَلْبَلٍ تَحْتَ حَابٍ قَالَ وَبِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ قِيلَ بِسَفِينٍ سَنَّا هُمُ عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَهُمْ قَالَ عَمْرُو وَجَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ وَقَالَ عَمْرُو عَمْرُو أَبُو عَبْسٍ بْنُ حَبْرٍ وَالْهَرِثُ بْنُ أَدِيسٍ وَعَبَّادُ بْنُ يَشْرٍ قَالَ عَمْرُو جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ

کی تھی کہ جب کعب آئے گا تو میں اس کے بال (سر کے) اپنے ہاتھ میں لے لوں گا اور اسے سونگھنے لگوں گا جب بھتیں اذائدہ ہو جائے گی میں نے اس کا سر پوری طرح اپنے قبضہ میں لے لیا ہے تو پھر تیار ہو جانا اور اسے قتل کر ڈالنا۔ عمرو نے ایک مرتبہ یوں بیان کیا کہ پھر اس کا سر سونگھ لیا گیا۔ آخر کعب چادر لپیٹے ہوئے باہر آیا۔ اس کے جسم سے خوشبو پھوٹی پڑتی تھی۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آج سے زیادہ عمدہ خوشبو میں نے کبھی نہیں سونگھی تھی۔ عمرو کے سوا (دوسرے راوی) نے بیان کیا کہ کعب اس پر بولا، میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو ہر وقت عطر میں مٹی ہوتی ہے اور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی نظیر نہیں۔ عمرو نے بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا، کیا تمھارے سر سونگھنے کی مجھے اجازت ہے؟ اس نے کہا، سونگھ سکتے ہو۔ بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کا سر سونگھا اور آپ کے بعد آپ کے ساتھیوں نے بھی سونگھا۔ پھر آپ نے کہا، کیا دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے اس مرتبہ بھی اجازت دے دی، پھر جب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسے پوری طرح اپنے قابو میں لے لیا تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تیار ہو جاؤ، چنانچہ انھوں نے اسے قتل کر دیا اور آل حنفورہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دی (حدیث پہلے گزر چکی ہے)۔

۴۸۳۔ ابو رافع عبد اللہ بن ابی حنفیق کا قتل

اس کا نام سلام بن ابی حنفیق بنایا گیا ہے۔ وہ خیر میں رہتا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سرزمین حجاز میں اپنے ایک قلعہ میں رہتا تھا۔ زہری نے بیان کیا کہ اس کا قتل کعب بن اشرف کے بعد ہوا تھا۔

۱۲۰۹۔ مجوسے اسماعیل بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براد بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہؓ کو ابو رافع (یہودی کے قتل) کے لیے بھیجا اور رات کے وقت اس کے گھر میں عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے داخل ہو کر اسے قتل کر ڈالا، اس وقت وہ سو رہا تھا۔

۱۲۱۰۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن موسیٰ

إِذَا مَا جَاءَ فَاِتَى قَاتِلُ بَشْعِرِهِ
فَأَسْمَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ
اسْتَمَكَنْتُمْ مِنْ رَأْسِهِ فَذُكُّوْهُ
فَاضْرِبُوْهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ
أَسْمَكْتُمْ فَذَلَّ إِلَيْهِمْ مَتَوَشِّحًا
وَهُوَ يَنْفُخُ مِنْهُ رِيْحُ الطَّيِّبِ
فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَأَنِّيَوْمَ رِيْحًا
أَمَّا أَطْيَبُ وَقَالَ عِنْدَ عَمْرٍو وَ
قَالَ عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءً أَلْعَرَبِ
وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٌو فَقَالَ
أَنَا ذُنُوبِي إِنْ أَشْمَ رَأْسَكَ قَالَ
فَنَسَمَهُ ثُمَّ أَشْمَ أَصْحَابَهُ ثُمَّ
قَالَ أَنَا ذُنُوبِي قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا
اسْتَمَكَنْتُمْ مِنْهُ قَالَ ذُكُّوْهُ
فَفَتَلُوْهُ ثُمَّ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرُوْهُ بِهِ

بَابُ ۱۲۱۰ قَتْلُ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَنْفِيْقٍ
وَقِيلَ سَلَامُ بْنُ أَبِي الْخَفِيْقِ كَانَ
يُحِبُّ بَدَنِيًّا فَقِيلَ لَهُ بِأَمْرٍ مِنَ
الْمُجَابِرِ وَقَالَ الرَّهْبِيُّ هُوَ بَعْدَ
كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْفٍ ابْنُ تَعْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى
أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيْقٍ
مَبْتَلًى لَيْسَ لَهُ وَهُوَ نَائِمٌ فَفَتَلَهُ

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

نے حدیث بیان کی، ان سے اسرئیل نے، ان سے ابوسحاق نے اور ان سے برابر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع یہودی (کے قتل) کے لیے چند انصاری صحابہ کو بھیجا اور عبد اللہ بن عقیل رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنایا، ابو رافع، حضور اکرم کی ایزد کے در پہلے رہا کرتا تھا۔ اور آپ کے خلاف (آپ کے دشمنوں کی) مدد کیا کرتا تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا ایک قلعہ تھا اور وہیں وہ رہا کرتا تھا جب اس کے قلعہ کے قریب یہ حضرات پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے موتی لے کر واپس آچکے تھے (اپنے گھروں کو) عبد اللہ بن عقیل رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ آپ لوگ یہیں رہیں، میں اس کے قلعہ پر جارہوں لیکن ہے دربان پر کوئی نذیر کا درگاہ بوجائے اور میں اور جانے میں کامیاب ہو جاؤں چنانچہ آپ (قلعہ کے پاس) آئے اور دروازے سے قریب پہنچ کر آپ نے خود کو اپنے کپڑوں میں اس طرح چھپا لیا جیسے کوئی فقیر، جا جت کر رہا ہو قلعہ کے تمام افراد اندر داخل ہو چکے تھے۔ دربان نے انھیں بھی قلعہ کا آدمی سمجھ کر آواز دی، خدا کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو جلدی آ جاؤ، میں اب دروازہ بند کر دوں گا۔ (عبد اللہ بن عقیل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) چنانچہ میں بھی اندر چلا گیا اور چھپ کر اس کی نقل و حرکت کو دیکھنے لگا۔ جب سب لوگ اندر آ گئے تو اس نے دروازہ بند کیا اور کنجیوں کا گچھا ایک کھونٹی پر ٹانگ دیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اب میں ان کنجیوں کی طرف بڑھا اور انھیں اپنے قبضہ میں کر لیا۔ پھر میں نے دروازہ کھول لیا۔ ابو رافع کے پاس اس وقت کہا نیاں اور داستانیں بیان کی جارہی تھیں۔ وہ اپنے خاص بالا خانے میں تھا۔ جب داستان کو اس کے بیان سے اٹھ کر چلے گئے تو میں اس کے کمرے کی طرف چڑھنے لگا، اس عرصہ میں میں جتنے دروازے اس تک پہنچنے کے لیے کھولتا تھا۔ انھیں اندر سے بند کر دیتا تھا، اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ اگر قلعہ والوں کو میرے متعلق معلوم بھی ہو جائے تو اس وقت تک یہ لوگ میرے پاس نہ پہنچ سکیں جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں۔ آخر میں اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس وقت وہ ایک تاریک کمرے میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ (سوتا) تھا، مجھے کچھ اندازہ نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں ہے اس لیے میں نے آواز دی، یا ابا رافع! وہ بولا، کون ہے؟ اب میں نے آواز کی طرف بڑھ کر تلواریں ایک ضرب لگائی، اس وقت میں

بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ
السَّيِّدِ قَالَ كَيْفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ
رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَرَ عَلَيْهِ هَمْدُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ
يُودِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِمْنٍ لَهُ بَارِزٍ
الْحِجَارِ فَلَمَّا دَنَوْنَاهُ وَقَدْ عَزَبَتْ
الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ تَبَرَّحَهُمْ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ لِمُصَاحِبِهِ اجْلِسُوا مَا كَانَ
فَإِذَا مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلنَّبِيِّ اب
لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ
الْبَابِ ثُمَّ تَفَقَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِيهِ
حَاجَةً وَفَتَا دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ
النَّبِيُّ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ تَرِيدُ أَنْ
تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ
الْبَابَ فَدَخَلَ فَكُنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ
النَّاسُ أَعْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الدَّعَا لِيَقِ
عَلَى دَحَبٍ قَالَ فَكُنْتُ إِلَى الدَّعَا لِيَقِ
فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو
رَافِعٍ يُسَمِّرُ عِيْدَهُ وَكَانَ فِي عِلَاقِي لَدَى
فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ
إِلَيْهِ فَخَجَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَعْلَقْتُ
عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ إِنَّ الْقَوْمَ قَدْ رَوَّاهُ
ثُمَّ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَاذْهَبِي
إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُطْلِعٍ وَسَطٍ
عِيَالِهِ لَمْ أَذْهَبِي أَبَ هُوَ مِنَ النَّبِيِّ
فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا أَتَاكَ هَوْنِي
نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبِيهِ حَذْبَةً بِالسَّيْفِ وَ

سبب گھرا یا ہوا تھا اور یہی وجہ ہوئی کہ میں اس کا کام تمام نہیں کر سکا۔ وہ چچا تو میں کرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر تک باہر ہی ٹھہرا رہا۔ پھر دوبارہ اندر گیا اور میں نے پوچھا۔ البوراء؟ یہ آواز کیسی تھی؟ وہ بولا، تیری ماں پر تباہی آئے۔ ابھی ابھی مجھ پر کسی نے تلوار سے حملہ کیا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آواز کی طرف بڑھ کر میں نے تلوار کی ایک مزب لگائی، انھوں نے بیان کیا کہ اگرچہ میں اسے زخمی تو بہت کر چکا تھا لیکن وہ ابھی مرا نہیں تھا۔ اس لیے میں نے تلوار کی نوک اس کے سپٹ پر رکھ کر دبائی جو اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی۔ مجھے اب یقین ہو گیا تھا کہ میں اسے قتل کر چکا ہوں۔ چنانچہ میں نے دروازے ایک ایک کر کے کھولنے شروع کیے، آخر میں ایک زینے پر پہنچا۔ میں یہ سمجھا کہ زمین کی سطح تک میں پہنچ چکا ہوں (لیکن ابھی میں اوپر ہی تھا) اس لیے میں نے اس پر پاؤں رکھ دیا اور نیچے گر پڑا، چاندنی رات تھی، اس طرح گر پڑنے سے میری پیڈی ٹوٹ گئی، میں نے اسے اپنے عمامہ سے باندھ لیا۔ اور اگر دروازے پر پہنچ گیا۔ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہ معلوم ہو جائے کہ آیا میں اسے قتل کر چکا ہوں یا نہیں۔ جب دس بجے وقت (مرغ نے بانگ دی) تو اسی وقت قتل کی تفصیل پر ایک لپکارنے والے نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اہل جاز کے تاجر البوراء کی موت ہو گئی ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اب جلدی کرو، اللہ تعالیٰ نے البوراء کو قتل کروا دیا ہے چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ حضورؐ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ، میں نے پاؤں پھیلا دیے تو آپ حضورؐ نے اس پر دست مبارک پھیرا۔ اور اس کی بکت سے پاؤں اتار اچھا ہو گیا جیسے کبھی اس میں چوڑ آئی ہی نہیں تھی۔

أَنَا دَهْشْتُ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا فَصَاحَ فَنَزَحْتُ
مِنَ الْبَيْتِ فَأَمَكْتُ غَيْرَ عَبِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ
الْبَيْتَ فَقُلْتُ مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ
فَقَالَ يَا مَلِكُ الْوَيْلُ إِنَّ رَحْبَةَ فِي الْبَيْتِ
ضَرَبَتْ بِكَ بِالسَّيْفِ قَالَ فَا ضَرْبَةً
ضَوْبَةً أَتَخَشُّهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ
طَبَّةَ السَّيْفِ فِي رِجْلِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي
ظَهْرِهِ فَخَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ
أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ يَا أَبَا رَافِعٍ حَتَّى أَتَيْتُ
إِلَى رَحْبَةَ لَسَا فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَ
أَنَا أُرْسِي أَنِّي حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ
فَوَقَعْتُ فِي السَّيْئَةِ مُضْمِرَةً فَأَنْكَرْتُ
سَأَقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ
حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ
اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ أَقْتُلْتُهُ فَكَلَّمَا
صَاحَ الدَّيْلُ قَامَ النَّاسُ عَلَى السُّورِ
فَقَالَ أُنْعَى أَبَا رَافِعٍ ثَا جَرَّ أَهْلُ
الْحُبَابِ مَا تَطَلَّعْتُ إِلَى أَمْعَانِي فَقُلْتُ
النَّحَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ
فَنُفِيتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَلَّةً ثُمَّ فَقَالَ أَلْبَسْتُ رِجْلَكَ
فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَسَحَّهَا
فَكَأَنَّيَا لَمْ أَشْنِكْهَا
فَقَطَّ -

۱۲۱۱ - ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح نے حدیث بیان کی، آپ مسلم کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عتیک اور عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہما

۱۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا
شَرِيحٌ هُوَ ابْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ فِي
 نَاسٍ مَعَهُمْ فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ
 فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ امْكُثُوا
 أَنْتُمْ حَتَّى أَنْطَلِقَ أَنَا فَإِنِّي نَظَرْتُ مَا لَمْ
 تَنظُرُوا أَن أَدْخَلَ الْحِصْنَ فَتَقَدُّوا وَاحْتَارَا
 لَهُمْ قَالَ فَنَزَعُوا بِقَبَسٍ نَظَلُّونَهُ قَالَ
 فَخَشِيتُ أَنْ أُعْرِفَ مَا لَمْ أَفْعَلْ رَأَيْتُ
 صَافِيًا أَقْضَى حَاجَةً ثُمَّ نَادَى صَاحِبَ
 الْبَابِ مَنْ أَمَّا أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ
 خَلِيدٌ خُلْ قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ فَدَخَلْتُ
 ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْبِطٍ حِمَارٍ عِنْدَ
 بَابِ الْحِصْنِ فَتَعَسَّوْا عَيْنًا أَيْ
 رَافِعَ وَ تَحَدَّ نُوًا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ
 مِنَ السَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ
 فَلَمَّا هَدَّاتِ الْأَمْوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ
 حَرَكَتَهُ خَرَجْتُ قَالَ وَمَا بَيْتُ صَاحِبِ
 الْبَابِ حَيْثُ وَ مَنَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِي
 كُوَّةٍ فَأَخَذْتُهِ فَقَبَضْتُ بِهِ بَابَ
 الْحِصْنِ قَالَ قُلْتُ إِنَّ مَتَدَّرَ فِي الْقَوْمِ
 أَنْطَلَقْتُ عَلَى مَهْلٍ ثُمَّ عَمِدْتُ إِلَى
 أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ فَخَلَقْتُهَا عَلَيْهِمْ
 مِنْ ظَاهِرٍ ثُمَّ مَعِدْتُ إِلَى أَبِي رَافِعٍ
 فِي سَكْمٍ فَإِذَا لَبِيتُ مُظْلَمٌ كَدُّ
 طَفِيءٍ سِرَّاحِلَةٍ فَلَمْ أَذِرْ أَيْنَ الدَّحْدُ
 فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مِنْ هَذَا قَالَ
 فَعَمِدْتُ فَنَوَّالِ الصَّوْتِ فَأَصْرَيْتُهُ وَ
 صَاحٍ فَلَمْ تَعْنِ سَهْبًا قَالَ ثُمَّ حِثُّ
 كَافِيٍّ أُغْيِثُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا أَبَا رَافِعٍ
 وَ عَمِدْتُ صَوْتِي فَقَالَ أَلَا أَمُحِبُّكَ لِأَمِكَ

کو چن صحابہؓ کے ساتھ ابورافعؓ (کے قتل) کے لیے بھیجا۔ یہ حضرات دروازہ
 ہوئے۔ جب اس کے قلعہ کے قریب پہنچے تو عبد اللہ بن عتیکؓ رضی اللہ
 عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ لوگ یہیں ٹھہر جائیں، پہلے میں جاتا
 ہوں، دیکھوں کیا صورت حال ہے۔ عبد اللہ بن عتیکؓ رضی اللہ عنہ
 نے بیان کیا کہ قلعہ کے قریب پہنچ کر (میں اندر جانے کے لیے تدابیر کرنے
 لگا۔ اتفاق سے قلعہ کا ایک گڑھا گم تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس گڑھے
 کو تلاش کرنے کے لیے قلعہ والے اس کا ایک شعلہ لے کر باہر نکلے۔ بیان
 کیا کہ میں ڈرا کہ کہیں مجھے کوئی پہچان نہ دے، اس لیے میں نے اپنا سر ڈھک
 لیا، جیسے میں قضا حاجت کر رہا ہوں۔ اس کے بعد دربان نے آواز
 دی کہ اس سے پہلے کہ میں دروازہ بند کر لوں جسے قلعہ کے اندر داخل ہونا ہے
 وہ جدی آجائے۔ میں نے (موقعہ غنیمت سمجھا اور) اندر داخل ہو
 گیا۔ اور قلعہ کے دروازے کے پاس ہی جہاں گڑھے باندھے جاتے
 تھے۔ وہیں چھپ گیا۔ قلعہ والوں نے ابورافعؓ کے ساتھ کھانا کھایا
 اور پھر اسے قصبے سناتے رہے۔ آخر کچھ رات گئے وہ سب (قلعہ کے
 اندر) اپنے اپنے گھروں میں واپس آ گئے، اب سنا چکا تھا کہ اس کو
 حرکت بھی محسوس نہیں ہوتی تھی، اس لیے میں باہر نکلا۔ آپ نے بیان کیا کہ
 میں نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا کہ دربان نے کبھی ایک طاق میں رکھی ہے،
 میں نے پہلے کبھی اپنے نسیبہ میں لی اور پھر سب سے پہلے قلعہ کا دروازہ
 کھولا۔ بیان کیا کہ میں نے یہ سوچا تھا کہ اگر قلعہ والوں کو میرا علم ہو گیا تو میں
 بڑی آسانی کے ساتھ راہ فرار اختیار کر سکوں گا۔ اس کے بعد میں نے ان
 کے کمروں کے دروازے کھولنے شروع کئے (جن کے بعد ابورافعؓ کا مخصوص
 کمرہ پڑتا تھا) اور انھیں اندر سے بند کرتا جاتا تھا، اب میں زمینوں سے ابورافعؓ
 کے بالا خانے تک پہنچ چکا تھا۔ اس کے کمرے میں اندھیرا تھا، اس کا چراغ گل
 کر دیا گیا تھا۔ میں یہ نہیں اذان کر پاتا تھا کہ ابورافعؓ ہے کہاں! اس لیے
 میں نے آواز دی یا ابارافع! اس پر وہ بولا کہ کون ہے؟ آپ نے بیان کیا کہ
 پھر کداز کی طرف میں بڑھا اور میں نے تموار سے اس پر حملہ کیا۔ وہ چلانے لگا۔
 لیکن یہ وار اوجھا پڑا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر دوبارہ میں اس کے قریب
 پہنچا گویا اس کی مدد کو آیا ہوں میں نے آواز بدلی کہ پوچھا، کیا بات پیش
 آئی، ابورافعؓ! اس نے کہا، تیری مال پر تباہی آئے، ابھی کوئی شخص میرے

النَّوِيلُ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ فَضَرَبَ بِي السَّيْفِ
فَقَالَ وَقَعَدْتُ لَكَ أَنْيَا فَأَضْرِبْهُ أُخْرَى
فَلَمْ تَعْنِ شَيْئًا فَصَاحَ وَأَمَّ أَهْلَهُ قَالَ
شَمَّ جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي كَهَيْئَةِ
الْمُعْتَبِ فَإِذَا مَسْتَلَقِي عَلَى ظَهْرِي فَأَنْعَمَ
السَّيْفُ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ اسْتَكْبَى عَلَيْهِ
حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظَمِ ثُمَّ خَرَجْتُ
وَهَيْئًا حَتَّى أَتَيْتُ السُّلْهُ أُمَامِدَ أَنْ
أَنْزِلُ فَأَسْقَطَ مِنْهُ مَا تَخَلَّعَتْ رِحْلِي فَعَصَبَتْهَا
ثُمَّ أَتَيْتُ أَصْحَابِي أَخْبِلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوا
فَبَشِّرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَبَى رَدَّ أَبْرَحُ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا كَانَ
فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةَ فَقَالَ أُنْعَى أَمَا
رَافِعُ قَالَ فَقُمْتُ أَمْسَيْتُ مَا فِي قَلْبِي فَأَذْكُرْتُ
أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ ۝

باب ۳۸ عَزَّةَ أَحَدٍ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذْ عَدُوَّتُ مِنْ
أَهْلِكَ تَبَرَّئِ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدِ
لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ
حَلَّ ذِكْرُكَ وَلَا تَهْبُتُوا وَلَا تَحْزَنُوا
وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ
إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ
قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نَدَاؤُهَا
سَبِّحِ النَّاسِ وَيَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا وَبَشِّرِ الَّذِينَ شَرُّوهُ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَلِيَمَحِّصَ
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمَحِّصَ الْكَافِرِينَ
إِنَّهُمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخِلُوا الْغَيْبَةَ وَ

کمرے میں آگیا تھا اور تلوار سے مجھ پر چمکا دیا۔ آپ نے بیان کیا کہ اس مرتبہ
مجھ میں نے اس کی آواز کی طرف بڑھ کر دوبارہ حمد کیا۔ اس حملہ میں بھی وہ
قتل نہ ہو سکا۔ پھر وہ چلانے لگا اور اس کی بیوی بھی اٹھ کھڑی اور چلانے
لگی آپ نے بیان کیا کہ مجھ میں فریادیں بن کر پہنچا اور میں نے اپنی
آواز بدل لی اس وقت وہ چپٹ لپٹا ہوا تھا میں نے اپنی تلوار اس کے
پیٹ پر رکھ کر زور سے اسے دبایا۔ آخر جب میں نے بڑی ٹوٹنے کی
آواز سن لی تو میں وہاں سے نکلا، بہت گھبرا ہوا۔ اب زہر پر اچکا تھا
میں اترا چاہتا تھا کہ نیچے گر پڑا۔ جس سے میرا پاؤں ٹوٹ گیا میں نے
اس پر پٹی باندھی اور لنگڑا بنے ہوئے اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا میں
نے ان سے کہا کہ تم لوگ جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری
سناد میں تو بہاں سے اس وقت تک نہیں بہو گے کہ جب تک اس کی موت
کا اعلان دس دنوں۔ چنانچہ سحر کے وقت موت کا اعلان کرنے والا رتلہ کی
فصیل پر چڑھا اور اعلان کیا کہ ابراہیم کی موت واقع ہو گئی ہے۔ آپ
نے بیان کیا کہ مجھ میں چلنے کے لیے اٹھا، مجھے (فروست میں) کوئی تکلیف
محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اس سے پہلے کہ میرے ساتھی حضور اکرم کی خدمت
میں پہنچیں، میں نے انھیں پالیا اور انھیں خوشخبری سنائی۔

۴۸۴ - غزوة أحد

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہ وقت یاد کیجئے، جب آپ صبح
کو اپنے گھروں کے باپس سے نکلے، مسلمانوں کو قتال کے لیے
مناسب مقامات پر لے جاتے ہوئے اور اللہ بڑا سننے والا ہے
بڑا جاننے والا ہے" اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد "اور نہ ہمت
ہارو اور نہ غم کرو، تمہیں غالب رہو گے اگر تم مؤمن رہو گے۔ اگر
تمہیں کوئی زخم پہنچ جائے تو ان لوگوں کو بھی ایسا ہی زخم پہنچ
چکا ہے" اور ہم ان ایام کی الٹ پھیر تو لوگوں کے درمیان کرتے
ہی رہتے ہیں، تاکہ اللہ ایمان لانے والوں کو جان لے۔ اور
تم میں سے کچھ کو شہید بنانا تھا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو درست
نہیں رکھتا، اور تاکہ اللہ ایمان لانے والوں کو میل کچیل سے
صاف کر دے اور کافروں کو مٹا دے۔ شاید تم اس گمان میں
ہو کہ جنت میں داخل ہو گے، حالانکہ ابھی اللہ نے تم میں سے ان

لَمَّا تَعْلَمَ اللَّهُ أَنَّكَ مِنْ حَبَا هَذَا
مِنْكُمْ وَتَعْلَمُ الْمَاضِيَيْنِ وَلَقَدْ كُنْتُمْ
تَمْتَرُونَ الْمَوْتُ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ
رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ وَقَوْلِهِ
وَلَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ أَخَذْتُمُ الْعَهْدَ
بِأَيْدِيهِمْ إِذَا فُتِنْتُمْ وَأَنْتُمْ
تَتَذَكَّرُونَ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ
مَنْ بَعْدَ مَا أَرْسَلَكُمْ مَا تُحِبُّونَ
مِنْكُمْ مَنْ مِيرِئُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ
مَنْ يُمِرُّ الدُّنْيَا ثُمَّ مَتَّعَهُمْ عَنْهُمْ
لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ
وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ أَمْوَالًا الْيُسْرَى ۖ

۱۶۱۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَارِبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا جَبْرِيلُ اخذ
بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ إِدَاةُ الْحَرْبِ -
۱۶۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا
زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ
حَدَّثَنَا عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ
عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلِ أُحُدٍ
تَعَدَّ ثَمَانِي سِنِينَ كَأَنَّهُ يَوْمَ لِدَ حَيَاءً
وَالْمَوَاتِ ثُمَّ طَعَمَ الْمُنْبَرُ فَقَالَ إِنْ
بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَطَرٌ وَأَنَا عَلَى كَعْبٍ
شَهِيدٌ وَإِنْ مَوَّعِدَكُمْ الْحَوْصُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ
رَأْسِي مِنْ مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي لَأَسْتَأْخِشُ عَلَيْكُمْ

لوگوں کو جانا نہیں جنھوں نے جہاد کیا اور نہ صبر کرنے والوں کو
جانا۔ اور تم قنوت کی تمنا کر رہے تھے قبل اس کے کہ اس کے
سامنے آؤ، سو اس کو اب تم نے کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا۔
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور یقیناً تم سے اللہ نے سچ کر دکھایا
اپنا وعدہ نصرت، جب کہ تم انھیں اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے۔
میں اب تک کہ جب تم خود ہی کمزور پڑ گئے اور باہم جھگڑنے لگے،
حکم رسول کے باب میں، اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ اللہ نے
دکھا دیا تھا جو کچھ کرتے چاہتے تھے۔ بعض تم میں وہ تھے جو دنیا
چاہتے تھے اور بعض تم میں ایسے تھے جو آخرت چاہتے تھے،
پھر اللہ نے تم کو ان میں سے بٹھالیا۔ تاکہ تمھاری پوری آزمائش
کرے، اور اللہ نے یقیناً تم سے درگزر کیا اور اللہ ایمان
لانے والوں کے حق میں بڑا فضل والا ہے (اور آیت) ”اور
جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انھیں ہرگز مردہ مت
خیال کرو“ الآیۃ

۱۶۱۲ مرم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب
نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحد
کے موقع پر فرمایا، یہ جبریل علیہ السلام ہیں، مہتیار بند، اپنے گھوڑے
کی لگام ہٹھامے ہوئے۔

۱۶۱۳- ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں زکریا بن علی
نے خبر دی، انھیں ابن المبارک نے خبر دی، انھیں حیا نے، انھیں یزید
بن ابی حبیب نے، انھیں ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد سال بعد وفات
سے کچھ پہلے (غزوہ اُحد کے شہداء کے لیے دعا کی، جیسے آپ زندہ
اور مردوں سب کو دعا کر رہے ہو۔ اس کے بعد آپ منبر پر رونق افروز ہوئے
اور فرمایا، میں تم سے آگے آگے ہوں، میں تم پر گواہ رہوں گا اور مجھ سے
رقیامت کے دن تمھاری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی، اس وقت بھی
میں اپنی اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ تمھارے بارے میں مجھے
اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے، ہاں میں تمھارے بارے

میں دنیا سے ڈرتا ہوں کہ تم کہیں دنیا کے لیے باہم منافست نہ کرنے لگو۔ عقید بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ آخری دیوار تھا۔

۱۲۱۴ھ - ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ احد کے موقع پر جب مشرکین سے مقابلہ کے لیے ہم پہنچے تو ان حضورؐ نے تیرا انداز لک ایک دستہ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں (ہیٹری پر) متعین کر دیا تھا اور ہمیں حکم دیا تھا کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، اس وقت بھی جب تم دیکھ لو کہ ہم ان پر غالب آگئے ہیں پھر بھی یہاں سے نہ ہٹنا اور اس وقت بھی جب تم دیکھ لو کہ وہ ہم پر غالب آگئے، تم لوگ ہماری مدد کے لیے نہ آنا، پھر جب ہماری مدد بھیڑ کفار سے ہوئی تو ان میں جھگڑا مچ گئی میں نے دیکھا کہ ان کی عورتیں (جو ان کی بہت بڑھانے کے لیے آئی تھیں)، ”ہیٹریوں پر بڑی تیزی کے ساتھ بھاگی جا رہی ہیں، ہینڈلیوں سے دپر کپڑے اٹھائے ہوئے ہیں جس سے ان کے پارسیب دکھائی دے رہے تھے۔“

عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے (تیرا انداز) ساتھ تھے کہنے لگے کہ غنیمت غنیمت اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ مجھے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی تھی کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اس لیے تم لوگ مال غنیمت لٹنے نہ جاؤ لیکن ان کے ساتھیوں نے ان کا حکم ماننے سے انکار کر دیا ان کی اس حکم عدولی کے نتیجے میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ستر مسلمان شہید ہوئے۔ اس کے بعد ابوسفیان نے ہیٹری پر سے آواز دی کیا مختار سے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں؟ آل حضورؐ نے فرمایا کوئی جواب نہ دے سکا پھر انھوں نے پوچھا، کیا مختار سے ساتھ ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) موجود ہیں؟ آل حضورؐ نے اس کے جواب کی بھی ممانعت فرمادی، انھوں نے پوچھا، کیا مختار سے ساتھ ابن خطاب (عمر رضی اللہ عنہ) موجود ہیں؟ اس کے بعد وہ کہنے لگے کہ یہ سب قتل کر دیئے گئے، اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ بے قابو ہو گئے اور فرمایا، خدا کے دشمن! تم جھوٹے ہو، خدا نے ابھی انھیں مختص ذیل کرنے کے لیے باقی رکھا ہے۔ ابوسفیان نے کہا تمہیں (ایک جنت بلند

أَنْ تُشْرِكُوا وَلِكُنِي مُخْشِي عَلَيْكُمْ اللَّهُ شَاءَ أَنْ تَنْفُسُوهَا قَالَ كَمَا نَتُّ أَخَذَ نَظْرَةً نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۱۲۱۴ھ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ بَرَاءِ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ الشَّرِكِيَّةَ يَوْمَئِذٍ وَاجِلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ شَاءَ الرُّمَاءُ وَآمَرَ عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ لَا تَبْرَهُوا إِنْ رَأَيْتُمْ مَوْتًا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَهُوا وَإِنْ رَأَيْتُمْ مَوْتًا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَهُوا لَعِينُوا فَلَمَّا لَقِينَا هَرَبُوا فَخِشُوا رَأَيْتُ النَّسَاءَ يَشْتَدُونَ فِي الْجَبَلِ رَفَعْنَ عَنْ سُرُجِهِنَّ فَتَدَبَّرَتْ خَلْفَهُنَّ فَأَخَذُوا يَقُولُونَ الْعَنِيْمَةَ الْعَنِيْمَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَهْدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَدَّ تَبْرَهُوا فَأَبَوْا فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَتْ وَجُوهُهُمْ فَأَصْبَحَ سَبْعُونَ قَبِيلًا وَأَشْرَفَ أَبُو سَفْيَانَ قَالَ أَيْ الْقَوْمِ لَحْمًا فَقَالَ لَا تَحْبِسُوهُ فَقَالَ أَيْ الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قَحَافَةَ فَقَالَ لَا تَحْبِسُوهُ فَقَالَ أَيْ الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنْ هُوَ لَدَّ فَتَبَرُّوا فَتَبَرُّوا كَانُوا أَحْيَاءَ لَا حَابُوا فَكَلَّ يَمْلِكُ عَمْرٌ لِنَفْسِهِ فَقَالَ كَذَبْتُ يَا عَدُوَّ اللَّهِ أَبْقَى اللَّهُ عَلَيْكَ مَا مَحْزُوكٌ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ أَعْلُ هُبَلٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا مَا يَقُولُ قَالَ

رہے، آل حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا جواب دو صحابہؓ نے عرض کی کہ ہم کیا جواب دیں؟ آل حضورؐ نے فرمایا کہ کہو، اللہ سب سے بلند اور بزرگ تر ہے۔ ابوسفیان نے کہا، ہمارے پاس عزیٰ (رمت) ہے اور تمہارے پاس کوئی عزیٰ نہیں۔ آل حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا جواب دو صحابہؓ نے عرض کی، کیا جواب دیں؟ آل حضورؐ نے فرمایا کہ کہو، اللہ ہمارا حامی اور مددگار ہے اور تمہارا کوئی حامی نہیں۔ ابوسفیان نے کہا، آج کا دن، بد رکے دن کا بد رکہ ہے، اور لڑائی کی مثال ڈول کی ہوتی ہے۔ (کبھی ہمارے حق میں اور کبھی تمہارے حق میں) تم اپنے مقتولین میں کچھ لاشوں کو ملکہ کیا ہوا پاؤ گے، میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا، لیکن مجھے برا بھی نہیں معلوم ہوا۔

۱۲۱۵۔ مجھے عبداللہ بن محمدؓ نے خبر دی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض صحابہؓ نے غزوہ احد کی صبح کو شراب پی۔ (ابھی حرام نہیں ہوئی تھی) اور پھر شہادت کی موت نصیب ہوئی (رضی اللہ عنہم)

۱۲۱۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہؓ نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہؓ نے خبر دی، انھیں سعد بن ابراہیمؓ نے ان سے ان کے والد ابراہیمؓ نے کہ (ان کے والد) عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا، آپ کا روزہ تھا، تو آپ نے فرمایا، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (احد کی جنگ میں) شہید کر دیئے گئے۔ وہ مجھ سے افضل اور بہتر تھے، لیکن انھیں جس چادر کا گفن دیا گیا (وہ اتنی چھوٹی تھی کہ اگر اس سے ان کا سر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتا تھا اور اگر پاؤں چھپایا جاتا تو سر کھل جاتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے فرمایا، اور حمزہ رضی اللہ عنہ۔ اسی جنگ میں) شہید کئے گئے، وہ مجھ سے بہتر اور افضل تھے۔ پھر جیسا کہ تم دیکھتے ہو، ہمارے لیے دنیا میں فراغت اور وسعت دی گئی، یا آپ نے یہ فرمایا کہ پھر جیسا کہ تم دیکھتے ہو، ہمیں دنیا دی گئی، ہمیں تو اس کا ڈر ہے کہ کہیں یہی ہماری نیکیوں کا بدلہ نہ ہو جو اسی دنیا میں ہمیں دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد آپ اتار روئے کہ کھانا تناول نہ فرما سکے۔

۱۲۱۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمدؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ

قُتِلُوا اللَّهُ أَعْلَىٰ وَ أَحَدٌ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ لَنَا الْعُزَّىٰ وَلَا عُزَّىٰ لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا مَا نَقُولُ قَالَ قُتِلُوا اللَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَىٰ لَكُمْ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ يَوْمَ يَوْمٍ مَبْدَرُ الْحَرْبِ سِجَالٌ وَ تَحْبُودُ مَثَلَةٌ لَمْ أَمْرُ لَهَا وَ لَمْ تَسْؤَىٰ ۖ

۱۲۱۵۔ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اصْطَبَحَ الْخَمْرُ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قَتِلُوا شَهِدَاءَ ۖ

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَقْبَىٰ بِطَعَامٍ وَ كَانَ صَائِمًا فَقَالَ قَتَلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي كَفَيْنَا بُرْدَةً إِنْ عُنِيَ رَأْسُهُ مَدَّتْ رِحْلَةً إِنْ عُنِيَ رِحْلَةً مَدَّتْ رَأْسُهُ وَ أَمَّا هُوَ قَالَ قَتَلَ حَمْزَةُ وَ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بَسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بَسِطَ وَ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَ قَدْ خَشِينَا أَنْ نَكُونَ حَسَنَاتِنَا عَمِلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّىٰ تَرَكَ الطَّعَامَ ۖ

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَ سَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ أَحْمَدُ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَمِنَ أَنَا
 قَالَ فِي الْحَيَّةِ فَأَلْقَى شِمَارَاتٍ فِي بَيْدِهِ
 ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ۝
 ۱۲۱۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
 زُهَيْرُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ
 خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَغِي وَحْبَةَ اللَّهِ
 فَوَحِبَ أَجْرُتَا عَلَى اللَّهِ وَمِنَّا مَنْ مَضَى
 أَوْ ذَهَبَ كَمَا يَأْكُلُ مِنْ أُخْبَرٍ
 شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْنَعُ ابْنِ
 عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أَحْمَدٍ لَمْ يَكُنْ فِي
 الرَّأْسِ نَمِرَةٌ كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ
 خَرَجَتْ رَحِلَاهُ وَإِذَا أُعْطِيَ بِهَا
 رَحِلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا
 رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رَحِلِهِ الرَّذْخَةَ أَوْ قَالَ
 اسْقُوا عَلَى رَحِلِهِ مِنَ الذَّخْرِ وَمِنَّا حَتَّى
 أُتِيعَتْ لَهُ شِمَارَتُهُ فَهُوَ يَهْدِي بِهَا ۝
 ۱۲۱۹- أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ
 أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ
 غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَمَّا أَشْهَدَ فِي أَنَّهُ مَعَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَدْنِي اللَّهُ
 مَا أَحَدٌ فَلَقِيَ يَوْمَ أَحْمَدٍ فَمَزِمَ النَّاسُ
 فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَغْتَدِرُ إِلَيْكَ مَنَابِرَ
 مِنَ الْمُشْرِكُونَ فَتَقَدَّمَ يَسْلِفُهُ
 فَتَلَقَى سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ أَيْنَ يَا
 سَعْدُ إِنِّي آخِذٌ بِرِجْلِ الْخَبَّةِ دُونَ

احد کے موقع پر پوچھا، یا رسول اللہ! اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں کہاں
 جاؤں گا؟ آپ حضورؐ نے فرمایا کہ جنت میں! انھوں نے کھجور پھینک
 دی جو ان کے ہاتھ میں تھی اور رٹنے لگے، یہاں تک کہ شہید ہوئے۔
 ۱۲۱۸- ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث
 بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے
 خباب بن الارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ ہمارا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی اور رضا
 تھی، اس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمے تھا۔ پھر ہم میں سے بعض حضرات
 تو وہ تھے جو گز گئے اور کوئی اجر انھوں نے اس دنیا میں نہیں دیکھا
 انھیں میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے، احد کی لڑائی میں
 آپؐ نے شہادت پائی تھی ایک دھاریار چادر کے سوا اور کوئی چیز ان کے
 پاس نہیں تھی (اور وہی ان کا کفن بنی) جب ہم اس سے ان کا سر چھپاتے
 تھے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں چھپانے تو سر کھل جاتا، آل حضورؐ نے
 فرمایا کہ سر چادر سے چھپا دو اور پاؤں پر ازخرو گھاس ڈال دو یا آل
 حضورؐ نے یہ الفاظ فرمائے تھے کہ (اسقوا علی رحلہ من الذخیر)
 بجائے (اجعلوا علی رحلہ من الذخیر کے) اور ہم میں بعض
 وہ تھے جنھیں ان کے اس عمل کا بدلہ (اسی دنیا میں) مل رہا ہے اور وہ اس
 سے نفع اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۲۱۹- ہم سے حسان بن حسان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ
 نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی
 اللہ عنہ نے کہ ان کے چچا بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ پھر آپؐ
 نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی ہی لڑائی میں غیر حاضر رہا،
 اگر ان حضورؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی اور لڑائی میں شرکت کا
 موقع دیا تو اللہ دیکھے گا کہ میں کتنی بے جگری سے لڑتا ہوں۔ پھر غزوہ احد
 کے موقع پر جب مسلمانوں کی جماعت میں افراتفری پیدا ہو گئی تو انھوں نے کہا
 اے اللہ! مسلمانوں نے آج جو کچھ کیا، میں آپ کے حضور میں اس کے لیے
 معذرت خواہ ہوں، اور مشرکین نے جو کچھ کیا، میں آپ کے حضور میں اس
 سے برکت اور اپنی سزا دی ظاہر کرتا ہوں۔ پھر اپنی تلواریں کراگے بڑھے،
 راستے میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان سے کہا،

کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

۴۸۵۔ (قرآن مجید کی آیت) جب تم میں سے دو جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھیں کہ بہت مار دیں، درآنحالیکہ اللہ دونوں کا مددگار تھا اور مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر اعتماد رکھنا چاہیئے۔

۱۲۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی ”وَإِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا“ (ترجمہ عنوان میں گزر چکا) یعنی بنی حارثہ اور بنی سلمہ کے بارے میں۔ میری یہ خواہش نہیں ہے کہ یہ آیت نازل نہ ہوئی، جبکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے (آیت میں) کہ ”اور اللہ ان دونوں جماعتوں کا مددگار ہے“

۱۲۲۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، جابر! کیا نکاح کر لیا؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ اہل حضورؐ نے دریافت فرمایا، کنواری سے یا ثیبہ سے؟ میں نے عرض کی کہ ثیبہ سے، اہل حضورؐ نے فرمایا، کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا، جس کے ساتھ تم کھیل کرتے ہیں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے والد احمہ کی لڑائی میں شہید ہو گئے، نو لڑکیاں چھوڑیں، گویا میری نو بہنیں موجود ہیں، اسی لیے میں نے مناسب نہیں خیال کیا کہ انھیں جیسی نا تجربہ کار لڑکی ان کے پاس لاکے بٹھا دوں۔ بلکہ ایک ایسی عورت لاؤں جو ان کی دیکھ بھال کرے اور ان کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھے، انھیں نے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔

۱۲۲۴۔ ہم سے احمد بن ابی شریح نے حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے فرس نے، ان سے شعبی نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ کے والد عبد اللہ رضی اللہ عنہ احمہ کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے اور قرین چھوڑ گئے تھے اور چھ لڑکیاں بھی جب دختروں سے کھجور ادا سے جانے کا وقت قریب آیا تو، آپ نے بیان کیا کہ میں بنی کریم صلی اللہ

خَبَثَ الْفِئْتَةُ۔

۴۸۵۔ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا بَنِي سَلَمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا أَحْبَبُ أَفْقَالَهُمْ نَزَلَ اللَّهُ يَقُولُ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا ذَا؟ أَمَكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلْ حَارِثَةُ مَلَكَ عَيْشٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي قَتَلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ حَارِثَةُ خَرَقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلَكِنْ أَمْرًا تَسْتَظِلْنَ وَتَقْدُمَ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَصَبْتَ۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شَرِيحٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فَرَسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ اسْتَشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دُيًّا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَهُ هَذَا التَّخَلُّ

عمر و سلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ جیسا کہ آنحضرت کے علم میں ہے والد احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے اور قرض چھوڑ گئے ہیں، میں چاہتا تھا کہ قرضخواہ آپ کو دیکھ لیں (اور قرض کے مطالبہ میں نرمی برتیں) اُن حضرات نے فرمایا، جاؤ اور ہر قسم کی کجیور کا الگ الگ ڈھیر لگا لو، میں نے حکم کے مطابق عمل کیا اور پھر آپ کو بلائے گیا۔ جب قرضخواہوں نے آپ کو دیکھا تو جیسے اس وقت مجھ پر زور زیادہ بھر رکھا تھا۔ اور قرضخواہ ہیروئی تھے، اُن حضرات نے جب ان کا طرز عمل دیکھا تو آپ پہلے سب سے بڑے ڈھیر کے چاروں طرف تین مرتبہ پھرے، اس کے بعد اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا، اپنے قرضخواہوں کو بلاؤ۔ اُن حضرات برابر انھیں نہپ کے دیتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کی طرف سے ان کی امانت ادا کر دی۔ میں اس پر خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی امانت ادا کر دے اور میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کجیور بھی بڑے جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام دوسرے ڈھیر بجا دیئے بلکہ اس ڈھیر کو بھی جب میں نے دیکھا جس پر اُن حضرات بیٹھے ہوئے تھے (اور جس میں سے آپ نے قرض ادا کیا تھا) کہ جیسے اس میں سے ایک کجیور کا دانہ بھی کم نہیں ہوا ہے۔ ۱۲۲۵۔ ہم سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطے سے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا، غزوہ احد کے موقع پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ دو اور صاحب (یعنی جبریل اور میکائیل علیہما السلام انسانی صورت میں) تھے، وہ آپ کو اپنی حفاظت میں لے کر کفار سے بڑی بے جگری سے لڑ رہے تھے، ان کے جسم پر سفید کپڑے تھے، میں نے انھیں دُراس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

۱۲۲۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہاشم بن ہاشم سعدی نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ احد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش کے تیرے کھال کر دیئے اور فرمایا خوب تیر برباؤ، میرے مال باپ تم پر فدا ہوں۔

قَالَ أَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَا عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي خَدَّ اسْتَشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَوَرَّكَ دَيْتًا كَثِيرًا وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْعَرَمَاءُ فَقَالَ إِذْ هَبْ فَيَبْدُرُ كُلُّ شَيْءٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَاثَمَهُمْ أُعْرُوبِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا سَأَى مَا يَفْسَعُونَ أَطَاعَ حَوْلَ أَغْطِيهَا بَيْدًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ حَبَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِذْ لَكَ أَهْلًا بِكَ فَمَا زَالَ يَكْبُلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَّا نَتُهُ وَأَمَّا أَنُحَى أَنْ يَدْفَعِي اللَّهُ أَمَّا نَتُهُ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي يَتِمُّوْنَ فَسَلَّمَ اللَّهُ الْبَيَّادِرَ كُلَّهُمَا وَحَتَّى رَفَى أَنْظَرُوا إِلَى النَّبِيِّ الْكَذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانِيًا لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً ۖ ۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ سَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ بَيْضَا بِلَابٍ عَنْهُمَا ثِيَابٌ بَيْضُ كَأَنَّ الْقَتَالَ مَا دَأَى ثِيَابَهُمَا فَبَلَّ وَلَا يَجْعَلُ ۖ

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ نَشَلَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ نَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي ۖ

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّ ثَنَا يَحْيَى عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ
سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو نُوَيْمٍ
أُحِبُّهُ -

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثُ عَنْ
يَحْيَى عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ اللَّهَ قَالَ قَالَ سَعْدُ
بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَمَعَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ
أَبَدَ فِيهِ كِلَيْهِمَا مِيرَاجُ حِينَ
قَالَ فَذَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَهُوَ
يَقَاتِلُ -

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ
عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَلِيًّا يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبُوَيْهِ
بِحَدِّ غَيْرِ سَعْدٍ -

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
شَدَّادٍ عَنْ أَبِي رَمَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبُوَيْهِ
بِحَدِّ إِسْحَاقَ بْنِ مَالِكٍ فَذَلِكَ
سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ
إِسْمِي فِيكَ أَبِي وَأُمِّي -

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
مُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ لَهَ بَيْتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ

۱۲۲۷۔ ہم سے مسد بن حداد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ اُحُد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بہت افزائی کے لیے اپنے والد اور والدہ دونوں کا ایک ساتھ ذکر کیا (اور فرمایا کہ میرے مال باپ تم پر فدا ہوں)۔

۱۲۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیس نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابن المسیب نے، انھوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحُد کے موقع پر میری بہت افزائی کے لیے اپنے والد اور والدہ دونوں کا ایک ساتھ ذکر فرمایا، ان کی ملا حضور اکرم کے اس ارشاد سے تھی جو آپ نے اس وقت فرمایا تھا جب وہ جنگ کر رہے تھے کہ میرے مال باپ تم پر فدا ہوں۔

۱۲۲۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے ابن شداد نے بیان کیا، انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ سعد رضی اللہ عنہ کے سوا میں نے کسی (کی بہت افزائی) کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر نہیں سنا۔

۱۲۳۰۔ ہم سے سہرہ بن صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبد اللہ بن شداد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن مالک رمالی سعد رضی اللہ عنہ کے والد ابی وقاص کا اصل نام تھا، اسے سوا میں نے اور کسی کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کرتے نہیں سنا میں نے خود سنا کہ اُحُد کی لڑائی کے موقع پر آل حضور فرما رہے تھے، سعد! خوب تیرا سوا، میرے مال باپ تم پر فدا ہوں۔

۱۲۳۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ابو عثمان بیان کرتے تھے کہ ان غزوات میں سے جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے قتال کیا بعض غزوہ (احد) میں ایک موقع پر آپ کے ساتھ طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہ

کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ ابو عثمان نے یہ حدیث حضرت طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کی تھی۔

۱۲۳۲۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا کہ میں عبد الرحمن بن عوف، طلحہ بن عبید اللہ، مقداد بن اسود اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کی صحبت میں رہا ہوں لیکن میں نے ان حضرات میں سے کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا، صرف طلحہ رضی اللہ عنہ سے غزوہ احد کے متعلق حدیث سنی تھی۔

۱۲۳۳۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا جو شل ہو چکا تھا۔ اسی ہاتھ سے آپ نے غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی۔

۱۲۳۴۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ احد میں جب مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے منتشر ہو گئے اور پیا ہو گئے اور آں حضورؐ میدان جنگ میں اپنی جگہ پورے استقلال اور بہادری کے ساتھ کھڑے رہے، تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، حضور اکرمؐ کی، اپنے چمڑے کی ڈھال سے حفاظت کر رہے تھے، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بڑے ماہر تیر انداز تھے اور

کمان خوب کھینچ کر تیر چلا کر تے تھے۔ اس دن انھوں نے دو باتیں کمانیں توڑ دی تھیں مسلمانوں میں سے کوئی اگر تیر کا ترکش لیے ہوئے گزرتا تو ان حضورؐ ان سے فرماتے کہ تیر ابو طلحہ کے لیے ہیں رکھئے تجاؤ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ مشرکین کو دیکھنے کے لیے سر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی ڈھال کے اوپر سے اٹھا کر جھانکتے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ عزم کرتے، میرے مال باپ آپ پر فدا ہوں۔ سر مبارک اور پناہ تھائے کہیں مشرکین کی طرف سے کوئی تیر آں حضورؐ کو اگر زد مل جائے، میری گردن آپ سے پہلے سے ہر اور میں نے دیکھا کہ ام المؤمنین عائشہ بنت ابی بکرؓ (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے کپڑے اٹھاٹے ہوئی ہیں۔

النَّبِيُّ يُقَاتِلُ فِيهِمْ عَنِ طَلْحَةَ وَ سَعْدٍ

عَنْ حَدِّ بْنِ يَزِيدٍ ۝

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا

حاتم بن اسماعيل عن محمد بن يوسف قال سمعت

سائب بن يزيد قال سمعت عبد الرحمن بن

عوف و طلحة بن عبید الله و المقداد بن اسود و سعد بن

وقاص رضي الله عنهم في حديثهم عن النبي

صلى الله عليه وسلم انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

عبد الله يقول انهم سمعوا طلحة بن

کران کی بیڑیاں نظر آرہی ہیں اور مشکینہ سے اپنی بیٹیوں پر لیے ہوئے دوڑ رہی ہیں اور اس کا پانی مسلمانوں کو (خصوصاً جو زنجی ہو گئے تھے) پلا رہی ہیں، پھر جب اس کا پانی ختم ہو جاتا ہے تو وہ اس آتی ہیں اور مشک بھر کر لے جاتی ہیں اور مسلمانوں کو پلاتی ہیں۔ اس دن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلواریں گر گئی تھیں۔

۱۲۳۵۔ محمد سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسام نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عروہ احد میں پہلے مشرکین شکست کھا گئے تھے، لیکن ابلیس، اللہ کی اس پر لعنت ہو، چلایا کہ اے عباد اللہ (مسلمانو!) اپنے پیچھے والوں سے خبردار ہو جاؤ۔ اس پر آگے جو مسلمان تھے وہ لوٹ پڑے اور اپنے پیچھے والوں سے گھٹ گھٹا ہو گئے۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو ان کے والد یمان رضی اللہ عنہ بھی انھیں میں ہیں (جنہیں مسلمان اپنا دشمن مشرک سمجھ کر مار رہے تھے) وہ کہنے لگے، اے عباد اللہ! میرے والد ہیں، میرے والد عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، پس خدا کو گواہ ہے مسلمانوں نے انھیں اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک قتل نہ کر لیا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا فرمایا کہ خدا تمہاری مغفرت کرے عروہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد حذیفہ رضی اللہ عنہ (اپنے والد کے قتل کرنے والوں کے لیے) برابر مغفرت کی دعا کرتے رہتے تھے تا آنکہ وہ اللہ سے جا ملے کہ چونکہ یہ قتل محض غلط فہمی اور ذہنی پریشانی کی وجہ سے ہوا تھا، لہٰذا، یعنی میں علی وجہ البصیرت اس معاملہ کو سمجھتا ہوں اور ابھرتا، آنکھ سے دیکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ بھرت اور ابھرت ہم معنی ہیں۔

۴۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً تم میں سے جو لوگ اس

دن پھر گئے تھے جس دن کہ دونوں جماعتیں باہم مقابل ہوئی تھیں تو یہ تو میں اس سبب سے ہوا کہ شیطان نے انھیں ان کے بعض کرتوتوں کے سبب غرض سے دی تھی اور بیشک اللہ انھیں معاف کر چکا ہے، یقیناً اللہ بڑا مغفرت والا، بڑا احکم والا۔

اُمِّ سَلِيمٍ وَرَتَمَا لِمُسْمَرَاتٍ اُرِي حَادِمٌ سَوْفَهُمَا تَنَقَّرَانِ الْقَرْبَ عَلَىٰ مُتَوَيَّهٍمَا تَفَرَّغَانِ فِي اَفْوَاحِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَمَا تَخِفَانِ ثُمَّ تَحِيَّتَانِ تَفَرَّغَا فِي اَفْوَاحِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَكَّحَ السَّيْفُ مَنْ يَدَايَ اِنِّي طَلَعْتُ اِمَّا مَرْتَنَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ احُدٍ هُنَا الْمُشْرِكُونَ فَصَرَخَ ابْنُ لَبِيْسٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَيُّ عِبَادِ اللّٰهِ اُخْرَاكُمْ فَرَجَعْتُ اَوْلَاهُمْ فَاُخْلِدْتُ هِيَ وَاُخْدَاهُمْ فَصَرَخَ حُذَيْفَةُ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ اَيُّ عِبَادِ اللّٰهِ اَيُّ اَيُّ قَالَ قَالَتْ تَوَالِيَهُ مَا اُخْلِدُ ذَا حَتَّىٰ قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ يُخْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عَمَّا وَكَّحَ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةً خَيْرَ حَتَّىٰ لَقِيَ بِاللّٰهِ لَبَّيْتُ عَلَيْكَ مِنَ الْبَصِيرَةِ فِي الْأَمْرِ وَابْصُرْتُ مِنْ بَصِيرَةِ الْعَيْنِ وَيُقَالُ بَصُرْتُ وَابْصُرْتُ وَاحِدًا۔

۴۸۶۔ قول اللہ تعالیٰ ان الذین

تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ النِّعَى الْجَنَّةِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ۔

لے گویا جو جماعت ان کے پیچھے ہے وہ کفار کی ہے اور ان پر حملہ کرنا چاہتی ہے مسلمانوں کو غلط فہمی ہوئی اور انھوں نے اسے اپنے ہی کسی امیر کی آواز سمجھ کر پیچھے والوں پر حملہ کر دیا حالانکہ ان کے پیچھے بھی مسلمان ہی تھے اس طرح مسلمان آپس میں گھٹ گھٹا ہو گئے اور مسلمانوں نے مسلمانوں کو قتل کیا۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَبْشَةَ عَنْ
عُمَانَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ النَّبِيَّ
فَدَايَ قَوْمًا حَبَشًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ
قَالُوا هَؤُلَاءِ قَدَشٌ قَالَ مَنْ الشَّيْخُ قَالُوا
ابْنُ عُمَرَ قَالَا فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ عَنْ شَيْءٍ
مُحَمَّدَ شَيْءٍ قَالَ انْشُدْكَ بِحُزْمَةٍ هَذَا
النَّبِيُّ أَعْلَمُ أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ
قَرَّبَ مَرَّاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُهُ
تَغَيَّبَ عَنْ سَبْرِ فَلَمْ يَسْمَعْهَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ إِنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ
بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَسْمَعْهَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ
نَقَالَ بِحُزْمَةٍ دَلِيلٌ لَكَ عَمَّا
سَأَلْتُ عَنْهُ أَمَا فَدَايَ كُزْمَرٍ أَحَدٍ
فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَا
تَغَيَّبَهُ عَنْ سَبْرِ فَإِنَّهُ كَانَ
مُحْتَمِلًا بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ
لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
لَكَ أَحَبَّ رَجُلٍ مِمَّنْ شَقِيحٌ بَدْرًا

۱۲۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی حبشہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابو حمزہ نے خبر دی،
ان سے عثمان بن مرثد نے بیان کیا کہ ایک صاحب بیت اللہ کے حج
کے لیے آئے تھے اور لکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ پوچھا کہ یہ بیٹھے
ہوئے کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ قریش ہیں۔ پوچھا کہ ان میں شیخ
کون ہیں؟ بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ وہ صاحب ابن عمر رضی اللہ عنہ کے
پاس آئے اور آپ سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں، آپ
مجھ سے واقعات (صحیح اور واضح طور پر) بیان کر دیجئے، اس گھر کی
حرمت کا واسطہ دے کر میں آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ کو معلوم ہے
کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد کے موقع پر راہ فرار اختیار کی تھی؟
آپ نے فرمایا کہ ہاں صحیح ہے۔ انھوں نے پوچھا، آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ
عثمان رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں تھے؟ فرمایا کہ ہاں یہ بھی ہوا
تھا۔ انھوں نے پوچھا، اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ وہ بیعت الرضوان (بیعت
حدیبیہ) میں بھی تیغچہ رہ گئے تھے اور حاضر نہ ہو سکے تھے؟ آپ نے فرمایا
کہ ہاں، یہ بھی صحیح ہے اس پر ان صاحب نے دمار سے غرضی کے (اللہ اکبر
کہا۔ لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہاں آؤ، میں تمھیں بتاؤں گا اور جو
سوالات تم نے کیے ہیں، ان کی میں تمھارے سامنے تفصیل بیان کر دوں گا۔
احد کی لڑائی میں فرار سے متعلق جو تم نے کہا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
نے ان کی غلطی معاف کر دی ہے۔ بدر کی لڑائی میں ان کے نہ ہونے کے
متعلق جو تم نے کہا، تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں اور یہاں تھیں، انھوں نے

لے غزوہ احد کے موقع پر تمام مسلمانوں میں کفار کے اچانک اور غیر متوقع حملے کی وجہ سے گھبراہٹ اور دہشت پھیل گئی۔ اور چیز مبارکہ کے سوا، تمام حضرات
منتشر ہو گئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے تھے اور وہ ایک مبارک لمحہ کے ساتھ، جن کا ذکر ان احادیث میں آیا ہے کہ کفار کے تمام حملوں
کا انتہائی پامردی سے مقابلہ کر رہے تھے۔ حضور کا دیر کے بعد ان حضور نے صحابہ کو آواز دی اور پھر تمام مبارک جمع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی اس غلطی کو عاف
کر دیا تھا اور اپنی معافی کا خود قرآن مجید میں اعلان کیا، اکثر صحابہ منتشر ہو گئے تھے۔ اور انھیں میں عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے مسلمانوں کو اس غزوہ میں اگرچہ
نقصان بہت اٹھانا پڑا تھا لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مسلمانوں نے غزوہ احد میں شکست کھائی تھی کیونکہ مسلمانوں نے متنبہ ہونے والے تھے اور ان کے
تادم یعنی آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان جنگ چھوڑا تھا شکست دفع کا مدار کیا نہ کہ اس کے ساتھ فوج کی سپاہی پر ہوتا ہے۔ فوج یعنی صحابہ رضوان اللہ
علیہم اجمعین میں اگرچہ حضور دیر کے لیے انتشار پیدا ہو گیا تھا، لیکن پھر یہ سب حضرات جلوس میدان میں آ گئے تھے یہ بھی نہیں ہوا تھا کہ صحابہ نے میدان چھوڑ دیا
ہو۔ بلکہ ایک غیر متوقع صورت حال سے گھبراہٹ اور مصروف میں انتشار پیدا ہو گیا تھا، گویا ایک اذیت آمیز کی صورت تھی کہ جب اللہ کے نبی نے انھیں نکارا۔
تو وہ فوراً منبہل گئے اور پھر اگر آپ کے چاروں طرف جمع ہو گئے۔

وَسَمِعْتُهُ وَأَمَّا تَعْيِبُهُ لَعَنَ بَيْعَتُ
السَّيِّئُونَ فَمَاتَ تَوَكَّانَ
أَحَدٌ أَعَزُّ بَيْطُنَ مَكَّةَ مِنْ
عُثْمَانَ بْنِ عَمَّانَ لِبَيْعَتِهِ مَكَانَهُ فَبِعَتْ
عُثْمَانُ وَكَانَ بَيْعَةُ السَّيِّئُونَ
تَعْبِدُ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُ
النَّبِيِّ هَذَا يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ
بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذَا لِعُثْمَانَ
إِذَا هَبَّ بِمِلَّةِ الْإِنِّ مَعَكَ -

باب ۳۸۔ اِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَكُونُوا عَلَى
أَحَدٍ وَالرَّسُولُ مَعَ عَوْنِكُمْ فِي
أُحُدٍ مَكَّةَ فَإِنَّكُمْ عَمَّا بَغِمَ لَكُمْ
تَقُولُوا عَلَى مَا قَاتَلَكُمْ وَلَا مَا أَمَّاكُمْ وَاللَّهُ
خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ تُصْعِدُونَ شَذَّ هَبُونَ
أَمْعَدَ وَصَبَعًا قَوْفَ الْبَيْتِ -

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَالِبٍ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ
السَّيِّئَةَ بْنَ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّحَالِ تَوَمَّحُوا
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ وَاقْبَلُوا مَعْمُومِينَ فَنَذَاكَ
إِذْ يُدْعَى عَوْنُهُمُ الرَّسُولُ فِي أُحُدٍ هُمْ -

باب ۳۸۔ ثُمَّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْكَ مِنَ الْغَدِ
الْعَمِّ أَمْنَةً نَعَا سَائِغُ طَائِفَةٍ
مِنْكُمْ وَطَائِفَةٍ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ
يَظُنُّونَ بِأَنَّهُ غَيْرُ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ
يَقُولُونَ هَذَا لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ
مَنْ إِنْ أَلَوْ مَرَكَلَهُ يَتَمَحَقُونَ فِي
أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ

نے دیکھا اور مدینہ کی تیاری کے لیے چھوڑا تھا اور فرمایا تھا کہ جس
اس شخص کے برابر اجر و ثواب ملے گا جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو گا اور اسی
کے برابر مال غنیمت سے حصہ بھی ملے گا۔ بیعت رضوان میں ان کی عدم
شرکت کا جہاں تک سوال ہے تو اگر وہ کسی مکہ میں عثمان بن عفان سے
زیادہ کوئی شخص ہر دلعزیز ہوتا تو ان حضورؐ آپ کے بجائے اٹھی کو بھیجتے
اس لیے عثمان رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجا پڑا۔ اور بیعت رضوان اس وقت
ہوئی جب وہ مکہ میں تھے۔ بیعت لیتے ہوئے ان حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے واسطے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا
ہاتھ ہے اور اسے اپنے ربائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ بیعت عثمانؓ
کی طرف سے ہے۔ اب جاسکتے ہو اللہ میری باتوں کو یاد رکھنا۔

۳۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وہ وقت یاد کرو جب تم چلے
جا رہے تھے اور مکر بھی کسی کو نہ دیکھتے تھے اور رسول تم کو
پکار رہے تھے اور تمھارے پیچھے کی جانب سے سو اٹھنے
تھیں غم دیا غم کی پاداش میں تاکہ تم رنجیدہ نہ ہو اور اس چیز پر
جو تمھارے ہاتھ سے نکل جائے اور نہ اس مصیبت سے
جو تم پر پڑے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

۱۲۳۷۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براہ بن عازب
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ غزوۂ اُحُد کے موقع پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (تیرا نازل کے) پیل دستہ کا امیر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ
عنہ کو بنایا تھا لیکن وہ لوگ شکست خوردہ ہو کر آئے۔ آیت اذین عوہم
الرسول فاحذروہم، اسی بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۳۸۸۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) مجھ اس نے اس غم کے بعد
تمہارے اوپر راحت نازل کی، بحسب غزوہ کی،

کہ اس کام میں سے ایک جماعت پر غلبہ ہو رہا تھا اور ایک جماعت
وہ غمی کر اسے اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی یہ اللہ کے بارے میں
خلاف حقیقت خیالات اور جاہلیت کے خیالات قائم کر رہے
تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ ہمارا کچھ اختیار چلتا ہے؟ آپ کہہ
دیجئے کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے۔ یہ لوگ دلوں میں ایسی بات

لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْإِذْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا
هَهُنَا خَلَّ لَوْ كُنْتُمْ فِي بَيْتِكُمْ
لَكَرَنَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ
إِلَّا مَضَاجِعَهُمْ وَلَيْبَسْتَلَى اللَّهُ
مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي
كُتُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
بِمَذَاتِ الصُّدُورِ -

۱۲۳۸۔ وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ
تَغَشَّاهُ النَّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى
سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي مِرَّاسًا
يَسْقُطُ وَاحِدُهُ وَ يَسْقُطُ وَ
أَحَدُهُ -

۱۲۳۹۔ لَسِيْنٌ لَكَ مِنَ الْإِذْرِ شَيْءٌ
وَيَتُوبُ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ
فَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ -

قَالَ حُسَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ
شَخَّ إِلَيْنَا مَكَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ
قَوْمٌ شَجَّوْا فِيهِمْ فَنَزَلَتْ لَسِيْنٌ
لَكَ مِنَ الْإِذْرِ شَيْءٌ -

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ
أَخْبَرَنَا مَعْنَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا
سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ
مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكَعَةِ الْآخِرَةِ
مِنَ النَّجْوِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْغَنِّ فُلَانًا
وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ

چھپائے ہوئے ہیں جو آپ پر ظاہر نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ
کچھ بھی ہمارا اختیار چلتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ آپ
کہہ دیجئے کہ اگر تم گھروں میں ہوتے جب بھی وہ لوگ جن کے
لیے قتل مقدمہ ہو چکا تھا اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل ہی پڑتے
اور یہ سب اس لیے ہوا کہ اللہ تمہارے باطن کی آزمائش کرے
اور تاکہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے صاف کر دے اور
اللہ تعالیٰ باطن کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔

۱۲۳۸۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن ذریع
نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی
اللہ عنہ نے اور ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں
میں تھا جنہیں غزوہ احد کے موقع پر ظہارینت و سکون پیدا کرنے کے لیے
اونچے آگھیرا تھا اور اسی حالت میں میری تلوار کئی مرتبہ گر پڑی تھی، مگر
جاتی رہا تھوڑے پھوٹ کر، بے اختیار تو میں اسے اٹھا لیتا۔ پھر گر
جاتی اور میں اسے اٹھا لیتا۔

۱۲۳۹۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) آپ کو اس امر میں کوئی دخل
نہیں۔ اللہ فرما کہ ان کی توبہ قبول کرے، خواہ انہیں عذاب ہے
اس لیے کہ وہ ظالم ہیں۔

حمید اور ثابت بنانی نے انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان
کیا کہ غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک
میں زخم آگئے تھے، تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کیسے فلاح پا
سکتی ہے جس نے اپنی نبی کو زخمی کر دیا ہے۔ اس پر مذکورہ بالا
آیت ”لَسِيْنٌ لَكَ مِنَ الْإِذْرِ شَيْءٌ“ نازل ہوئی۔

۱۲۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن عبد اللہ سلمی نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ
نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے، اپنے والد عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ کے واسطے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا، جب آنحضرت فجر کی آخری رکعت کے رکوع سے سر مبارک اٹھاتے
تو یہ دعا کرتے ”اے اللہ! فلاں! فلاں! فلاں! یعنی صفوان بن
امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام، کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے“
یہ دعا آپ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدِهِ اَدْبَالُ الثَّالِثِ الْحَمْدُ کے بعد کرتے

حَمِيدًا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاَنْزَلَ اللَّهُ لَكَ مِنَ الْأَمْْرِ شَيْءًا إِلَى قَوْلِهِ فَاَنْتَهُمْ ظَلَمُونَ وَعَنْ حَظَلَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِحَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِيدًا عَمَّا عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَ سَهْمِيلَ بْنِ عَمْرٍو وَالْخَرِثِ بْنِ هِشَامٍ فَتَنَزَّلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَاَنْتَهُمْ ظَلَمُونَ

باب ۴۹۹ فِي كَرَامَةِ سُلَيْطِ

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَجِيْبُ بْنُ مُبَكِّرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مَرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطَحَبِيَّةٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ بَرِيدًا وَ أَمَّ كُلُّنَا بِبَنَاتِ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أَمَّ سُلَيْطًا حَقَّ بِهِ وَ أَمَّ سُلَيْطًا مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ وَ إِنَّمَا كَانَتْ تَزْفِرُنَا الْغُرَبَاءُ نَوْمَ أَحْسَنَ

باب ۴۹۱۱ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَفْصَحِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَبَّارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الصَّمَرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمَصَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ هَذَا لَكَ فِي وَحْشِي نَسَأَلُ عَنْ قَتْلِ حَمْرَةَ قَتَلْتُ نَعَمْ وَ كَانَ وَحْشِي يُسَكِّنُ حِمَصَ نَسَأَلْنَا

تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو لیس لاکھ سے زائد مال عطا فرمایا۔ (ترجمہ عنوان کے تحت گزر چکا ہے)۔ اور حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت ہے، انھوں نے سالم بن عبد اللہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کے لیے بد دعا کرتے تھے، اس پر آیت، "وَلَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْْرِ شَيْءٌ" سے فَاَنْتَهُمْ ظَلَمُونَ، تک نازل فرمائی۔

۴۹۰۔ ام سلیط رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

۱۲۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس، ان سے ابن شہاب نے کہ ثعلبہ بن ابی مالک نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں چادریں تقسیم کروائیں۔ ایک عمرہ قسم کی چادر باقی بچ گئی تو ایک صاحب نے جو وہیں موجود تھے، عرض کی ایا امیر المؤمنین! یہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دے دیجئے جو آپ کے نکاح میں ہیں، ان کا اشارہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ام سلیط، ان سے زیادہ مستحق ہیں۔ ام سلیط رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ احد میں وہ ہمارے لیے مشک اٹھا اٹھا کر لاتی تھیں۔

۴۹۱۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

۱۲۴۲۔ مجھ سے ابو جعفر محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عمرو بن امیہ صمری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عبید اللہ بن عدی بن حیار رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوا، جب ہم حمص پہنچے تو مجھ سے عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کو وحشی (ابن حرب حبشی جنھوں نے غزوہ احد میں بحالت کفر حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے ان کی لاش کا مشہ بنایا تھا) سے کچھ دلچسپی ہے۔ ہم چل کے ان سے حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے مشورہ واقعات معلوم کرتے، میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ چلنا چاہیے۔ وحشی

عَنْهُ فَقِيلَ لَنَا هُوَ ذَلِكَ فِي خِلِّ قَصْرِ كَامَتَا
 حَيْثُ قَالَ لِحِثْنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ يَسِيرُ
 سَلَّمْنَا فَدَا السَّلَامَ قَالَ وَعَبِيدُ اللَّهِ
 مُعْتَجِزٌ بَيْنَنَا وَمِنْهُ مَا بِيْرَى وَحَشِيٌّ رَا
 عَيْنِيهِ وَرَحْبِيهِ فَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ يَا
 وَحَشِيٌّ أَلْعَوْفِي قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ ثُمَّ
 قَالَ لَا دَانَ اللَّهُ إِلَهِي دَاغَلَهُ أَنِّي عَدِيْتُ
 بَنَ الْخِيَارِ مَذْذُوجِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا
 أُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ أَبِي الْعُيُوبِ قَوْلَاتُ لَهَا
 غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أَسْتُذِنُهُ لَهَا
 فَحَسَلْتُ ذَلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَأَوَّلَهَا
 إِيَّاهُ فَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلَى قَتْلٍ مَلَكَ قَالَ
 فَكَشَفَ عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ
 لَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ
 حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بِنْتُ عَدِيٍّ بَنَ
 الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ
 مُطْعِمٍ إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَيْنِي فَأَنْتَ
 حَرٌّ قَالَ فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ
 عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٍ بِجَبَالِ أَحَدِ
 مَبْنَيْهِ وَبَيْنَهُ وَادٍ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ
 إِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا صُطِفُوا لِلْقِتَالِ خَرَجَ
 سَبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُبَارِرٍ قَالَ
 فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
 فَقَالَ يَا سَبَاعُ يَا ابْنَ أُمِّ آدَمَارِ مَقْطِئَةَ
 الْبُظُورِ بِحَادٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ

کا قیام حص میں تھا۔ چنانچہ ہم لوگوں نے ان کے متعلق معلوم کیا تو ہمیں بتایا
 گیا کہ وہ اپنے مکان کے سامنے میں بیٹھے ہوئے ہیں، جیسے کوئی بڑا
 سا کیا ہو۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر ہم ان کے پاس آئے اور تھوڑی دیر
 ان کے پاس کھڑے رہے۔ پھر سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دیا۔
 بیان کیا کہ عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے عمامہ کو اس طرح لپیٹ لیا
 تھا کہ وحشی صرف ان کی آنکھیں اور پاؤں دیکھ سکتے تھے۔ عبید اللہ
 رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے وحشی! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ بیان کیا
 کہ پھر انھوں نے عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور کہا کہ نہیں، خدا کی قسم
 العینہ میں اتنا جاننا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے نکاح کیا
 تھا، اسے ام قتال بنت ابی العیس کہا جاتا تھا، پھر مکہ میں اس کے یہاں
 ایک بچہ پیدا ہوا اور میں اس کے لیے کسی آنکھ کی تلاش کے لیے گیا تھا،
 پھر میں اس بچے کو اس کی (رضاعی) ماں کے پاس لے گیا اور اس کے
 حوالہ کر دیا، غالباً میں نے تمھارے پاؤں دیکھے تھے۔ بیان کیا کہ اس
 پر عبید اللہ بن عدی رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے سے کپڑا ڈھٹایا اور
 کہا، ہمیں آپ حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات بتا سکتے ہیں؟
 انھوں نے کہا کہ ہاں، بدر کی لڑائی میں حمزہ رضی اللہ عنہ نے طعیم بن عدی بن خیار
 کو قتل کیا تھا، میرے مولا جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا کہ اگر تم نے حمزہ
 کو میرے چچا (طعیم) کے بدلے میں قتل کر دیا تو تم آزاد ہو۔ انھوں نے
 بتایا کہ پھر جب قریش عینین کی جنگ کے لیے نکلے عینین احد کی ایک
 پہاڑی ہے اور اس کے اور احد کے درمیان وادی حاصل ہے۔ تو میں بھی
 ان کے ساتھ جنگ کے ارادہ سے ہوا۔ جب (دونوں فوجیں آمنے سامنے)
 لڑنے کے لیے صف بستہ ہو گئیں تو (قریش کی صف میں سے) سباع بن
 عبد العزیٰ نکلا اور اس نے آواز دی ہے کوئی لڑنے والا؟ بیان کیا کہ
 اس کی اس دعوت مبارزت پر حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نکل کر
 آئے اور فرمایا، اے سباع، اے ام اندر کے بیٹے جو عورتوں کے
 شتے کیا کرتی تھی، تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے آیا ہے، بیان کیا

لے عورتوں کا شتہ۔ ہم ہندوستانیوں کے لیے عجیب سی بات ہے، لیکن عرب میں، مردوں کی طرح عورتوں کا بھی شتہ ہوتا تھا اور جس طرح مردوں کے شتے
 مرو کیا کرتے تھے، عورتوں کے شتے عورتیں کیا کرتی تھیں۔ یہ طریقہ جاہلیت میں بھی رائج تھا اور اسلام نے اسے باقی رکھا کیونکہ اگر ہم عبد السلام کی جو احکام سنیں
 عربوں میں باقی رہ گئی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ عرب ممالک میں عورتوں کے شتے کا اب بھی رواج ہے لیکن ہم ہندوستانی مسلمان ہیں (یعنی برصغور)

كَامِسَ الدَّاهِيَةَ قَالَ وَكُنْتُ لِحِمْرَةٍ نَحْتِ
صَفْرَةٍ لَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ حِزْبِي
فَأَصْعَقَهَا فِي شَتَبِهِ حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ مَيْيَنِ
وَرَكْبِهِ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ الْعَهْدَ بَعْدَ
قَتْلِهِ رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَأَقْبَلْتُ
بِمَكَّةَ حَتَّى شَا فِيمَا الْإِسْلَامُ شَحْ
خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ فَأَرْسَلُوا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَسُولًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَجِئُ
الرَّسُولَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى
قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى أَنِّي قَالَ أَنْتَ وَخَشِيْتُ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ قَتَلْتَ حِمْرَةَ
قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ
قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ
وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا
قَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَخَرَجَ مَسِيلَهُ الْكَذَّابُ قُلْتُ
لَا تُخْرِجَنِي إِلَى مَسِيلَةٍ لَعَلِّي أَقْتُلُهُ
فَا كَفَى بِهِ حِمْرَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ
فَكَانَ مِنْ أَمْرِ مَا كَانَ قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ
قَاتِلُهُ فِي ثَلَاثَةِ جِدَارٍ كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْ رَقِ
ثَائِرُ النَّاسِ قَالَ فَدَمَيْتُهُ بِحِزْبِي

(بقیہ صفحہ ۱۰)

اور اس سے کوئی واقفیت بھی نہیں رکھتے۔ جس طرح مرد دل کا خنزیر سنت ہے، عورتوں کا خنزیر بھی سنت ہے۔ چو نکو سباع بن عبد العزی کی ماں عورتوں کے خنزیر کیا کرتی تھی، اس لیے حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسے اس کی ماں کے پیشے پر عار دلائی۔

(متفقہ صحیح) ۱۔ اسے اسلام لانے کے بعد ان کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے، لیکن انھوں نے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اس میں بھی اتنا بے دردی کا مظاہرہ کیا تھا کہ جب وہ شہید ہو گئے تو ان کا سینہ چاک کر کے اندر سے دل نکالا تھا اور لاش کو بگاڑ دیا تھا۔ اس لیے یہ ایک قدرتی بات تھی کہ انھیں دیکھ کر حمزہ رضی اللہ عنہ کی غم انگیز شہادت آن حضور کے سامنے آجاتی اور پھر یہ بھی سوچئے کہ ان حضور، روحی وانی وادی فدا، اپنے چچا کو اتنا بے دردی سے قتل کرنے والے کی محبت کیسے برداشت کر سکتے تھے۔

جنگ میں انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص مسلمان، ایک دیوار کی دروازے سے لگا کھڑا ہے، جیسے گندمی رنگ کا کوئی اونٹ ہو، سر کے بال پریشان تھے۔ بیان کیا کہ میں نے اس پر بھی اپنا چھوٹا نیزہ پھینک کر مارا۔ نیزہ اس کے سینے پر لگا، اور شانوں کو پار کر گیا۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک انصاری صحابی بھیلے اور تلوار سے اس کی کھوپڑی پر مارا (عبدالعزیز بن عبداللہ نے) بیان کیا، ان سے عبداللہ بن فضل نے بیان کیا کہ پھر مجھے سلیمان بن یسار نے خبر دی اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کر رہے تھے کہ مسلمان کے قتل کے بعد ایک لڑکی نے چھت پر کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ "امیر المؤمنین کو ایک کالے غلام (یعنی حضرت وحشی) نے قتل کر دیا۔"

۴۹۲۔ غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زخم پہنچے تھے۔

۱۲۴۳۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انہوں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم پر انتہائی سخت ہے جنہوں نے اس کے نبی کے ساتھ یہ کیا، آپ کا اشارہ آگے کے دوران مبارک رکے ٹوٹ جانے کی طرف تھا، اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص (ابن ابی خلف) پر انتہائی سخت ہے جسے اس کبھی نے اللہ کے راستے میں قتل کیا ہے، صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۲۴۴۔ مجھ سے محمد بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید اموی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر انتہائی غضب نازل ہوا جسے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس قوم پر نازل ہوا جنہوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو خون آلود کر دیا تھا (غزوہ احد کے موقع پر)۔

۱۲۴۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجازم نے اور انہوں نے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (غزوہ احد کے موقع پر) آنے والے انہوں کے متعلق پوچھا کیا تھا، تو آپ نے بیان کیا کہ خدا گواہ ہے مجھے اچھل چلا دیا۔

فَمَا مَنَعَهَا بَيْنَهُمَا تَنَائِيَهُ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ قَالَ دَوْمَسُ بْنُ كَيْسٍ رَحِمَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضَمَّ يَدَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَامَتَيْهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَنْصَبِ فَأَخْبَدَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُيَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ فَقَالَتْ حَارِثَةُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ وَ أُمَيْرُ الْمُؤْمِنِينَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ۔

باب ۱۲۴۳ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخِرَاجِ يَوْمَ أُحُدٍ

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ عَذَابِ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِمْ يُشْبِرُ إِلَى رِبَاعِيَّتِهِ أَشَدُّ عَذَابِ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَشَدُّ عَذَابِ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشَدُّ عَذَابِ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَوْا وَحَبَّ سَيْفِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کو کس نے دھویا تھا، انھوں نے بیان کیا کہ فاطمہ علیہا السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی، خون کو دھو رہی تھیں، علی رضی اللہ عنہ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون اور زیادہ نکلا اور ماہیے تو آپ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اسے جلایا اور پھر اسے زخم پر چپکا دیا۔ اس عمل سے خون رونا بند ہو گیا۔ اسی دن آنحضرت کے آگے کے دندان مبارک ٹوٹے تھے، اُن حضور کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا اور خود مبارک پر ٹوٹ گئی تھی۔

۱۲۴۶۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس شخص پر نازل ہوا جیسے اللہ کے نبی نے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس پر نازل ہوا جس نے یعنی عبداللہ بن قثمیہ نے لعنہ اللہ علیہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو خون آلود کیا تھا۔

۴۹۳۔ وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا۔

۱۲۴۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (آیت) وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا۔ آپ نے عروہ سے اس آیت کے متعلق فرمایا۔ میرے بھانجے! بھارے والد زبیر اور دانا! ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی انھیں میں سے تھے، احد کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ تکلیف پہنچی تھی جب وہ پہنچی اور مشرکین واپس جانے لگے تو اُن حضور کو اس کا خطرہ ہوا کہ کہیں وہ پھر لوٹ کر حملہ نہ کریں، اس لیے آپ نے فرمایا کہ ان کا تقابہ کرنے کوں جائے؟ اس وقت سر صحابہؓ نے اپنی خدمات پیش کیں۔ بیان کیا کہ ابوبکر اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی انھیں میں سے تھے۔

كَانَ يَحْسِلُ حُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَجَمَادٍ وَدِيٍّ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلَى يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْبَحْنِ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يُزِيلُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَانْصَفَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رِجْلُهَا تَقِيْمِي وَجَعَلَهُ وَكُسِرَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ :-

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَمَى وَجْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :-

بن بن بن

باب ۳۹ الشَّذِيْنِ اسْتَحَابُوا

بِلِلَّهِ وَالرَّسُولِ

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الشَّذِيْنِ اسْتَحَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنَ الْعَبْدِ مَا أَمَّا بِهِمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرٌ عَظِيمٌ قَالَتْ لَعَزُوزَةٌ يَا مَرْءَ أُحْتَى كَانَ أَبُوكَ مِنْهُمْ الذَّكِيْرُ وَأَبُو حَكِيْمٍ لَمَّا أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ خَافَ أَنْ يَزْجِعُوا قَالَ مَنْ خِيْدَ هَبْ فِيْ أَثَرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيْهِمْ أَبُو كُكْبَرٍ وَالزُّبَيْرُ :-

لہ یہ اس لیے تاکہ مشرکین پر نہ سمجھیں کہ احد کے نقصان نے مسلمانوں کو نہ ڈھال کر دیا ہے اور اگر ان پر دوبارہ حملہ کیا گیا تو وہ کامیاب ہو جائے گا۔

بَا ۴۹۳۔ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ
مِنْهُمْ حَنْزَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ وَالْيَمَانُ
وَأَسْنُ بْنُ النُّفَرِ وَمُصْعِبُ بْنُ عُمَيْرٍ۔

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ
هَبْشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا
نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا
أَعَزُّ كَيْدَمَ الْقَيْمَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ
وَحَدَّثَنَا أَسْنُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ
مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَ كَيْدَمَ
مِثْرَ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَ كَيْدَمَ الْيَمَامَةِ
سَبْعُونَ قَالَ وَكَانَ مِثْرَ مَعُونَةَ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَ كَيْدَمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ
مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ ۝

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الَلَيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَدَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّحْلَيْنِ مِنْ قَتْلِي أَحَدٍ فِي
ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَتَيْتُكُمْ أَكْثَرُ
أَحَدٍ الْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ قَدِمَهُ
فِي النَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِمَا بَيْنَهُمْ وَلَهُمْ نَجِيَّةٌ
عَلَيْهِمْ وَلَهُمْ يُغَسَّلُوا۔ وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي
حَجَلْتُ أُبْنِي وَ أَكْشَفْتُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَجَعَلَ
أَمْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْمُو فِي
وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَرَتِ بَيْنَهُ وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيهِ أَوْ صَاتِبِكِي

۴۹۴۔ جن مسلمانوں نے غزوہ احد میں شہادت حاصل کی تھی
انھی میں حمزہ بن عبد المطلب، ابو حذیفہ الیمان، انس بن نضر اور
مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔

۱۲۴۸۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے
قتادہ نے بیان کیا کہ عرب کے تمام قبائل میں کوئی قبیلہ انصار کے مقابلے
میں اس سعادت کو حاصل نہیں کر سکا کہ اس کے سب سے زیادہ افراد
شہید ہوئے اور وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عزت سے اٹھے گا،
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ غزوہ احد میں قبیلہ
انصار کے ستر افراد شہید ہوئے، میر معونہ کے واقعہ میں اس کے ستر
افراد شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی میں اس کے ستر افراد شہید ہوئے۔ بیان
کیا میر معونہ کا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیش آیا تھا اور
یمامہ کی جنگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی تھی جو مسیلہ کذاب
سے لڑی گئی تھی۔

۱۲۴۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے
اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے احد کے شہداء کو (دفن کے لیے) ایک ہی کپڑے میں دو دو صحابہ
کو گھون دیا اور آپ دریافت فرماتے کہ ان میں قرآن کے عالم سب سے
زیادہ کون ہیں؟ جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر کے آپ کو بتایا جاتا تو طح
میں آپ انھیں آگے کرتے، آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں ان سب پر
گواہ ہوں گا، پھر آپ نے تمام شہداء کو خون سمیت دفن کا حکم دیا اور ان کی
منار نہیں پڑھی اور نہ انھیں غسل دیا۔ اور ابو الولید نے بیان کیا، ان سے
شعبہ نے، ان سے ابن المنکدر نے بیان کیا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب میرے والد (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) شہید کر
دیئے گئے تو میں رونے لگا تو جابر باران کے چہرے سے کپڑا مہاتا صحابہ
مجھ روکتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روکا۔ (فاطمہ بنت عمرو
رضی اللہ عنہا، عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی بہن بھی رونے لگی تھیں تو اہل حضور
نے ان سے فرمایا کہ روؤ موت اہل حضور نے نہ تکیہ فرمایا یا ماتیکیہ

راوی کو شک تھا، فرشتے برابر ان کی لاش پر اپنے پر وں کا سایہ کئے ہوئے تھے، تا آنکہ اسے اٹھایا گیا۔

۱۲۵۰۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابوربدہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے تلوار کو ہلایا اور اس سے اس کی دھار ٹوٹ گئی، اس کی تعبیر مسلمانوں کے اس نقصان کی صورت میں ظاہر ہوئی جو غزوہ احد میں اٹھائی پڑی تھی۔ پھر میں نے دوبارہ اس تلوار کو ہلایا، تو وہ اس سے بھی زیادہ اچھی صورت میں ہو گئی۔ جیسی پہلے تھی، اس کی تعبیر اللہ تعالیٰ نے فتح اور مسلمانوں کے اتحاد و اجتماع کی صورت میں ظاہر کی۔ میں نے اسی خواب میں ایک گائے دیکھی تھی (جو ذبح ہو رہی تھی) اور اللہ تعالیٰ کے تمام کار و بار برابر حکمت ہوتے ہیں۔ اس کی تعبیر مسلمان تھے (جو) احد کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

۱۲۵۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عمار بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے خواب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور ہمارا مقدس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا تھی۔ ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ہمیں اجر دیتا۔ اب بعض حضرات تو وہ تھے جو اللہ سے جا ملے اور دنیا میں انھوں نے اپنا کوئی اجر نہیں دیکھا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انھیں میں سے تھے، غزوہ احد میں آپ نے شہادت پائی تھی اور ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز انھوں نے نہیں چھوڑی تھی۔ اس چادر سے رکھن دیتے وقت جب ہم ان کا سر چھپاتے تھے تو پاؤں کھل جاتا تھا اور پاؤں چھپاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا، ان حضرات نے ہم سے فرمایا کہ چادر سے سر چھپا دو۔ اور پاؤں پر لاؤ تو گھاس رکھ دو یا ان حضرات نے فرمایا کہ انھوں نے رکھ دیا۔ (اجعلوا علی رجليہ الا ذکر کے بجائے، دونوں جملوں کا مفہوم ایک ہے) اور ہم میں بعض وہ ہیں جنھیں ان کے اس عمل کا پھل (اسی دنیا میں) دے دیا گیا اور وہ اس سے خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔

۴۹۵۔ احد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے،

مَا زَالَت الْمَلَائِكَةُ تَعْبُدُهُ بِأَجْنَحَتِهَا حَتَّى زَفَمَ۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بِحَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَسْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي مِثْرَافِي أَيُّ هَزَرْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مِثْرَافُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَرْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللَّهُ عَنِ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا لِي فِيهَا بَعْدًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ ۝

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعَشَى عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَذَا جُرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُنْتُ ثُبَّتَنِي وَحَبَّابُ اللَّهِ فَوَحَبَ أَخْبَرَنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَنَعَنِي أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أُحْبِرِهِ شَيْئًا كَانَ مُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ قَتَلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَكُلَّ مِثْرَافُ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا عَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلُهُ وَإِذَا عَطَيْنَا بِهَا رِجْلَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَحَبَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الَّذِي خَرَأَ وَقَالَ انْفُتُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَتَيْتَ لَمْ تَمُرْهُ فَهُوَ يَهْبِ بِهَا ۝

۴۹۵۔ اُحُدٌ يُحِبُّنَا۔

قَالَ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حَنِيبَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا خُفَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ
قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَسَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا
حَبْلٌ مُجَبَّبٌ وَخَبِيرَةٌ -

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَمَعَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا
حَبْلٌ مُجَبَّبٌ وَخَبِيرَةٌ اللَّهُمَّ إِنَّا
إِنْبَاءُ هَيْبَةٍ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا
بَيْنَ رَدَّتْهَا -

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنِيبَةَ عَنْ أَبِي الْخَبَرِ
عَنْ عُقْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أَحَدٍ صَلَوةً
عَلَى الْمَنِيِّ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَيْمَنَةِ فَقَالَ
إِنِّي خَرَّطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ
وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى هَوَاجِ الْأَنْفِ وَإِنِّي
أَعْطَيْتُ مَفَاجِيَهُمْ خَزَائِنَ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاجِيَهُ
الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ
تَشْرِكُوا بَعْدِي وَاسْكُنِي أَخَافُ عَلَيْكُمْ
أَنْ تَنَا فَتَسُوا فِيهَا -

باب ۶۹۶ غَزْوَةُ الرَّحْبِ

وَبَعْدُ وَذَكَوَانٌ وَبَيْتُ مَعُونَةٍ وَحَدَّثَ

عباس بن سہل نے ابو حمید کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے -

۱۲۵۲۔ ہم سے نصر بن علی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے
خبر دی، انھیں قرہ بن خالد نے، انھیں قتادہ نے اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ
عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (احد کے بارے میں، یہ ہار
ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۱۲۵۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں امام مالک
نے خبر دی، انھیں مطلب کے مولا عمرو نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ سے واپس ہوتے ہوئے (احد
کو دیکھ کر فرمایا۔ یہ ہار ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے
ہیں، اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو با حرمت علاقہ قرار دیا تھا۔
(آپ کے حکم کے مطابق) اور میں (آپ کے حکم کے مطابق) ان دو پتھر لیے
میدانوں کے درمیانی علاقے (مدینہ منورہ) کو با حرمت قرار دیتا ہوں۔

۱۲۵۴۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن
ابی حنیبلہ نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور شہداء احد
کے حق میں وعدہ کی، جیسے مردوں کے لیے دعا کی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر
تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے جاؤں گا، میں تمہارے حق
میں گواہ رہوں گا، میں اب بھی اپنے حوضِ دُکھ کو دیکھ رہا ہوں، مجھے دنیا
کے خزانوں کی کجی عطا فرمائی گئی ہے، یا (آپ نے فرمایا) مفاتیح الارض
(مفاتیح خزان الارض کے بجائے، دونوں جہول کے مفہوم میں کوئی فرق
نہیں)، خدا گواہ ہے کہ میں تمہارے بارے میں اس سے نہیں ڈرتا کہ
تم میرے بعد مشرک کرنے لگو گے۔ بلکہ مجھے اس کا خطرہ ہے کہ تم دنیا
کے لیے منافست کرنے لگو گے۔

۶۹۶۔ غزوہ رجب

غزوہ بر معونہ جو قبائل رعل و ذکوان کے ساتھ پیش آیا تھا

لے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے غزوہ رجب اور غزوہ بر معونہ دونوں کو ایک باب میں ذکر کر دیا ہے یہ دونوں مختلف اوقات میں پیش آئے تھے غزوہ رجب
کا تعلق دس لاکھ کی اس جماعت سے ہے جس میں عاصم اور حبیب رضی اللہ عنہما شریک تھے یہ حادثہ قبائل عضل و قدارہ کی اسلام دشمنی کا نتیجہ تھا اور بر معونہ کا تعلق
ان شترکاری صحابہ سے ہے جو اسلام کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے تھے اور جنھیں قبائل رعل و ذکوان نے دھوکہ دے کر شہید کیا تھا۔

عَضَلُ وَ الْقَارِءُ وَ عَامِمُ بْنُ ثَابِتٍ
وَ خُبَيْبٌ وَ أَخْبَاهُ بِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ
حَدَّثَنَا عَامِمُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَاهُ

أَحَدًا -

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَاهِيْمٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَيْشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَ أَمْرًا عَلَيْهِمُ
عَامِمُ بْنُ ثَابِتٍ وَ هُوَ حَدَّثَنَا عَامِمُ بْنُ عُمَرَ
مِنْ الْخَطَّابِ فَإِذَا طَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ
مَسِيرُ عُسْفَانَ وَ مَكَّةَ ذُكِرُوا الْحَبَّ
مِنْ هَذَا يَلُفُّ قَالَ لَهُمْ مَبْنُو لُجَيَّانَ
فَتَبَعُوهُمْ بِقُرْبٍ مِنْ مِائَةِ رَاةٍ
فَانْصَبُوا آثَارَهُمْ حَتَّى أَتَوْا مَنَزِلًا
مَنْزِلُهُ فَوَجَدُوا فِيهِ نَرًا تَمَرًا وَ دَوَا
مِنْ الْمَسِيئَةِ فَقَالُوا هَذَا كَمَرٌ مَشْرَبٌ
فَتَبَعُوا آثَارَهُمْ حَتَّى لَحِقُوهُمْ
فَلَمَّا اسْتَهْمَى عَامِمٌ وَ أَخْبَاهُ لَجَأُوا
إِلَى مَدَنِيَّةٍ وَ جَاءَ الْقَوْمُ فَأَخَاطَبُوا بِهِمْ
فَقَالُوا لَكُمْ لَعْنَةُ الْعَهْدِ وَ الْمِيثَاقِ إِنَّ
نَزَلَكُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا
فَقَالَ عَامِمٌ وَ أَمَّا أَنَا فَلَا أُنْزِلُ فِي
ذِمَّةٍ كَاذِبٍ اللَّهُمَّ اخْلُصْ عَنَّا نَبِيَّكَ
فَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى تَقْتُلُوا عَامِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ
بِالنَّبْلِ وَ بَقِي خُبَيْبٌ وَ رَجِيءٌ وَ
رَجُلٌ آخَرٌ فَأَعْطَوْهُمْ الْعَهْدَ وَ
الْمِيثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمَكُوا
مِنْهُمْ حَلَّوْا وَ نَارَ قَسِيَّتِهِمْ فَدَبَّوْهُمْ بِهَا

قبائل عضل و قارہ کا واقعہ اور عامر بن ثابت اور آپ کے ساتھیوں
رضی اللہ عنہم کا واقعہ۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ ہم سے عامر بن
عمر نے حدیث بیان کی کہ غزوہ رجب، غزوہ احک کے بعد پیش آیا
تھا۔

۱۲۵۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن
یوسف نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عمرو بن ابی
سفیان ثقفی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاسوسی کے لیے ایک جماعت رکھ کر قریش
کی سرگرمیوں کی خبر لانے کے لیے بھیجی اور اس کا امیر عامر بن ثابت رضی اللہ
عنه کو بنایا، آپ عامر بن عمر بن خطاب کے ناما ہیں، یہ جماعت رواد ہوئی اور
جب عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچی تو قبیلہ نذیل کی ایک شاخ کو
جسے بنو لحيان کہا جاتا تھا، ان کا علم ہو گیا اور قبیلہ کے تقریباً سو تیرا زور
نے ان کا پیچھا کیا اور ان کے نشانات قدم کو تلاش کرتے ہوئے چلے آئے
ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں کامیاب ہو گئے، جہاں صحابہؓ کی جماعت نے پڑاؤ کیا
تھا۔ وہاں انھیں ان کھجوروں کی گھٹلیاں ملیں جو صحابہؓ درمیز سے لائے
تھے (اور وہیں بیٹھ کر انھیں کھایا تھا) فہید والوں نے کہا کہ یہ تو بشارت
کی کھجور کی گھٹلی ہے۔ اب انھوں نے پھر تلاش شروع کی اور صحابہؓ کو
پالیا۔ عامر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے جب یہ صورت حال
دیکھی تو صحابہؓ کی اس جماعت نے ایک ٹیلے پر چڑھ کر پناہ لی۔ قبیلہ
والوں نے وہاں پہنچ کر قبیلہ کو اپنے گھر سے میں لے لیا اور صحابہؓ سے
کہا کہ ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ اگر تم نے ہتھیار ڈال
دیئے تو ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ اس پر عامر رضی اللہ
عنه نے فرمایا کہ میں تو کسی کافر کی حفاظت و امن میں، اپنے کو کسی صورت
میں بھی نہیں دے سکتا، اے اللہ! ہمارے ساتھ ہمیشہ آئے و لے
حالات کی اطلاع اپنے نبی کو پہنچا دے۔ چنانچہ حضرات صحابہؓ نے
ان سے قتال کیا اور عامر رضی اللہ عنہ اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ ان
کے تیروں سے شہید ہو گئے۔ حضرت خبیب، زید، اور لولک صحابی رضی
اللہ عنہ ان کے حملوں سے ابھی محفوظ تھے۔ قبیلہ والوں نے انھیں پھر
حفاظت و امن کا یقین دلایا۔ یہ حضرات ان کی یقین دہانی پر اتر آئے۔

فَقَالَ الرَّحْبُلُ الثَّلَاثُ الَّذِي مَعَهُمَا هَذَا اَوَّلُ
فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرَسَ رُؤُوسَهُ وَعَالَ حُجُورَهُ
عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَقْعِلْ فَنَقَتُوا وَانْطَفَأُوا
بِخَبِيبٍ وَزَيْدٍ حَتَّى بَاغَوْهُمْ بِمَكَّةَ فَأَشْتَرَى
خَبِيبًا بَنُو الْحَارِثِ ابْنُ عَامِرِ بْنِ نُوفَلٍ وَ
كَانَ خَبِيبٌ هُوَ تَنَكَّلَ الْحَارِثُ يَوْمَ مَبْدَابٍ
فَمَكَتْ عَلَيْهِمْ أَسِيرًا حَتَّى إِذَا أَجْتَعُوا
فَتَلَكَ! سَتَعَارَ مُوسَى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ
الْحَارِثِ لَيْسَتْ جَدًّا بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَالَتْ
تَغَفَّلَتْ عَنْ صَبِيٍّ لِي فَهَارَجَ إِلَيْهِ حَتَّى آمَنَ
فَوَضَعَهُ عَلَى خَنْدِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ
فَزَعْتُ فَزَعَةً عَرَفْتُ ذَلِكَ مِثْقَى وَفِي
مِثْقَى الْمَوْسَى فَقَالَ أَخْبَشِيْنِ أَنْ
أَفْتَلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ أَنْ
شَاءَ اللَّهُ وَكَانَتْ تَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا
قَطُّ خَيْرًا مِنْ خَبِيبٍ لَقَدْ رَأَيْتُهُ
يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ
يَوْمَئِذٍ شَمْرَةٌ وَامْتُهُ فَمَوْثِقٌ فِي
الْخَدِيدِ وَمَا كَانَ إِلَّا بِرُؤُوسِ رَزَقَهُ
اللَّهُ فَخَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ
فَقَالَ دَعُونِي أُمِّئِي دَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ تَوَكَّلَا أَنْ
تَمُرَّا أَنْ مَاتِي حَزَنٌ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ
فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الدَّكْعَتَيْنِ عَلَيْهِ
الْقَتْلُ هُوَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ
عَدَدًا ثُمَّ قَالَ ه

مَا أُمِّي حِينَ أَقْتُلُ مُسْلِمًا
عَلَى أُمِّي شَقِيٌّ كَانَ يَدُهُ مَضْرُوبٌ

پھر جب قبیلہ والوں نے انھیں پوری طرح اپنے قبضہ میں لے لیا تو ان کی
کمان کی تانت اتار کر ان حضرات کو انھیں سے باندھ دیا تیسرے صحابی
حزب خبیب اور زید رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، انھوں نے کہا کہ یہ تمھاری سب
سے پہلی غداری ہے، انھوں نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا، پہلے
توقید والوں نے انھیں گھسیٹا اور اپنے ساتھ لے جانے کے لیے زور لگاتے
رہے لیکن جب وہ کسی طرح تیار نہ ہوئے تو انھیں وہیں قتل کر دیا رضی اللہ
عنہ اور حزب خبیب اور زید رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ پھر
انھیں مکہ میں لا کر بیچ دیا۔ حزب خبیب رضی اللہ عنہ کو تو حارث بن عامر بن نوفل کے
بیٹوں نے خرید لیا، حزب رضی اللہ عنہ نے بدر کی جنگ میں حارث کو
قتل کیا تھا۔ آپ ان کے یہاں کچھ دنوں تک قیدی کی حیثیت سے رہے۔
جس وقت ان سب کا حزب رضی اللہ عنہ کے قتل پر اتفاق ہو چکا تھا تو
اتفاق سے انھیں دنوں حارث کی ایک لڑکی (زینب بنت حارث
رضی اللہ عنہا) سے آپ نے استرا مانگا تھا۔ موٹے زیناف صاف
کرنے کے لیے اور انھوں نے آپ کو استرا دے بھی دیا تھا، ان کا بیان
تھا (اسلام لانے کے بعد) کہ میرا کامیری غفلت میں حزب رضی اللہ عنہ
کے پاس چلا گیا، آپ نے اسے اپنی ران پر بیٹھا لیا، میں نے جو اسے اس حالت
میں دیکھا تو بہت گھرائی، انھوں نے میری گھبراہٹ کو بھانپ لیا۔ استرا ان
کے ساتھ میں تھا، انھوں نے مجھ سے کہا، کیا تمھیں اس کا خدادہ ہے کہ میں اس
بچے کو قتل کر دوں گا۔ انشاء اللہ میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ ان کا بیان تھا
کہ حزب رضی اللہ عنہ سے بہتر قیدی میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے
انھیں انگوڑا خوشتر کھاتے ہوئے دیکھا، حالانکہ اس وقت مکہ میں کسی طرح
کا پھل موجود نہیں تھا، جبکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے بھی تھے۔ وہ تو
اللہ کی بھیجی ہوئی روزی تھی۔ پھر حارث کے بیٹے انھیں لے کر حرم کی حدود
سے باہر گئے قتل کرنے کے لیے۔ حزب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا قتل
کرنے سے پہلے (کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دو۔) انھوں
نے اجازت دے دی اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے
فرمایا کہ اگر تم یہ خیال ذکر کرنے لگتے (اگر میں نماز طویل کرتا، کہ موت سے گھبرا
گیا ہوں تو اور زیادہ پڑھتا) حزب رضی اللہ عنہ ہی پہلے وہ شخص ہیں جن سے

لے کر انھیں اس بات یقین تو ہے کہ مجھے قتل کیا جائے گا، کہیں خدا نخواستہ میرے بچے کو استرا سے ذبح نہ کر دیں۔

قتل سے پہلے دو رکعت نماز کا طریقہ چلا ہے۔ اسی کے بعد آپ نے ان کے لیے بدعا دی، اے اللہ! انھیں ایک ایک کر کے ہلاک کر دے اور یہ اشعار پڑھتے ہوئے مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہو تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ کس پہلو پر اللہ کی راہ میں مجھے قتل کیا جائے گا، یہ سب کچھ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ چاہے گا تو جسم کے ایک ایک کسے ہونے لگے گا جس میں برکت دے گا، پھر عقبہ بن حارث نے کھڑے ہو کر انھیں شہید کر دیا اور قریش نے عامر رضی اللہ عنہ کی لاش کے لیے آدمی بھیجے، تاکہ ان کے جسم کا کوئی بھی حصہ لائیں جس سے انھیں بچایا جاسکے۔ عامر رضی اللہ عنہ نے قریش کے ایک بہت بڑے سردار کو بدر کی لڑائی میں قتل کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیل کا بادل کی طرح ایک دل بھیجا اور ان مکھیلوں نے ان کی لاش کو قریش کے آدمیوں سے محفوظ رکھا اور یہ لوگ ان کی لاش میں سے کوئی بھی عضو لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

۱۲۵۶۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جبیب رضی اللہ عنہ کو ابو سرورہ (عقبہ بن حارث) نے قتل کیا تھا۔

۱۲۵۷۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر صحابہؓ کی ایک جماعت تبلیغ اسلام کے لیے بھیجی تھی، انھیں ”القرآء“ کہا جاتا تھا۔ بنو سہم کے دو قبیلے بعل اور ذکوان نے ایک کنویں کے قریب ان کے ساتھ مزاحمت کی یہ کنویں ”بزمعورہ“ کے نام سے مشہور تھا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے ان سے کہا کہ خدا گواہ ہے ہم تمہارے خلاف لڑنے یہاں نہیں آئے ہیں، بلکہ ہمیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک ضرورت پر مامور کیا گیا ہے لیکن تمہارے ان قبیلوں نے تمام صحابہؓ کو شہید کر دیا اور صرف ایک صحابی کعب بن زید رضی اللہ عنہ زخمی ہو کر بچ نکلے تھے۔ اور مدینہ آکر اطلاع دی تھی اس واقعہ کے بعد ان حضرات نے صبح کی نماز میں ان کے لیے ایک مہینے تک بدعا کی تھی۔ اسی دن سے دعائے قنوت کی ابتداء ہوئی، ورنہ اس سے پہلے ہم بدعا، قنوت کے بارے میں پوچھا کہ یہ دعاء کون کون کے بعد پڑھی جائے گی یا قرأت قرآن سے فارغ ہونے کے بعد درود کر کے سے پہلے، انہی رضی اللہ

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْيَلَاءِ وَأَنْ يَشَارَ
بِبَارِكِ عَلَى أَوْصَالِ شَيْءٍ مِّنْ
ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا عَقِبَةُ بْنُ
الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَبَعَثَ
فُرَيْشَ إِلَى عَامِرٍ لِّيُؤْتِيَ شَيْئًا
مِنْ جَسَدِهِ يَعْزِزُ مِنْهُ وَ
كَانَ عَامِرٌ قَتَلَ عَظِيمًا
مِنْ عَظَمَاءِ يَهُودِ يَوْمَ بَدْرٍ
فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِثْلَ
الطَّلَدِ مِنَ السَّمَاءِ فَرَحِمَتْهُ
مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ
عَلَى شَيْءٍ - ۶

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَسِيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ
قَتَلَ جَبِيْبًا هُوَ أَبُو سُرُوْرَةَ - ۶

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ
رَجُلًا لِّجَاهِلِيَّةٍ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءَةُ
فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَاتَانِ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ
يَزْعَلُ وَذَكْوَانُ عِنْدَ بَيْتٍ يُقَالُ لَهُمَا
بَيْتُ مَعُوْنَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا
إِيَّاكُمْ أَسَدْنَا أَنْتَا خَنُ مُحَمَّدًا وَنَ
فِي حَاجَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَتَلُوْهُمَا حَتَّى حَمَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا شَهْرًا فِي
مَكَّةَ الْغَدَاةِ وَذَلِكَ بَدَأُ الْقُنُوْطِ
وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَ
سَأَلَ رَجُلٌ أَسْنَأَ عَنِ الْقُنُوْطِ أَوْ بَعْدَ

عمرؓ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ قرأتِ قرآن سے فارغ ہونے کے بعد۔

۱۲۵۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھی جس میں آپ صوب کے بعض قبائل کے لیے بددعا کرتے تھے۔

۱۲۵۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریح نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رطل و کوان عصبیہ اور بنو لحیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اسلام کی تبلیغ کے لیے مدد چاہی۔ آپ حضورؐ نے ستر انصاری صحابہؓ سے ان کی مدد کی، ہم ان حضرات کو ”القرآء“ (قاری کی جمع) کہا کرتے تھے۔ اپنی زندگی میں یہ حضرات دن میں کئی بار جمع کرتے تھے (معاشرہ حاصل کرنے کے لیے) اور رات میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات بزمِ معونہ پہنچے تو ان قبیلے والوں نے انھیں دھوکہ دیا اور انھیں شہید کر دیا۔ جب آپ حضورؐ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے صبح کی نماز میں ایک مہینے تک بددعا کی، عرب کے انھیں چند قبائل رطل، و کوان، عصبیہ اور بنو لحیان کے لیے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان صحابہؓ کے بارے میں قرآن میں آیت نازل ہوئی اور ہم اس کی تلاوت کرتے تھے، پھر وہ آیت منسوخ ہو گئی (آیت کا ترجمہ) ہماری طرف سے ہماری قوم (مسلمانوں) کو سمجھا دیجئے کہ ہم اپنے رب کے پاس آگئے ہیں، ہمارا رب ہم سے راضی ہے اور ہمیں بھی (اپنی معقول سے) اس نے خوش و خرم رکھا ہے۔ اور قتادہ سے روایت ہے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں، عرب کے چند قبائل یعنی رطل و کوان عصبیہ اور بنو لحیان کے لیے بددعا کی حتیٰ کہ غنیفہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان سے ابن زریح نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ستر صحابہ قبیلہ انصار سے نفرت رکھتے تھے اور انھیں بزمِ معونہ کے پاس شہید کر دیا گیا تھا۔ قرآن سے ملاؤ کتاب اللہ ہے، عبد اللہ بن حماد کی روایت کی طرح۔

الرَّكُوعِ أَوْ عِنْدَ خُرَاجِ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ خُرَاجٍ مِنَ الصَّلَاةِ ۖ

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ مَدْعُوًا عَلَى أَخْيَارٍ مِنَ الْعَرَبِ۔

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْحٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رِطْلًا وَكُوَانَ وَعُصْبِيَّةً وَبَنِي لَحْيَانَ اسْتَمَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوٍّ فَأَمَدَهُمْ سَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَشْتَمِيهِمْ الْأَقْرَاءُ فِي زَمَانِهِمْ كَانُوا يَحْتَضِبُونَ بِالْخُفَّارِ وَيَصَلُّونَ بِاللَّيْلِ حَتَّى كَانُوا يَسْبُرُونَ مَعُونَةً فَتَلَوْهُمْ وَغَدَرُوا فِيهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُنْتُ شَهْرًا فِي الصُّبْحِ عَلَى أَخْيَارٍ مِنَ أَخْيَارِ الْعَرَبِ عَلَى رِطْلٍ وَكُوَانَ وَعُصْبِيَّةً وَبَنِي لَحْيَانَ قَالَ أَنَسٌ فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا ثُمَّ إِسْمُ ذَلِكَ رُفِعَ فَلَبَّوْا عَنَّا هُوَ مِنَّا إِنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَذَرَجْنَا عَنْ دَاخِنَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَاسْمُ ذَلِكَ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَلَوْا بِسَبْرِ مَعُونَةً قُرْآنًا كَمَا بَأَخُوكَ ۖ

۱۲۶۰۔ جَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَسَدُ بْنُ ابْنِ أَبِي هَالَةَ عَنْ أَبِيهِ وَاسَلَّمَ نَبِيَّ خَالَهٗ أَخِي رَدْمَسِيكُمْ فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا وَكَانَ رُئُوسُ الْمُشْرِكِينَ عَامِرُ بْنُ الطَّفِيلِ حَتَّى بَيْنَ ثَلَاثِ خِصَالٍ فَقَالَ سَيَكُونُ لَكَ أَهْلُ السَّمَلِ وَلِي أَهْلُ الْمَدَابِدِ أَذْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ أَوْ أَغْزُوكَ يَا هَلِ عَطْفَانِ بِالْفِ وَالفِ فَطُعِينَ عَامِرُ فِي بَيْتِ أُمِّ قِلْدَةَ فَقَالَ عَمْرُو كَعْدَةُ الْبَكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ قِلْدَةَ اسْتَوْنِي بِفَرَسِي فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَأَنْطَلَقَ حَرَامُ أَخُو أُمِّ سَلِيمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَغْدَجٌ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي حُلَانٍ قَالَ كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُوا فِي كُنْتُمْ وَإِنْ فَتَلُونِي آتَيْتُمْ أَمَحَا بِكُمْ فَقَالَ اسْتَوْمِنُونِي أَمَلَكُمْ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَدْمُوًا إِلَى رَجُلٍ فَأَنَالَ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ هَمَّامُ أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَذَنَا بِالْأَدْمِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَنَزَلَتْ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ فَفَتَلُوا كُلَّهُمْ غَيْرَ الدَّاعِجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَسْجُوحِ إِنَّمَا هُنَّ لَفِيقَنَا رَبَّنَا فَزَيَّنَا عَنَّا وَارْضَانَا وَنَدَا عَالِيَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ مَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ

۱۲۶۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اہل ام سلمہ رضی اللہ عنہا (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کے بھائی حرام بن لھان رضی اللہ عنہ کو بھی ان کو بھی ان ستر سواروں کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ رئیس المشرکین عامر بن الطفیل نے حضور اکرم کے سامنے تین صورتیں رکھی تھیں اس نے کہا کہ یا تو یہ کیجئے کہ یہاں آبادی پر آپ کی حکومت رہے اور شہر ہی آبادی پر میری یا مجھے آپ کا جانشین منتخب کیا جائے ورنہ پھر میں ہزاروں غطفانیوں کو لے کر آپ پر چڑھائی کر دوں گا۔ اس پر ان حضور نے اس کے لیے بددعا کی (اولم فلاں کے گھر میں وہ طاعون میں مبتلا ہوا۔ کہنے لگا کہ آل فلاں کی عورت کے گھر کے حوران اونٹ کی طرح مجھے بھی غزوہ نکل آیا ہے۔ میرا گھوڑا لاؤ، چنانچہ وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر ہی مگر ہل چلا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی حرام بن لھان رضی اللہ عنہ، ایک اور صحابی جو لنگڑے تھے اور ایک تیسرے صحابی جن کا تعلق بنی فلان سے تھا، آگے بڑھے حرام رضی اللہ عنہ نے (اپنے دونوں ساتھیوں سے) بنو عامر تک پہنچ کر پہلے ہی کہہ دیا کہ آپ دونوں میرے قریب ہی کہیں رہیں۔ میں ان کے پاس پہنچ جاتا ہوں، اگر انھوں نے مجھے امن دے دیا تو آپ لوگ قریب ہی ہیں اور اگر مجھے انھوں نے قتل کر دیا تو آپ حضرات اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جائیں (اور صورت حال کی اطلاع کریں)۔ چنانچہ قیدہ میں پہنچ کر انھوں نے ان سے کہا، کیا تم مجھے امان دیتے ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام تمہیں پہنچا دوں؟ پیچہ وہ ان حضور کا پیغام انھیں پہنچانے لگے تو قیدہ والوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا اور اس نے پیچھے سے آکر آپ پر نیزہ سے وار کیا، ہم نے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ نیزہ ارباب ہو گیا تھا حرام رضی اللہ عنہ کی زبان سے اس وقت نکلا، اللہ اکبر کہہ کر رب کی قسم، میں نے تو کامیابی حاصل کر لی۔ اس کے بعد ان ایک صحابی کو بھی مشرکین نے پکڑ لیا (جو حرام رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا) انھیں شہید کر دیا، پھر اس مہم کے تمام صحابہ کو شہید کر دیا۔ صرف لنگڑے صحابی بچ نکلے میں کامیاب ہو گئے، وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے ان شہداء کی شان میں اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی، بعد میں وہ آیت مسوخ ہو گئی، آیت یہ تھی، ”إِنَّا قَدْ لَفِيقَنَا رَبَّنَا فَزَيَّنَا عَنَّا وَارْضَانَا“ (ترجمہ

۱۔ گزر چکا، اُن حضورؐ نے ان قبائل رعل، ذکوان، بنو لیان اور عصبیہ کے لیے حضورؐ نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی تھی تیس دن تک صبح کی نماز میں بددعا کی۔

۱۲۶۱۔ مجھ سے حبان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہؓ نے خبر دی، انھیں معمرؓ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے عطاء مر بن عبداللہؓ بن انس نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب حرام بن لیحان رضی اللہ عنہ کو جو آپ کے ماموں تھے تبرعونہ کے موقع پر زخمی کیا گیا تو زخم پر سے خون کو ہاتھ میں لے کر انھوں نے لیل اپنے چہرہ اور سر پر لگا لیا اور فرمایا، میں کامیاب ہو گیا، کعبہ کے رب کی قسم!

۱۲۶۳۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہؓ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشامؓ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب قریش کی اذیتیں بہت بڑھ گئیں تو رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی اجازت چاہی۔

اُن حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ بھی نہیں ٹھہرے رہو۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اپنے لیے ہجرت کی اجازت کے متوقع ہیں؟ اُن حضورؐ نے فرمایا، مجھے اس کی امید ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ انتظار کرنے لگے۔ آخر آنحضرتؐ ایک دن ظہر کے وقت (ہمارے گھر) تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکارا۔ (گھر کے اندر تشریف لا کر) فرمایا کہ تخلیہ کر لو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ صرف میری دونوں لڑکیاں یہاں موجود ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا۔ آپ کو معلوم ہے، مجھے بھی ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا مجھے بھی رفاقت کی سعادت حاصل ہوگی؟ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، آپ بھی میرے ساتھ چلیں گے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں اور میں نے انھیں ہجرت ہی کی نیت سے تیار کر رکھا ہے، چنانچہ آپ نے آنحضرتؐ کو ایک اونٹنی جس کا نام ”الحبباء“ تھی، دے دی۔ دونوں حضرات سواری پر کودا رہے اور غار، یہ غار نور پہاڑی کا تھا، میں روپوش ہو گئے۔ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ جو عبداللہ بن طفیل بن سخرہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے والدہ کی طرف سے بھائی تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک دودھ شیشی

وَ ذُكُوَانٍ وَ بَنِي لُجَيَّانٍ وَ عُصَيَّةَ
النَّبِئِينَ عَصَوْا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنِي حَبَابُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُمَاةٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَمَا
مُطْعِنُ حَرَامِ بْنِ لِيحَانَ وَ كَانَ خَالَهُ كَيُذَوَّرُ
مِنْ مَعُونَةٍ قَالَ بِأَلَمْ هَلْكَ أَفْضَعُهُ عَلَى
وَجْهِهِ وَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ وَ رَبِّ الْكُفَّةِ ۝

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ
الرُّذَى فَقَالَ لَهُ أَقِمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتَطْمَعُ أَنْ تُبْذَلَ لَكَ فَمَا كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ فِي
كَ رَجُوعًا ذَلِكُ قَالَتْ فَا تَنْظُرُكَ أَبُو بَكْرٍ
فَا تَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ يَوْمٍ مُطَهَّرًا فَا تَذَاةُ فَقَالَ أَخْرِجْ مِنْ عِنْدِي
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ أَشْعَرَتَا
أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ الصُّحْبَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ الصُّحْبَةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي
فَا قَتَانٌ قَدْ كُنْتُ أَغْدُ ذَهُمَا لِلْخُرُوجِ
فَا عَطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِحْدَاهُمَا وَ هِيَ الْحَبَابُ فَكَرَبْنَا فَانْطَلَقَا
حَتَّى أَتَيْنَا الْغَارَ وَ هُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَى بَيْنَهُمَا
فَمَا كَانَ قَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ عَنْدَهُمَا لِعَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْرَةَ أَحَدِ عَائِشَةَ لِيُصْبِحَ

والی ادلتی حتی تو عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ صبح و شام رعام موشیوں کے ساتھ) اسے چرانے لے جاتے تھے اور رات کے آخری حصہ میں آنحضرتؐ کو اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تھے (غارتوں میں آپ حضرات کی خوراک اسی کا دودھ تھی، اور پھر اسے چرانے کے لیے لے کر روانہ ہو جاتے تھے، اس طرح کوئی چرواہا اس راڈ پر مطلع نہ ہو سکا۔ پھر جب آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ غار سے نکل کر روانہ ہوئے تو پیچھے پیچھے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی پہنچتے۔ آخر دونوں حضرات مدینہ پہنچ گئے۔ بہتر معونہ کے حادثہ میں عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے تھے۔ ابو اسامہ سے روایت ہے، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ جب بہتر معونہ کے حادثہ میں قاری بھی بڑے شہید کئے گئے اور عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ قید کئے گئے تو عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انھوں نے ایک لاش کی طرف اشارہ کیا۔ عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ یہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس پر عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ شہید ہو جانے کے بعد ان کی لاش آسمان کی طرف اٹھالی گئی، میں نے اوپر نظر اٹھائی تو لاش آسمان اور زمین کے درمیان معلق تھی، پھر وہ زمین پر رکھ دی گئی و مشرکین کی دستبرد سے بچانے کے لیے ان شہداء کے متعلق بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (جبریل علیہ السلام نے) بتا دیا تھا۔ چنانچہ ان حضرات نے ان کی شہادت کی اطلاع صحابہؓ کو دی اور فرمایا کہ یہ تمھارے ساتھی شہید کے دیشے گئے ہیں اور شہادت کے بعد انھوں نے اپنے رب کے حضور میں عرض کی کہ اے ہمارے رب! ہمارے (مسلمان) بھائیوں کو اس کی اطلاع دے دیجئے کہ ہم آپ کے یہاں پہنچ کر کس طرح خوش اور مسرور ہیں اور آپ بھی ہم سے راضی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید کے ذریعہ) مسلمانوں کو اس کی اطلاع دے دی، اسی حادثہ میں عروہ بن اسامہ بن صلت رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے تھے (پھر زبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے جب تولد ہوئے) تو ان کا نام عروہ، انھیں عروہ بن اسامہ رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا گیا۔ منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی اس حادثہ میں شہید ہوئے تھے (اور زبیر رضی اللہ عنہ کے دوسرے صاحبزادے کا نام منذر انھیں کے نام پر رکھا گیا۔

وَكَا نَتْ رَا فِي مَكْرٍ مِّنْعَهٗ نَكَانَ يَوْمَ دُحْرٍ يَمَّا
وَقَيْدًا وَاعْلَاهُمْ وَيُصْبِرُ مَبْلَجًا
الْيَمِينَا شَحْدًا تَسْرَحُ فَنَدَا كَيْفَ تَنْ مِيه
أَحَدًا مِّنَ الرِّعَاءِ فَلَمَّا خَرَجَا خَرَجَ
مَعَهُمَا يُعْقِبَانِ حَتَّى حَتَا مَا الْمَدِينَةُ
عَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ لِيَوْمٍ مِّنْ مَّعُونَةٍ
وَعَبَّ أَيْ أُسَامَةَ قَالَ قَالَ مِشَارُ
بْنُ عُمَرَ وَهٗ فَاحْضَرْنِي أَيْ قَالَ لَمَّا
قُبِلَ السَّيْرُ بِيَوْمٍ مَّعُونَةٍ وَأُسْمُو
عُمَرُ بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمِيرُ قَالَ لَهُ
عَامِرُ بْنُ الطَّفِيلِ مَنْ هَذَا فَأَسَارَى
قَتِيلٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ أُمَيَّةَ
هَذَا عَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ فَقَالَ
لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رَفِيعٍ
إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى رَأَيْتُ لَدُنْظُرِي إِلَى
السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرُّدْصِ ثُمَّ
وَصَنِعَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَبَرَهُمْ فَنَحَا هُمُ
فَقَالَ إِنْ أَصْحَابُكُمْ فَنَدَا أُصِيبُوا
وَأَنَّهُمْ فَنَدَا سَأَلُوا رَبَّهُمْ فَقَالُوا
وَبَنَّا أَخْبَرْنَا إِخْوَانَنَا جَمًّا
رَضِينَا عَنْكَ وَرَضِينَا عَنْكَ فَخَبَرَهُمْ
عَنْهُمْ وَأُصِيبُ يَوْمَ مِثْلٍ
فِيهِمْ عُمَرُ وَهٗ بَنُ
أَسْمَاءُ بْنُ الصَّلْتِ تَشْمِي
عُمَرُ وَهٗ بِهِ وَمُنْدَرُ
بَنُ عُمَرُ وَهٗ

بِهِ

مُنْدَرُ وَهٗ

۱۲۶۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں سلیمان تیمی نے خبر دی، انھیں ابو مجاہد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعا قنوت پڑھی، اس دعا قنوت میں آپ نے رعل اور ذکوان کے لیے بد دعا کی۔ آپ فرمانے تھے کہ قبیہ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی و عصیان کیا۔

۱۲۶۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے آپ کے اصحاب کو بر معوضہ کے حادثہ میں شہید کیا تھا۔ تیس دن تک صبح کی نماز میں بد دعا کی تھی، آپ قبائل رعل بنو لحيان اور عصیہ کے لیے ان نمازوں میں بد دعا کرتے تھے، جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ چچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انھیں اصحاب کے بارے میں جو بر معوضہ کے حادثہ میں شہید کر دیئے گئے تھے، قرآن مجید کی آیت نازل کی، ہم اس آیت کی تلاوت کرتے تھے لیکن بعد میں وہ منسوخ ہو گئی تھی۔ (آیت کا ترجمہ) ”ہماری قوم کو پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے آگے ہیں۔ ہمارا رب ہم سے راضی اور خوش اور ہم بھی اس کے یہاں راضی اور خوش ہیں“

۱۲۶۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم احول نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے۔ میں نے پوچھا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے۔ میں نے عرض کی کہ کڑاں صاحب نے تو آپ ہی کے واسطے مجھے بتایا ہے کہ قنوت رکوع کے بعد ہے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھوں نے غلط کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینے تک قنوت پڑھی۔ آپ نے صحابہ کی ایک جماعت کو جو ”القرآن“ کے نام سے مشہور تھی اور جو بستر کی تلواریں تھے مشرکین کے بعض قبائل کے یہاں بھیجا تھا۔ مشرکین کے ان قبائل نے حضور اکرم کو ان

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي جَحْظَرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا مَدْعُوًا عَلَى رِغْلَيْهِ وَذِكْوَانَ وَفَعَلَ عُصِيَّةَ عَصِيَّةِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۝

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا نَبِيَّ أَهْلَ بَيْتِهِ بِمِثْرِ مَعْوِذَةٍ ثَلَاثِينَ مَبَاحًا حَتَّى مَدَّ عُنُقَهُ إِلَى رِغْلَيْهِ وَذِكْوَانَ وَعُصِيَّةَ عَصِيَّةِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۝ قَالَ أَنَسٌ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ مِثْرِ مَعْوِذَةٍ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى شَبَّخَ بَعْدَهُ بَلْعُوهَا فَمَنْ لَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِي غَنًا وَرَضِينَا عَنْهُ ۝

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقَنُوتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنَّ مَدْعُوًا أَخْبَرَنِي عَنْهُ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ قَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا مَدْعُوًا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يَقَالُ لَهُمُ الْقُرْآنُ وَهُمْ سَبْعُونَ رَحِلًا إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ

مِنْهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قَبْلَهُمْ فَظَهَرَ هُوَ لَكُمْ الَّذِينَ كَانَ مِنْهُمْ وَمِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَتَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهُ الزُّكُوفُ شَهْرًا أَيْ عَاوَا عَلَيْهِمْ -

باب ۴۹ غزوة الخندق وهي الأحزاب
كَانَ مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ كَانَتْ فِي شَوَّالِ سَنَةِ أَرْبَعٍ -

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِدْرِاهِيْلَ حَدَّثَنَا حَيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَاهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ فَلَمْ يَجْزِهِ وَغَزَاهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ - فَاحْبَا سَا -

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُونَ وَهُمْ مُنْقَلِبُ الثَّرَابِ عَلَى الْكَنَادِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَهْمُ وَلَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِمُهَاجِرِيكِ وَالْأَنْصَارِ -

۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُودُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمٍ عَنْ حَمِيدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي عِنْدِهَا بَارِدَةٌ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَيْنٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا يَبْهَمُ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُبُوحِ قَالَ أَلَسْتُمْ بِإِنِ الْعَيْشُ عَيْشُ الْآخِرَةِ

صحابہ کے بارے میں پہلے حفظ و امان کا یقین دلایا تھا، لیکن یہ لوگ صحابہ کی اس جماعت پر غالب آ گئے اور غدار کی، اور انھیں شہید کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی موقع پر رکوع کے بعد ایک مہینے تک تنوت پر تھی اور اس میں ان مشرکین کے لیے بد دعا کی تھی۔

۲۶۹ - غزوہ خندق، اس کا دوسرا نام غزوہ احزاب ہے موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ غزوہ خندق شوال سنہ ۳ میں ہوا تھا۔

۱۲۶۶ - ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے بیان کیا کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے آپ کو انھوں نے غزوہ احد کے موقع پر پیش کیا (تاکہ لڑنے والوں میں انھیں بھی شامل کر لیا جائے) اس وقت آپ چودہ سال کے تھے، تو آنحضرت نے انھیں اجازت نہیں دی تھی، لیکن غزوہ خندق کے موقع پر جب آپ نے ان حضوروں کے سامنے پیش کیا تو ان حضوروں نے اجازت دے دی۔ اس وقت آپ پندرہ سال کی عمر میں تھے۔

۱۲۶۷ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق میں تھے، صلی اللہ علیہ وسلم خندق کھود رہے تھے اور میں ہم اپنے کانڈھوں پر منتقل کر رہے تھے اس وقت ان حضوروں نے دعا کی، اے اللہ! آخرت ہی کی زندگی بس زندگی ہے۔ پس آپ انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمائیے۔

۱۲۶۸ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف تشریف لے گئے، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار سردی میں صبح سویرے ہی خندق کھود رہے ہیں، ان کے پاس ملازم نہیں تھے کہ ان کے بجائے وہ اس کام کو انجام دیتے، جب ان حضوروں نے ان کی اس مشقت، بھوک اور فاقہ کو دیکھا تو دعا کی اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے پس انصار اور مہاجرین کی

مغفرت کیجئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے جواب میں کہا ہم ہی جنہوں نے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اسے جہاد کا عہد کیا ہے، جب تک ہماری جان میں
جان ہے۔

۱۲۶۹۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
ہرین کے چاروں طرف مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں مصروف ہو
گئے اور مٹی اپنی پیٹھ پر منتقل کرنے لگے اس وقت وہ پیشتر بڑھ رہے
تھے ہم نے ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر عہد کیا، جب تک ہماری
جان میں جان ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے دعا کی، اے اللہ! بغیر تو صرف آخرت ہی کی حیر ہے، پس انصار
اور مہاجرین کو آپ برکت عطا فرما۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
ایک مٹھی جو آنا اور ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے ایسے روغن میں جس کا مزہ بھی بگڑ
چکا ہوتا ملا کر پکا دیا جانا، یہی ماحضر ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے رکھ دیا جانا،
صحابہ مبھوکے ہوئے، یہ ان کے حلق میں چپکتا تھا اور اس میں بدلہ بھی
ہوئی تھی۔

۱۲۷۰۔ ہم سے خلا دین یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد بن
ایمن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں جا رہی تھی
اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بیان فرمایا کہ ہم غزوہ خندق
کے موقع پر خندق کھود رہے تھے کہ ایک بہت سخت قسم کی چٹان سی ٹپکی،
جس پر کمال اور بھیاڑے کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا، اس لیے خندق کی
کھدائی میں رکاوٹ پیدا ہو گئی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کی کہ خندق میں ایک چٹان ٹپا رہی ہوگی
ہے۔ ان حضروں نے فرمایا کہ میں اندازتا ہوں چنانچہ آپ کھڑے ہوئے
اس وقت دھوک کی شدت کی وجہ سے آپ کا پیٹ پیچھے سے بندھا ہوا
تھا۔ تین دن سے ہمیں ایک دانہ بھی کھانے کے لیے نہیں ملا تھا۔ انھوں نے
نے کمال اپنے ہاتھ میں لی اور چٹان پر اس سے مارا چٹان (ایک ہی ضرب
میں) بالو کے ڈھیر کی طرح بہ گئی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے
گھر جانے کی اجازت عنایت فرمائیے (گھر آکر) میں نے اپنی بڑی سے
کہا کہ آج میں نے حضور اکرم کو (خافق کی وجہ سے) اس حالت میں دیکھا

فَاَعْنِزْ لِدَا نَصَارَ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوا مَحْبِبِينَ لَهُ
نَحْنُ السَّيِّئِينَ يَا بَعُودَا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجَهَادِ مَا يَقِيْنَا اَمِيْدًا
۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ
وَالْانَصَارُ يُخَفِّرُونَ الْحَنْدُ فِي حَوْلِ الْمَدِينَةِ
وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ
نَحْنُ السَّيِّئِينَ يَا بَعُودَا مُحَمَّدًا
عَلَى الْاِسْلَامِ مَا يَقِيْنَا اَمِيْدًا
ثُمَّ قَالَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يُجِيبُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَأَخِيرُ الْأَ
خِيرِ الْآخِرَةِ۔ فَأَبْرَكَ فِي الْأَنْصَارِ وَ
الْمُهَاجِرَةِ قَالَ لِيُتَوَّنَ بِلَ كَفَى مِنَ الشَّعِيرِ فَيُضَعُّ
لَهُمْ بِأَهَالِهِ سَبْعَةُ تَرَضُّعَ يَتَبَيَّنُ بِيَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمِ
جِيَاعٌ وَهِيَ تَشْتَعِلُ فِي الْخَلْقِ وَالْهَارِجِ مُشْتَبَةٌ
۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا خَلْدَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
ابْنُ أَمِيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ إِنَّا
بِیَوْمِ الْحَنْدِ فِي خَفِيرٍ فَعَرَضْتُ كُدَيْدَةً شَدِيدَةً
فَجَاءَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
هَلْ لَهَا كُدَيْدَةٌ عَرَضْتُ فِي الْحَنْدِ فَقَالَ
أَنَا نَزِلٌ ثُمَّ نَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ يَجْجِرُ وَ
لَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ رَدَدُوا وَقَدْ وَاثَقْنَا فَخَذْنَا
النَّاسَ بِمَنْطِقِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْوَلُ
فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا أَهِيلَ أَوْ أَهْلِيهِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْنِ لِي إِلَى الْبَيْتِ
فَقُلْتُ لِمَ رَأَيْتُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكَ
شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ
الْعَنَاقَ وَطَحَنْتِ الشَّعِيرَ حَتَّى حَقَلْنَا اللَّحْمَ

کہ صبر ہو سکا، کیا تھا رے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ انھوں نے بتایا کہ ہاں، کچھ جو ہیں اور ایک بکری کا بچہ ار میں نے بکری کے بچے کو بیک کیا اور میری بیوی نے جو پیسے۔ پھر گوشت کو کم نے ہانڈی میں رکھا رکھنے کے لیے، اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، انا گودھا جاچکا تھا اور گوشت چو لھے پر رکھنے کے قریب تھا حضور اکرمؐ سے میں نے عرض کی، گھر کھانے کے لیے مختصر سی چیز تیار ہے، یا رسول اللہ! آپ اپنے ساتھ ایک دو آدمیوں کو لے کر تشریف لے چلیں، اہل حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کتنا ہے؟ میں نے آپؐ سے سب کچھ بتا دیا۔ اہل حضورؐ نے فرمایا کہ بہت ہے اور نہایت عمدہ و طیب۔ اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دو کہ چو لھے سے ہانڈی نہ اتاریں اور نہ تنور سے روٹی نکالیں، میں ابھی آ رہا ہوں۔ پھر صحابہؓ سے فرمایا کہ سب لوگ چلیں۔ تمام انصار اور مہاجرین تیار ہو گئے۔ جب جابر رضی اللہ عنہ گھر میں پہنچے تو اپنی بیوی سے انھوں نے کہا، اب کیا ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام مہاجرین و انصار کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ انھوں نے پوچھا، اہل حضورؐ نے آپؐ سے کچھ پوچھا بھی تھا؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں۔ اہل حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اندر داخل ہو جاؤ، لیکن ارحام نہ ہرنے پائے اس کے بواہل حضورؐ روٹی کا چوراکہ نے لٹکے اور گوشت اسی پر ڈالنے لگے، ہانڈی اونٹنوں و دونوں ڈھکے ہوئے تھے۔ اہل حضورؐ نے اسے لیا اور صحابہؓ کے قریب کر دیا۔ پھر آپؐ نے گوشت اور روٹی نکالی، اس طرح آپؐ برابر روٹی چوراکہ کرتے جاتے اور گوشت اس میں ڈالتے جاتے، یہاں تک کہ تمام صحابہؓ رضہ شکم سیر ہو گئے اور کھانا باقی بھی بچ گیا۔ آخر میں اہل حضورؐ نے جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی سے فرمایا کہ اب یہ کھانا تم خود کھاؤ اور لوگوں کے یہاں حدیث میں بھیجو، کیونکہ آج کل لوگ قحوظاً قریب میں مبتلا ہیں۔

۱۲۶۱ - مجھ سے عمر دین علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، انھیں حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی، انھیں سعید بن میں نے خبر دی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپؐ نے بیان کیا کہ جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے محسوس کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی جھوک میں مبتلا ہیں۔ میں فوراً اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا، کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میرا خیال ہے کہ حضور اکرمؐ انتہائی جھوک میں

فِي السُّبُرَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجَبِينَ قَدْ انْكَسَرَتِ السُّبُرَةُ بَيْنَ الرَّثَا فِي قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْفَجَ فَقُلْتُ طَعِمْتُ لِي فَقُمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَرِهُوا فَذَكَرْتُ لَهُمْ قَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْتُ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُورِ حَتَّى آتِي فَقَالَ قَوْمُوا فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ وَجِئْتُ بِهَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَأَلْتُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوا وَلَا تَصَا غَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُجَبِّدُ السُّبُرَةَ وَالتَّنُورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَتَكُونُ بَزْلُ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَكُونُ حَتَّى سَتَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ صَلَّى هَذَا وَ أَهْدَى فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَتَاعَةٌ

۱۲۶۱ - حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ شَمْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُجَبِّدُ السُّبُرَةَ وَالتَّنُورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَتَكُونُ بَزْلُ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَكُونُ حَتَّى سَتَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ صَلَّى هَذَا وَ أَهْدَى فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَتَاعَةٌ

مبتدا ہیں۔ میری بڑی ایک ہتھیار لکال کر لائیں جس میں ایک صاع جوڑے تھے گھر میں ہمارا ایک بکری کا بچہ بھی بندھا ہوا تھا۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بڑی نے جو کوچلی میں بیٹا۔ جب میں ذبح سے فارغ ہوا تو وہ بھی جو پیس چکی تھیں۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں کر کے ہانڈی میں رکھ دیا اور آل حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میری بڑی نے پہلے ہی تنبیہ کر دی تھی کہ حضور اکرمؐ اور آپؐ کے صحابہ رض کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا یعنی جتنا کھانا ہے، کہیں اس سے زیادہ آدمیوں کو لے کر چلے آؤ، چنانچہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپؐ کے کان میں یہ عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بچہ ذبح کر لیا ہے اور ایک صاع جوڑے میں لے میں جو ہمارے پاس تھے، اس لیے آپؐ دو ایک صحابہؓ کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں لیکن حضور اکرمؐ نے بہت بلند آواز سے فرمایا اے اہل خندق! جا رہے تھے اسے لیے کھانا تیار کر دیا ہے بس اب سارا کام چھوڑ دو اور جلدی چلے جاؤ۔ اس کے بعد آل حضورؐ نے فرمایا کہ جب تک میں آنے جاؤں ہانڈی چولہے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹی پکانی شروع کرنا۔ میں اپنے گھر آیا، اور حضور اکرمؐ بھی صحابہؓ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے میں اپنی بڑی کے پاس آیا تو وہ مجھے برا بھلا کہنے لگیں میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا، میں نے حضور اکرمؐ کے سامنے عرض کر دیا تھا۔ آخر میری بڑی نے گندھا ہوا آٹا نکالا اور آل حضورؐ نے اس میں اپنے لعاب دہن کی آمیزش کر دی اور برکت کی دعا دی، ہانڈی میں بھی آپؐ نے حضورؐ کی آمیزش کی اور برکت کی دعا دی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اب روٹی پکانے والی کو بلاؤ، وہ میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ہانڈی سے نکالے لیکن چولہے سے ہانڈی نہ اتارنا صحابہؓ کی تعداد ہزار کے قریب تھی، میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ اتنے ہی کھانے کو سب نے رشکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔ جب تمام حضرات واپس آئے تو ہماری ہانڈی اسی طرح اب رہی تھی جس طرح شروع میں تھی اور آٹے کی روٹیاں برابر پکائی جا رہی تھیں۔

۱۲۷۲۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہؓ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بنہ حدیث بیان کی، ان سے ہشام بنہ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ روایت (جسب مشرکین تمہارے بالائی علاقہ سے

عندک شیء خاری رأیت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمصاً شديداً فأخرجته إلى حيواتنا نبيهم صاعاً من شعيرة ولنا بهيمة كاجنة فذبحناها وطحننا الشعيرة ففرغنا إلى خدائنا وقطعناها في مبدعاً ثم ولت إلى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت صاعاً تفصحنی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامن معہ ففمنه فساروثة فقلت يا رسول اللہ ذبحنا بهيمة لنا وطحننا صاعاً من شعيرة كان عندنا فتعال انت ونفبر معك فصاح النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال يا اهل الخندق ان جابراً قد منع سورة فحي هلككم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلن بؤمناكم ولا تجيزن عجيبكم حتى اخرجت فحنت وصاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فيقوم الناس حتى جئت امرأتی فقلت بك وبك فقلت قد فعلت الذي قلت فأخرجت لنا عجينة فبصق فيه وبارك ثم عمداً إلى بؤمنا فبصق فيه وبارك ثم قال اذعوا خازنة فلتخبرنني واذن حي من بؤمناكم ولا تنزلوها وهما ألف فاقسم بالله لئن اكلوا حتى تركوا وانحرفوا وان بؤمنا لتغظ كما هي وان عجيبنا لبخبر كما هو۔

۱۲۷۲۔ حدیثی عثمان بن ابی شیبہؓ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بنہ حدیث بیان کی، ان سے ہشام بنہ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ روایت (جسب مشرکین تمہارے بالائی علاقہ سے

مِنْكُمْ وَإِذْ مَنَعْتُكَ الْبَصَارَ قُلْتُ
كَانَ ذَلِكَ جَوْهَرًا خَضَقَ -

بنو بن بن

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النَّبَاءِ قَالَ كَانَ
الْبَيْتُ مَلَكًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ الثَّرَابَ كُلَّ يَوْمٍ الْخَنْدَقَ
حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ أَوْ اغْبَرَ بَطْنَهُ يَقُولُ -

وَاللَّهُ لَوْلَا اللَّهُ مَا أَهْنَدُنَا
وَلَا نَقَصَنَا فَنَا وَلَا صَلَبُنَا

فَأَنزَلْنَا سَبْعِينَ عَشْرَ عَلَيْنَا
وَكُنَّ الْأَقْدَامُ إِمَامًا فَتِينَا
إِنْ أَرَادُوا فَتَنَنَا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فَتَنَنَا أَبْنَا

وَسَمِعَ بِهَا مَوَدَّةَ أَبْنَا أَبْنَا

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ الْحَكَمِ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُ بِالضَّبَاوِ
أَهْلَكَ عَادِيًّا يَالِدَ الْبُورِ -

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا
شُرَيْحُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
بَنْدٍ يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ أَبِي إِسْحَاقَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ عَجَزْتُ كَمَا كَانَ
يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَخَذْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمِيَّةً يَنْقُلُ
مِنْ ثَرَابِ الْخَنْدَقِ حَتَّى وَاسَى عَنِي
الْغُبَارُ حَلْدَةً بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيرًا
الشَّعْرِ فَمَعَهُ يَوْمَ حُجْرٍ بِكَلِمَاتِ بْنِ دَوَّاحَةَ
وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ الثَّرَابِ يَقُولُ -

اور تمہارے نشیبی علاقہ سے تم پر چڑھ آئے تھے اور جب آنکھیں چکا چوند ہو
گئی تھیں اور دل حلق تک آگئے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ
آیت غزوہ خندق کے واقعہ کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

۱۲۴۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ غزوہ خندق کے موقع پر (خندق کی کھدائی کے وقت) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اٹھا اٹھا کر لارہے تھے، یہاں تک کہ آپ کا بطن مبارک غبار
سے اٹ گیا تھا۔ ان حضورؐ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے۔

”خدا کی قسم، اگر خدا نہ ہوتا تو ہمیں سیدھا راستہ دیتا، نہ ہم صدقہ کرتے
نہ نماز پڑھتے، پس آپ ہمارے دلوں پر سکینت و طمانیت نازل کیجئے اور
اگر ہماری مدد بھیجے تو ہمیں ثابت قدمی عنایت فرمائیے، جو لوگ
ہمارے خلاف چڑھ آئے ہیں، جب یہ کوئی فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان کی
نہیں مانتے، ”اَبْنَا اَبْنَا“ ہم ان کی نہیں مانتے، ہم ان کی نہیں مانتے
پر آپؐ کی آواز بلند ہو جاتی۔

۱۲۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا۔ ان سے حکم نے حدیث بیان
کی، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، پر دوا ہوا کہ ذریعہ میری مدد کی گئی اور قوم عادی پھوٹا
ہوا سے ہلاک کر دی گئی تھی۔

۱۲۴۵۔ مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلم
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ
مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا
کہ میں نے برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ حدیث بیان کرتے تھے
کہ غزوہ ازاب یعنی غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
میں نے دیکھا کہ خندق کے اندر سے آپ بھی مٹی اٹھا اٹھا کر لارہے ہیں،
حضورؐ کو مٹی کے بطن مبارک کی جلد مٹی سے آٹ گئی تھی، آپؐ کے رسیٹنے
سے پیٹ تک اٹھنے بالوں کی ایک لکیر اٹھتی میں نے خود سنا کہ اہل حضورؐ
ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے رجز یہ اشعار مٹی منتقل کرنے ہوئے پڑھ رہے
تھے، آپؐ کی زبان مبارک پر ان کے یہ اشعار جاری تھے۔

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا هُنَا بَنِي
وَلَا نَمَدْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَمَا شِئْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَوَثَّقْتَ أَلْقَامَنَا رَقِيْنَا
إِنَّ الْأُولَى مَتَدَّ بَعُوَا عَلَيْنَا
وَرَأَى أَرَادُوا فِئْنَةً أَمِينَا

قَالَ ثُمَّ بَيَّنَّ صَوْنَهُ بِأَخْبَرَهَا

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا ثِيَابُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِيَّارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ قَالَ أَذَلُّ كَيْدٍ مِنْ شَيْءٍ
يَوْمَ الْخَنْدَقِ -

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَيْشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَالِمٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَآخِبُونِي ابْنُ طَارِسٍ
عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسَوَاتُهَا تَنْطَفُ
قُلْتُ تَنَا كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَكْرَنُ
فَكَمْ يَجْعَلُ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتْ أَلَيْسَ
فَأَتَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشَى أَنْ يَكُونُ فِي
اِخْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَكَمْ تَدْعُهُ حَتَّى
ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَقَّيْنَا النَّاسُ خَطَبَ مَعُودِيَّةً
قَالَ مَنْ كَانَ يَرِيدُ أَنْ يَبْكُكُمْ فِي هَذَا
الْأَمْرِ فَلْيَطْبِعْ لَنَا قَوْلَهُ فَلَمَّا نَحْنُ أَحَقُّ
بِهِ مِنْهُ دَمِنْ أَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ
مُسْلَمَةَ فَهَلَا أَحَبُّنُهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
فَكَلَّمْتُ حَبِيبِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ
أَحَقُّ بِطَلَاةِ الرَّحْمَةِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ
وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ

”اے اللہ! اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا، ہم مدد
کرتے نہ ملنا پڑتے، پس ہم پر اپنی طرف سے سکینت و طمانیت
نازل فرمائیے اور اگر ہماری مڑ مڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدمی
عنایت فرمائیے۔ یہ لوگ ہمارے خلاف چڑھ آئے ہیں جب
ہم سے کوئی فتنہ چاہتے ہیں (یعنی یہ کہ ہم اسلام کو چھوڑ دیں)
تو ہم ان کی نہیں سنتے، یہ بیان کیا کہ آل حنفزہ آخری کلمات کو
کھینچ کر پڑھتے تھے۔“

۱۲۷۶۔ مجھ سے عبد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے
عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے، آپ عبد اللہ بن دینار
کے صاحبزادے ہیں، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں میں نے شرکت کی، وہ
غزوہ خندق ہے۔

۱۲۷۷۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے
خبر دی، انھیں معمر بن راشد نے، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے اور ان
سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ اور معمر بن راشد نے بیان کیا کہ مجھے
ابن طارِس نے خبر دی، ان سے عکرمہ بن خالد نے اور ان سے ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گیا تو
ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے۔ میں نے ان سے
کہا کہ مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کی جو کیفیت ہے وہ آپ بھی دیکھ رہی
ہیں (یعنی علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے اختلافات اور جنگیں اور مجھے
حکومت کے معاملات میں کوئی عمل دخل حاصل نہیں ہے) حفصہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا کہ مسلمانوں کے اجتماع میں جاؤ، لوگ تمہارا انتظار کر رہے
ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا موقع پر نہ پہنچنا مزید اختلافات اور تشدد
کا سبب بن جائے۔ آخر حفصہ رضی اللہ عنہا کے اصرار پر عبد اللہ رضی اللہ
عنه گئے پھر جب لوگ وہاں سے چلے گئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ
دیا اور کہا کہ خلافت کے مسئلے پر جسے گفتگو کرنی ہو وہ ہمارے سامنے آکر
گفتگو کرے، یقیناً ہم اس سے (اشارہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا)
زیادہ خلافت کے حقدار ہیں اور اس کے باپ سے بھی زیادہ! حبیب بن
مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس پر کہا کہ آپ نے وہیں اس

صَلَمَةُ حَفَرِيٍّ بَيْنَ الْجَمْعِ
وَسَفِيكَ السَّامَ وَحُمَلُ
عَبِيٍّ عَزِيدُ ذَلِكَ فَكَذُوتُ
مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجَنَانِ
ثَالِ حَبِيبُ حَفِظَتْ
وَعَصَمَتْ ثَالِ
مَحْمُودُ عَنْ
عَبْدِ الرَّزَاقِ
وَلَوْ
سَاتِقَا :-

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَعَزُّ وَهُمْ
وَلَا يَنْزُ وَنَا :-

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبِيُّ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ سَمِعْتُ
أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ
مُحَمَّدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ أَحْبَبَى الْأَحْزَابُ
عَنْهُ الرِّدْنَ نَعَزُّ وَهُمْ وَلَا يَنْزُ وَنَا
عَنْ نَسِيرٍ إِلَيْهِمْ :-

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا
هَيْثَمُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
يُبُوتَهُمْ وَتَبَوَّرَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَوةِ
الرُّسُلَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ :-

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا النَّمِيطِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ

کا جواب کہول نہیں دیا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسی وقت اپنا
دامن سمیٹ لیا تھا اور ارادہ کر چکا تھا کہ ان سے کہوں کہ آپ سے زیادہ
خلافت کا مستحق وہ ہے جس نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام
کے لیے جنگ کی جتنی بہنیں پھر میں ڈرا کہ کہیں میری اس بات سے مسلمانوں میں
اختلاف کی خلیج اور وسیع نہ ہو جائے اور غزوہ نری ہو جائے احد میری
بات کا مطلب میری منشا کے خلاف لیا جانے لگے، اس کے بجائے مجھے
وہ نعمتیں یاد آگئیں جو اللہ تعالیٰ نے (ممبر کرنے والوں کے لیے) جنوں
میں تیار کر رکھی ہیں۔ حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واقعی آپ محفوظ رہے
اور بچا لیے گئے۔ محمود نے عبدالرزاق کے واسطے سے (نسوانہا کے بجائے
لفظ) فرساتہا بیان کیا (چوٹی کے معنی میں)

۱۲۷۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان سے حدیث
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے سلیمان بن ضرور رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب کے موقع پر (جب کفار کا لشکر
ناکام واپس ہو گیا) فرمایا کہ اب ہم ان سے لڑیں گے آئندہ وہ ہم پر چڑھ کر
کبھی نہ آسکیں گے۔

۱۲۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم
نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابواسحاق
سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے سلیمان بن ضرور رضی اللہ عنہ سے سنا،
آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جب عرب
کے قبائل (جو غزوہ خندق کے موقع پر مدینہ چڑھ کر آئے تھے) ناکام
واپس ہو گئے تو ان حضور نے فرمایا کہ اب ہم ان سے جنگ کریں گے، وہ
ہم پر چڑھ کر نہ آسکیں گے بلکہ ہم ان پر فوج کشی کریں گے۔

۱۲۸۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے عبیدہ
نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا جس طرح ان کفار نے ہمیں صلاۃ وسطیٰ (نماز
عصر) نہیں پڑھنے دی اور سورج غروب ہو گیا، اللہ تعالیٰ بھی ان کی قبول اور
گھروں کو آگ سے بھر دے۔

۱۲۸۱۔ ہم سے کئی ابن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث

بیان کی ان سے کبھی نہ ان سے الرسول نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے موقع پر سورج غروب ہونے کے بعد (لوگ) واپس ہرٹے آپ کفار قریش کو راہبھا کہہ رہے تھے، آپ نے عرض کی، یا رسول اللہ! سورج غروب ہونے کو ہے اور میں عصر کی نماز اب تک نہیں پڑھ سکا (جنگ کی مصروفیات کی وجہ سے) اس پر آنحضرت نے فرمایا، خدا گواہ ہے، نماز تو میں بھی نہ پڑھ سکا، آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی بھان میں اترے۔ آل حضورؐ نے نماز کے لیے وضو کی ہم نے بھی وضو کی پھر عصر کی غانہ سورج غروب ہونے کے بعد چھپ چکی اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

۱۲۸۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، ان سے ابن منذر نے بیان کیا اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ احزاب کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں تیار ہوں۔ پھر آل حضورؐ نے پوچھا، کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ اس مرتبہ بھی زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں۔ پھر آل حضورؐ نے قبیلہ مرتبہ پوچھا کہ کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے اس مرتبہ بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس پر آل حضورؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

۱۲۸۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے اپنے لشکر اسلامي لشکر کو فتح دئی اپنے بندے کی مدد کی (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی) اور احزاب (قبائل) عرب کو تنہا مغلوب کیا (غزوہ خندق کے موقع پر) پس اس کے مقابلے میں کسی کی کوئی حیثیت نہیں۔

۱۲۸۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں فرزاری اور عبیدہ نے خبر دی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب (قبائل) کے لیے (غزوہ خندق کے موقع پر) بد دعا کی کہ اے اللہ! کتاب کے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ لَعْنًا مَا عَزَبَتْ الشَّمْسُ حَتَّى بَسَّ كُفَّادَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ مَا صَلَّيْتُهَا فَتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْحَانَ فَنَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ لَعْنًا مَا عَزَبَتْ الشَّمْسُ حَتَّى صَلَّيْتُ لَعْنَهَا الْمَغْرِبَ :-
۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُسْكِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَزَابِ مَنْ يَأْتِينَا يَخْبِرُنَا عَنْ قَوْمٍ فَقَالَ الرَّبِيبُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا يَخْبِرُنَا عَنْ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبِيبُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا يَخْبِرُنَا عَنْ قَوْمٍ فَقَالَ الرَّبِيبُ أَنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَجُلًا نَبِيَّ حَوَارِيٍّ وَإِنَّ حَوَارِيَّ الرَّبِيبِ :-

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَكَ إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِكَ لَهُ أَعَزَّ حُنْدُهُ وَذَوَّصَرَّ عِيسَاهُ وَغَلَبَ الْحَزَابُ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ :-

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْبَرَ النَّفْذَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

نازل کرنے والے جدی حساب لینے والے قبائل عرب کو شکست دیکھے
لے اللہ! انھیں شکست دیکھئے اور جھنجھوڑ دیکھئے۔

۱۲۸۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے
خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم اور نافع نے اور انھیں
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوے،
حج یا عمرے سے واپس آتے تو سب سے پہلے مین مرتبہ تکبیر کہتے، پھر
فراتے، تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک
اسی کے لیے ہے۔ حمد اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے
رب کے حضور میں سجدہ ریز اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے، اللہ نے
اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندہ کی مدد کی اور احزاب کو تنہا شکست دی
۲۹۸۔ غزوہ احزاب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

واپسی، پھر بنو قریظہ پر فوج کشی اور ان کا محاصرہ

۱۲۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جوں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خندق
سے واپس ہوئے اور ہتھیار اتار کر غسل کیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس
آئے اور کہا، آپ نے ہتھیار اتار دیئے، بخدا گواہ ہے، ہم نے ابھی ہتھیار نہیں
اتارے، ان پر فوج کشی کیجئے۔ آل حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کس پر؟
جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ان پر اور انھوں نے (یہود کے قبیلہ، بنو قریظہ کی طرف
اشارہ کیا، چنانچہ حضور اکرمؐ نے بنو قریظہ پر فوج کشی کی۔

۱۲۸۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث
بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ جیسے اب بھی وہ غبار میں دیکھ رہا ہوں جو جبریل علیہ السلام کے ساتھ سو
اور فرشتوں کی دھڑ سے قبیلہ بنو نضیم کی گلی میں اٹھاتا تھا، جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے خلاف کارروائی کی تھی۔

۱۲۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جریر
بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ احزاب سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنُذِلْ أَلْكِتَابِ سَيِّئِهِمُ الْحَيَابِ
أَهْزِمِ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ أَهْزِمْهُمْ وَزَلْزَلْهُمْ :-
۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْعَزْوِ أَوْ الْحَجِّ أَوْ
الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
أَيُّبُونَ نَافِعُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ
مَدَدَى اللَّهِ وَعُدَاةُ وَكُفَرَاءُ وَهَٰذَا الْأَحْزَابِ وَحْدَهُ۔

۲۹۸۔ مَرْجِعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْأَحْزَابِ وَفُتِحَ لِي بَنِي قُرَيْظَةَ وَفُتِحَ صَوْتُهُمْ :-
۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
فَالَتْ عَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَمَّا
جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَصَعْتَ
السِّلَاحَ وَاللَّهُ مَا نَزَعْنَاكَ فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ
فَالَيْ أَيْنَ قَالَ هَهُنَا وَاشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ
فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ :-
۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ
عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رَزَافٍ قَالَ
كَأَنِّي انْظُرْتُ إِلَى الْخُبَارِ سَاطِعًا فِي زَفَاقٍ بَيْنَ عَيْنَيْ
مُؤَكِّبِ جِبْرِيلَ حِينَ صَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَسْمَاءَ
حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نے فرمایا کہ تمام مسلمان عصر کی نماز بنو قریظہ تک پہنچنے کے بعد ہی ادا کریں (بنو قریظہ کی طرف جاتے ہوئے بعض حضرات رجو کچھ پیچھے رہ گئے ہوں گے) عصر کی نماز کا وقت راستے ہی میں ہو گیا۔ ان میں سے کچھ صحابہؓ نے کہا کہ ہم راستے میں نماز نہیں پڑھیں گے (کیونکہ آل حضورؐ نے بنو قریظہ میں نماز عصر پڑھنے کے لیے فرمایا ہے) اور بعض صحابہؓ نے کہا کہ آنحضورؐ کے ارشاد کا منشا وہ نہیں تھا۔ بعد میں ان حضورؐ کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ نے کسی نے عمل پر پکیر نہیں فرمائی (کیونکہ دونوں جاہلوں نے اپنی فہم کے مطابق ٹھیک عمل کیا تھا۔

۱۲۸۹۔ ہم سے ابن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی۔ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہؓ اپنے باغ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چند کھجور کے درخت متعین کر دیتے تھے (کہ اس کا بھل حضور اکرمؐ کی خدمت میں بدر کے طور پر بھیج دیا جاتے) یہاں تک کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے قبائل فتح ہو گئے (تو ان حضورؐ نے ان ہدایا کو واپس کر دیا امیر سے گھر والوں نے بھی مجھے اس کھجور کو، تمام کی تمام یا اس کا کچھ حصہ لینے کے لیے اس حضورؐ کی خدمت میں بھیجا۔ آنحضورؐ وہ کھجور ام امین رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی۔ اتنے میں وہ بھی اگئیں اور کچھ امیری گردن میں ڈال کر کہنے لگیں، قطعاً نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ بھل تھیں نہیں ملیں گے، اس حضورؐ مجھے عنایت فرما چکے ہیں، یا اسی طرح کے الفاظ انھوں نے بیان کیے۔ اس پر آل حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ تم مجھ سے اس کے بدلے میں اتنے لو (اور ان کا مال انھیں واپس کر دو) لیکن وہ اب بھی یہی کہتے جا رہے تھیں کہ قطعاً نہیں، خدا کی قسم۔ یہاں تک کہ آنحضورؐ نے انھیں امیر خیال ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس کا دس گنا دینے کا وعدہ فرمایا دھپرا انھوں نے مجھے چھوڑا، یا اسی طرح کے الفاظ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیے۔

۱۲۹۰۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے بیان کیا، انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر اس سے میں نماز کا وقت ہو جائے، پھر بھی نہ پڑھی جائے۔ بلکہ صرف بنو قریظہ تک پہنچنے میں محبت مطلوب تھی۔

وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ إِذْ حُزِبَ لَدَيْمَيْكَيْنِ أَحَدُ الْعَصْرَ إِذْ فِي بَيْتِي فَرِيطَةً فَأَذَرَ لِعَبْنِهِمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ وَقَالَ لَدَنْصَلِي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَثَالَ بَعْضُهُمْ مَلِ نَصَلِي لَمْ يَرِدْ مِثًا ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّ كَيْفٍ وَاحِدًا مِنْهُمْ -

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي اسْوَدٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الرَّحْبُ يُجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّخْلَاتِ حَتَّى أَتْنَاهُ فَرِيطَةً وَالتَّصْيِيرُ وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُوْنِي أَنْ أَقِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ التَّزْيِيءَ كَانُوا عَطَلُوْهُ أَوْ بَعْضُهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَغْطَا أَمْرًا أَيْمَنَ فَيَأْتِي أَمْرًا أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبُ فِي عَنْقِهَا تَقُولُ كَلَّا وَالتَّزْيِيءُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكُمْ وَفَذَكَرَ أَغْطَا نِيهَا أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالتَّزْيِيءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ كَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَاللَّهِ حَتَّى أَغْطَا هَا حَبِيبُ أَمَنَّهُ قَالَ عَشْرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ كَمَا قَالَ -

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

ابو امامہ سے سنا، بیان کیا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بنو قریظہ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر مہتیار ڈال دیئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ وہ گھر سے پر سوار ہو کر آئے۔ جب اس جنگ کے قریب ہوئے جسے آپ حضورؐ نے ناز پڑھنے کے لیے منتخب کر رکھا تھا تو اُن حضوروں نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کی تکویم کے لیے کھڑے ہو جاؤ، یا اُن حضوروں نے فرمایا (اپنے سے بہتر کی تکویم کے لیے کھڑے ہو جاؤ) اس کے بعد آپؐ نے ان سے فرمایا کہ بنو قریظہ نے آپ کو ثالث مان کر مہتیار ڈال دیئے ہیں چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ جتنے ان میں جنگ کے قابل ہیں، انھیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنالیا جائے۔ اُن حضوروں نے اس پر فرمایا کہ آپؐ نے اللہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا یا اُن حضوروں نے یہ فرمایا کہ فرشتہ (جبریل علیہ السلام) کے فیصلہ کے مطابق۔

۱۲۹۱ م۔ م سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن غیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقع پر سعد رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تھے، قریش کے ایک شخص، جہان بن عرفہ نامی نے ان پر تیر چلایا تھا اور وہ ان کے بازو کی رگ میں آگے لگا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مسجد میں ایک خیمہ نصب کر دیا تھا تاکہ قریب سے ان کی عیادت کرتے رہیں۔ پھر جب حضورؐ کو غزوہ خندق سے واپس ہونے اور مہتیار رکھ کر غسل کیا تو جبریل علیہ السلام آپؐ کے پاس آئے وہ اپنے سر سے غبار چھاڑ رہے تھے۔ انھوں نے آپؐ سے کہا، آپؐ نے مہتیار رکھ دیئے! خدا کی قسم، ابھی میں نے مہتیار نہیں آتا ہے ہیں، آپؐ کو ان پر فوج کتنی کرنی ہے۔ اُن حضوروں نے دریافت فرمایا کہ کن پر؟ تو انھوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ اُن حضوروں نے قریظہ تک پہنچے،

لے کر مدینہ ہجرت کے بعد حضورؐ کو صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے مختلف قبائل اور آس پاس کے دوسرے مشرک عرب قبائل سے معاہدہ امن و صلح کر لیا تھا لیکن یہودی بلالہ اسلام کے خلاف سازشوں میں لگے رہتے تھے۔ درپردہ تو ان کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی برابر ہوتی رہتی تھی، لیکن غزوہ خندق کے موقع پر جو انتہائی فیصلہ کن غزوہ تھا، جب مشرکوں کو اس میں شکست ہو گئی تو اُن حضوروں نے فرمایا تھا کہ اب کبھی انھیں ہم پر اس طرح چڑھ کر کئے کی بہت نہ ہوگی اس غزوہ میں خاص طور سے بنو قریظہ نے بہت کھل کر قریش کا ساتھ دیا تھا اور معاہدہ کی خلاف ورزی کی تھی۔ اس لیے غزوہ خندق کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ حکم فرمایا کہ انھیں اب مہلت نہ ملنی چاہیے۔

أَمَّا مَتَّى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَزَلَ أَهْلُ قَرْيَظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَقْبَلَ عَلَى حِمَابٍ فَلَمَّا دَفَى مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيْدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ فَقَالَ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ فَقَالَ تَقْتُلُ مَقَاتِلَهُمْ وَتَسْبِي ذَرَارِيَهُمْ قَالَ قَضَيْتُ بِكُمْ اللَّهُ وَرَبِّمَا مَالَهُ مَحْضَمُ الْمَلِكِ :-

۱۲۹۱ م۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يُحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْخُدْرِيُّ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ جَبَانُ بْنُ الْعَدْوِيِّ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِبَعْدُكَ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَنَحِمَ السَّلَاحَ وَاعْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْعَبَارِ وَقَالَ قَدْ وَصَّيْتُ السَّلَاحَ وَاللَّهُ مَا وَصَّيْتُ

أَخْرَجَ إِلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْنَى فَأَشَارَ إِلَى مَنِيٍّ قَرْنِطَةً فَأَتَاهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلُّوا عَلَى حُكْمِهِ فَزَدَ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ قَالَ خَارِئِي أَوْ حُكْمُ فِيهِمْ أَنْ قُتِلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسَبَّيَ النِّسَاءُ وَالذَّرِيَّةُ وَأَنْ تُقَسَّمْ أَمْوَالُهُمْ قَالَ هَاشِمٌ فَأَخْبَرَ فِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيَبَى أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُ مِنْ ذُو مِرٍّ كَذَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ خَارِئِي أَظُنُّ أَنَّكَ تَدْرِي وَضَعْتَ الْحَرْبَ مَبِينًا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبٍ قَرِيبٌ شَيْءٌ فَأَبْقِي لِحَضْرَتِي أُجَاهِدَهُ مِنْ ذِي مِرٍّ وَإِنْ كُنْتُ وَضَعْتُ فَأَخْرَجُهَا وَاجْعَلْ مَوَاقِفِي فِيهَا فَأَذْفَجَرْتُ مِنْ لَبَنِيهِمْ فَكَلِمَةً يَدْعُهُمْ وَفِي الْمُسْحِدِ خَيْمَةً مِنْ لَبَنِي غِفَارٍ إِلَّا أَلَامُ سَيْدٍ إِلَيْهِمْ فَتَأَوُّوْا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هَذَا الشَّيْءُ يَا قَيْنَانِ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا سَعَدٌ يَغْدُو وَجُرْهُدٌ دَمَا فَمَاتَ مِنْهَا رَضِي اللَّهُ عَنْهُ.

۱۲۹۲- حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ صَيْفَالِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَدْرِفٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ أَهْلِهِمْ أَوْ حَاجِهِمْ وَحَبْرِيْلُ مَعْلَقٌ وَمَنَاذِرُ بَرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ السَّكَاوِيِّ بْنِ عَارِظٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور انھوں نے اسلامی لشکر کے پندرہ دن کے سخت محاصرہ کے بعد احد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے۔ آل حسنور نے سعد رضی اللہ عنہ کو فیصلہ کا اختیار دیا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں کہ جتنے افراد ان کے جنگ کے تابع ہیں، قتل کر دیئے جائیں ان کی عورتیں اور بچے قید کر لئے جائیں اور ان کا مال تقسیم کر لیا جائے، ہشام نے بیان کیا کہ پھر مجھے میرے والد نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ سعد رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی تھی اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے کوئی چیز عزیز نہیں کہ میں تیرے راستے میں اس قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور انھیں ان کے وطن سے نکالا، لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کا سلسلہ آپ ختم کر دیں گے لیکن اگر قریش سے ہماری لڑائی کا کوئی بھی سلسلہ باقی ہے تو مجھے اس کے لیے زندہ رکھئے۔ یہاں تک کہ میں تیرے راستے میں ان سے جہاد کروں، اور اگر لڑائی کے سلسلے کو آپ نے ختم ہی کر دیا ہے تو پھر میرے زخموں کو پھر سے ہرا کر دیجئے۔ آپ کے زخم تقریباً ٹھیک ہونے لگے تھے اور اسی میں میری موت واقع کر دیجئے، چنانچہ سینہ پر ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا یہ مسجد میں قبیلہ بنو غفار کے کچھ صحابہ کا بھی ایک خیمہ تھا خون ان کی طرف بہہ کر آیا تو وہ گھبراتے اور انھوں نے کہا، اے اہل خیمہ! تمھاری طرف سے یہ خون ہماری طرف کیوں آ رہا ہے؟ دیکھا تو سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔ آپ کی وفات اسی میں ہوئی، فرضی اللہ عنہ وارضاه۔

۱۲۹۲- ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی، انھوں نے براہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مشرکین کی بھجور کرو، یا آل حسنور نے اس کے بجائے ”عاجم“ فرمایا، جبریل علیہ السلام تمھارے ساتھ ہیں، اور ابراہیم بن ملہان نے شیبانی کے واسطے سے اٹھا دیا ہے کہ ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنو قریظہ

سلسلہ ایک روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بیٹے ہوئے تھے۔ اتفاق سے ایک بھری آبی اور اس نے ان کے سینہ پر اپنا کھردھ دیا جس سے ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا۔

کے موقع پر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ مشرکین کی ہجو کرو، جبریلؑ تمہارے ساتھ ہیں۔

۴۹۹۔ غزوہ ذات الرقاع

اسی کا دوسرا نام غزوہ محارب حنفہ و بنی ثعلبہ بھی ہے جو قبیلہ غطفان میں سے تھے حضور اکرمؐ نے اس غزوہ میں مقام نخل پر پڑاؤ کیا تھا۔ یہ غزوہ غزوہ خیبر کے بعد بڑا سب کبوتر ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر کے بعد مدینہ آئے تھے (اور غزوہ ذات الرقاع میں ان کی شرکت رواترول سے ثابت ہے، اور عبداللہ بن رجاہ نے بیان کیا، انھیں عمران عطار نے خبر دی انھیں یحییٰ بن ابی کثیر نے، انھیں ابوسلمہ نے اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز خوف ساتویں (سال یا ساتویں غزوہ) میں پڑھی تھی یعنی غزوہ ذات الرقاع میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف دو قروں میں پڑھی تھی۔ اور یحییٰ بن سواد نے بیان کیا، ان سے زیادہ بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسوی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ محارب اور بنی ثعلبہ میں اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی تھی۔ اور ابن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے وہب بن کیسان سے سنا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذات الرقاع کے لیے مقام نخل سے روانہ ہوئے تھے، وہاں آپ کا قبیلہ غطفان کی ایک عات سے سامنا ہوا، لیکن کوئی جنگ نہیں ہوئی، اور چونکہ مسلمانوں پر کفار کے (اچانک حملے کا) خطرہ تھا اس لیے آل حضورؐ نے دو رکعت نماز خوف پڑھائی۔ اور زید بن سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذوالقروں میں شریک تھا۔

۱۲۹۳۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ابوربہ نے اور ان سے ابوسوی اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يَوْمَ قَرْيَةَ لِحْصَانَ ابْنِ ثَابِتٍ أَهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَهُ -

بَابُ ۴۹۹ غَزْوَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ

وَجِيءَ غَزْوَةً مُحَارِبَ حَنْفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غُطَفَانَ فَتَنَزَّلَ نَخْلًا وَ هِيَ تَعُدُّ خَيْبَرَ لِأَنَّ أَبَا مُوسَى جَاءَهُ تَعْدُ خَيْبَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْعَطَّارُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِقَةِ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ مِيزِي قَرِيٍّ وَقَالَ مَكْرُمٌ سَوَادٌ كُنْتُ زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبِ وَثَعْلَبَةَ وَقَالَ ابْنُ اسْحَقٍ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غُطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالًا وَأَخَافُ النَّاسَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيِ الْخَوْفِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرْدِ -

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ بَرْدَةَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى وَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

کے ساتھ ایک غزوہ کے لیے نکلے، ہم چھ ساتھی تھے اور ہم سب کے لیے قرعہ ایک اونٹ تھا جس پر کچے بعد دیگرے ہم سوار ہوتے تھے۔ رسید بن ابول اور بشتقت سفر کی وجہ سے ہمارے پاؤں پھٹ گئے تھے۔ میرے بھی پاؤں پھٹ گئے تھے، مانع بھی جھڑکتے تھے۔ چنانچہ ہم قدموں پر کپڑے کی ٹی باندھ کر چل رہے تھے اسی لیے اس کا نام ذات الرقاع پڑا، کیونکہ ہم نے قدموں کو پٹیوں سے باندھا تھا۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث تو بیان کر دی، لیکن پھر آپ کو اس کا اظہار اچھا نہیں معلوم ہوا، فرمانے لگے کہ مجھے یہ حدیث بیان نہ کرنی چاہیے تھی، آپ اصل میں پسند نہیں کرتے تھے کہ آپ کا کوئی عمل خیر لوگوں کے سامنے آئے۔

۱۲۹۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے زید بن رومان نے، ان سے صالح بن خوات نے، ایک ایسی صحابی کے حوالہ سے بیان کیا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں شرکت کی تھی، کہ حضور اکرم نے نماز خوف پڑھی تھی۔ اس کی صورت یہ ہوئی تھی کہ پہلے ایک جماعت نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی، اس وقت دوسری جماعت مسلمانوں کی دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی۔ آپ حضور نے اس جماعت کو جو آپ کے پیچھے صف میں کھڑی تھی، ایک رکعت نماز پڑھائی اور اس کے بعد آپ کھڑے رہے اس جماعت نے اس عرصہ میں اپنی نماز پوری کر لی اور واپس آکر دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے اس کے بعد دوسری جماعت آئی تو آپ حضور نے انہیں نماز کی دوسری رکعت پڑھائی جو باقی رہ گئی تھی اور رکوع و سجود کے بعد آپ قعدہ میں بیٹھے رہے۔ پھر ان لوگوں نے جب اپنی نماز جو باقی رہ گئی تھی پوری کر لی تو آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ اور معاذ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زبیر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام محل میں تھے پھر آپ نے نماز خوف کا تذکرہ کیا۔ امام مالک نے بیان کیا کہ نماز خوف کے سلسلے میں جتنی روایات میں نے سنی ہیں، یہ روایت ان سب میں زیادہ بہتر ہے۔ اس روایت کی متابعت لیث نے کی، ان سے ہشام نے، ان سے زید بن اسلم اور ان سے ناسم بن محمد نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنی النمار میں (نماز خوف) پڑھی تھی۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَحَدَّثَنَا كُفْرًا بَيْنَنَا بَعِيْرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقَبْتُ أَحَدَهُمَا وَنَقَبْتُ قَدَمَ مَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَكُنَّا نَلْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِصْرَقَ فَسَمِيتُ غَزَاةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْتَقِبُ مِنَ الْخِصْرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى يَهْدَا ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ أَنْ أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَدِيثِ بَنِي رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ شُجْبَةَ رَسُوْلٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ ذَاتَ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَّهَهُ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاسْتَوَى إِلَى نَفْسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّهَهُ الْعَدُوَّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاةِهِمْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاسْتَوَى إِلَى نَفْسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مَعَاذُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِفُ قَدْ كَرَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ الْعَاسِمَ بْنَ مَعْمَرٍ حَدَّثَهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ بَنِي النَّمَارِ۔

۱۲۹۵۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے ان سے صالح بن خوات نے، ان سے سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز خوف میں امام قنبر رو بہ کر کھڑا ہو گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ نمازیں پڑھ کرے گی، اس عرض میں مسلمانوں کی دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر کھڑی ہو گی، انھیں کی طرف رخ کیے ہوئے امام اپنے ساتھ والی جماعت کو پہلے ایک رکعت نماز پڑھائے گا۔ (ایک رکعت پڑھنے کے بعد) یہ جماعت کھڑی ہو جائے گی اور خود (امام کے بغیر) اسی جگہ ایک رکوع اور دو سجود کر کے دشمن کے مقابلہ پر جا کر کھڑی ہو جائے گی، جہاں دوسری جماعت پہلے سے موجود تھی۔ اس کے بعد امام اس دوسری جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائے گا اس طرح امام کی دو رکعت پوری ہو جائے گی اور یہ دوسری جماعت ایک رکوع اور دو سجدہ خود کرے گی۔

۱۲۹۶۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے صالح بن خوات نے اور ان سے سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۱۲۹۷۔ محمد سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، انھوں نے قاسم سے سنا، انھیں صالح بن خوات نے خبر دی اور ان سے سہل بن ابی حمزہ نے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

۱۲۹۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم بن زہری اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اطراف نجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ کے لیے گیا تھا، وہاں ہم دشمن کے آگے سے ہٹ کر کھڑے ہوئے اور ان کے مقابلے میں صف بندی کی۔

۱۲۹۹۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن زریح نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمْدَةَ شَايَحِي بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَخُذُّهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ وَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ مَعَهُ رَكْعَةٌ ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ بِأَنفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ الْأُولَى فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَا شَيْءَ بَيْنَهُمَا وَلَا يَسْجُدُونَ وَلَا يَسْجُدُونَ وَنَ سَجَدَتَيْنِ

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمْدَةَ شَايَحِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِحُ بْنُ عَبْدِ عُمَرَ قَالَ عَزَّوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ بَيْتِ خَزَائِمَةَ الْعَدُوِّ وَفَصَفْنَا لَهُمْ

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمْدَةَ شَايَحِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زُرَيْحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَحَدِي
الْعَاطِفَيْنِ وَالطَّائِفَةِ الْخَرِي
مَوَاجِهَتَا الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فِي
مَقَامٍ امْتَحَابِهِمْ خِجَاءً أُولَئِكَ فَصَلَّى
بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ
قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رُكْعَتَهُمْ وَقَامَ
هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رُكْعَتَهُمْ -

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ سَنَانٍ وَأَبُو سَلَمَةَ
أَنْ حَابِرًا أَخْبَرَنَا أَنَّ عَزَامَةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ رُكْعَةٍ -

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا آدِيُّ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَيَّانَ بْنِ أَبِي سَلَانَ الدَّوْلِيِّ
عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَزَامَةَ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ
رُكْعَةٍ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَضَى مَعَهُ فَأَذْرَكَهُمْ الْقَائِمُ
فِي وَادٍ كَثِيرٍ الْعِصَاهُ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ
فِي الْعِصَاهُ يَسْتَرْخِلُونَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ
سُومَةٍ فَقَلَقَ بَيْنَهُمَا سَيْفٌ قَالَ حَابِرُ
فَمِنْهُ نَوْمَةٌ نَوْمَةٌ ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا جِئْنَا فَإِذَا
عِنْدَكَ أَعْرَابِي حَابِرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ
فَمَا سَتَيْتُ قَطُّ وَهُوَ فِي مِثْبَهِ صَلَاتِنَا فَقَالَ لِي مَنْ
يَبْنَعُكَ مِثْبَهِ قُلْتُ اللَّهُ فَمِمَّا هُوَ جَابِرٌ ثُمَّ لَمْ

علیہ وسلم نے ایک جماعت کے ساتھ نماز دخول پڑھی اور دوسری جماعت
اس عرصہ میں دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی پھر یہ جماعت جب اپنے
دوسرے ساتھیوں کی جگہ نماز پڑھ کر اچلی گئی تو دوسری جماعت آئی
اور آنحضرتؐ نے انھیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔ اس کے بعد آپ
نے اس جماعت کے ساتھ سلام پھیرا۔ آخر اس جماعت نے کھڑے ہو
کر اپنی ایک رکعت پوری کی اور پہلی جماعت نے بھی کھڑے ہو کر اپنی
ایک رکعت پوری کی۔

۱۳۰۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث
بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سنان اور ابوسلمہ نے
حدیث بیان کی اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اطراف نجد میں غزوہ کے لیے گئے تھے۔

۱۳۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی
نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے محمد بن ابی عتیق نے،
ان سے ابن شہاب نے ان سے سنان بن ابی سنان دؤلی نے،
انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اطراف نجد میں غزوہ کے لیے گئے تھے۔ پھر جب آل حضورؐ واپس آئے
تو آپ بھی واپس ہوئے۔ قبیلہ کا وقت ایک وادی میں آیا، جہاں ببول
کے درخت بہت تھے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں اتر گئے،
اور صحابہ و رشتہوں کے ساتھ اسے لیے پوری وادی میں پھیل گئے حضور اکرم
نے بھی ایک ببول کے درخت کے نیچے قیام فرمایا اور اپنی تلوار اس درخت
پر لٹکا دی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بھی تھوڑی ہی دیر میں سونے
ہوئے ہوئی تھی کہ آل حضورؐ نے ہمیں لپکارا۔ ہم جب خدمت میں حاضر ہوئے
تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا، آل حضورؐ نے فرمایا کہ اس شخص
نے میری تلوار (مجھ پر) کھینچ لی تھی۔ میں اس وقت سویا ہوا تھا، میری آنکھ کھلی تو
سنی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے مجھ سے کہا، تمہیں میرے ہاتھ سے
آج کون بچائے گا، میں نے کہا کہ اللہ! اب دیکھو یہ بیٹھا ہوا ہے حضور
اکرمؐ نے اسے پھر کوئی سزا نہیں دی۔ اور ابان نے کہا کہ ہم سے بھی بن ابی کثیر
نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع میں تھے۔ پھر ہم

يَعَاذُكَ رَبُّنَا مِنْكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
 أَبَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
 جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِبَادِيَةِ الرَّقَامِ فَإِذَا آتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ
 تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ
 نَجْلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَعْلِقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ خَافَتِي
 قَالَ لَقَدْ قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللَّهُ فَخَفَدَا
 أَمْعَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقِمَّتِ
 الصَّلَاةُ فَكُنْتُ بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا
 وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْآخَرَى رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِغُلَامٍ رَكَعَتَيْنِ
 وَقَالَ مَسْدُودٌ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ أَنَّ
 غُورَثَ بْنَ الْحَارِثِ وَقَاتِلَ ذِيئَابَةَ الْحَارِثِ خَصِمَتَا
 قَالَ أَبُو الزَّكَاكِيِّ عَنْ جَابِرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ
 فَصْلِي الْخَوْفَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً خُذْتُ صَلَاةَ الْخَوْفِ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو
 هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مَرْحَبٍ
 بَابِهَا غَزْوَةٌ وَكَانَ بَيْنِي الْمُسْطَلِقُ مِنْ خَلْفَةٍ
 وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُتَرَسِّلِينَ -

قَالَ بَنُو إِسْحَاقَ وَذَلِكَ سَنَةُ سِتٍّ وَقَالَ

ایک ایسی جگہ آئے جہاں نہایت گھنے سایہ کا درخت تھا۔ وہ درخت ہم نے آل
 حضور کے لیے مخصوص کر دیا تاکہ آپ و آل آرام فرمائیں۔ بعد میں مشرکین میں
 سے ایک شخص آیا، آل حضور کی تلوار درخت سے ٹک رہی تھی۔ اس سنفہ
 تلوار آل حضور پر چھینچ لی اور پوچھا، تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آل حضور نے فرمایا کہ
 نہیں۔ اس پر اس نے پوچھا، آج میرے ہاتھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ آل
 حضور نے فرمایا کہ اللہ! پھر مجھ بڑے اسے ڈانڈا دھمکایا۔ اور نماز کی اقامت
 بھی گئی نماز خوف کی تو آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ایک جماعت کو
 دو رکعت نماز پڑھائی جب وہ جماعت راکھ حضور کے پیچھے سے ابٹ
 گئی تو آپ نے دوسری جماعت کو بھی دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس طرح نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعت نماز ہوئی، لیکن مقتدیوں کی صرف دو دو
 رکعت۔ اور مسدود نے بیان کیا، ان سے ابو عوانہ نے ان سے ابو ہریرہ نے
 کہ اس شخص کا نام جس نے آپ پر تلوار چھینچی تھی (غورث بن حارث) تھا۔
 اور آل حضور نے اس غزوہ میں قبیلہ محارب حنفہ سے جنگ کی تھی۔ اور
 ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ مقام نخل میں تھے تو آپ نے نماز خوف پڑھی۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف غزوہ نجد
 میں پڑھی تھی۔ یہ یاد رہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور اکرم کی خدمت میں
 (سب سے پہلے) غزوہ خیبر کے موقع پر چار رکعت پڑھے تھے۔

۵۰۰ - غزوہ بنی المصطلق - یہ غزوہ قبیلہ بنو خزاعہ سے ہوا تھا

اس کا دوسرا نام غزوہ مُرْسِیْع ہے۔

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ یہ غزوہ سنہ ۸ھ میں ہوا تھا۔ اور یحییٰ بن

سلمہ اس روایت سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مسلک کی تائید ہوتی ہے کہ فرض نماز نفل نماز پڑھنے والے امام کی اقتداء میں پڑھی جا
 سکتی ہے۔ کیونکہ مجاہدوں کی یہ جماعت سفر میں تھی اور سفر میں چار رکعت فرض نماز صرف دو رکعت باقی رہ جاتی ہے۔ روایت سے یہ
 معلوم ہوتا ہے کہ فرض نماز صرف دو رکعت تھی۔ آل حضور نے چار رکعت پڑھی جس میں سے دو رکعت یقیناً نفل تھی اور فرض پڑھنے والے صحابہ
 نے اگر اس میں آپ کی اقتداء کی لیکن محدثین احناف نے لکھا ہے کہ اس روایت کا تعلق بھی اسی واقعہ سے ہے جو سہیل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت
 میں بیان ہوا لیکن راوی واقعات کے بیان کرنے میں بہت سے امور کو نظر انداز بھی کر دیتا ہے۔ چونکہ آل حضور نے پہلی جماعت کے بعد انتظار کیا
 اور جب یہ جماعت اپنی نماز پوری کر کے چلی گئی تو آپ نے دوسری جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائی اور ان کے ساتھ سلام پھیرا، اس لیے راوی نے
 آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چار رکعت کی نسبت کی، کیونکہ دونوں جماعتوں نے مجموعی طور پر جب چار رکعت پوری کر لیں تب آل حضور نے سلام
 پھیرا تھا۔ سہیل رضی اللہ عنہ کی روایت میں حدیث اسی طرح بیان ہوئی ہے۔

عقبہ نے بیان کیا کہ سترہ میں۔ اور نعمان بن راشد نے زہری
کے واسطے سے بیان کیا کہ واقعہ انک غزوہ مرسیع میں پیش
آیا تھا۔

۱۳۰۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل بن جعفر
نے خبر دی، انھیں ربیع بن ابی عبد الرحمن نے، انھیں محمد بن یحییٰ بن حیان نے
اور ان سے ابو حیر نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ اندر موجود تھے۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور غزل کے متعلق
ان سے سوال کیا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
غزوہ بنی المصطلق کے لیے نکلے، اس غزوہ میں ہمیں کچھ عرب کے قیدی
ملے۔ جن میں عورتیں تھیں، پھر اس سفر میں ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی
اور تنہائی جیسے کاٹنے لگی، دوسری طرف ہم غزل کرنا چاہتے تھے، تاکہ ان
عورتوں سے بچہ نہ پیدا ہو، پہلا ارادہ یہی تھا کہ غزل کر لیں گے لیکن پھر ہم
نے سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں، آپ سے پوچھ کر غزل
کرنا مناسب نہ ہوگا۔ چنانچہ ہم نے اس حضورؐ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ
نے فرمایا کہ اگر تم غزل نہ کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں، کیونکہ قیامت تک جو جان
وجود میں آنے والی ہے وہ ضرور اگر مرد ہے گی۔

۱۳۰۳۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث
بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان
سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ نجد کی طرف غزوہ کے لیے گئے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو آپ ایک
داوی میں پہنچے جہاں ببول کے درخت بکثرت تھے، ان حضورؐ نے گھنے
درخت کے نیچے سایہ کے لیے قیام کیا اور درخت سے تلوار کا داوی صوابہ
بھی درختوں کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے منتشر ہو گئے۔ ابھی ہم
اسی کیفیت میں تھے کہ ان حضورؐ نے ہمیں پکارا، ہم حاضر ہوئے تو ایک
اعرابی آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ ان حضورؐ نے فرمایا کہ یہ شخص میرے
پاس آیا تو میں سورا تھا۔ اتنے میں اس نے میری تلوار کھینچی اور میں بھی
بیدار ہو گیا۔ یہ میری ننگی تلوار کھینچے ہوئے میرے سر پر کھڑا تھا۔ مجھ سے کہنے
لگا، آج مجھ سے تمھیں کوئی بچاؤ گام میں نے کہا کہ اللہ! وہ شخص صرف

موسیٰ بن عقبہؓ سنہ اربع و قال النعمان
ابن راشد عن الزهري كان حديث الزهري
في غزوة المريسيع
۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ عَنْ حَيَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْمِرٍ
أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ
الْخَدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْغَزْلِ قَالَ
أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي غَزْوَةٍ فِي الْمِصْطَلِقِ فَأَصْبَحْنَا سَبَا مِنْ سَبْيِ
الْعَرَبِ فَأَسْتَمَعْنَا الْقِسْمَ وَاسْتَشْتَدَّتْ عَلَيْنَا
الْعُزْبَةُ وَأَخْبَسْنَا الْغَزْلَ فَأَرُونَا أَنْ نَغْزِلَ وَقُلْنَا
نَغْزِلُ دَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
أَهْلِهِمْ قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَ لَنَا عَنْ ذَلِكَ
فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ شَيْءٍ
كَأَنَّهُ إِلَىٰ بَدْرٍ أَوْ قِيَمَةٍ إِلَّا وَهِيَ كَأَنَّهُ
۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً
نَحْبُدُ قُلُومًا أَوْ رَكْنَةً الْقَائِلَةَ وَهِيَ فِي دَاخِلِ
كَلْبٍ الْعِمَاقَةِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ
بِهَا وَعَلَيْنَا سَيْفٌ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرَةِ
يَسْتَظِلُّونَ وَبَيْنَا عَنُّ كَذَا لِكَ إِذْ دَعَانَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا
فَإِذَا عَرَابِيٌّ قَاعِيٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمَانِي
وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخَذَهُ سَيْفِي فَأَسْتَيْقَنْتُ وَهُوَ نَائِمٌ
عَلَى دَاسِيٍّ فَخَطَرْتُ صَلَاتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مَيْتِي
لَعَلَّ غَزْلًا مَقْرُومٌ يَكُونُ دَاخِلِيٍّ بِيٍّ كَمَا تَقُولُونَ

لے غزل کا مقہوم یہ ہے کہ مردانہ بیوی کے ساتھ ہم سبزی کرے اور جب انزال کا وقت قریب ہو تو کدہ تناسل کو نکال لے، تاکہ بچہ نہ پیدا ہو۔

اس ایک لفظ سے اتنا مرعوب ہوا کہ، تلواریں کو نیام میں رکھ کر بیٹھ گیا۔ اور دیکھ لو، یہ بیٹھا ہوا ہے۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

۵۰۱۔ غزوۃ انصار

۱۳۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن سراقہ نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۃ انصار میں دیکھا کہ نفل نماز آپ اپنی سواری پر مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے پڑھ رہے تھے۔

۵۰۲۔ وانصر افک

لفظ افک، نجس اور نجس کی طرح ہے۔ بولتے ہیں۔

۱۳۰۵۔ فکھم

۱۳۰۵۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابیہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن علقمہ بن سعد نے حدیث بیان کی اور ان سے نجیم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب اہل افک تہمت لگانے والوں نے ان کے منہ میں وہ سب کچھ کہا جو انھیں کہنا تھا۔ (ابن شہاب نے بیان کیا کہ تمام حضرات نے رحن چار حضرات کے نام انھوں نے روایت کے سلسلے میں لیے ہیں، مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا، یہ بھی تھا کہ ان میں سے بعض کو ان کی حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی اور واقعہ کا بیان بھی وہ بہت جچا لگا کرتے تھے، بہر حال میں نے وہ حدیث ان تمام حضرات سے محفوظ کی، جنھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے مجھ سے بیان کی تھی، اگرچہ بعض حضرات کو دوسرے حضرات کے مقابلے میں حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی۔ مگر بھی ان میں باہم ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتی ہے۔ ان حضرات نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے اور جس کا نام آتا، تو ان حضرات انھیں اپنے ساتھ

قُلْتُ اللَّهُ فَنَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهَذَا قَالَ وَلَهُ يُعَاذُ قَبْلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب غزوة انصار

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْقِدٍ بْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرَّاحَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْصَارٍ يُصَلِّيَ عَلَى رَأْسِ رَاحِلَتِهِ مَوَّجَهَا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُنْطَوِّعًا۔

باب حدیث الی فک

وَالِی فک بِسُؤْلَةِ النَّجَسِ وَالنَّجَسِ یُقَالُ إِفْکُهُمْ۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عُلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبَةَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا أَكَلَهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ ادَّعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَاقْتَبَتْ لَهُ اقْتِصَاصًا وَكَذُوعِيَّتٍ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ لَمْ يَدَّ قُ بَعْضًا إِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ ادَّعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ قَالُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آمَدَ سَفَرًا اقْرَعَ سَيْبَ أَسَدٍ وَ أَحِمَ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَمِعَهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا قَرَعَ

بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا
سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُذِلَّ الْحِجَابُ
فَكُنْتُ أَحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُخْزِلُ فِيهِ
فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِمْ تَذَلَّ وَخَفَلَ
دَنُوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَائِلِينَ أَذَنْ لَيْلَةٍ
بِالرَّحِيلِ فَفُتْتُ حِينَئِذٍ أَذْنُوا يَا بَرَّحِيلُ
فَنَسِيتُ حَتَّى جَا وَذُبْتُ الْحَيْشُ فَلَمَّا
فَقِيتُ شَأْفِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحِيلِي فَلَمَسْتُ
مَدْرِي فَإِذَا عِقْدِي فِي مِنْ جَزِيمٍ أَطْعَامٍ
مِنْهُ انْقَطَعَ فَدَجَجْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي
فَحَسَبَتِي ابْتِغَاءُهَا قَالَتْ وَأَقْبَلِ الرَّهْطُ
السَّيِّئِينَ كَانُوا مُرَحِلُونِي فَأَخْتَمُوا
هَوْدَجِي فَدَحَلُوهُ عَلَى بَعِيدِي السَّيِّئِ
كُنْتُ أَسْكِبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسَبُونَ
أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النَّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا
فَلَمْ يَهْبِلْنَ وَلَمْ يَغْتَمِزْنَ اللَّحْمَ إِنَّمَا
يَا كُنَّ الْمُتَلَقَّةُ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ
خِيفَةَ الْهُودَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ
جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا النَّحْلَ نَسَارُوا
وَوَحَدَاتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَ الْحَيْشُ فُجِئْتُ
مَنَارِ لَحْمٍ وَكَانَ مِنْهُمْ دَائِرٌ وَلَا يُجِيبُ
فَتَبَسَّمْتُ مَنَزِلِي السَّيِّئِ كُنْتُ بِهِ وَخَلَلْتُ
أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَى قَبِيلِنَا
أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنَزِلِي غَلَبَتْنِي عُيُنِي فَمِتْتُ وَ
كَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ السَّلَمِيُّ تَحْتَ الدَّكْرَانِ
مِنْ وَرَاءِ الْحَيْشِ فَاصْبَرَهُ عِنْدَ مَنَزِلِي فَدَرَأَى سَوَادَ
إِنْسَانٍ تَائِبٍ فَعَرَفْتِي حِينَ سَأَلَنِي وَكَانَ دَائِرِي

سفر میں لے جاتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے
موقعہ پر جب آپؐ نے غزوہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور میں آن حضورؐ کے ساتھ
سفر میں روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کے حکم کے نازل ہونے کے بعد کا
ہے۔ چنانچہ مجھے ہودج سمیت اٹھا کر سوار کر دیا جاتا اور اسی کے
ساتھ آتا جاتا۔ اس طرح ہم روانہ ہوئے، پھر جب حضورؐ کو کم اپنے اس
غزوہ سے فارغ ہو گئے تو واپس ہوئے۔ واپسی میں اب ہم مدینہ کے
قریب تھے (اور ایک مقام پر پڑا تھا) جہاں سے آن حضورؐ نے کوچ کا
رات میں اعلان کیا۔ کوچ کا اعلان ہو چکا تھا تو میں کھڑی ہوئی اور
تھوڑی دُور چل کر لشکر کے حدود سے آگے نکل گئی (قضاء حاجت
کے لیے)۔ پھر قضاء حاجت سے فارغ ہو کر میں اپنی سواری کے
پاس پہنچی۔ وہاں پہنچ کر میں نے جو اپنا سینہ ٹوٹا تو وفادار زمین کا ایک
شہر کے مہرہ کا بنا ہوا میز بار غائب تھا۔ اب میں پھر واپس ہوئی اور
اپنا بار تلاش کرنے لگی اس تلاش میں دیر ہو گئی۔ آپؐ نے بیان کیا کہ جو لوگ
مجھے سوار کیا کرتے تھے وہ آئے اور میرے ہودج کو اٹھا کر انھوں نے
میرے اونٹ پر رکھ دیا، جس پر میں سوار ہو کر آئی تھی، انھوں نے مجھا
کہ میں ہودج کے اندر ہی ہوں، ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی تھیں،
ان کے جسم میں زیادہ گوشت نہیں ہوتا تھا، کیونکہ بہت معمولی خوراک
انھیں میسر آتی تھی اس لیے اٹھانے والوں نے جب اٹھایا تو ہودج کے
پیکے پن میں انھیں کوئی اجنبیت نہیں محسوس ہوئی، یوں بھی اس وقت
میں ایک کم عمر لڑکی تھی۔ غرض اونٹ کو اٹھا کر وہ روانہ ہو گئے۔ جب
لشکر گذر گیا تو مجھے بھی اپنا بار مل گیا۔ میں قیام گاہ پر آئی تو وہاں کوئی
بھی موجود نہ تھا۔ نہ پکارنے والا اور نہ جواب دینے والا، اس لیے میں
وہاں آئی جہاں میری اصل قیام گاہ تھی۔ مجھے یقین تھا کہ جلد ہی میری
عدم موجودگی کا انھیں خبر ہو جائے گا اور مجھے لینے کے لیے وہ واپس
آئیں گے۔ اپنی قیام گاہ پر بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔
صفوان بن معطل سلمیٰ ثم الذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے پیچھے آئے
تھے (تاکہ لشکر کی کوئی چیز کم ہو گئی ہو تو اٹھا لیں) انھوں نے ایک سوئے
ہوئے انسان کا سایہ دیکھا اور جب (قریب آکر) مجھے دیکھا تو پہچان
گئے۔ پردہ سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے جب وہ پہچان گئے۔ تو

قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَقْفْتُ بِاسْتِزْجَاعِهِ حَتَّى
عَرَفْتَنِي فَنَحَرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَوَاللَّهِ مَا
تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَاتٍ وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً عِوَضَ
اسْتِزْجَاعِهِمْ وَهَوَى حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئْتُ
عَلَى مِيدِهَا فَفَقُمْتُ إِلَيْهَا فَذَكَيْتُهَا فَأَنْطَلَقْتُ
يَقْدُودِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْتُمَا الْغَبِشَ مُوَعِدُونِي
فِي الْحَرِّ الظَّهِيرَةِ وَهَذَا نَزْوُلُ قَالَتْ فَمَقَلْتُكَ
مَنْ هَذَا وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرًا زَاوِيًا
عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلُولٍ قَالَ عُرْوَةُ أَخْبَرَنِي
أَنَّهُ كَانَ يُشَاءُ وَيَتَحَدَّثُ فِيهِ عِندَهُ
فَيَعْبُدُهُ وَيَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَفْزِئُ بِهِ وَقَالَ
عُرْوَةُ أَنَا أُنْفِئُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَهْلِ الرَّحْلِ
أَلْفَاذًا حَسَنًا مِنْ ثَابِتٍ وَمِنْطَحُ بْنُ أَنَاثَةَ
وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِي نَاسٍ أُخْرَى لَمْ عَلِمَ لِي
بِعِدِّ غَيْرَ أَنَّهُمْ عَصَبَةٌ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ
إِنَّ كِبْرًا ذَلِكَ يَقَالُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلُولٍ
سَلُولٌ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ هَاشِمَةُ كُتْرًا
أَنْ يَسْبَ عِنْدَهَا حَسَنٌ وَتَقُولُ إِنَّهُ الَّذِي
قَالَ ه

فَإِنَّ أَبِي وَالِدَهُ وَعِزُّنِي

لِعِزِّهِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَالَ

ثَابِتٌ عَاشِمَةُ فَقَدْ مَنَّا الْمَدِينَةَ
فَاسْتَكْنَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَ
النَّاسُ يُقِيمُونَ فِي قَوْلِ أَهْلَابِ الْإِفْكِ
لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَمِينِي
فِي وَجْهِي إِيَّيْكَ لَكَ أَعْرَفُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْطُّفُفُ
الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ اسْتَكْنَيْتُ
إِنَّمَا قَدْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اَنَا مَرَّ طَحْنًا شَرُوعًا كَمَا دُرَانِ كِي أَوَارَسَ فِي جَاكِ اَهْطِي اُدُورُوا اِهْطِي
چادر سے میں نے اپنا چہرہ چھپا لیا۔ خدا گواہ ہے کہ میں نے ان سے
ایک لفظ بھی نہیں کہا، اور نہ ماسوا اناشد کے، ان کی زبان سے کوئی لفظ
سن۔ وہ سواری سے اتر گئے اور اسے انھوں نے بٹھا کر اس کی، اگلی ٹانگ
کو موڑ دیا تاکہ بغیر کسی کی مدد کے ام المؤمنین اس پر سوار ہو سکیں، میں اھٹی
اور اس پر سوار ہو گئی۔ اب وہ سواری کو آگے سے کھینچتے ہوئے چلے۔
جب ہم لشکر کے قریب پہنچے تو بھری دودھ پر کا وقت تھا، لشکر بڑاؤ
کئے ہوئے تھا۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ پھر جسے ہلاک ہونا تھا وہ
ہلاک ہوا۔ اہل میں تہمت کا بڑا عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق)
نے اٹھا رکھا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس تہمت
کی اشاعت کرتا تھا اور اس کی محسوس میں اس کا تذکرہ ہوا کرتا تھا، وہ
اس کی تصدیق کرتا، خوب توجہ دینا ہوا کہ سنا اور چھپانے کے لیے
خوب کھود کر دیکھتا، عروہ نے سابقہ سند کے حوالے سے یہ بھی کہا کہ حسان
بن ثابت، مسلط بن اثانہ اور حمزہ بنت جحش رضی اللہ عنہم کے سوا تہمت
لگانے میں شریک کسی کا بھی نام نہیں لیا کہ مجھے ان کے ناموں کی تفصیلات
کا علم نہ تھا۔ اگرچہ اس میں شریک ہونے والے بہت سے تھے جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں نے تہمت لگائی ہے وہ بہت
سے ہیں، لیکن اس معاملہ میں سب سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا عبداللہ بن
ابی بن سلول تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس پر بڑی
نا پسندیدگی کا اظہار کرتی تھیں اگر ان کے سامنے حسان بن ثابت
رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جاتا۔ آپ فرمائی کہ یہ شعر حسان ہی نے کہا ہے کہ
”میرے والد اور میرے والد کے والد اور میری عزت، محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے لیے تمھارے سامنے ڈھال بنی
رہی گی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم مدینہ پہنچ گئے اور
وہاں پہنچتے ہی میں جو بیمار پڑی تو ایک مہینے تک مرض سے نجات نہ
ملی۔ اس عرصہ میں لوگوں میں تہمت لگانے والوں کی افواہوں کا بڑا چرچا
رہا، لیکن میں ایک بات بھی نہیں سمجھتی تھی۔ اللہ اپنے مرض کے دوران
ایک چیز سے مجھے بڑا مشہور ہوتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ
محبت و عنایت میں نہیں محسوس کرتی تھی جس کا پہلے.....، حب بھی

سیار ہوتی، میں مشاہدہ کر چکی تھی، حضور اکرم میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے اور دریافت فرماتے، کیسی طبیعت ہے، صرف اتنا چپکہ واپس تشریف لے جاتے حضور اکرم کے اس طرز عمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا، لیکن شر (جو بھیل چکا تھا) اس کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔
 مرضی سے جب افادہ ہوا تو میں ام مسطح رضی اللہ عنہا کے ساتھ "منافع" کی طرف گئی۔ منافع (مدینہ کی آبادی سے باہر) ہمارے قضاء حاجت کی جگہ تھی، ہم یہاں صرف رات کے وقت جاتے تھے۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے، جب بیت الخلاء ہمارے گھروں سے متصل بن گئے۔
 ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابھی ہم عرب قدیم کے طریقے پر عمل کرتے تھے اور میدان میں قضاء حاجت کے لیے جاتے تھے اور میں اس سے تکلیف ہوتی تھی کہ بیت الخلاء ہمارے گھروں کے قریب بنائے جائیں۔ آپ نے بیان کیا، الغرض میں اور ام مسطح رضی اللہ عنہا، قضاء حاجت کے لیے گئے۔ ام مسطح، ابی رہم بن عبدالمطلب بن عبد مناف کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ صحرا بن عامر کی بیٹی ہیں اور وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔ انھیں کے صاحبزادے مسطح بن اثاثہ بن عبد مناف بن مطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔۔۔۔۔ پھر میں اور ام مسطح، غلام سے فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف واپس آ رہے تھے کہ ام مسطح رضی اللہ عنہا اپنی چادر میں الجھ گئیں اور ان کی زبان سے نکلا کہ مسطح ذلیل ہو۔ میں نے کہا، آپ نے بری بات زبان سے نکالی، ایک ایسے شخص کو آپ برا کہہ رہی ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے۔ انھوں نے اس پر کہا، کیوں، مسطح کی باتیں آپ نے نہیں سنیں؟ ام المومنین نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ انھوں نے کیا کہا ہے؟ بیان کیا کہ پھر انھوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں سنائیں۔ بیان کیا کہ ان باتوں کو سن کر میرا مرضی اور بڑھ گیا۔ جب میں اپنے گھر واپس آئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور سلام کے بعد دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے؟ ہم نے اس حضور سے عرض کی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے؟ ام المومنین نے بیان کیا کہ میرا لڑہ یہ تھا کہ ان سے اس خبر کی تصدیق کر لی۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے حضور اکرم نے اجازت دے دی۔ میں نے اپنی والدہ سے گھر جا کر پوچھا کہ آخر لوگوں میں کس طرح کی فواہیں ہیں؟

وَسَلَّمَ فَيَسَلِّمُهُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَبْكُلُهُمْ
 كَيْفَ تَبْكُلُهُمْ فَذَلِكَ بِرَبِّئِي وَلَا أَشْعُرُ
 بِالسَّوْءِ حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ تَقَهَّرْتُ فَوَجَدْتُ
 مَعَهُ أُمَّ مَسْطَحٍ قَبْلَ الْمَتَاعِ وَكَانَ
 مُتَبَرِّدًا وَكَانَ لَا يُخْرَجُ إِلَّا لَيْلًا
 إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُتَّخَذَ الْكُفَّةُ
 حِينَ بَاتَتْ بَيُوتُنَا قَالَتْ وَأَمْرُنَا أَمْرُ
 الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قَبْلَ
 الْغَائِطِ وَكَانَ نَتَأَذَّى بِأَنْ كُفَّ
 أَنْ تُتَّخَذَ هَا عِنْدَ بَيُوتِنَا قَالَتْ
 فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمَّ مَسْطَحٍ وَهِيَ
 ابْنَةُ أَبِي دُهْمِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ
 عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرَةَ ابْنِ عَامِرٍ
 حَالَةَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مَسْطَحٌ
 بْنُ أَثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ
 أَنَا وَأُمَّ مَسْطَحٍ قَبْلَ بَيْتِي حِينَ فَرَعْنَا
 مِنْ شَانِنَا فَعَثَرْتُ أُمَّ مَسْطَحٍ فِي
 مِرْطَهِهَا فَقَالَتْ تَعَسَى مَسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا
 بَيْتِي مَا قُلْتُ أَسْتَيْتِينَ رَجُلًا شَهَدَ بَدْرًا
 فَقَالَتْ أَيْ هُنَاكَ وَلَكَ تَسْمَعِي مَا قَالَتْ
 قَالَتْ وَقُلْتُ مَا قَالَتْ فَأَخْبَرْتَنِي يَقُولُ
 أَهْلُ الْإِفْلَاقِ قَالَتْ فَأَرَدْتُ مَرَضًا عَلَى
 مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ
 ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَبْكُلُهُمْ قُلْتُ لَهُ أَنَا ذُنُوبِي
 أَنْ أَتَى الْبُؤْسَ قَالَتْ وَأَرِيدُ أَنْ أَسْتَفِينَ
 الْخَبِيرَ مِنْ قَبْلِهِمَا قَالَتْ فَأَذِنَ لِي رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
 لِأُمِّي يَا أُمَّ مَنَافَ مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ

يَا بَنِيَّ هَذِي عَلَيَّ قَوْلَ اللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ
امْرَأَةً قُطِّ دَهْنِيَّةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يَجْعَلُ لَهَا
صَوْرًا يُرِيدُ كَثْرَنَ عَلَيْهَا كَالْتِ فَقُلْتُ
سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا
قَالَتْ فَبَكَيْتُ بِذَلِكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ
لَا يَذْقَانِي دَمْعٌ وَكَأَنَّكَ تَحُلُّ بِمَوْنٍ شَمًّا
أَصْبَحْتُ أَبْكِي قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُبَيْ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ
أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ التَّوْحَى
نِيَا لُهُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَانِ أَهْلِهِ
قَالَتْ قَامَا أُسَامَةُ فَتَا شَارَعَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدَّيِّ يَجْلَهُ
مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالدَّيِّ يَجْلَهُ لَّهُمَا
فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ
إِلَّا خَيْرًا وَآ مَا عَلَى فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَمْ يُصْنِقِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالتَّبَاءُ
سِوَاهَا كَثِيرٌ وَرَسُولُ الْخَارِجَةِ تَضُدُكَ
قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَرِيدَةَ هَذِي رَأَيْتُ مِنْ شَيْئِ
يُرِيْبُكَ قَالَتْ بَرِيدَةُ وَالدَّيِّ بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا امْرَأَةً قَطُّ أَغْيَضُ
غَيْرَ أَتَعَا حَارِ مَيْتٌ حَبْدُ نَيْثَةِ السَّبَبِ تَنَامُ
عَنْ عَجِينِ أَهْلِيهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَنَا كُلُّهُ
قَالَتْ فَتَقَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ قِيَوْمِهِ فَاسْتَعْدَّ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي وَهُوَ عَلَى الْمُسْبِرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ
الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعِدُ رُفِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ
سَلَفَنِي عَنْهُ إِذَا كَانَ فِي أَهْلِي وَآلِهِ مَا
عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا

انہوں نے فرمایا، بیٹی فکر نہ کرو، خدا کی قسم، ایسا شاید ہی کہیں ہو، ابھرا ایک
خوبصورت عورت کسی ایسے شوہر کے ساتھ ہو جو اس سے محبت بھی رکھتا
ہو اور اس کے سونپیں بھی ہوں اور پھر بھی اس پر تمہیں نہ لگائی گئی ہوں
اس کی عیب جوئی نہ کی گئی ہو، اہم المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے اس پر
کہا، سبحان اللہ، (میری سونپوں کا اس سے کیا تعلق) اس کا تو عام لوگوں
میں چرچا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ پھر جو میں نے روزنا شروع کیا، تو
رات بھر روتی رہی اسی طرح صبح ہو گئی اور میرے آنسو کسی طرح نہیں ٹپکتے
ٹپکتے اور نہ نیند ہی آتی تھی، بیان کیا کہ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنی بیوی کو
علیحدہ کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے لیے بلایا کیونکہ اس سلسلے میں
اب تک وحی آپ پر نازل نہیں ہوئی تھی۔ بیان کیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے
تو حضور اکرم کو اسی کے مطابق مشورہ دیا جو وہ ان حضور کی بیوی (مراد
خود اپنی ذات سے ہے) کی برکت اور ان حضور کی ان سے محبت کے متعلق
جانتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ آپ کی اہل میں مجھے خیر و بھلائی کے
سوا اور کچھ نہیں معلوم ہے لیکن علی رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ
نے آپ پر کوئی تنگی نہیں رکھی ہے اور عورتیں بھی ان کے علاوہ بہت ہیں،
آپ ان کی باندی (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے بھی دریافت فرمائیں، وہ
حقیقت حال بیان کر دے گی۔ بیان کیا کہ پھر اہل حضور نے بریرہ رضی
اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی
ہے جس سے تمہیں شک و شبہ ہو، (عائشہ رضی اللہ عنہا پر)۔ بریرہ رضی اللہ
عنہا نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں
نے ان کے اندر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو قابل گرفت ہو اور بُری ہو، اتنی بات
ضرور ہے کہ وہ ایک نوعمر لڑکی ہیں، آتا گوئدہ کہ سوجاتی ہیں اور بکری اگر اسے
کھا جاتی ہے (یعنی نوعمر کی وجہ سے غفلت ہے)۔ انہوں نے بیان کیا کہ
اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطاب کیا اور منبر پر کھڑے
ہو کر عبد اللہ بن ابی منافق کا معاملہ رکھا، آپ نے فرمایا، اے معشر مسلمین!
اس شخص کے بارے میں میری کون مدد کرے گا جس کی اذیتیں اب میری اہل
کے معاملے تک پہنچ گئی ہیں، خدا گواہ ہے کہ میں نے اپنی اہل میں خیر کے سوا
اور کوئی چیز نہیں دیکھی اور نام بھی ان لوگوں نے ایک ایسے شخص (صفوان بن

رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا
 سِيءَ خُلُقٍ عَلَيَّ أَهْلِي إِلَّا مَعِيَ مَا لَكَ
 فَخَاهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ
 اللَّهِ شَمْلٍ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنِيكَ
 فَإِنْ كَانَ مِنَ اللَّهِ وَفِي ضَرْبِ عُنُقٍ
 وَإِنْ كَانَ إِخْوَانًا مِنَ الْخَزَرِجِ
 أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَخَاهُ
 رَجُلٌ مِنَ الْخَزَرِجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ
 بِنْتُ عَمِّهِ مِنْ خَتَنِهِ وَهُوَ سَعْدُ
 عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرِجِ قَالَتْ وَ
 كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَالحِجْرِ
 اخْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ
 لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْتُلُهُ عَلَيَّ
 مِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ
 أَنْ يُقْتَلَ فَقَامَ أَسِيدُ بْنُ حَضِيرٍ وَهُوَ
 ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ
 كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّكَ فَإِنَّكَ
 مَا فَرَغْتَ مِنْ الْمُنَافِقِينَ فَنَارَ الْجَبَانِ
 الْأَوْسُ وَالْخَزَرِجِ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يُقْتَلُوا
 وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ
 عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ فَلَمَّا بَدَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا
 وَسَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمَ ذَلِكَ كُلَّهُ
 وَمَا قَالِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَجِدُ يَوْمًا قَالَتْ
 وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ
 وَيَوْمًا مِثْلَ قَالِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَجِدُ يَوْمًا حَتَّى
 رَفِيَ لَا ظَنُّ أَنْ النِّكَاحَ فَإِنَّ كُتِبَ لِي فَبَيْنَا
 أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَجْلِي فَاسْتَأْذَنْتُ
 عَلَى أُمِّ أُمِّ مَيْمَنَ الدُّخَانِ فَادْنَيْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ

معتل رضی اللہ عنہ، جوام المؤمنین کو اپنے اوٹ پر لائے تھے اکیسایہ
 جس کے بارے میں بھی یہی خبر کے سوا اور کچھ نہیں جانتا، وہ جب بھی
 میرے گھر میں آتے تو میرے ساتھ ہی آئے۔ ام المؤمنین نے بیان کیا
 کہ اس پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، قبیلہ بنی عبد الاشہل کے ہم رشتہ، کھڑے
 ہوئے اور عرض کی، میں، یا رسول اللہ! آپ کی مدد کر دوں گا، اگر وہ شخص
 قبیلہ اوس کا ہوا تو میں اس کی گردن مار دوں گا اور اگر وہ ہمارے قبیلہ کا
 ہوا تو آپ کا اس کے متعلق بھی جو حکم ہوگا ہم بجا لائیں گے۔ ام المؤمنین
 نے بیان کیا کہ اس پر قبیلہ خزرج کے ایک صحابی رخ کھڑے ہوئے، حسان
 رضی اللہ عنہ کی والدہ ان کی چچا زاد بہن تھیں، یعنی سعد بن عبادہ رضی اللہ
 عنہ، آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور اس سے پہلے بڑے صالح اور
 مخلصین میں تھے، لیکن آج قبیلہ کی حیثیت ان پر غالب آگئی تھی، انہوں
 نے سعد رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا، خدا کی قسم، تم جھوٹے ہو، تم اسے
 قتل نہیں کر سکتے اور نہ تمہارے اندر اتنی طاقت ہے، اگر وہ تمہارے
 قبیلہ کا ہوتا تو تم اس کے قتل کا نام دیتے۔ اس کے بعد اسید بن حضیر رضی اللہ
 عنہ، جو سعد بن معاذ کے چچرے بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن
 عبادہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا، خدا کی قسم، تم جھوٹے ہو، ہم اسے
 ضرور قتل کریں گے، اب اس میں شبہ نہیں رہا کہ تم بھی منافق ہو، تم منافقوں کی
 طرف سے مدافعت کرتے ہو۔ اتنے میں اوس و خزرج انصار کے دونوں
 قبیلے بھڑک اٹھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپس ہی میں لڑ پڑیں گے۔ اس وقت
 تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر ہی تشریف رکھتے تھے۔ ام المؤمنین
 نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب کو خاموش کرنے لگے، تو
 سب حضرات چپ ہو گئے اور آل حضور بھی خاموش ہو گئے۔ ام المؤمنین
 نے بیان کیا کہ میں اس روز پورے دن روتی رہی، نہ میرا آنسو ٹھکتا تھا اور
 نہ آنکھ ٹھکتی تھی۔ بیان کیا کہ صبح کے وقت میرے والدین والدہ بکرہ صدیق اور
 ام روان رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے، دو راتیں اور ایک دن میرا
 روتے ہوئے گزر گیا تھا۔ اس پورے عرصہ میں نہ میرا آنسو ٹھکا اور نہ میرا
 ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ ابھی میرے
 والدین میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے اور میں دوسرے جبار سے بھی کہ قبیلہ انصار
 کی ایک خاتون نے اندرانے کی اجازت چاہی میں نے انہیں اجازت دے دی

تَسْبِيحِي مَعِي قَالَتْ ذَبْنًا مَعَن مَعْنَى ذَلِيلٍ
وَحَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْنَا فَتَسَلَّمَ ثُمَّ حَلَسَ قَالَتْ وَكَهْ
يَجْلِسُ عِنْدِي مِنْذُ قَبْلِ مَا قَبِلَ قَبْلَهَا
وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُؤْخِإُ إِلَيْهِ فِي شَأْنٍ بَشَرٍ
قَالَتْ فَتَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ حِينَ حَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ
إِنَّهُ مَبْعُثِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتَ
مَبْرُكِيَّةً تَسْتَبِيرُكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتَ
الْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتَوُفِّي
إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ
عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا فَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَقَالَتَهُ قَلَصَ وَبُعِيَ حَتَّى مَا أَحْيَسُ مِنْهُ
قَطْرَةً فَقُلْتُ لِي فِي أَحِبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي خِيَمًا قَالَ فَقَالَ أَفِي وَابْنِهِ
مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لِي فِي أَحِبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ لِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَمًا قَالَ قَالَتْ أَفِي وَاللَّهِ
مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُ السَّنَةِ
لَا فَرَأَيْتِ الْقُرْآنَ كَثِيرًا أَفِي وَابْنِهِ لَقَدْ عَلِمْتُ
لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي
أَنْفُسِكُمْ وَهَذَا فَتَمَّ بِهِ فَلَنْ قُلْتُ لَكَوَأَفِي
بِرَبِّيَّةٍ لَقَدْ تَصَدَّقْتَنِي وَلَنْ اعْتَرَفْتُ لَكَوَأَفِي
بِأَمْرِ اللَّهِ يَعْلَمُ أَفِي مِنْهُ بِرَبِّيَّةٍ لَقَدْ تَصَدَّقْتَنِي
فَوَاللَّهِ لَوْ أَحْبَبْتُ لِي وَكَهْ مَثَلُ إِبْرَاهِيمَ
يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ حَبِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلَى مَا تُصِفُونَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ
عَلَى بَرَأَشِي وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَفِي حِينَئِذٍ بِرَبِّيَّةٍ

اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ بیان کیا کہ ہم ابھی اٹالت
میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے سلام
کیا اور بیٹھ گئے۔ بیان کیا کہ جب سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی،
آں حضور میرے پاس نہیں بیٹھے تھے، ایک مہینہ گزر گیا تھا اور میرے
بارے میں آپ کو وحی کے ذریعہ کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ بیان کیا
کہ بیٹھنے کے بعد آں حضور نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر فرمایا، انا بعد
لے عائشہ! مجھے تمہارے بارے میں اس طرح کی اطلاعات ملی ہیں، اگر تم
واقعی اس معاملے سے بری ہو تو اللہ بخاری برادرت کر دے گا، لیکن اگر
تم نے کسی گناہ کا قصد کیا تھا تو اللہ کی مغفرت چاہو اور اس کے حضور
میں توبہ کرو، کیونکہ میرے حبیب (اپنے گناہوں کا) اعتراف کر لیتا ہے
اور پھر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا
ہے۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم اپنا کلام پورا کر چکے تو
میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا
تھا۔ میں نے پہلے اپنے والد سے کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو ان کے کلام کا جواب دیں۔ والد نے فرمایا، خدا گواہ ہے
میں کچھ نہیں جانتا کہ آں حضور سے مجھے کیا کہنا چاہیے۔ پھر میں نے
اپنی والدہ سے کہا کہ حضور اکرم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اس کا جواب
دیں۔ والدہ نے بھی یہی کہا، خدا کی قسم! مجھے کچھ معلوم نہیں کہ آں حضور سے
مجھے کیا کہنا چاہیے، اس لیے میں نے خود ہی عرض کی، حالانکہ میں بہت
کم عمر لڑکی تھی اور قرآن مجید بھی میں پڑھنے زیادہ نہیں پڑھا تھا۔ کہ خدا کی قسم
مجھے بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگوں نے اس طرح کی افواہوں پر کان دھرا،
اور بات آپ لوگوں کے دل میں گھر کر گئی اور آپ لوگوں نے اس کی تصدیق
کی اب اگر میں یہ کہوں کہ میں اس تہمت سے بری ہوں تو آپ لوگ میری
تصدیق نہیں کر سکتے اور اگر اس گناہ کا اقرار و اعتراف کر لوں اور اللہ تعالیٰ
خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ لوگ اس کی تصدیق کرنے
لگ جائیں گے، پس خدا گواہ ہے، میری اور آپ لوگوں کی مثال یوسف
علیہ السلام کے والد یعقوب علیہ السلام جیسی ہے جب انھوں نے کہا تھا
”فَصَبْرٌ جَبِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ“۔ پس میری
بہتر ہے اور اللہ ہی مدد مطلوب ہے، اس بارے میں جو تم کہہ رہے ہو

مجھ میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی دیکھو کہ
 کمزور اور بیمار تھیں اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اس معاملے سے قطعاً
 بڑی تھی اور وہ خود میری برادرت کرے گا۔ کیونکہ میں واقعی بڑی تھی لیکن
 خدا گواہ ہے مجھے اس کا کوئی وہم و گمان بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے
 ذریعہ قرآن مجید میں میرے معاملے کی صفائی کرے گا، کیونکہ میں اپنے کو اس
 سے بہت کمتر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ میں خود کوئی کام فرمائیں،
 مجھے تو صرف اتنی امید تھی کہ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب دیکھیں گے
 جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ میری برادرت کرے گا، لیکن خدا گواہ ہے، اتنی
 حضور اکرمؐ اس مجلس سے اٹھے بھی نہیں تھے اور نہ اور کوئی گھر کا آدمی ان
 سے اٹھا تھا کہ اُن حضورؐ پر وحی نازل ہوئی شروع ہوئی اور آپؐ پر وہ
 کیفیت طاری ہوئی جو وحی کی شدت میں طاری ہوتی تھی۔ موتیوں کی طرح
 پسینے کے قطرے آپؐ کے چہرے سے گرنے لگے۔ ملاحظہ فرمادیں کہ
 موسم تھا یہ اس وحی کی ثقل کی وجہ سے تھا جو آپؐ پر نازل ہو رہی تھی،
 ام المؤمنینؓ نے بیان کیا کہ پھر آپؐ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپؐ قسم فرما
 رہے تھے، سب سے پہلا کلمہ جو آپؐ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا، آپؐ
 نے فرمایا اے عائشہ! اللہ نے تمہاری برادرت کر دی، انھوں نے بیان کیا
 کہ اس پر میری والدہ نے کہا کہ اُن حضورؐ کے سامنے کھڑی ہو جاؤ، میں نے
 کہا، نہیں، خدا کی قسم میں ان کے سامنے نہیں کھڑی ہوں گی، میں اللہ عزوجل
 کے سوا اور کسی کی حمد و ثنا نہیں کروں گی کہ اسی نے میری برادرت نازل کی
 بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ”اِنَّ السَّيِّئَاتِ جَاءُوْا جَابِئًا فَكَثُرَ
 (جو لوگ تہمت تراشی میں شریک ہوئے ہیں) دس آیتیں اس سلسلے میں
 نازل فرمائیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں میری برادرت کے لیے نازل
 فرمائیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، جوسطح بن اثارہ رضی اللہ عنہ کے اعتراضات
 ان سے قرابت اور ان کی محتاجی کی وجہ سے، خود اٹھاتے تھے، نے کہا کہ خدا
 کی قسم، مسطح نے حرب عائشہ کے متعلق اس طرح کی تہمت تراشی میں حصہ لیا تو میں
 اس پر اب کبھی کچھ فرج نہیں کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
 کی ”وَلَا يَأْتِلُ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكَ“ یعنی اہل فضل اور اہل
 ہمت قسم نہ رکھائیں، سے غفور رحیم۔ تک کہ یہ مسطح رضی اللہ عنہ
 یا دوسرے مومنین کی اس میں شرکت غلط تھی کی وجہ سے تھی) چنانچہ ابوبکر

وَ اَنَّ اللّٰهَ مَكْتَبٌ فِيْ مِثْرَةٍ فِيْ ذٰلِكَ وَاِنَّهٗ
 مَا كُنْتُ اَقْلَبُ اَنَّ اللّٰهَ مُثَوِّلٌ فِيْ شَايِ
 وَحْيًا يُّثَلِّىْ لَشَايِ فِيْ نَفْسِيْ كَانَ اَحْقَرُ
 اَنَّ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيْ بَابٍ وَّلٰكِنْ كُنْتُ
 اُرْحَبُوْا اَنْ تَبْرِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي التَّوْحِيْدِ وَاَيُّ مَيْبَرٍ يُثَبِّتُ اللّٰهُ
 بِهَا فِدَا اللّٰهِ مَا رَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلِيْلَهُ وَاَلَا خَرَجَ
 اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى اُنْزِلَ عَلَيْهِ
 فَاَحَدًا لَا مَا كَانَ يَأْخُذُهَا مِنْ
 الْمُبْرَحَةِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَنْتَحِلُ رَمِيْنُ
 مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجَمَانِ وَهُوَ فِي
 سِيْرِهِ شَاةٌ مِّنْ ثَقُلِ الْفُؤَادِ الَّذِيْ اُنْزِلَ
 عَلَيْهِ قَالَتْ فَسَرَّيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ
 فَكَانَتْ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْتَ قَالَتْ
 يَا عَائِشَةُ اَمَّا وَاللّٰهُ فَقَدْ بَرَّ اَرْحَ قَالَتْ
 فَعَالَتْ لِيْ اُمِّيْ فَوَدَّعِي الْبَيْرَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا
 اَعُوْهُمُ اِلَّيْكُمْ فَاِنِّيْ لَا اَحْمَدُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوْ
 جَلَّ قَالَتْ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الدَّيْنَ جَاءُوْا
 بِالْاِفْعَالِ الْعَشُوْرَ اَيَّاتٍ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِي
 بَرَاءَتِيْ قَالَتْ اَبُوْكُمْ اِلَّا الصِّدِّيقُ وَ كَانَ
 يَنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ ابْنِ اُمِّ ثَالِثَةَ لِفَرَايَةِ
 مِنْهُ وَ فَضْرًا وَاللّٰهُ لَا اُفْقِيْ عَلٰى
 مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَتْ
 جَائِشَةً مَا قَالَتْ فَا نَزَلَ اللّٰهُ وَلَا
 يَأْتِلُ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ اِلٰى قَوْلِهِ
 عَفُوْرَةً حَيْثُ قَالَتْ اَبُوْكُمْ اِلَّا الصِّدِّيقُ
 مَعِيْ وَاللّٰهُ اِنِّيْ لَا حِبَّ اَنْ يُعْفَرَ اللّٰهُ

لِي فَدَحَجَ إِلَى مِسْطَحٍ الْتَفَقَّةَ الَّتِي كَانَ
يُنْفِقُ عَلَيْهَا وَقَالَ وَاللَّهِ لَأَنْزَعُهَا
مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ
بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِهَا فَقَالَ لِي زَيْنَبُ
مَاذَا عَلَيْكَ أَوْسَى أَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَحْبَبُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللَّهِ مَا
عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ
الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيئِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللَّهُ
بِالنَّوَسْرِ قَالَتْ وَطَفِقْتُ أَخْتُمَا
حَمْنَةً تَقَارِبُ لَهَا فَهَلَكْتُ حِينَئِذٍ
هَلَكْتُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَهَذَا الَّذِي
مَبْعُثِي مِنْ حَدِيثِ هُذُلٍ الرَّحْطِ
ثُمَّ قَالَ عُدُوَّةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ
إِنَّ الرَّحْطَ الَّذِي قِيلَ لَهَا
مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَوَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنْفِ
أُمِّي فَكُتِبَ قَالَتْ ثُمَّ قَتِلَ كَعْبُكَ
ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
أَمَلَى عَلِيٌّ هِشَامُ بْنُ بُسَافٍ مِنْ حِفْظِهِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي
الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبْلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا
كَانَ حِينَئِذٍ قَدَفَ عَائِشَةَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ
أَخْبَرَنِي زُهْلَانٌ مِنْ قَوْمِ أَبِي بَرْصَةَ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْخُرَيْشِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ
لَهُمَا كَانَ عَلِيٌّ مُسْلِمًا فِي شَأْنِهَا فَدَاحَظُوا
فَلَمْ يَرْجِعْ وَقَالَ مُسْلِمًا بِلَا سَلَفٍ

صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا، خدا کی قسم میری تناسل ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس
اقدام پر معاف کر دے اور مسطح رضی اللہ عنہ کو جو کچھ وہ دیا کرتے تھے
اسے پھر دینے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم، اب اس وظیفہ کو میں کبھی بند نہیں
کر دوں گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے معاملے میں آنحضرت
ؐ نے ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی مشورہ کیا تھا، آپ
نے ان سے پوچھا کہ عائشہ کے متعلق تمہیں کیا معلومات ہیں یا ان میں تم نے کیا
چیز دیکھی ہے؟ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اپنی آنکھوں اور
کانوں کو محفوظ رکھتی ہوں کہ ان کی طرف خلاف واقعہ نسبت کروں اور گواہ
ہوں، میں ان کے بارے میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتی عائشہ رضی اللہ
عنہا نے بیان کیا کہ زینب رضی اللہ عنہا اسی تمام ازواج مطہرات میں میرے
مقابل کی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ اور پاکبازی کی وجہ
سے انہیں محفوظ رکھا۔ بیان کیا کہ العربیہ ان کی بہن حمزہ نے غلط روایت
اختیار کیا تھا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئی تھیں۔
ابن شہاب نے بیان کیا کہ یہی تھی وہ تفصیل اس حدیث کی جو مجھے ان اکابر
کی طرف سے پہنچی تھی۔ پھر عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا،
خدا گواہ ہے، جن صحابی (یعنی صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ) کے ساتھ تربیت
لگائی گئی تھی وہ اپنے پر اس تہمت کو سن کر کہتے سبحان اللہ، اس ذات
کی قسم جس کے قضی میں میری جان ہے میں نے آج تک کبھی کسی (غیر)
عورت کا پردہ نہیں کھولا، ام المؤمنین نے بیان کیا کہ پھر اس واقعہ کے بعد
وہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے تھے۔

۱۳۰۶۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہشام بن یوسف
نے زبانی مجھے حدیث لکھوائی، انھوں نے بیان کیا کہ ہمیں معمر بن زید نے
ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے خلیفہ ولید بن عبد الملک نے
پوچھا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی عائشہ رضی اللہ
عنہا پر تہمت لگائے والوں میں سے تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں، العربیہ
آپ کی قوم (قریش) کے دو صاحب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور ابوبکر
بن عبد الرحمن بن حارث نے مجھے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان
سے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ ان کے معاملے میں غیر جانبدار تھے۔ پھر اگر وہ
نے ہشام بن یوسف سے مزید اس کی تحقیق کرنی چاہی تو انھوں نے کوئی

فِيهِ وَعَلَيْهَا كَانَ فِي أَصْلِ
الْعَتِيقِ كَذَلِكَ :

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ
قَالَ حَدَّثَنِي مُسْرُوقُ بْنُ الْحَضَرَةِ قَالَ
حَدَّثَنِي أُمُّ رُوْمَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ
قَالَتْ بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ
إِذْ وَكَبَتْ أُمُّ رُوْمَانَ إِلَيْنَا فَصَارَ فَقَالَتْ
فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ فَقَالَتْ أُمُّ
رُوْمَانَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ ابْنِي خِيَمَنُ
حَدَّثَ الْحَدِيثُ قَالَتْ مَا ذَاكَ قَالَتْ كَذَا
وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ
وَأَبُو بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ
مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا
حُمَّى بِنَا فِضٍ فَطَرَحَتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا
فَغَطَّتْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ تَهَا الْعُمِّيُّ بِنَا فِضٍ
قَالَ فَطَرَحَتْ فِي حَدِيثٍ تُحَدِّثُ
بِهِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْتَ حَلَفْتُ مَكَا
تَصَدِّقُونِي وَلَيْتَ ثُلْتُ لَكَ
تَعْبُدُ رُوْمَانِي مَشْنِي وَمَشْكُكُمْ
كَتَيْقُوبٍ وَكَبْنِيهِ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَانْصَرَفَ
وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْزَلَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ يَحْمَدُ اللَّهُ لَا يَحْمَدُ أَحَدًا
وَلَا يَجْبُدُ لَكَ :

جواب نہیں دیا۔ اور انھوں نے بلا کسی شک کے لفظ ”مُسْتَمًا“ (غیر جانبدار) بیان کیا، لفظ ”علیہ“ کا بھی اضافہ انھوں نے کیا۔

۱۳۰۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے ان سے ابو داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق بن الحدادی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ام رومان رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ میں اور عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری خاتون آئیں اور کہنے لگیں کہ اللہ نے فلاں اور فلاں کو برا کیا اور اشارہ تہمت لگانے والوں کی طرف تھا، ام رومان رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرا لڑکا بھی ان لوگوں کے ساتھ شریک ہو گیا جنھوں نے اس طرح کی بات کی ہے۔ ام رومان نے پوچھا کہ آخر بات کیا ہے؟ اس پر انھوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں نقل کر دیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ باتیں سنی ہیں؟ انھوں نے بیان کیا کہ ہاں۔ انھوں نے پوچھا، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، انھوں نے بھی یہ سنتے ہی وہ غشی کھا کر گر پڑیں اور جب ہوش آیا تو جاڑے کے ساتھ بجا رہ چکا ہوا تھا۔ میں نے ان کے کپڑے ان پر ڈال دیئے اور اچھی طرح ڈھک دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نشر لایا، اور دریافت فرمایا کہ انھیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! جاڑے کے ساتھ بجا رہ چکا ہوا ہے۔ انھوں نے فرمایا، غالباً یہ اس بات کی وجہ سے ہوا کہ جس کا چرچا ہو رہا ہے۔ ام رومان رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سچ ہاں۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیٹھ کر کہا کہ خدایا قسم، اگر میں قسم کھاؤں تو آپ لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر کچھ کہوں تو میرا عذر نہیں سنیں گے، میری اور آپ لوگوں کی یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی مثال ہے کہ انھوں نے کہا تھا ”واللہ المستعان علی ما تصفون“، بیان کیا کہ مجھ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اور زیادہ کچھ نہیں کہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کی بابت نازل کی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر کہا کہ اس کے لیے صرف اللہ کی حمد ہے اور کسی کی نہیں، آپ کی بھی نہیں۔

۱۳۰۸۔ مجھ سے سچائی نے حدیث بیان کی، ان سے دیکھ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا (سورہ نور کی آیت میں) قراءت "تَلْقَوْنَهُ يَأْسُئْتِكُمْ" کرتی تھیں اور (اس کی تفسیر میں) فرماتی تھیں کہ "الولن"، جھوٹ کے معنی میں ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ آپ کو اس آیت کے متعلق زیادہ علم براہ ہوگا، کیونکہ آپ ہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۳۰۹۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بنہ حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ انھیں برا نہ کہو، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رافعت کرتے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی عجو کہنے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ پھر میرے نسب کا کیا ہوگا؟ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کو ان سے اس طرح الگ کر دوں گا جیسے بال گندھے برائے آٹے سے کھینچ لیا جاتا ہے۔ اور محمد نے بیان کیا، ان سے عثمان بن فرقہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے ہشام سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے، آپ نے بیان کیا کہ میں نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، کیونکہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے میں بہت حصہ لیا تھا۔

۱۳۱۰۔ مجھ سے ابن عمر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابو الضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے یہاں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے اور ام المؤمنین کو اپنے اشعار سنا رہے تھے۔ ایک شعر تھا (ترجمہ) "با عفت اور با وقار میں، کبھی آپ پر کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا اور بھوکا رہتی ہیں، غافل عورتوں کے گوشت نہیں کھاتیں، اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ثابت ہوئے، کیونکہ تہمت لگانے والوں کے ساتھ آپ بھی شریک ہو گئے تھے۔ مسروق نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنِي عِيْنِي حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقْرَأُ إِذْ تُلْقُونَهُ يَا يُسَيِّئُكُمْ وَالْكَذِبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَتْ أَخْلَعُ مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ لَدُنَّ نَزْلَ فِيهَا۔

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ ثَلَاثَ ذَهَبَاتٍ أَسْبَحْتَ حَسَانَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَوْ نَسَبْتُ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اسْمُ ذَاكَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ يَنْسَبِي قَالَ لَوْ سَلَنْتُكَ مِنْهُمْ كَمَا سَلَّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَزَّادٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَانَ وَكَانَ مِنْكُمْ كَثْرًا عَلَيْهَا۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنِي يَسْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلِمَانَ عَنْ أَبِي الضَّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ يُبَيِّنُهَا شِعْرًا يُشَكِّبُ بِأَنْبَاءِ اللَّهِ وَقَالَ هـ

حَصَانٌ مَا زِلَ مَا تُزِنُ بِرَيْبِجٍ وَنُصْبِجٍ عَزَفِي مِنْ لُحُومِ الْخَوَالِدِ فَقَالَتْ لَوْ عَائِشَةُ لَكِنَّكَ كَسَبْتَ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا يَحُتُّ تَأْذِي لَمْ إِنْ

لہ یعنی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ اپنے دینی بھائی بہن کی غیبت کرنے والا شخص اس کا گوشت کھاتا ہے۔

مَيَّا خَلَّ عَلَيْكَ وَكَدَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاللَّيْ
تَسُوْلِي كِبْرًا مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ
فَقَالَتْ وَآمَى عَذَابُكَ أَشَدُّ مِنَ الْعَذَابِ
قَالَتْ لَهُ إِنَّمَا كَانَ مِثْلَ فَيْحٍ أَوْ
يُفْجِئُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ
مَلَأَ اللَّهُ عَيْنَهُ
وَسَلَّمَ ۝

باب ۵۳ غزوة الخديبية
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ
اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يَبَايَعُونَكَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۝

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ
بْنُ مَذْلُومٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ كَيْسَانَ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ
خَالِيفَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ فَأَصَابَنَا
مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ قُبِلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَمَّا زَوْنٌ
مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ
فِي ذَا فَيْحٍ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ
اللَّهِ وَبِرِسْوَ اللَّهِ وَبِفَضْلِ اللَّهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ
فِي ذَا فَيْحٍ يَا نَكُوكِبَ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَيْحٍ
كَذَلِكَ هُوَ مُؤْمِنٌ يَا نَكُوكِبَ وَكَافِرٌ فِي ۝

عرض کی، آپ انھیں اپنے یہاں آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں، جبکہ
اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرما چکا ہے کہ ”اور ان میں وہ شخص جو تہمت لگانے
میں سب سے زیادہ ذمہ دار ہے اس کے لیے عذاب الیم ہے۔“ اس
پر اہل المؤمنین نے فرمایا کہ نابینا ہو جانے سے سخت اور کیا عذاب ہوگا
رحمان رضی اللہ عنہ کی بشارت آخر عمر میں جاتی رہی تھی (عائشہ رضی اللہ
عنہا نے ان سے کہا حسان رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
سے مداخلت کیا کرتے تھے۔

۵۰۳۔ غزوة حدیبیہ

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جبے شک اللہ تعالیٰ المؤمنین سے
راضی ہو گیا جب انھوں نے آپ سے درخت کے نیچے
بیعت کی۔

۱۳۱۱۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن
بلال نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے صالح بن کيسان نے حدیث بیان
کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ غزوة حدیبیہ کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے
تو ایک دن، رات میں بارش ہوئی، اہل حضورؐ نے صبح کی نماز پڑھانے کے
بعد ہم سے خطاب کیا اور دریافت فرمایا، معلوم ہے تمہارے رب نے
کیا کہا؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ اہل حضورؐ نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، صبح ہوئی تو میرے کچھ بندوں نے اس حالت
میں صبح کی کہ ان کا ایمان مجھ پر تھا اور کچھ نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ میرا
کفر و انکار کیے ہوئے تھے، تو جس نے کہا کہ ہم پر بارش اللہ کی رزق،
اللہ کی رحمت اور اللہ کے فضل سے ہوتی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا
ہے اور سارا دل (کے اثرات) کا انکار کرنے والا ہے اور جو شخص کہتا
ہے کہ میرا بارش فداں ستارے کی وجہ سے ہوئی ہے تو سارا دل پر ایمان لانے

۱۳۔ یہ آیت عبد اللہ بن ابی بن سلول راس المؤمنین کے بارے میں نازل ہوئی تھی جیسا کہ معلوم ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا حسان رضی اللہ عنہ کی شان میں
کسی بڑے کلمہ کو گوارا نہیں کرتی تھیں حسان رضی اللہ عنہ سے تہمت میں شرکت کی غلطی ضرور ہوئی تھی لیکن جن صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اس میں غلطی سے شرکت کی تھی
وہ سب حضرات نائب ہو گئے تھے اور ان کی توبہ قبول ہو گئی تھی لیکن بہر حال حضرت عائشہؓ پر بہت بڑی تہمت لگانی گئی تھی اور اگرچہ دل آپ کا
غلطی سے شریک ہونے والے صحابہؓ کی طرف سے صاف ہو گیا تھا جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے لیکن جب اس طرح کے تذکرے ہوتے تو دل کا کبیدہ ہو
جانا ایک قدرتی بات تھی۔ یہاں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دو ایک جھوٹے جملے غالباً اسی تاثر میں کہہ دیئے ہیں۔

۱۳۱۲۔ ہم سے ہدیر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے اور سوا اس عمرے کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا، تمام عمرے ذی قعدہ کے مہینے میں کیے، حدیبیہ کا عمرہ بھی آپ ذی قعدہ کے مہینے میں کرنے تشریف لے گئے پھر دوسرے سال (اس کی قضائے میں) آپ نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا اور ایک عمرہ حجاز سے آپ نے کیا تھا، جہاں غزوہ حنین کی غنیمت آپ نے تقسیم کی تھی، یہ بھی ذی قعدہ میں کیا تھا اور ایک عمرہ حج کے ساتھ کیا۔

۱۳۱۳۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ کے سال روانہ ہوئے۔ تمام صحابہ نے احرام باندھا تھا، لیکن میں نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا۔

۱۳۱۴۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے کہ ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ فتح مکہ کو (حقیقی اور آخری) فتح سمجھتے ہو، فتح مکہ تو پہر حال فتح تھی ہی لیکن ہم غزوہ حدیبیہ کی سبب رضوان کو حقیقی فتح سمجھتے ہیں۔ اس دن، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ نامی ایک کنواں ڈال رہا تھا ہم نے اس میں سے اتنا پانی کھینچا کہ اس کے اندر ایک قعدہ بھی پانی کے نام پر باقی نہ رہا یعقوب اکرم کو جب اس کی اطلاع ہوئی کہ بانی ختم ہو گیا ہے تو آپ کنویں پر تشریف لائے اور اس کے کنارے بیٹھ کر کسی ایک برتن میں پانی طلب فرمایا، اس سے آپ نے دھو لیا اور مضغہ دلی کیا اور دعا کی۔ پھر سارا پانی اس کنویں میں ڈال دیا۔ پھر وہی درہ کے لیے ہم نے کنویں کو بول ہی رہے دیا اور اس کے بعد جبنا ہم نے چاہا اس میں سے پانی پیا اور اپنی سواریل کو پلایا۔

۱۳۱۵۔ محمد سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن محمد بن عیینہ حوالی نے حدیث بیان کی ان سے زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ ہمیں براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے خبر دی

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا هُدَيْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنَا قَالَ أَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الْبَقِيَّةَ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةً مِنَ الْحَدِيبَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً قَبْلَ الْمُجْعَرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ :

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا هَدَّادَةَ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيبَةِ فَأَحْرَمَ أَمْعَابُهُ وَلَمْ أَحْرَمْ :

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ لَقَدْ وَدِدْتُ أَنَّمَا فَتَحْتُمْ فَتَحَ مَكَّةَ وَفَتَحَ كَانَ فَتَحَ مَكَّةَ فَتَحْنَا وَفَتَحْنَا لَعَدَا انْفَتَحَ مَبِيعَةُ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحَدِيبَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحَدِيبَةَ يُكْرَهُ فَنَزَعْنَا هَا فَكَلَّحْنَا شَرَكًا فِيهَا قَطْرَةً فَلَبَّحَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا هَا فَخَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِأَنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضَعَنَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّ فَنَزَلْنَا هَا عَنَيْدَ بَيْدٍ ثُمَّ إِتَمَّا أَهْدَرْنَا جَائِثَنَا غُلَّ وَرَكَابُنَا :

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا ثَنِيَّةُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَيْنٍ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا ذَهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ أَمَّا نَا

کہ آپ حضرات غزوہ حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہزار چار سو کی تعداد میں تھے یا اس سے بھی زیادہ، ایک کنویں پر پڑا ڈبرہ یعنی حدیبیہ پر لشکر نے اس کا دسارا پانی کھینچ لیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان حضور کنویں کے پاس تشریف لائے اور اس کے کنارے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ ایک ڈول میں اسی کنویں کا پانی لاؤ۔ پانی لایا گیا تو آپ نے اس میں کلی کی اور دعا کی، پھر فرمایا کہ کنویں کو یوں ہی تھوڑی دیر کے لیے رہنے دو۔ اس کے بعد سب لشکر خود بھی سیراب ہوئے اور اپنی سواروں کو بھی سیراب کرتا رہا، روانگی کے وقت تک۔

۱۳۱۶۔ ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حدیبیہ کے موقع پر سارا ہی لشکر سیسا ہو چکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھال تھا، اس کے پانی سے آپ نے وضو کیا۔ پھر صحابہ رضہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس اب پانی نہیں رہا، نہ وضو کرنے کے لیے اور نہ پینے کے لیے سوا اس پانی کے جو آپ کے برتن میں موجود ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم نے اپنا ہاتھ اس برتن پر رکھا اور پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح چھوٹ چھوٹ کر اگلنے لگا۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے پانی پیاجھی اور وضو بھی کی۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اچھڑات کتنی تعداد میں تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا، ویسے اس وقت ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

۱۳۱۷۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریح نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حدیبیہ کی صلح کے موقع پر صحابہ کی تعداد چودہ سو تھی۔ اس پر سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ اس موقع پر پندرہ سو صحابہ موجود تھے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ میں عہد کیا تھا، ابو داؤد نے بیان کیا، ان سے قرہ نے حدیث بیان کی ان

النَّبَا مِنْ غَايِبِ رِزَالَتِهِمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ الْغَاثِ أَنْبَاءُ بَائِيَّةٍ أَوْ أَكْثَرُ فَتَزَلُّوا عَلَى مَبْرٍ فَتَزَحَّوْهَا فَأَتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الشُّبْرَ وَتَعَدَّ عَلَى سَفِيرٍ حَاشِمٍ قَالَ اسْتَوْفِي سِدَّ لَوْحِينَ مَا بَيْنَهَا خَاتَمِي بِهِمْ فَبَصَقَ فَتَدَا عَانَهُ قَالَ دَعَوْهَا سَاعَةً فَأُرْدُوا أَنْفُسَهُمْ وَرِصَا بَهُمْ حَتَّى اسْتَخْلَوْا :-

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِي يَدَيْهِ رَكُوعًا فَتَوَّأَ مَا بَيْنَهَا شَدَّ أَقْبَلَ النَّاسُ فَنَحَوْا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ خَالِدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ فَتَوَّأَ مَا بَيْنَهُ وَلَا تَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكُوعِكَ قَالَ قَوَّضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فِي الرَّكْعَةِ فَعَدَلَ الْمَاءَ فَمَوَّزَ مِنْ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْغُبُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِيَا جَبْرُ كَحْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ كَوْنُ كُنَّا مَائَةً أَلْفٍ تَكْنَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشَرَ لَمَائَةً :-

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْحٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ سَلِّغْنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعَةَ عَشَرَ لَمَائَةً فَقَالَ لِي سَعِيدُ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا أَرْبَعَةَ عَشَرَ لَمَائَةً الشُّبْرَ مَا يَعْمُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا

قَدْ رَأَى عَنْ قَتَادَةَ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ :

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ سَمِعْتُ قَالَ عَمْرُو
وَسَمِعْتُ جَابِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ
أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الدِّينِ وَكُنَّا أَلْفَاذَ أَرْبَعِ
مِائَةٍ وَتَوَكُّتُ أَبْصُرَ الْبُؤْرَةَ وَتَيْتَكُمْ مَكَانَ
الشَّجَرَةِ تَابِعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ
جَابِدًا أَلْفَاذَ أَرْبَعِ مِائَةٍ وَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
سُبْرَةَ أَدَّى كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ
أَلْفَاذَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ
ثَمَنُ الْعُمَوِيَّاتِ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ
بَشِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو ذَاوُدَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ :

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا
عِيسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَمْعَانَ
مِرْدَادِ اسْتَأْذَنَ سَلَمَةَ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ
أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يَقْبُضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ
قَالَ قَوْلٌ وَتَبْقَى حِفَاةُ كَهْ هَالَةَ التَّمْرِ
وَالشَّعْبِ لَا يَغِيْبُهُ اللَّهُ بِهِمْ
شَيْئًا :

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَمِينُ
عَنْ السُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرُوَةَ عَنْ مَرْوَانَ
وَالْيَسُودِ ابْنِ خَدَمَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي
بَضْعِ عَشْرَةَ مِائَةً أَصْحَابًا مَعَهُ فَكَلَّمَا

۱۔ جابر رضی اللہ عنہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

سے تباہ کرنے، اس روایت کی متابعت محمد بن بشار نے کی۔

۱۳۱۸۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی
ان سے عمرو نے بیان کیا، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے
سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حُدیبیہ
کے موقع پر فرمایا تھا کہ تم لوگ اہل ارض میں سب سے بہتر ہو۔ ہماری تعداد اس
موقع پر چودہ سو تھی اگر آج میری آنکھوں میں بنائی ہوئی تھی اس وقت
کا محل وقوع بتاتا رہاں سمیع رضوان ہوئی تھی اس روایت کی متابعت
اعمش نے کی، ان سے سالم نے سنا اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے
سنا کہ محمد (ص) غزوہ حُدیبیہ میں تھے اور عبد اللہ بن معاذ نے
بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مروان نے، ان سے عبد اللہ بن ابی اوفی
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اصحاب شجرہ (سبعیت رضوان کرنے والوں) کی تعداد
تیرہ سو تھی، قبیلہ اسلم مہاجرین کا اٹھواں حصہ تھے۔ اس روایت کی
متابعت محمد بن بشار نے کی ان سے ابو ذر اور نے حدیث بیان کی
اور ان سے شعبہ نے۔

۱۳۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ نے خبر دی
انھیں اسماعیل نے انھیں قیس نے اور انھوں نے مروان اسلمی رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ اصحاب شجرہ (غزوہ حُدیبیہ میں شریک ہونے والوں) میں
سے تھے آپ بیان کرتے تھے کہ یہ صحابین کی روح قبض کی جائے گی
جو زیادہ صالح ہوگا اس کی سب سے پہلے اور جو اس کے بعد کے دیکھے گا
ہوگا اس کی اس کے بعد و علی بن القیاس نے پھر ردی اور سیکار کھجور اور جو
طرح سیکار اور غلط قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی امت کے نزدیک
کوئی قیمت نہیں ہوگی۔

۱۳۲۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عمرو نے، ان سے خلیفہ مروان
اور مسور بن مخمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حُدیبیہ
کے موقع پر تقریباً ایک ہزار صحابہ کرام ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ جب آپ
ذوالحلیفہ پہنچے تو حدیبی قرآنی کا جانور کو قتل دینا یا اور ان پر نشان

لکھا اور عمر کا احرام باندھا میں نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے بارہ سنی اور ایک مرتبہ یہ بھی سنا کہ آپ بیان کر رہے تھے کہ مجھے ذہری کے واسطے سے نشان لگانے اور تلامذہ پہنانے کے متعلق یاد نہیں رہا، اس لیے میں نہیں جانتا، اس سے ان کی مراد صرف نشان لگانے اور تلامذہ پہنانے سے تھی یا لوری حدیث سے تھی؟

۱۳۲۱۔ ہم سے حسن بن حلف نے حدیث بیان کی، اگر مجھ سے اسحق بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر ورقاد نے، ان سے ابن ابی بنجیم نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن ابی سیلی نے حدیث بیان کی اور ان سے کعب بن عجرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا کہ جوڑیں ان کے چہرہ سے نیچے گر رہی، میں تو آپ نے دریافت فرمایا کیا اس سے تمھیں تکلیف ہوتی ہے؟ انھوں نے عرض کی، اگر جی ہاں۔ اس پر آل حضورؑ نے انھیں سرمنڈوا لینے کا حکم دیا۔ آپ اس وقت حلیہ میں تھے (ظہر کے لیے احرام باندھ رہے ہوئے)، اور ابھی بیضیر نہیں ہوا تھا کہ احرام کھولنا پڑے گا۔ بلکہ میری ہمت کی توجہ اُردو تھی کہ مکہ میں کس طرح داخل ہوا جائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا یعنی احرام کی حالت میں سرمنڈوانے وغیرہ برا اور آل حضورؑ نے انھیں حکم دیا کہ ایک فرقہ تاج حجبہ مسکینوں کو کھلا دی یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن روئے رکھیں۔

۱۳۲۲۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا، عمر رضی اللہ عنہ سے ایک نوجوان عورت نے ملاقات کی اور عرض کی کہ یا امیر المؤمنین! میرے شوہر کی وفات ہو گئی ہے اور چند چھوٹی چھوٹی بچیاں چھوڑ گئے ہیں، خدا گماہ ہے کہ اب نہ ان کے پاس کسی جانور کے پائے ہیں کہ اسے بکالیں، نہ کھیتی ہے اور نہ دودھ کے قابل کوئی جانور ہے، مجھے تو اس کا خطرہ ہے کہ وہ فزوق کی دھڑ سے ہلاک نہ ہو جائیں، میں خفاف بن ایاد غفاریؓ کی لڑکی ہوں میرے والد آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے۔ میں کہ عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس چھوٹی دیر کے لیے رک گئے، پھر فرمایا، مرحبا، تمھارا خاندانی تعلق تو بہت قریبی ہے۔ اور ایک بہت قوی اونٹ کی طرف مڑے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر دو بورے غلے سے بھرے

كَانَ بَيْنَ الْحَكِيفَةِ فَتَلَا الْمُحَدَّثُ وَأَشْعَرُ وَأَحْرَمٌ مِنْهَا لَمْ أُحْصِ كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سَفِينٍ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَمْ أَحْظَ مِنَ الدَّهْرِيِّ إِلَّا شَعَارَ وَالتَّقْلِيدَ فَلَا أَدْرِي يَتَوَصَّلُ إِلَى شَعَارٍ وَالتَّقْلِيدِ أَوْ الْحَدِيثِ كُكَلَّةٌ ۝

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ وَرُقَاءَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَلِيْلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاهَهُ وَحَمَلَهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيْؤُودُ ذِيكَ هُوَ امْرَأَةٌ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَكَرَّ مَبْنِيَّاتُهُمْ أَهْمُ يَحْلِقُونَ وَهُمْ عَلَى ظَمْعٍ أَنْ شَدَّ حُلُوْا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ مَرَقًا مَبْنِيَّاتَهُمْ مَالِكُ بْنُ أَدِيْمٍ رَسَاةٌ أَوْ تَصِيْرُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۝

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَبِالْإِسْمَاءِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَحِقْتُ عُمَرَ امْرَأَةً شَابَةً فَقَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلَكَ سَوْجُنِي وَذَلِكَ مَبْنِيَّاتُهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مَا يُضْطَرُّونَ كَوَاعًا وَلَا لَهُمْ زَادٌ وَلَا مَنُوعٌ وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الصَّبْعُ وَأَنَا بِنْتُ خُفَّافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ وَفَدَا شَهْرًا أَبِي الْحَدَّاءِ بِبَيْتَةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْنَعْ ثُمَّ قَالَ مَرَحَبًا يَنْسَبُ قَرِيبٌ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيْرِ ظَهْمِهِ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ الْخَمَلِ عَلَيْهِ غِزَارَتَيْنِ

برائے رکھ دیئے ان دولوں بوروں کے درمیان دوسری مزدورت کی چیزیں اور کپڑے رکھ دیئے اور اس کی تکمیل ان کے ہاتھ میں تھا کہ فرمایا کہ اسے لے جاؤ، یہ جب ختم ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ تمہیں پھر خیر و عطا فرمے گا۔ ایک صاحب نے اس پر کہا، یا ابراہیم المؤمنین! آپ نے اسے میت دے دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تیری مال تجھے روئے، خدا کی قسم اس عورت کے والد اور اس کے بھائی جیسے اب بھی میری نظروں کے سامنے ہیں کہ ایک مدت تک ایک قلعہ کے محاصرے میں شریک ہیں اور پھر آخر اسے فتح کر لیا اور پھر ہم نے اہل غنیمت میں سے اپنے حصے لئے۔

۱۳۲۳۔ مجھ سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمر شاربین سوار اور فرزاری نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے وہ درخت دیکھا تھا جس کے نیچے بیعت رضوان ان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی تھی، لیکن پھر بعد میں جب آیا تو میں اسے نہیں پہچان سکا۔ محمود نے بیان کیا (اپنی روایت میں) کہ پھر بعد میں مجھے وہ درخت یاد نہیں رہا تھا (کہ کون ہے)۔

۱۳۲۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے طارق بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ حج کے ارادہ سے جاتے ہوئے میں کچھ ایسے لوگوں کے قریب سے گزرا جو نماز پڑھ رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون سی مسجد ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ وہی درخت ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کی تھی پھر میں سعید بن مسیبؓ کے پاس آیا اور انھیں اس کی اطلاع دی تو انھوں نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ وہ بھی اس درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں میں شریک تھے، انھوں نے بتایا کہ پھر جب ہم دوسرے سال وہاں آئے تو ہمیں وہ درخت یاد نہیں رہا تھا اور ہم اس کی تلاش میں ناکام رہے۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صحابہؓ کو تو اس درخت کا علم نہیں تھا اور آپ لوگوں کو اس کا علم ہو گیا، پھر تو آپ ہی لوگ زیادہ عالم ہوئے۔

۱۳۲۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے طارق نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے

مَلَا هُمَا كَلَامًا وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَقْفَةً وَشَابَا
ثُمَّ نَادَا كَمَا يَخْطَا بِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتَدَا بِي
فَلَمْ يَتَّبِعْنِي حَتَّى يَأْتِيَا بَيْتَكُمْ اللَّهُ يُخَيِّرُ بَيْنَ
رَجُلَيْنِ أَوْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرُتْ لَهَا
قَالَ عُمَرُ ثَكَلْتُ أُمَّتَكَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى
أَبَا هَذِهِ وَآخَاهَا فَتَدَا حَا صَوَّاحِضًا
زَمَانًا فَتَنَّتْ حَاةٌ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِي
سُفْمًا مَهْمًا بَيْنَهُ

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ بْنُ سَوَّابٍ أَبُو عَمْرِو الْقَدَارِيُّ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ
الشَّجَرَةَ لَمَّا أَتَيْنَاهَا بَعْدَ لَمَّا أُعْرِضْنَا
قَالَ مَحْمُودٌ لَمَّا أَسْتَبَيْهَا
بَعْدَهُ

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ
إِسْرَائِيلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ
انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يَصَلُّونَ فَلَمْ
يَا هَذَا الْمَسْجِدَ قَالُوا هَذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ
بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ
فَأَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيدٌ
حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ كَانَ خِيَمٍ بَايَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتِ الشَّجَرَةِ
قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْغَارِ الْمُقْبِلِ نَبِيَّاهَا
قَالَ فَقَدْ رَعَيْنَاهَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوا هَذَا عِلْمُهُمْ هَا
أَنْتُمْ قَدْ نَعْلَمُوهَا

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا
طَارِقٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ

اور ان سے ان کے والد نے کہا انھوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت رضوان کی تھی، پھر جب دوسرے سال ہم وہاں آئے تو وہیں پہنچے نہیں چلا کر وہ کون سا درخت تھا۔

۱۳۲۶۔ ہم سے قبیلہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے طارق نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب کی مجلس میں "الشجرہ" کا ذکر ہوا تو آپ ہنسے اور فرمایا کہ میرے والد نے مجھے خبر دی ہے اور وہ اس بیعت میں شریک تھے۔

۱۳۲۷۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مروہ نے بیان کیا، انھوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیعت رضوان میں شریک تھے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی صدقہ لے کر حاضر ہوتا تو آپ دعا کرتے کہ اے اللہ! اس پر اپنی رحمت و مغفرت نازل فرما۔ چنانچہ میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو اس حضور نے دعا کی کہ اے اللہ! اے ابی اوفی! پر اپنی رحمت و مغفرت نازل فرما۔

۱۳۲۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اور ان سے عبد بن تمیم نے بیان کیا کہ "حرہ" کی لڑائی کے موقع پر لوگ عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ

پر (زیر پر کے خلاف) بیعت کر رہے تھے۔ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے کس بات پر بیعت کی جا رہی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ موت پر! ابن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب میں کسی سے بھی موت پر بیعت نہیں کروں گا، آپ حضور اکرم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں شریک تھے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے موت پر بیعت لی تھی۔

۱۳۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ بن عبد بنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، وہ "صحابہ شجرہ" میں سے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہوکہ نماز پڑھ کر واپس ہونے کو دیواروں کا سایہ بھی اتنا نہیں پڑھا کہ اس کا سایہ حاصل کیا جاسکے۔

مِمَّنْ بَايَعَهُ مُحَمَّدٌ الشَّجَرَةَ فَرَجَعْنَا الْكَيْفَا
الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَصَيْتُ
عَلَيْنَا۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ طَارِقٍ
قَالَ ذَكَرْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
الشَّجَرَةَ فَضَحِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي
كَانَ شَاهِدًا هَا۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَدْنَى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَيْهِمْ فَإِنَّهُ أَبِي بَصَدَقَتِهِ فَقَالَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَدْنَى۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عِبَادِ بْنِ تَمِيمٍ
قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ
يُجِئُونَ يَعْبُدُ اللَّهُ بِنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ
زَيْدٍ عَلَيَّ مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسُ
قِيلَ لَمْ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَكَ أَبَايِعُ عَلَى
ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِيدًا مَعَهُ
الْحَرَّةَ قَبِيصَةُ۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ
بَنِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ
أَكُوْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نَقُصِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ بَنَصْرَتِ وَكُنْ لِلْجَيْطَانِ
ظِلٌّ نَسْتُظِلُّ فِيهِ۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَازِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَدْتُ
بِسَلَمَةَ بْنِ الدَّكْوَانِ عَلَى أَبِي شَيْخٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ
مَنْ لَمْ يَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَرَاخِدِ يَبْنِي قَالَ عَلَى الْمَوْتِ
۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَشْكَابٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ ﷺ عَارِبَ
فَقُلْتُ هُوَ فِي يَدِكَ مَكِّيَّتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ
لَا تَدْرِي مَا حَدَّثَنَا بَعْدَكَ .

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ
قَالَ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ هَزْلَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَحْمُودٍ
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ ثَابِتُ بْنُ الْقَصَّاصِ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ عَارِبَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ .

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا
عُمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ أَنَّكَ
مُبِينًا قَالَ الْعَدَةُ مُبِينَةٌ قَالَ أَصْحَابُهُ
هَبْنِيثًا مَرِيثًا فَمَالْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ
لِيُذْهِبَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
حَبَاتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدْ مَنَّا الْكُوفَةَ
فَحَدَّثْتُ بِهَذَا صَعْدًا عَلَيْهِ عَنْ قَتَادَةَ
شَمًّا وَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَمْ فَقَالَ
أَمَا إِنَّا فَتَحْنَاكَ فَعَنْ
أَنْسَبٍ وَأَمَّا هَبْنِيثًا
مَرِيثًا فَعَنْ
عِكْرِمَةَ .

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

۱۳۳۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث
بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا کہ میں نے سلم بن الدکوانی
اور عمر سے پوچھا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ حضرات نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ موت پر۔

۱۳۳۱۔ مجھ سے احمد بن اشکاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن
فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے علاء بن المسیب نے، ان سے ان کے
والد نے بیان کیا کہ میں براہین عارِبِ رَمَی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی
مبارک ہو، آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور ان حضور
سے آپ نے ”شجرہ“ (درخت) کے نیچے بیعت کی، انھوں نے فرمایا،
بیسے تمہیں معلوم نہیں کہ یہاں حضور کے بعد ان چیزوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

۱۳۳۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن صالح نے حدیث
بیان کی، کہا کہ ہم سے معاویہ نے حدیث بیان کی، وہ سلام کے صاحبزادے
ہیں، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو قتادہ نے اور انھیں ثابت بن ضحاک
نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت
(عہد) کیا تھا۔

۱۳۳۳۔ مجھ سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر
نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے اور انھیں انس
بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ (آیت) ”بے شک ہم نے تمہیں کھلی ہوئی فتح دی“
یہ فتح صلح حدیبیہ تھی صحابہ نے عرض کی اُس حضور کے لیے تو مرحلہ آسان اور
سہل ہے مگر آپ کی تمام اگلی اور پچھلی غزوات اور فوج و گزشتہ معاف
ہو چکی ہے، لیکن ہمارا کیا ہو گا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
”ناکہ مومن مرد اور مومن عورتیں جنت میں داخل کی جائیں جس کے نیچے
نہریں جاری ہوں گی“، شعبہ نے بیان کیا کہ پھر میں کوڑہ آیا اور قتادہ
کے واسطے سے پوری حدیث بیان کی، پھر میں دوبارہ قتادہ کی خدمت
میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ”بیشک
ہم نے تمہیں کھلی فتح دی ہے“ کی تفسیر انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
لیکن اس کے بعد ”هَبْنِيثًا مَرِيثًا“ (یعنی آلِ حضور کے لیے تو ہر
مرحلہ آسان و سہل ہے) یہ تفسیر عکرمہ سے منقول ہے۔

۱۳۳۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے

پسند نہیں تھا، چنانچہ اُن حضورؐ نے انہیں ایک مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ عرضی
 اسطر میں بیان کیا کہ پھر میں نے اپنے اونٹ کو اڑھائی اور مسلمانوں سے
 اُگے نکل گیا، مجھے ڈر تھا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی دجی نازل نہ ہو جائے۔
 ابھی متوڑی دیر ہوئی تھی کہ میں سے سنا، ایک شخص مجھے آواز دے رہا تھا،
 انھوں نے بیان کیا کہ میں نے سوچا کہ میں تو پہلے ہی ڈر رہا تھا کہ میرے
 بارے میں کہیں کوئی دجی نازل نہ ہو جائے۔ بہر حال میں اُن حضورؐ کی خدمت
 میں حاضر ہوا اور آپؐ کو سلام کیا۔ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ رات مجھ پر ایک کھڑک
 نازل ہوئی ہے اور وہ مجھے اس تمام کائنات سے عزیز ہے جس پر سورج
 طلوع ہوتا ہے پھر آپؐ نے انا فتحنا مکہ فتحاً مبیناً (بے شک ہم نے
 آپؐ کو کھلی ہوئی فتح دی ہے) کی تلاوت فرمائی۔

۱۳۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمدؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
 حدیث بیان کی، کہا کہ جب زہری نے یہ حدیث بیان کی تو میں نے ان کی
 زبانی اسے سنا، لیکن مجھے اس کا بعض حصہ ہی یاد رہا، پھر جریرؓ راشد
 زہری سے سنی ہوئی حدیث کو مجھے یاد کرادیا، ان سے عروہ بن زہر نے
 ان سے موسیٰ بن محمد رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم نے بیان کیا، دونوں
 راوی اپنی روایتوں میں کچھ اضافے کے ساتھ حدیث بیان کرتے تھے،
 انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر تقریباً
 ایک ہزار صحابہؓ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ پھر جب آپؐ ذوالحلیفہ
 پہنچے تو آپؐ نے قربانی کے جانور کو قلاوہ پہنایا اور اس پر نشان لگایا اور
 وہیں سے عمرہ کا اہرام باندھا۔ پھر آپؐ نے قبیلہ خزاعہ کے ایک صحابی
 کو جاسوسی کے لیے بھیجا اور خود بھی سفر جاری رکھا۔ جب آپؐ غرہ الاشطاط
 پر پہنچے تو آپؐ کے جاسوس بھی خبریں لے کر آگئے، انھوں نے بتایا کہ قریش
 نے آپؐ کے مقابلے کے لیے بہت بڑا مجمع تیار کر رکھا ہے اور بہت سے
 قبائل کو بلا رہا ہے، وہ آپؐ سے جنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور آپؐ کو
 بیت اللہ الحرام (مکہ) سے روکیں گے۔ اس پر اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 نے صحابہؓ سے فرمایا: لوگو! مجھے مشورہ دو، کیا تمہارے خیال میں یہ
 مناسب ہوگا کہ میں ان کفار کے عورتوں اور بچوں پر حملہ کروں جو مجھ سے
 بیت اللہ مکہ پہنچنے میں رکاوٹ بننا چاہتے ہیں، اگر انھوں نے ہمارا
 مقابلہ کیا تو اللہ عز وجل نے مشرکین سے ہمارے جاسوس کو بھی محفوظ

مَنْزِلَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَثَلَهُ مَوَاتٍ كُلُّ ذَالِكٍ لَا يَجِيئُكَ
 قَالَ عُمَرُ وَحَمْرُكَتُ بَعْدِي عَمَّا تَقْتَدِمُ
 أَمَا مَالِ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِي قُرْآنٍ
 مَا نَشِيتُ أَنْ سَبَعْتُ مَبَادِئَ بَصَرِي فِي قَالٍ فَقُلْتُ
 لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزْلٌ فِي قُرْآنٍ وَحِثُ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ
 عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ سُورَةٌ
 لَيْحِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ شَعْرٌ
 قُرْآنًا إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
 سَعْدُ بْنُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ حِينَ حَدَّثَ
 هَذَا الْحَدِيثَ حَقِظْتُ بَعْضَهُ وَتَبَيَّنْتُ مَعَهُ
 عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ
 حَزْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يُزِيدُ أَحَدُهُمَا
 عَلَى صَاحِبِهِ ثَلَاثَ خُرُجٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِ فِي بَيْضَعِ عَشْرَةِ يَأْتِي
 مِنْ أَصْحَابِهِ قُلْنَا أَيْ ذَا الْحَلِيفَةِ حَلَدُ
 الْهَدَنِيِّ وَاشْعَرُهُ وَاحْزَرُهُ مِمَّا بَجَرَّةٍ
 وَبَعَثَ عَيْنَانَهُ مِنْ خَزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِعَبْدِ
 الْأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا
 لَكَ جَمْعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الزَّحَابَ بَيْشُ
 وَهُمْ مُقَاتِلُونَكَ وَمَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ وَ
 مَا يَمُوكَ فَقَالَ اسْتَخِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ
 أَمْرُونَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَكَرَ أَرَبَ
 هَلُولَهُ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ أَنْ يَصْدُوكَ
 عَنْ الْبَيْتِ فَإِنْ تَابُوا كَانَ اللَّهُ عَنْدَ جَلٍّ قَدْ
 قَطَعَ عَيْنَيْنِ الْمُشْرِكِينَ وَإِلَّا تَذَكُّنَا هُمْ

مَخْرُومِينَ قَالَ ابْنُ مَكْرُومٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 حَرَّجْتَ عَامِدًا بِهَذَا الْبَيْتِ لَا تَرْمِي
 مَثَلًا أَحَدًا وَلَا حَزْبًا أَحَدًا
 فَشَوَّحَتْهُ لَهَا فَمَنْ
 صَدَّقْنَا عَنْهُ فَأَتَيْنَا
 قَالَ امْضُوا اَعْلَى
 اِسْمُ اللَّهِ :

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اسْحَقَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
 حَزَّافٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 أَسَدٍ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَمْعَةَ
 مَوْلَى ابْنِ الْحَكَمِ وَالْمُسَوِّدَ بْنَ عَنَزَةَ
 يُخْبِرَانِ خُبْرًا مِّنْ خُبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمَرَةَ ابْنَةِ الْخَدَّاجِ بْنِ
 فَكَانَ فِيهَا أَخْبَرَنَا عُمَرَةُ عَنْ عَمَّتِهَا أَنَّهَا
 كَانَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمْعِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْخَدَّاجِ بْنِ
 الْمُنَادَةِ وَكَانَ فِيهَا اسْتَرْطَ سَمْعِيلُ بْنُ عَمْرِو
 أَنَّهُ قَالَ لَدَى نَيْبِكَ مِمَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ
 عَلَى دِينِكَ إِلَّا دَرَدْتُهِ لَكِنَّا وَهَلَيْتَ بَيْنَنَا
 وَبَيْنَهُ وَأَبَى سَمْعِيلُ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ حُكْمًا
 الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ دَا مَعْصُومًا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ
 فَلَمَّا أَفَى سَمْعِيلُ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ كَاتِبَهُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَّ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَمْعِيلِ
 بَدُو صَيْدًا إِلَى أَبِي سَمْعِيلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْخَدَّاجِ بْنِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا مِنَ الرِّجَالِ
 إِلَّا فِي ذَلِكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاهِلًا

رکھا ہے، اور اگر وہ ہمارے مقابلے پر نہیں آئے تو ہم انہیں ایک شکست،
 خورہ قوم کی طرح چھوڑ دیں گے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول
 اللہ! آپ تو محض بیت اللہ کے ارادہ سے نکلے ہیں، نہ آپ کا ارادہ
 کسی کو قتل کرنے کا تھا اور نہ کسی سے لڑائی کا، اس لیے آپ بیت اللہ
 تشریف لے چلیے۔ اگر ہمیں پھر بھی کوئی بیت اللہ تک جانے سے
 روکے گا تو ہم اس سے جنگ کریں گے۔ آل حنفور نے فرمایا کہ اللہ کا نام
 لے کر سفر جاری رکھو۔

۱۳۳۹۔ محمد سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب نے خبر دی
 ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ان
 کے چچا نے انھیں عمرو بن زبیر نے خبر دی اور انھوں نے مروان بن حکم
 اور مسور بن مخمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، دونوں راویوں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے عمرہ حدیبیہ کے بارے میں خبر بیان کی، تو عمرو
 نے مجھے اس سلسلے میں جو کچھ خبر دی تھی، اس میں یہ بھی تھا کہ جب حضور
 اکرم اور (قریش کا مانندہ) سہیل بن عمرو حدیبیہ میں ایک معینہ مدت
 تک کے لیے صلح کی دستاویز لکھ رہے تھے اور اس میں سہیل نے ایک
 شرط یہ رکھی تھی کہ سہارا اگر کوئی آدمی آپ کے یہاں پناہ لے، خواہ وہ آپ
 کے دین پر ہی کیوں نہ ہو۔ تو آپ اسے ہمارے حوالہ کرنا ہو گا تا کہ ہم اس
 کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے میں آزاد ہوں، سہیل اس شرط پر اڑ گیا،
 اور اصرار کرنے لگا کہ حضور اکرم اس شرط کو قبول کر لیں، مسلمان اس
 شرط پر کسی طرح راضی نہیں تھے اور اسلامی لشکر میں اس پر بڑی تشویش
 تھی۔ لیکن چونکہ اس شرط پر سہیل اڑا ہوا تھا اور اس کے بغیر صلح کے
 لیے تیار نہیں تھا۔ اس لیے آل حنفور نے یہ شرط بھی تسلیم کر لی اور ابو جندل
 بن سہیل رضی اللہ عنہ کو ان کے والد سہیل بن عمرو کے سپرد کر دیا جو اسی
 وقت مکہ سے فار ہو کر بیڑی کو گھسیٹتے ہوئے مسلمانوں کے پاس پہنچے
 تھے، (شرط کے مطابق) مدت صلح میں (مکہ سے فار ہو کر) جو بھی آتا،
 آل حنفور اسے واپس کر دیتے، خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوتا۔ اس
 مدت میں بعض مومن خواتین بھی ہجرت کر کے مکہ سے آئیں، ام کلثوم بنت
 عقبہ بن ابی معیط بھی ان میں سے ہیں جو اس مدت میں حضور اکرم کے پاس
 آئی تھیں، آپ اس وقت نجران تھیں، ان کے گھروالے حضور اکرم کی خدمت

نیں حاضر ہوئے اور مطالبہ کیا کہ انھیں واپس کر دیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے مؤمن خواتین کے بارے میں وہ آیت نازل کی جو شرط کے مناسب تھی۔ یہ بن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت یا ایہا النبیؐ إذا جاءك المؤمنات کے نازل ہونے والی خواتین کو پہلے اڑاتے تھے۔ اور ان کے چپا سے روایت ہے کہ میں وہ حدیث بھی معلوم ہے جب حضور اکرمؐ نے حکم دیا تھا کہ جو مسلمان خواتین ہجرت کر کے چلی آتی ہیں ان کے شوہروں کو وہ سب کچھ واپس کر دیا جائے جو وہ اپنی ان بیویوں کو دے چکے ہیں اور یہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ابو بصیر، پھر انھوں نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کی۔

۱۳۴۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے نافع نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنہ کے زمانہ میں عروہ کے ارادہ سے نکلے پھر آپؐ نے فرمایا کہ اگر بیت اللہ سے مجھے روک دیا گیا تو میں وہی کر دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ چنانچہ آپؐ نے صرف عروہ کا احرام باندھا، کیونکہ حضور اکرمؐ نے بھی صلح حدیبیہ کے موقع پر صرف عروہ کا احرام باندھا تھا۔

۱۳۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے احرام باندھا اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں بھی وہی کر دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ جب آل صفورہ کو کھار قریش نے بیت اللہ سے روکا تھا۔ اور اس آیت کی تلاوت کی کہ "یقیناً تم لوگوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین اسوہ ہے"۔

۱۳۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، انھیں نافع نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ خبر سنا لی کہ ان دونوں کا مشورہ سامنے آیا تو خود قرآن مجید میں حکم نازل ہوا کہ عورتوں کو منکرین کے حوالے نہ کیا جائے کہ اس سے عبادہ کی خلاف ورزی لازم نہیں آتی۔

الْمُؤْمِنَاتُ مَعَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمَّ كُنْتُ مَرِيئَتْ مَعَهُ
هَذَا مَا مَعِي مَعْنَى خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهِيَ عَائِشَةُ فَجَاءَتْ أَهْلَهَا فَيَا لَوْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْهِمْ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُنِي
أَنْ حَاجِرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ هَذَا الْأَيُّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا
جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَعْنَا حِينَ أَمَرَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبْدُو إِلَى الْمَشْرِكِينَ
مَا نَقَعُوا مِنْ حَاجِرٍ أَوْ إِحْمِلُوا وَبَلَعْنَا أَنْ
أَبَا بَصِيرٍ فَنَدَّ كَرَاهَ بَطُولِهِ

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ مَعْتَصِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ
إِنْ مَنَعَتْ عَنِ الْبَيْتِ مَنَعًا كَمَا مَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلًا بَعْمَرَةَ مِنْ أَهْلِ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلًا
بَعْمَرَةَ عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَهْلًا وَقَالَ ابْنُ
حَبِيلٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَفَعْلَتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَالَتُ كَعْبَارَ قَرُوبِشَ
مَيْتَهُ وَفَلَا نَقْدَ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ
عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا
سَمِعَا مِنْ عُرْوَةَ بِنْتِ زُبَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَمْنَعُنِي أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْهِمْ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُنِي
أَنْ حَاجِرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ هَذَا الْأَيُّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا
جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَعْنَا حِينَ أَمَرَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبْدُو إِلَى الْمَشْرِكِينَ
مَا نَقَعُوا مِنْ حَاجِرٍ أَوْ إِحْمِلُوا وَبَلَعْنَا أَنْ
أَبَا بَصِيرٍ فَنَدَّ كَرَاهَ بَطُولِهِ

كَلَّمَاهُ اللَّهُ بْنُ عَمْرٍو. وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُورِيَّةُ عَنْ تَابِغٍ أَنَّ بَعْثَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَنَا كُنَّا أَقَمْتِ الْغَامَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَقْبِلَ إِلَى النَّبِيِّ فَإِنْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كَعْبًا قَرَّبْتِ دُونَ النَّبِيِّ فَخَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبَاهُ وَحَلَّتْ وَفَضَّرَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ اسْتَمِدُّكُمْ أَفِي أَوْ حَبِئْتُ عُمَرَةُ فَإِنْ خَلَّتْ مَيْنَ وَمَيْنَ النَّبِيِّ كَفَتْ وَإِنْ خَلَّتْ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّبِيِّ مَنَعَتْ كَمَا مَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أُرِيدُ شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا اسْتَمِدُّكُمْ أَفِي وَتَدَا وَحَبِئْتُ حَبِئْتُ مَعَ عُمَرَةَ فَنَظَرْتُ فَنَظَرْتُ طَوَافًا وَاحِدًا وَاسْتَمِدُّكُمْ وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا حَبِئْتُ.

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا صَفْوَةُ عَنْ تَابِغٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَخَذُونَ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَكَيْفَ كَذَلِكَ وَلَكِنْ عُمَرَ نَزَّاهُ الْخُدَّيْبِيَّةَ أَسْأَلَ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ عَيْنًا وَجَلَّتْ مِنَ الْأَنْصَارِ مَا تَأْتِي بِهِ بَيْعَاتُ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيعُ عَبْدُ اللَّهِ الشَّجَرَةَ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي مِنْ لَدُنْكَ جَائِلُهُ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ جَاءَهُ بِهِ عُمَرُ وَعُمَرُ يَسْتَلِيمُ لِلْقِتَالِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيعُ مَخْتِ الشَّجَرَةَ قَالَ مَا نَظَرْتُكَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ

سے گفتگو کی۔ ح۔ اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جو روایت نے حدیث، بیان کی اور ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے کسی صاحبزادے نے ان سے کہا، اگر اس سال آپ (عمرہ کرنے) جاتے تو سمیٹنا، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ اس پر انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے تو کوفہ قریش نے بیت اللہ پہنچنے سے روک دیا تھا، چنانچہ اہل حضورؐ نے اپنے قربانی کے جانور دیں ذبح کر دیئے اور سر کے بال منڈوا دیئے۔ صحابہؓ نے بھی بال چھوٹے کر والیئے، اہل حضورؐ نے اس کے بعد فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بنانا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر ایک عمرہ واجب کر لیا ہے اور اسی طرح تمام صحابہؓ پر بھی وہ واجب ہو گیا، اس لیے اگر آج مجھے بیت اللہ تک جانے دیا گیا تو میں بھی طواف کروں گا اور اگر مجھے بھی روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو اہل حضورؐ نے کیا تھا۔ پھر تھوڑی دیر چلے اور فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بنانا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ کے ساتھ حج کو بھی ضروری قرار دے لیا ہوں فرمایا، میری نظر میں توجہ اور عمرہ دونوں ایک ہی جیسے ہیں کہ ان میں سے کسی کے بھی احرام باندھنے کے بعد اگر اسے اس کی ادائیگی سے روک دیا جائے تو اس سے حلال ہونا جائز ہوتا ہے۔ پھر آپؐ نے ایک طرف کیا اور ایک سمت کی جس دن مکہ پہنچے اور آخر دونوں ہی کو پورا کیا (حدیث گزر چکی ہے)۔

۱۳۴۴۔ مجھ سے شجاع بن ولید نے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر بن محمد سے سنا، ان سے صفحہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام میں داخل ہوئے تھے، حالانکہ یہ غلط ہے، البتہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا ایک گھوڑا لانے کے لیے بھیجا تھا، جو ایک انصاری صحابیؓ کے پاس تھا۔ تاکہ اسی پر سوار ہو کر جنگ میں شریک ہوں۔ اسی دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت لے رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ کو ابھی اس کی اطلاع نہیں ہوئی تھی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پہلے بیعت کی، پھر گھوڑا لیتے گئے، جس وقت وہ اسے لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو آپؐ جنگ کے لیے اپنی ذرہ میں رہے تھے، انھوں نے اس وقت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ حضور اکرمؐ درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر آپؐ اپنے صاحبزادے کو ساتھ لے کر گئے اور بیعت کی۔ اتنی سی بات تھی

۱۳۴۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابن ابی اسلم نے، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ عہدِ حیدر کے موقتہ پر حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جوئیں آپ کے چہرے پر گرد ہی تھیں ان حضور نے دریافت فرمایا، کیا یہ جوئیں جو بخار سے سرے گر رہی ہیں۔ تکلیف دہ ہیں؟ آپ نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر سر منڈا لو اہد تین دن روزہ رکھو اور پانچ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا پھر کوئی قربانی کر دو اور سر منڈانے کے فدیہ کے طور پر۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان تینوں امور میں سے پہلے آل حضور نے کون سی بات ارشاد فرمائی تھی۔

۱۳۴۷۔ مجھ سے ابو عبد اللہ محمد بن ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی ان سے ابوشیر نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی اسلم نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقتہ پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور احرام باندھے ہوئے تھے۔ ادھر مشرکین ہمیں بیت اللہ تک جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میرے سر پر بال بڑے بڑے تھے جس سے جوئیں میرے چہرے پر گرنے لگیں۔ آل حضور نے مجھے دیکھ کر دریافت فرمایا، کیا یہ جوئیں تکلیف دہ ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آیت نازل ہوئی، پس اگر تم میں کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف دہ چیز ہو، تو اسے بال منڈا دینا چاہیے اور تین دن کے روزے یا صدقہ یا قربانی کا فدیہ دینا چاہیے۔

۵۰۴۔ قبائل عکل اور عزیہ کا واقعہ

۱۳۴۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن علی بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن نفع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ قبائل عکل و عزیہ کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ آئے اور اسلام میں داخل ہو گئے پھر انھوں نے کہا، اے اللہ کے نبی! ہم لوگ مویشی رکھتے تھے، کھیت وغیرہ ہمارے پاس نہیں تھے، اور انھیں مدینہ کی آب و ہوا مرافق آئی تو آنحضرت نے کچھ اونٹ اور ایک چرواہا ان کے ساتھ کر دیا اور فرمایا کہ انھیں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پروردگار تعالیٰ صحت حاصل ہو جائے گی، ادوہ لوگ رحلِ گاہ کی طرف آگئے لیکن مقام حرہ کے کنارے پہنچتے ہی وہ اسلام سے پھر گئے،

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي اسْلَمٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ أَتَى عَنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدُيَّةِ وَالْفَقْلُ كُنَّا نَرْعَى وَحَبْهُ فَقَالَ أَيُّوبُ ذَلِكَ هُوَ أَمْرٌ رَأْسُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَخْلِقْ وَهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَعْلِمِ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوْ نَشْكُ نِسْكَ قَالَ أَيُّوبُ كَأُذِرِي بِأَيِّ هَذَا مَبْدَأُ؟

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدُيَّةِ وَكُنَّا نَحْزِرُونَ وَكَدَحَصَمْنَا الْمَشْرُكُونَ قَالَ وَكَانَتْ لِي ذَفْرَةٌ فَجَعَلْتُ الْهَوَامَّ تَسَاقُطُ عَلَيَّ رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّوبُ ذَلِكَ هُوَ أَمْرٌ رَأْسُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَمَّا لَنْ هَذِهِ الْأَيَّةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذَى مِنْ رَأْسِهِ فَعِدَّةٌ مِنْ صَبَاحٍ أَوْ مَدِينَةٍ أَوْ نَشْكُ بِأَنْفِكَ وَتَصَدَّقْ بِعَرَبِيَّةٍ

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ نَعْفٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أُنْثَىَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ عَمَلٍ وَعَرَبِيَّةٍ قَالُوا مَا الْمَدِينَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالرَّسُولِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَكُنَّا أَهْلَ رَيْفٍ وَاسْتَوْحَشُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ يَدْعُوا رَجُلًا وَنَاسًا مِنْهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فَبِئْسَ رَجُلًا مِنْ أُنْثَىِ وَكَانَ أَهْلُهَا نَاطِقًا وَحَيًّا

إِذَا كَانُوا حَيَّةَ النُّحْرَةِ كَفَرُوا بِغَنَةِ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا
رَأْعَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلًا قَاتِلًا دُونَ
قَتْلِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْعَتِ الطَّلَبِ فِي
أَثَرِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَ
قَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتَرَكُوا فِي نَاحِيَةِ النُّحْرَةِ
حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَعْنَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ
كَانَ يَجِيءُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمَثَلَةِ
وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ
عُمَيْيَةَ وَقَالَ عِيَّيْلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَابْنُ أَبِي
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ تَدَامَ نَفَرٌ مِنْ عَمَلٍ :

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْحَوْصِي حَدَّثَنَا
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَرَّاحٍ
الصَّوَوَاتُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي
قَلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ
اسْتَشَارَ النَّاسَ فِيمَا قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ
الْفَسَاةِ فَقَالُوا أَحَقُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصْنَتْ بِهَا الْخَلْفَاءُ قَبْلَكَ قَالَ
وَأَبُو قَلَابَةَ خَلَفَ سُبَيْرِيَّةَ فَقَالَ عُبَيْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ
فَأَمِنَ حَلِيفَةُ أَنَسٍ فِي الْعَرَبِيِّينَ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ
إِنِّي أَيْ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عُمَرُ بْنُ
مَنْ صَفِيٍّ عَنْ أَنَسٍ مِنْ عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا
أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِنْ عَمَلٍ ذَكَرَ
الْفَصْلَةَ - ٥٥ :

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچہ اسے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو لے کر
بھاگنے لگے۔ اس کی اطلاع جب حضور اکرم کو ملی تو آپ نے چند صحابہ کو
ان کے پیچھے دوڑایا۔ وہ پکڑ کر دیر لائے گئے، تو ان حضور کے حکم سے ان
کی آنکھوں میں بھی گرم سلاخیال پھیر دی گئیں کہ چونکہ انہوں نے بھی ایسا ہی
کیا تھا اور انھیں حرہ کے کنارے پھونک دیا گیا۔ آخر وہ اسی حالت میں مر
گئے۔ قتادہ نے بیان کیا کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضور اکرم نے
اس کے بعد صحابہ کو صدقہ کا حکم دیا اور مشرہ و مفتول کی لاش بگاڑنا یا
ایذا دے کر اسے قتل کرنا سے منع فرمایا۔ اور شعبہ ابان اور حماد نے قتادہ
کے واسطے سے بیان کیا کہ دیر لوگ عربیہ کے قبیلے کے تھے (عمل کا نام
نہیں لیا)۔ اور عییل بن ابی کثیر اور ابوبہ نے بیان کیا، ان سے ابوقلابہ نے
اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ عمل کے کچھ لوگ آئے۔

۱۳۴۹۔ مجھ سے محمد بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص
بن عمر ابو عمر الحوصی نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث
بیان کی، ان سے ابوبہ اور حجاج صواف نے حدیث بیان کی، کہا کہ
مجھ سے ابوقلابہ کے مولا ابورجاء نے حدیث بیان کی، وہ ابوقلابہ کے ساتھ
شام میں تھے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے ایک دن لوگوں سے مشورہ کیا
کہ اس "قتلہ" کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ حق
ہے اس کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر خلفاء راشدین آپ سے
پہلے کرتے رہے ہیں۔ ابورجاء نے بیان کیا کہ اس وقت ابوقلابہ، عمر بن
عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے تخت کے پیچھے تھے۔ عنین بن سعید نے کہا کہ
مجھ قبیلہ عربیہ کے لوگوں کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا
ذکر کیا کریں گے؟ اس پر ابوقلابہ نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے خود مجھ سے یہ
حدیث بیان کی۔ عبد العزیز بن صہیب نے (اپنی روایت میں) انس رضی
اللہ عنہ کے حوالہ سے صرف عربیہ کا نام لیا اور ابوقلابہ نے اپنی روایت میں
انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صرف عمل کا نام لیا اور واقعہ بیان کیا۔

الحمد لله تفہیم البخاری کا سولہواں پارہ مکمل ہوا

لے چرچہ کا نام لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فراموشی کی۔ اس پر انہوں نے ان کے ہاتھ پاؤں
کاٹ دیئے اور ان کی زبان اور آنکھ میں کانٹے گاڑ دیئے جس سے انہوں نے شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ستر حوال پارہ

۵۰۵۔ غزوہ ذات القرد

یہ وہی غزوہ ہے جس میں مشرکین غزوہ خیبر سے تین دن پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اورشیل کو روک کر پھارے تھے۔

۱۳۵۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عسید نے بیان کیا اور انھوں نے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ فجر کی اذان سے پہلے میں درمیز سے باہر جا کر کی طرف نکلا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اورشیل ذات القرد میں چڑھ کر گئی تھیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر مجھے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے فہم ملے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اورشیل لوٹ لی گئیں۔ میں نے پوچھا کہ اس نے کون سا ہے انھیں؟ انھوں نے بتایا کہ قبیۃ عطفان والوں نے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں تین مرتبہ بڑی زور زور سے چیجا، یا صبا جاہ، انھوں نے بیان کیا کہ اپنی آواز میں نے درمیز کے دو دو کناروں تک پہنچا دی اور اس کے بعد مکہ سرعت کے ساتھ دوڑنا ہوا اگے بڑھا، اور آخر انھیں جالیا۔ اس وقت وہ پانی پینے کے لیے اترے تھے، میں نے ان پر تبر بسانے شروع کر دیا، میں تبر انداز میں مابہر تھا، اور یہ کہنا جاتا تھا، میں ابن الاکوع ہوں آج ذیل کی حرکت کا دن ہے، میں ہی وجہ پڑھتا رہا اور آخر اورشیل ان سے چھ لپٹیں نکلے ان کی تیس چادریں بھی میرے قبضے میں آگئیں۔ بیان کیا کہ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کو ساتھ لے کر آگئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان لوگوں کو باپ نہیں پیئے دیابے اور اسی وہ پیاسے میں، آپ.... فوراً ان کے نقاب کے لیے لوگوں کو بھیج دیئے، ان حضور نے فرمایا، اے ابن الاکوع جب کسی پرنا بولایا تو پھر نرمی اختیار کیا کرو۔ بیان کیا کہ پھر ہم واپس آگئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اورشیل پر پیچھے بٹھا کر لائے تھے، یہاں تک کہ ہم درمیز میں داخل ہو گئے۔

باب ۵ غزوہ ذات القرد

وَمِنْ غَزْوَةِ الْقَيْ أَعَارُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِي النَّهْجِ
مَنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرِ ثَلَاثَ

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُسَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ
يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُوَدَّعَ بِلَادُ دُولَى وَكَأَنِّي يَقَامُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَعَى بِلَادَ قَدِ قَالَ
فَلَقِيْتُ فِي غَدَاةٍ مُرَّيْعَبٍ الرَّحْمَنُ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ
أُخْبِدَتْ يَقَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ
مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غِطْفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ يَا صَبَا حَاهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ مَا بَيْنَ
لَدَيْتِي السَّعْدِ نَيْفَةً ثُمَّ أَتَدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِ
حَتَّى أَدَسْتُ كَتِفَهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَنْقُونَ
مِنْ السَّاءِ فَجَعَلْتُ أَسْمِيَهُمْ يَسْبُلِي وَكُنْتُ
رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ الْيَوْمَ يَوْمُ
الرَّضْعِ وَالْخَيْبَرِ حَتَّى اسْتَفْعَدْتُ اللَّفَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلْبْتُ
مِنْهُمْ نَدَايَةً بَعْدَهُ قَالَ وَهَاءَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالْأَسْ قُلْتُ يَا بَيْتُ اللَّهِ فَتَاخِصْتُ الْقَوْمَ
النَّاءَ وَهَاءَ عِطَاشٍ فَأَجَبَتْ إِلَيْهِمْ اسْتَاغَةَ
فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكَتْ مَا سَجَحَ مَلَكٌ
ثُمَّ رَجَعْنَا وَبِزِدْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى نَا قَتِيحَةً وَخَلْنَا الْمَبْدِ يَنْتَهَ :-

بَابُ حَزْوِ خَيْبَرٍ

۵۰۶ - غزوہ خیبر

۱۳۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ
حِجْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ يَسَارِ بْنِ سُوَيْدٍ
بْنِ الْقَعْنَانِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالضُّمَيْيَاءِ دَخَلْنَا
مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ دَعَا بِأَلَا ذُرَّادٍ
فَلَمَّ كِبُوتَ إِلَهَ الْيَسَوِيِّينَ فَأَمَرَ بِهِ فَتَوَلَّى
فَأَكَلَ وَاصْلًا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْشَرِ
فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضًا ثُمَّ

وَلَحَ

يَتَوَضَّأُ ۝

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا
حَاكِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ تَيْرِيزِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ
مُسْلِمَةَ بْنِ الْأَكْوعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَسَبَّحْنَا
لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ وَلِلْعَوْمِ لَعَامٍ مَا مَرَّ أَدْنَى مَعِينَا
مِنْ هُنَيْمَاتٍ وَكَانَ عَامِرُ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ
عَبْدًا ذَا الْقَوْمِ يَقُولُ -

اللَّهُمَّ نَزَلَتْ أَنْتَ مَا أَهْدَيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّبْنَا

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا مَا أَبْقَيْنَا

وَأَثَرَتِ الْأَقْدَامُ لَنَا لَقِينَا

وَالْقَيْنُ سَكِينَةٌ عَلَيْنَا

إِنَّمَا إِذَا صَبِيحَ بَيْنَا أَبْنَا

وَالصَّبِيحُ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ هَذَا
السَّبْقُ مَا لَوْ عَامِرُ بْنُ الْأَكْوعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ
قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَابِقَتَا اللَّهِ لَوْلَا أَمْنُنَا
مِنْهَا فَانْتَبَهَ خَيْبَرَ فَأَصْرَحْنَا هُمْ حَتَّى أَصَابَنَا حَتْمَةٌ

۱۳۵۱ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمان نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے
ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے بشیر بن یسار نے اور انیس سید بن نعمان
رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوہ خیبر کے لیے آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ نکلے تھے، بیان کیا کہ جب ہم مقام ضمایہ میں پہنچے جو خیبر کے قریب
میں واقع ہے (آنحضرتؐ نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر آپؐ نے قرآنِ مسطورہ پڑھا،
ستون کے سرو اور کوئی چیز آپؐ کی خدمت میں نہیں لائی گئی۔ بس ستونیں آپؐ کے
حکم سے پانی والا لگا دیا آپؐ نے بھی تناول فرمایا اور ہم نے بھی کھایا۔ اس
کے بعد مغرب کی نماز کے لیے آپؐ کھڑے ہوئے (چونکہ وضو پہلے سے موجود
تھی اس لیے آپؐ نے وضو نہ کیا اور ہم نے بھی وضو نہ کیا اور
اس نماز کے لیے (نئے سرے سے) وضو نہیں کیا۔

۱۳۵۲ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمان نے حدیث بیان کی، ان سے حاکم بن حسیل
نے حدیث بیان کی، ان سے تیریز بن ابی عبید نے اور ان سے مسلم بن الاکوع رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، رات
کے وقت ہمارا سفر جاری تھا کہ ایک صاحب نے عامر رضی اللہ عنہ سے کہا،
عامر! اپنے کچھ جزم سنو، عامر رضی اللہ عنہ شاعر تھے، اس فرمائش پر وہ حدی
خوانی کرنے لگے، کہا اے امیر! اگر آپؐ دہرتے تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا،
ہم صدمہ کرتے اور ہم نماز پڑھتے پس ہماری مغفرت کیجئے جب تک ہم
زندہ ہیں ہماری جانیں آپؐ کے راستے میں ہماریں، اور اگر ہماری مدد نہ ہو
جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھیے! ہم پر سکینت اور طمانیت نازل فرمائیے
ہمیں جب باطل کی طرف لایا جانا ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں، آج چلا چلا
کہ وہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں (حسب عادت خدی کوسن کر اونٹ
نیروی سے چلنے لگے) آپؐ نے فرمایا، کون حدی خوانی کر رہا ہے؟ لوگوں
نے بتایا کہ عامر بن الاکوع، آپؐ نے فرمایا، اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔
صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپؐ نے تو ہمیں شہادت کا مستحق قرار دے دیا
کاٹن ابھی اور ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ پھر ہم خیر آئے اور قلعہ کا
حصہ روکنا۔ (محاصرہ بہت سخت اور طویل تھا) اس لیے اس کے دوران میں
سخت بھوک اور غارتوں سے گزرنا پڑا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عنایت فرمائی،
جس دن قلعہ فتح ہوا تھا اس کی رات جب ہوئی تو لشکر میں جگہ جگہ آگ جل رہی تھی،

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، یہ اگ کسی ہے؟ کس چیز کے لیے اسے حبس کر کے جلا رکھا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ گوشت پکانے کے لیے، اُن حضور نے دریافت فرمایا کہ کس جانور کا گوشت ہے؟ صحابہ نے بتایا کہ پالتو گدھوں کا۔ اُن حضور نے فرمایا کہ تمام گوشت چھینک دو اور ہاڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسا کیوں نہ کریں کہ گوشت تو چھینک دیں اور ہاڈیوں کو دھولیں۔ اُن حضور نے فرمایا کہ یوں ہی کرو۔ پھر ردن میں اُجب صحابہ نے (جنگ کے لیے) نصف بندی کی تو چوٹی عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی، اس لیے انھوں نے جب ایک یہودی کی پٹلی پر جھک کر اُدار کرنا چاہا تو خود انھیں کی تلوار کی دھار سے ان کے گھٹنے کے اوپر کا حصہ زخمی ہو گیا اور آپ کی شہادت اسی میں ہو گئی۔ بیان کیا کہ پھر جب لشکر واپس ہوا تھا تو سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے انھوں نے دیکھا اور میرا گھڑ پکڑ کر فرمایا، کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی، میرے مال باپ آپ پر فدا ہوں، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامر رضی اللہ عنہ کا سارا عمل اکارت کیا دیکھو نہ خود اپنی ہی تلوار سے وفات ہوئی، اُن حضور نے فرمایا، چھوٹا ہے وہ شخص جو اس طرح کی باتیں کرتا ہے، انھیں تو دوسرا حربہ ملے گا، پھر آپ نے اپنی دونوں آنکھوں کو ایک ساتھ ملایا، انھوں نے تکلیف اور مشقت بھی اٹھائی اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا، شاید یہی کئی عربی ہرجس نے ان جیسی مثال قائم کی ہو۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے بیان کیا بد بھائے مشی بہا کے (نشا بہا۔

۱۳۵۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں حمید طویل نے اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ رات کے وقت پہنچے، آپ کا معمول تھا کہ جب کسی قوم پر حملہ کرنے کے لیے رات کے وقت روقہ پر پہنچتے تو فوراً ہی حملہ نہیں کرتے تھے، بلکہ صبح ہوجاتی جب کرتے۔ چنانچہ صبح کے وقت یہودی اپنے گھارے اور ٹوکے لے کر باہر نکلے۔ لیکن جب انھوں نے اُن حضور کو دیکھا تو ستر کرنے لگے کہ محمد، خدا کی قسم، محمد شرک کر کے آگئے، اُن حضور نے فرمایا: خبر بر باد ہو! ہم جب کسی قوم کے میدان میں اتر جاتے ہیں تو ڈراٹے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوجاتی ہے۔ ۱۳۵۴۔ ہمیں صدیق بن فضل نے خبر دی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک

شَدِيدَةً ثُمَّ رَأَى اللَّهَ تَعَالَى فَصَحَّهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَهَيَّ النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الرَّابِعِ فَنَجَحَتْ عَلَيْهِمْ أَدْوُ حُدُودًا مَبِيدًا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا النَّبِيُّانَ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تَوَقَّدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيْ لَحْمٍ؟ قَالُوا لَحْمَ حُمُرٍ النَّبِيُّانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْذِبُوا هَا وَاكْسِرُوا هَا فَقَالَ رَهْلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ هَمْرٍ نَفِمْهَا وَنَفْسِلَهَا۔ قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا نَصَاكَ الْقَوْمُ كَانَ سَيِّفٌ عَامِرٌ فَصِيرًا فَتَنَا وَلَ فِيهِ سَاقٌ يَهُودِيٍّ لِيَصْمِرِيَهُ وَبَرَجِعَ دُبَابٌ سَيِّفُهُ فَاصَابَ عَيْنَ رُكْبَةٍ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا فَعَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخِذٌ بِيَدِي قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ لَهُ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنِّي عَامِرٌ أَحْبَطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَ إِنَّ لَهُ لَأَخْرَجَنِي وَجَعَمَ بَيْنِي إِبْصَعَيْهِ إِنَّهُ لِحَابِهُ مَحَابُهُ قُلْتُ عَرَفْتُ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَأَ بِهَا:

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى خَيْبَرَ لَيْلًا وَكَانَ إِذَا أَقْبَى قَوْمًا يَلْبِسُ لَهُ بَعْرَ بَعْجٍ حَتَّى يُصِيبَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ النِّعُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِهِمْ فَلَمَّا رَوَاهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْحَيُّسُ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا تَرَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ مَسَاءً صَبَاحُ الْمُتَدَارِينِ۔ ۱۳۵۴۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیر صبح کے وقت پہنچے۔ یہودی اپنے بھادر کو
وغیرہ لے کر باہر آئے، لیکن جب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
تو چلنے لگے کہ محمد! اِذَا کی قسم، محمد! شکرے کر آگئے۔ آل حضورؐ نے
فرمایا، اللہ کی ذات سب سے بلند و تر ہے، یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان
میں آجائیں تو پھوڑ لائے ہوئے لوگوں کی صبح بُری ہو جاتی ہے۔ پھر وہاں ہمیں گدھے
کا گوشت ملا، لیکن آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے
اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ انھیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے
ہیں کہ یہ ناپاک ہے۔

۱۳۵۴۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک
صاحب نے حاضر ہو کر عرض کی کہ گدھے کا گوشت کھایا جا رہا ہے۔ اس پر حضورؐ
نے خاموشی اختیار کی۔ پھر دوبارہ وہ حاضر ہوئے اور عرض کی کہ گدھے کا گوشت
کھایا جا رہا ہے۔ آل حضورؐ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آئے
اور عرض کی کہ گدھے ختم ہو گئے۔ اس کے بعد آل حضورؐ نے ایک مادی سے اعلان
کرایا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ انھیں پالتو گدھوں کے گوشت کے ہستعلی سے
منع کرتے ہیں چنانچہ تمام ہانڈیاں الٹ دی گئیں، حالانکہ ان میں گوشت ابل
رہا تھا۔

۱۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید
نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز خیر کے قریب پہنچ کر ادا کی، پھر
اندھیرا تھا۔ پھر فرمایا، اللہ کی ذات سب سے بلند و تر ہے، خیر برباد ہوا،
یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان میں آجائیں تو ڈر لائے ہوئے لوگوں کی صبح
بُری ہو جاتی ہے۔ پھر یہودی گلیوں میں دوڑتے ہوئے نکلے، آخر حضورؐ اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنگ کے قابل افراد کو قتل کر دیا اور عورتوں کو زچوں کو
قید کر لیا۔ قیدیل میں اُم المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ آپؐ دھیرے دھیرے

لے آئے، اس سے پہلے کی روایت میں گزرا ہے کہ رات کے وقت اسلامی لشکر خیر پہنچا تھا۔ محدثین نے لکھا ہے کہ غلبات رات کے وقت ہی لشکر وہاں
پہنچا ہوگا۔ لیکن رات مرقہ سے کچھ فاصلے پر گزاری ہوگی، پھر جب صبح ہوئی ہوگی تو لشکر میدان میں آیا ہوگا اور اس روایت میں صبح کے وقت پہنچنے کا ذکر ہے
کی اسی نوعیت کی وجہ سے ہے۔

بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَبَحْنَا خَيْبَرَ
مَكْرَةً فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالسَّاحِي فَلَمَّا بَصُرُوا
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْحَمْدُ
لِلَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَنَازِيرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَيْرٌ خَيْرٌ إِنَّا إِذَا أَشْرَلْنَا
بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَاصْبِرُوا هَذَا
الْحَمْرُ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ يَهَيِّأُ لَكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحَمْرِ فَاهَارِضِينَ :

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادَّةً حَامَةً فَقَالَ أَكَلَتِ الْحَمْرُ
فَسَكَّتْ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةُ فَقَالَ أَكَلَتِ الْحَمْرُ
فَسَكَّتْ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةُ فَقَالَ أَفْنَيْتِ الْحَمْرُ
فَأَمْرَمْنَا ذِي فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
يَهَيِّأُ لَكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحَمْرِ الْأَهْلِيَّةِ
فَأُكْفِيَتْ الْفُتُوْرُ وَإِنْهَا لَتَعْمُرُ

بِالْحَمْرِ :

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ
فَرَأَيْنَا مِنْ خَيْبَرَ بَهْلَسٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَيْرٌ
خَيْرٌ إِنَّا إِذَا أَشْرَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ
الْمُنْذَرِينَ فَخَرَجُوا لِيَعْمُرُوا فِي السَّيْكِتِ فَقَتَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرْمِيَّةَ وَ
كَانَ فِي السَّيْجِ صَفِيَّةٌ فَصَارَتْ إِلَى دُخْيَةِ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ

حصے میں آئی تھیں۔ پھر آپ ﷺ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئیں وہ آپ نے ان سے نکاح کر لیا اور ان کے مہر میں انھیں آزاد کر دیا۔ عبدالعزیز بن صہیب نے ثابت سے پوچھا: ابوہریرہ! کیا آپ نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھا تھا کہ ان حضور نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو کیا مہر دیا تھا؟ ثابت نے اثبات میں سر ہلایا۔

۱۳۵۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیدیوں میں تھیں، لیکن آپ نے انھیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، ان حضور نے انھیں مہر کیا دیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ خود انھیں کو ان کے مہر میں دیا تھا یعنی انھیں آزاد کر دیا تھا۔

۱۳۵۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کے ساتھ (مشرکین) یعنی یہود و خیر کے خلاف صف آرا ہوئے اور جنگ کی، پھر جب آپ اپنے غمے کی طرف واپس ہوئے اور یہودی بھی اپنے غموں میں واپس چلے گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے متعلق کسی نے ذکر کیا کہ یہودیوں کا کوئی بھی فرد ان میں مل جاتا ہے تو وہ بھی کا پیچھا کر کے اسے قتل کیے بغیر نہیں رہتے، کہا گیا کہ آج نذل شخص ہماری طرف سے متنبی بہادری اور بہمت سے لڑا ہے، شاید اتنی بہادری سے کوئی بھی نہیں لڑا ہوگا، لیکن ان حضور نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ سب بہر حال اہل دوزخ میں سے؛ ایک صحابی نے اس پر کہا کہ پھر میں ان کے ساتھ ساتھ زہل گا۔ بیان کیا کہ پھر وہ ان کے پیچھے ہو لیے، جہاں وہ ٹھہر جاتے یہ بھی ٹھہر جاتے اور جہاں وہ دوڑ کر چلتے یہ بھی دوڑنے لگتے۔ بیان کیا کہ پھر وہ صاحب دھن کے متعلق ان حضور نے اہل دوزخ میں سے ہونے کا اعلان کیا تھا اور انھی پر لکھے، انتہائی شدید طور پر اور چاہا کہ جلدی موت آجائے، اس لیے انھوں نے اپنی تلوار زمین میں گاڑ دی اور اس کی نوک سینے کے مقابل میں کر کے اس پر گر پڑے اور اس طرح خود کشی کے مرتکب ہوئے، اب دوسرے صحابی دھوان کے پیچھے پیچھے لگے ہوئے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے،

صَاحِبَاتِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَدَ عَيْقِبًا صَدًا قَالَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ لثَابِتٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْتَ قُلْتَ لِرَبِّ نَبِيٍّ مَا أَصَدَّ قَتْلًا فَخَرَدَكَ ثَابِتٌ رَأْسَهُ ثَابِتٌ يَقَالُ لَهُ :

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةً فَأَغْتَفَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ ثَابِتٌ لِرَبِّ مَا أَصَدَّ قَتْلًا قَالَا أَصَدَّ قَتْلًا فَغَتَفَهَا فَأَغْتَفَهَا :

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّقَى هُوَ الْمُشْرِكُونَ فَأَقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْأَخْرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَدَيْهِمْ شَاذٌ لَا وَادٍ فَادَّاهَا الرَّأْيُ اشْتَبَعَهَا لِيَضْرِبَهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ مَا أَحْزَنُ مِنْهُ الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَحْزَنُ فَلَنْ يَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الشَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ وَخَرَجَ مَعَهُ كَلْمًا وَفَقَّ وَفَقَّ مَعَهُ وَإِذَا اسْتَرْجَعَ اسْتَرْجَعَهُ مَعَهُ قَالَ فَجَبْرَحَ الرَّجُلُ حُرْطُشْدًا فَإِذَا سَنَدُ حُجَلِ الْمَوْتِ فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِلَاذِ مِرْغَمٍ وَوَكَبَتْهُ سَبِيحٌ شَذَّ يَمَاهُ ثُمَّ خَالَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ

الرَّحِلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ
الرَّحِلُ الشَّيْءُ ذَكَرْتَ أَجْفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ
النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ
مَخْرَجٌ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ حَرِّمَ حُرْبًا شَدِيدًا
فَأَسْتَعِجِلَ النُّوْتُ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي
الْأَرْضِ دُؤْبَابَةً بَيْنَ شِدِّ بَيْنِهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ
فَقَتَلَ نَفْسَهُ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ أَنَّ الرَّحِلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ
الْحَبَّةِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ
النَّارِ وَإِنَّ الرَّحِلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ
النَّارِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ وَهُوَ مِنْ
أَهْلِ الْحَبَّةِ :-

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ تَاخِيْبَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ
مِمَّنْ مَعَهُ بَدَأَ عِيَالَهُ هَذَا مِنْ أَهْلِ
النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَالَ تَكَدَّ الرَّحِلُ أَشَدَّ
الْقِتَالِ حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ
لِعَيْشِ النَّاسِ يَمُوتُ فَوَحَّيَا الرَّحِلُ أَلَمْ أَلْجُودَ
فَمَا هُوَ يَمِيدُ إِلَى بَنَانِهِ مَا تَخْرُجُ مِنْهَا
أَسْهُمًا فَتَحْرِبُ بِهَا نَفْسُهُ مَا شَتَدَّ رَحَالُ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَدَّ قَبْلَهُ
حَيْثُ يَشْكُ أَنْتَ خَرَفَكَ أَنْ تَقْتُلَ نَفْسَهُ فَقَالَ ثُمَّ
يَا فُلَانُ مَا ذَاكَ أَنَّهُ لَوْ يَدُ حُلِّ الْحَبَّةِ إِلَّا
مُؤْمِنٌ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الْبَيْنَ بِالرَّحِلِ الْفَاجِرِ
تَابِعَهُ مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ - وَقَالَ شَيْبَةُ
عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ

اور عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، ان حضورؐ نے دریافت
فرمایا، کیا بات ہے؟ ان صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ جن کے متعلق ابھی ان حضورؐ
نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہیں تو لوگوں پر آپؐ کا یہ ارشاد پڑا
شاق گزارا تھا، میں نے ان سے کہا کہ میں تمہارے لیے ان کے پیچھے پیچھے جاتا ہوں
چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ رہا۔ ایک موقع پر جب وہ بہت شدید طور پر زخمی
ہو گئے تو اس خواہش میں کہ موت جلدی آجائے، اپنی تلوار انھوں نے زمین
میں گاڑ دی اور اس کی نوک کو اپنے سینے کے سامنے کر کے اس پر گر پڑے
اور اس طرح انھوں نے خود اپنی جان ضائع کر دی۔ اسی موقع پر ان حضورؐ نے
فرمایا کہ انسان زندگی بھر بظاہر حجت والوں کے سے عمل کرتا ہے، حالانکہ
وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے (آخر میں اسلامی احکام کے خلاف عمل
کرنے کی وجہ سے)، اسی طرح دوسرا شخص بظاہر زندگی بھر اہل دوزخ کے عمل
کرتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے (آخر میں قرآن کی وجہ سے)۔ (حدیث پر
نوٹ گذر چکا ہے)

۱۳۵۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے
زہری نے بیان کی، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوجہرہ رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ ہم خیر کی جنگ میں شریک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک صاحب کے متعلق جو آپ کے ساتھ تھے اور خود کو مسلمان کہتے تھے، فرمایا
کہ یہ شخص اہل دوزخ میں سے ہے۔ پھر جنگ جب شروع ہوئی تو وہ صاحب
بڑی پامردی سے لڑے اور بہت زیادہ زخمی ہو گئے ممکن تھا کہ کچھ لوگ شہر میں
پڑ جاتے (کہ ان حضورؐ نے ایک ایسے شخص کے متعلق اس طرح کے کلمات کیسے
ارشاد فرمائے جو اتنی پامردی سے لڑا ہے) لیکن ان صاحب کے لیے زخموں
کی تکلیف ناقابل برداشت تھی، چنانچہ انھوں نے اپنے ترکش میں سے تیر نکالے
اور اپنے سینے میں انھیں چھبوا دیا۔ بہ نظر دیکھ کر مسلمان دوڑتے ہوئے حضور اکرمؐ
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا
ارشاد سچ کر دکھایا، اس شخص نے خود اپنے سینے میں تیر چھبوا کر خود کشی کر لی۔ یہی
پر ان حضورؐ نے فرمایا، اے فلاں جاؤ اور اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مؤمن ہی
داخل ہو سکتا ہے، یوں اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد فرما کر شخص سے بھی لے لیتا ہے۔
اس روایت کی متابعت معمر نے زہری کے واسطے سے کی اور شیبہ نے یونس
کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری کے واسطے سے، انھیں

زخم کا نشان دیکھ کر ان سے پوچھا، اے ابوسلم! یہ زخم کب آپ کو لگا تھا؟
انھوں نے فرمایا کہ غزوہ خیبر میں مجھے یہ زخم لگا تھا۔ لوگ سمجھ گئے کہ سلمہ
زخمی ہو گیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
اور آپ نے تین مرتبہ اس پر دم فرمایا۔ اس کی برکت سے آج تک مجھے پھر
کبھی اس زخم سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

سَلَمَةُ قُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذَا الصَّرَبُ
فَقَالَ هَذَا صَرْبٌ أَهْمَا بَنِي كَيْدٍ مَخِيَرٍ
قَالَ النَّاسُ أَهْمِيْبُ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَنَنْتُ فِيهِ ثَلَاثَ فَنَاتٍ فَمَا
اسْتَكْبَتْهَا حَتَّى السَّاعَةِ ۝

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَشْرُوكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ
مَا فَتَنَّا لَهُمْ أَهْلَ كُلِّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي
الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَمْ يَدْعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَةً
وَلَا مَآذٍ إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا سَيْفِيهِمْ فَقِيلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْبَبَ أَحَدُهُمْ مَا أَحْبَبَ مَا أَحْبَبَ فَلَمَّا
قَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوا يَا مَنِ
أَهْلِ الْخَيْبَةِ إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ
النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَا تَبْعَنُوا
فَإِذَا أَسْرَعُوا أَنْبَأُكُمْ مَعَهُ حَتَّى حَبْرُ
فَأَسْتَحْبِلُ الْمَوْتَ فَوَضَعُوا يَمَانِيَهُ
سَبِيغٍ بِالْأَرْضِ وَذُبَابُهُ بَيْنَ شَا مِيَهُ ثُمَّ
تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ نَحْوَ الرَّجُلِ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْمُهُ
أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ
فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْخَيْبَةِ فَيَأْتِيَهُمْ
بِالنَّاسِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَقْتُلُ بِعَمَلِ أَهْلِ
النَّارِ يَأْتِيَهُمْ بِالنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْخَيْبَةِ ۝

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْقَضَائِيُّ حَدَّثَنَا
زَيْدُ بْنُ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ أَبِي عِزَّانٍ قَالَ نَفَرْنَا
إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَا
طَيْبَ لَيْسَةٍ فَقَالَ كَأَنَّهُمْ السَّاعَةُ
يَهُودُ وَخَيْبَرُ ۝

۱۳۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی
حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد
سعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک غزوہ (خیبر) میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم اور مشرکین کی ٹھہری ہوئی اور خوب جم کر جنگ ہوئی۔ آخر دونوں
لشکر اپنے اپنے خیموں کی طرف واپس ہوئے۔ مسلمانوں میں ایک صاحب
جنس مشرکین کی طرف کا کوئی شخص کہیں مل جاتا تو اس کا پیچھا کر کے قتل
کیے بغیر نہ رہتے۔ کہا گیا کہ یا رسول اللہ! جتنی پامردی سے آج غلام
لڑا ہے، اتنی پامردی سے تو کوئی نہ لڑا ہوگا۔ ان حضور نے فرمایا کہ وہ اہل
دوزخ میں سے ہے۔ صحابہ نے کہا، اگر یہ بھی دوزخی ہیں تو پھر ہم جیسے لوگ
کس طرح جنت کے مستحق ہو سکتے ہیں؟ اس پر ایک صحابی نے کہا کہ میں ان کے
پیچھے پیچھے رہوں گا۔ چنانچہ جب وہ دھڑکتے یا اہستہ چلتے تو میں ان کے
ساتھ ساتھ ہوتا، آخر وہ زخمی ہوئے اور حاکم موت جلدی اُجھائے، اس
لیے انھوں نے تلوار کا قبضہ زمین گاڑ دیا اور لوگ کو سینے کے محاذ میں کر کے
اس پر گر پڑے، اس طرح انھوں نے خودکشی کر لی۔ اب وہ صحابی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ
اللہ کے رسول ہیں۔ ان حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ انھوں نے
تفصیل بتائی تو ان حضور نے فرمایا کہ ایک شخص بظاہر جنتیوں کے عمل
کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے اسی طرح ایک دوسرا
شخص بظاہر دوزخیوں کے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔

۱۳۶۲۔ ہم سے محمد بن سعید خوافی نے حدیث بیان کی، ان سے زیاد بن
ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی
اللہ عنہ نے (بغزوہ کی مسجد میں) جمعہ کے دن لوگوں کو دیکھا کہ ان کے سروں پر
چادریں ہیں جن پر بھول بولے کڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اسی
وقت خیبر کے یہودیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا شَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْلُفُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرٍ وَكَانَ رَمِيًا فَقَالَ أَنَا أَنْخَلُفُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَلَحِقْنِي فَلَمَّا بَيَّنَّا لَلنَّبِيِّ الشَّيْءَ فَتَجَعْتُ قَالَ لَوْ عَطِيتَ الرَّايَةَ عِذًا أَوْ لَبَا خِذْتَ الرَّايَةَ عِذًا رَحِلُ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَنُ عَلَيْهِ فَتَنُ تَرْجُوَهَا فَقِيلَ هَذَا عَلَى قَاعَلَمَا فَنَزِعَ عَلَيْهِ :-

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَارِثٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَمَلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَوْ عَطِيتَ هَذِهِ الرَّايَةَ عِذًا رَحِلًا يُفْتَنُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُنَّ لَيْلَتَهُمْ أَنَّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عِذًا وَاعْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَتْ لَهُمْ تَرْجُوَانِ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَرِي عَيْنِيهِ قَالَ فَأَسْأَلُ إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَكَعَالَهُ فَبَاكَانَ لَهُمْ لَكِنْ يَمُوجُ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ... فَأَنصَحَهُمْ عَلَى بَيْكُتِ لَوْ أَمَلْتُ فَقَالَ أَفْعَدُ عَلَى رَسُولِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرُهُمْ بِمَا يُحِبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ نَبِيِّهِ فَوَاللَّهِ لَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بِكَ رَجُلًا وَدَاهِبًا غَيْرَ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُصْنُ النُّعْمَةِ

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ

۱۳۶۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے تھے مگر نہ کہ آشوب چشم میں مبتلا تھے (جب ان حضورؐ جا چکے تو) انھوں نے سوچا، اب میں حضورؐ کو دم کے ساتھ غزوہ دے میں بھی شریک نہ ہوں گا، چنانچہ وہ بھی آگئے جس دن خیبر فتح ہونا تھا جب اس کی رات آئی تو ان حضورؐ نے فرمایا کہ کل میں (اسلامی) علم اس شخص کو دوں گا یا رہے فرمایا کہ کل علم دشمنوں کے پاس ہے اللہ اور اس کا رسولؐ عزیز رکھتے ہیں اور جس کے ہاتھ پر نسخہ حاصل ہوگی ہم سب ہی اس سعادت کے امیدوار تھے لیکن کہا گیا کہ یہ میں علی رضی اللہ عنہ، اور ان حضورؐ نے انھیں کو علم دیا اور انھیں کے ہاتھ پر خیبر فتح پڑا۔

۱۳۶۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حارث نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کل میں علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اسے عزیز رکھتے ہیں۔ بیان کیا کہ وہ رات سب کی اس بیچ و تاب میں گذر گئی کہ کچھیں حضورؐ کو صلی اللہ علیہ وسلم علم کے عنایت فرمائے ہیں۔ صبح ہوئی تو سب خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور اس توقع کے ساتھ کہ علم انھیں کو ملے گا لیکن انھوں نے دریافت فرمایا، علیؑ بن ابی طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہؐ! وہ تو آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ ان حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں بلا لاؤ جب وہ لائے گئے تو ان حضورؐ نے اپنا تھوک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور ان کے لیے دعا کی، اس دعا کی برکت سے ان کی آنکھیں اتنی اچھی ہو گئیں جیسے پہلے کوئی بیماری ہی نہیں تھی، علی رضی اللہ عنہ نے وہ علم سنبھال کر عرض کیا، یا رسول اللہؐ! میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا جب تک وہ ہمارے ہی جیسے نہ ہو جائیں، انھوں نے فرمایا، لیول ہی پہلے جاؤ، ان کے میدان ہیں اگر کہ پہلے انھیں اسلام کی دعوت دو اور بتاؤ کہ اللہ کا ان پر کیا حق واجب ہے، خدا کی قسم، اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو تمہارے لیے مرض اونٹوں سے بہتر ہے۔

۱۳۶۵۔ ہم سے عبد الغفار بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، اور مجھ سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے

ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یعقوب بن عبدالرحمن زہری نے خبر دی، انھیں مطلب کے مولا عمر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیر ائے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اُن حضورؐ کو خیر کی فتح عنایت فرمائی تو آپؐ کے سامنے صفیہ بنت حمی بن اخطب رضی اللہ عنہا کی خوبصورتی کا کسی نے ذکر کیا، ان کے شوہر قتل ہو گئے تھے اور ان کی شادی ابھی نئی ہوئی تھی۔ اس لیے اُن حضورؐ نے انھیں اپنے لیے لے لیا اور انھیں ساتھ لے کر اُن حضورؐ روانہ ہوئے، آخر جب ہم مقام سد الصبایہ میں پہنچے تو ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا جین سے پاک ہوئیں اور اُن حضورؐ نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی۔ پھر آپؐ نے جین بنایا۔ کھجور کے ساتھ گھی اور پیسہ وغیرہ ملا کر بنا یا جاتا تھا اور اسے ایک چھوٹے سے دسترخوان پر رکھ کر کھجور سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے قریب ہیں، انھیں بلاو۔ ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کا، اُن حضورؐ کی طرف سے یہی ولیہ تھا۔ پھر ہم مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے عباؤنٹ کے کوٹان میں باندھ دی تاکہ مجھے سے وہ اسے پکڑے رہیں اور اپنے اونٹ کے پاس بلیغہ کر اپنا گھنٹہ اُن پر لٹکا اور صفیہ رضی اللہ عنہا اپنا پاؤں اُن حضورؐ کے گھنٹے پر رکھ کر سوار ہوئیں۔

۱۳۶۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے بکھی نے ان سے حمید طویل نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حمی رضی اللہ عنہا کے لیے خیر کے راستہ میں تین دن تک قیام فرمایا اور آخری دن ان خلوت فرمائی اور وہ بھی امہات المؤمنین میں شامل ہو گئیں۔

۱۳۶۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے خبر دی، کہا کہ مجھے حمید نے خبر دی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؐ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور خیر کے درمیان (مقام سد الصبایہ میں)، تین دن تک قیام فرمایا اور وہیں صفیہ رضی اللہ عنہا سے خلوت کی تھی۔ پھر میں نے اُن حضورؐ کی طرف سے مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی۔ آپؐ کے ولیمہ میں زردی تھی، نہ گوشت تھا صرف آنا بڑا کہ آپؐ نے بلال رضی اللہ عنہ کو دسترخوان بچانے کا حکم دیا اور وہ بچھا دیا گیا، پھر اُن پر کھجور، پیسہ اور گھی رکھا (مالیدہ) رکھ دیا مسلمانوں نے کہا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا، امہات المؤمنین میں سے ہیں یا باندی ہیں؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر اُن حضورؐ نے انھیں پر دے دیں

وَهُبَّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّهْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ كُلَّمَا فَتَحَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْخَيْبَ ذَكَرَ لَهُ حَبَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَمِيٍّ حَتَّى بَنَى أَخْطَبٌ وَكَدَّ تَبَلًا رَدَّوْجَهَا وَكَانَتْ عَمْرُوسًا فَاصْطَفَاَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَّجَ بِهَا حَتَّى بَلَغَا سِدَّ الصَّعْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْشًا فِي نِطْعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ لِي إِذْنٌ مَنْ حَذَلَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَتُهُ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَدَرَأَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِئُ لَهَا دَرَاءً لَا يَعْجَا دَرَاءً ثُمَّ يَحْلِسُ مِنْهَا بَعْدَهُ نِيصَحُ مُمْكِنَةً وَنَضَعُ صَفِيَّةَ رَحِلَهَا عَلَى رُكْبَتَيْهَا حَقًّا شَرَكَبَ:

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حَمِيٍّ بَعْدَ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى أَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِيْمَنْ طُوبَ عَلَيْهَا الْخَبَابُ: ۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ مَبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَكَدَّ عَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيْمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيْمَا مِنْ خَبَرٍ وَرَحْلِهِ وَمَا كَانَ فِيْمَا إِذْ أَنْ أَمْرٌ يَدْرُكُ بِلَاةٍ فَظَلَمَ فَبَسِطَ فَأَنَفَقَ عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْزَّيْطَ وَالسَّمْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ

نہیں رکھا تو پھر اس کی علامت ہوگی کہ وہ باندی ہیں۔ آخر جب کوچ کا وقت بڑا تو ان حضور نے ان کے لیے اپنی سواری پر بیٹھنے کی جگہ بنائی، اور ان کے لیے پردہ کیا۔

۱۳۶۸۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، اور مجھ سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کم خیمہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے چڑھے کی ایک کٹی پھینکی جس میں چربی تھی، میں اسے اٹھانے کے لیے دوڑا، لیکن میں نے جوڑ کر دیکھا تو حضور اکرم موجود تھے، میں پانی پانی ہو گیا۔

۱۳۶۹۔ مجھ سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع اور سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسن اور پالتو گھول کے کھانے سے منع فرمایا تھا، ہنسن کھانے کی ممانعت کا ذکر صرف نافع سے منقول ہے اور پالتو گھول کے کھانے کی ممانعت صرف سالم سے منقول ہے۔

۱۳۷۰۔ مجھ سے یحییٰ بن قزعة نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ اور حسن نے، دو ذول حضرات محمد بن علی کے صاحبزادے ہیں، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے منع کی ممانعت کی تھی اور پالتو گھول کے کھانے کی بھی۔

۱۳۷۱۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر گدھے کا گوشت کھانے کی ممانعت کی تھی۔

۱۳۷۲۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع اور سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گھول کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

يَمِينُهُ؟ قَالُوا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ اِمْحَاةٌ الْمُؤْمِنِينَ وَ اِنْ لَمْ يَحْجَبَهَا فَهِيَ مِمَّا مَكَلَّتْ يَمِينُهُ قَالَا اَنْحَلْ وَ هَا لَهَا خَلْفَةٌ وَ مِمَّا الْحِجَابُ ۝

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْسَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ۝ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَ هَبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حُاصِرَ خَيْبَرَ قَرَّبَ إِلَى النَّاسِ بِحَبْرٍ ابْنُ خَيْبَرَ فَتَرَدَّدَتْ رِجَالُهُ فَانْتَفَتَّ فَاِذَا الْيَتِي مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْنَا ۝

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي اسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِبٍ وَ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الْخُزْمِ وَ عَنْ لُحُومِ الْخُمُرِ الْوَحْلِيَّةِ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْخُزْمِ هُوَ عَنْ تَائِبٍ وَ حَدَّثَنَا وَ لُحُومُ الْخُمُرِ الْوَحْلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ ۝

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ الْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُشَاعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ عَنْ أَكْلِ الْخُمُرِ الْوَحْلِيَّةِ ۝

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْخُمُرِ الْوَحْلِيَّةِ ۝

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَائِبٍ وَ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخُمُرِ الْوَحْلِيَّةِ ۝

۱۳۷۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے ان سے سنا، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر گدھے کے گوشت کی ممانعت کی تھی اور ٹھوڑوں (کے گوشت کھانے) کی اجازت دے رکھی تھی۔

۱۳۷۴۔ ہم سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبار نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے بیان کیا اور انھوں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ غزوہ خیبر میں ایک موقع پر ہم بہت بھوکے تھے، اور ہاڈیوں میں ابال آ رہا تھا گدھے کا گوشت پکا جا رہا تھا اور کچھ ایک بھی گئی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ گدھے کے گوشت کا ایک ذرہ بھی نہ کھاؤ اور اسے پھینک دو۔ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر بعض لوگوں نے کہا کہ ان حضور نے اس کی ممانعت اس لیے کی ہے کہ ابھی اس میں سے شمس نہیں نکلا لگایا تھا اور بعض لوگوں کا خیال تھا کہ آپ نے اس کی واقعی ممانعت (بشمیر کے لیے) کر دی ہے، کیونکہ یہ گندگی کھاتا ہے۔

۱۳۷۵۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی اور انھیں براہ اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما نے کہ وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، پھر انھیں گدھے کے ترانوں نے ان کا گوشت پکایا لیکن ان حضروں کے منادی نے اعلان کیا کہ ہاڈیاں انڈیل دو۔

۱۳۷۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی، انھوں نے براہ بن عازب اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے سنا، یہ حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے، کہ ان حضور نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا تھا کہ ہاڈیوں کا گوشت پھینک دو، اس وقت ہاڈیاں چولہے پر رکھی جا چکی تھیں۔

۱۳۷۷۔ ہم سے سلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ وَرَخِصٍ فِي الْخَيْلِ ۖ

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الشَّيْبَانِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَمَّا بَيْنَنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلَى قَالَ وَبَعْضُهُمْ نَضِجَتْ لَحْمًا مُنَادَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ شَيْئًا وَآهَرِ خَيْلُهَا قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَتَحَدَّثَنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخْسَنَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تَأْكُلِ الْقِدْرَةَ ۖ

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا بَيْنَنَا حُمْرًا فَطَبَخُوا هَانِئًا مُنَادَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَيْتُمُ الْقِدْرَةَ ۖ

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ كُنَّا نَصْبُو الْقُدُورَ أَكْفَيْتُمَا

الْقِدْرَةَ ۖ

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ عَزَّ وَ ذَا مَعَ النَّبِيِّ

۱۰۔ ام شافعی رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کی وجہ سے گھوڑے کے گوشت کو جائز قرار دیا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے مکروہ قرار دیتے ہیں۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ ان حضروں نے گھوڑے کا گوشت کھانے کی ممانعت کی تھی۔ بہر حال دلائل و دواول طرف ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُورًا :

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَضْرَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ الشَّكْرَاءِ بْنِ عَارِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ أَنْ نَتَلَقِيَ الْحُمْرَ الْأَهْلِيَّةَ نَبِيَّةً وَنَضِيجَةً مُرَلَةً يَأْمُرُنَا بِأَكْلِهَا بَعْدَ :
 ۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا شَأْ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَامِرِ بْنِ عَازِمٍ عَنْ عِزْرِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا أَدْرِي أَلَمْ يَأْمُرْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ خُمُولَةً النَّاسِ فَكِرَهُ أَنْ تَذْهَبَ خُمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَمَهُ فِي يَوْمٍ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ :

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِقٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ تَارِيعِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلدَّارِ أَجَلَ سَهْمًا قَالَ فَفَرَسُهُ تَارِيعٌ فَقَالَ إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةٌ أَشْهُمٌ فَإِنْ لَحْمٌ لِكُلِّ ثَلَاثَةٍ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ :

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حُبَيْرَ بْنَ مَطْلُوحٍ أَخْبَرَهُ قَالَ مَشَيْتُ أَتَاوَعْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْنَا وَنَحْنُ يَمْتَنِلُونَ وَاحِدَةً مِّنْكَ فَقَالَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَوَاحِدٌ قَالَ حُبَيْرٌ وَلَكِنْ يَعْصِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتِي عَبْدُ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا :
 ۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَا حَدَّثَنَا أَبُو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک تھے پہلی روایت کی طرح۔

۱۳۷۸۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن ابی زائدہ نے خبر دی، انھیں عاصم نے خبر دی، انھیں عامر نے اور ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غزوہ خیبر کے موقع پر ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ پانچ گھول کا گوشت ہم بھینک دیں، کچا بھی اور پکا ہوا بھی۔ پھر ہمیں اس کے کھانے کا بھی آپ نے حکم نہیں دیا۔

۱۳۷۹۔ مجھ سے محمد بن ابی الحسین نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کا گوشت کھانے سے اس لیے منع کیا تھا کہ اس سے بار برداری کا کام لیا جاتا ہے اور آپ نے پسند نہیں فرمایا کہ بار برداری کا جانور ختم ہو جائے، یا آپ نے غزوہ خیبر کے موقع پر پانچ گھول کے گوشت کی ممانعت کی تھی (کہ ابھی اس کا خنس نہیں نکالا گیا تھا)۔

۱۳۸۰۔ ہم سے حسن بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر تھا ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں (مال غنیمت سے) سواروں کو دو حصے دیئے تھے اور پیدل فوجیوں کو ایک حصہ۔ اس کی تفسیر نافع نے اس طرح کی ہے کہ اگر کسی شخص کے ساتھ گھوڑا ہوتا تو اسے تین حصے ملنے تھے اور اگر گھوڑا نہ ہوتا تو صرف ایک حصہ ملتا تھا۔

۱۳۸۱۔ ہم سے یحییٰ بن مکین نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور انھیں جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کی کہ آپ حضور نے بنو مطلب کو تو خیبر کے خنس میں سے عنایت فرمایا ہے اور میں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ سے قرابت میں ہم اور وہ برابر تھے، آپ حضور نے فرمایا: یقیناً ہمارا خنس اور بنو مطلب ایک ہیں۔ جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضور نے بنو عبد شمس اور بنو نفل کو کچھ نہیں دیا تھا (خنس میں سے)۔

۱۳۸۲۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث

أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَكُنَا خَيْرَ النَّاسِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مَعَ أَهْلِ
الْيَمَةِ أَنَا وَآخُوَانِي يَا أَنَا أَهْضَمُهُمْ أَحَدُهُمْ أَكْبَرُ
بَرْزَةَ وَالْأَخِيرُ أَبُو سُهَيْلٍ مَا قَالَ بَيْنَهُمَا
قَالَ فِي ثَلَاثَةِ وَخَمْسِينَ أَوْ ثَمَانِينَ وَخَمْسِينَ
رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَذَكَبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَيْنَا
سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَاقَعْنَا
جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَأَقْبَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا
حَبِيبًا فَوَاقَعْنَا الشَّيْخَ مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ انْتَبَحَ خَيْبَرُ وَكَانَ أَنَاسٌ مِنَ النَّاسِ
يَقُولُونَ لَنَا يَعْزِي رَهْ هَلِ السَّفِينَةُ سَبَقْنَاكَ
بِالْهَيْبَةِ وَدَخَلْتَ أَسْمَاءَ بِنْتُ عَمِيْسٍ وَ
هِيَ مَيْتٌ قَدِيمٌ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ الشَّيْخِ
مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَاوِرَةٌ وَقَدْ كَانَتْ
هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ خِيَمَتِ هَاجِرٍ
فَدَخَلَ عَمْرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءَ عِنْدَهَا فَقَالَ
عَمْرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مِنْ هَازِمٍ قَالَتْ أَسْمَاءُ
بِنْتُ عَمِيْسٍ قَالَ عَمْرُ الْحَبَشِيَّةُ هَازِمٌ
الْبَحْرِيَّةُ هَازِمٌ قَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ
سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَيْبَةِ فَتَنَحَّيْنَا حَتَّى يَرْسُولَ
اللَّهُ مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَ
قَالَتْ كَذَبٌ وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُطْعِمَكُمْ جَائِعَكُمْ
وَيُعْطِيَكُمْ هَبْطَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ أَوْفَى أَرْضِ
الْبُعْدَاءِ الْبُخَارَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي اللَّهِ
وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ اللَّهُ
لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى
أَذْكُرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے البردہ نے اور
ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہجرت کے متعلق اطلاع ملی تو ہمیں میں تھے۔ اس لیے ہم بھی ان حضور
کی خدمت میں، ہجرت کی نیت سے نکل پڑے میں اور میرے دو بھائی میں
دو نول سے چھوڑا تھا، میرے ایک بھائی کا نام البردہ (رضی اللہ عنہ) تھا اور
دوسرے کا البردہم (رضی اللہ عنہ)۔ انھوں نے کہا کہ کچھ اور پیاس یا انھوں
نے یوں بیان کیا کہ تریپن یا باون میری قوم کے افراد ساتھ تھے۔ ہم کشتی
پر سوار ہوئے (مدینہ آنے کے لیے) لیکن ہماری کشتی نے ہمیں بخاشی کے ملک
حبشہ میں لا ڈالا۔ وہاں ہماری ملاقات جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے
ہو گئی (جو پہلے ہی مکہ ہجرت کر کے وہاں موجود تھے) ہم نے وہاں انھیں کے
ساتھ قیام کیا۔ پھر ہم سب مدینہ ساتھ روانہ ہوئے۔ یہاں ہم حضور اکرم
کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب آپ خیر فوج کر چکے تھے۔ کچھ لوگ ہم سے
یعنی کشتی والوں سے کہنے لگے کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے۔ اور اسماء
بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ ہی مدینہ آئی تھیں، ام المؤمنین
حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی ان سے ملاقات کے لیے۔ وہ
بھی بخاشی کے ملک میں ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ہجرت کر کے چلی گئی تھیں۔
عمر رضی اللہ عنہ بھی حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے، اس وقت اسماء بنت عمیس
رضی اللہ عنہا وہیں تھیں جب عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا تو دریافت فرمایا
کہ یہ کون ہیں؟ ام المؤمنین نے بتایا کہ اسماء بنت عمیس، عمر رضی اللہ عنہ نے
اس پر فرمایا، اچھا، وہی جو حبشہ سے ہجرت کر کے آئی ہیں اسماء رضی اللہ
عنہا نے کہا کہ جی ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگوں سے ہجرت میں
آگے ہیں، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم، تمھارے مقابلہ میں
زیادہ قریب ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا اس پر بہت غصہ ہو گئیں اور کہا، ہرگز نہیں
خدا کی قسم تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہو، تم میں جو بھوکے
ہوتے تھے اسے ان حضورؐ کو کھانا کھلاتے تھے، اور جو نادانف ہوتے اسے
ان حضورؐ نصیحت و موعظت کیا کرتے تھے، لیکن ہم بہت دور حبشہ میں غریب
اور دشمنوں کے ملک میں رہتے تھے، یہ سب کچھ ہم نے اللہ اور اس کے رسول
کے راستے ہی میں کر لیا۔ اور خدا کی قسم، میں اس وقت تک نہ کھانا کھاؤں گی نہ
پانی پیوں گی جب تک تمھاری بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کہہ لوں۔

وَعَنْ مُحَمَّدٍ كُنَّا نُوَدِّي وَنَخَافُ وَسَاءَ ذِكْرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَاللَّهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَسْرِئُ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ عَمْرًا قَالَ كَذَا وَكَذَا أَقَالَ فَمَا قُلْتَ لَهُ؟ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا كَذَا وَكَذَا. قَالَ كَلَيْتُ بِأَخِي فِي مِثْلِكَ ذَلِكَ وَخِصَابِهِ هَجْرًا وَاحِدًا. وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّفِينَةِ هَجْرًا. قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونَنِي أُرْسِلُ نِسَاءً تُؤْنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنْ الشَّيْءِ شَيْءٍ هُمْ أَخَذُوا وَلَا أَعْطَوْهُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَرْدَةَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِجِدُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنِّي قَالَ أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَدَّ عَرِيفُ أَمْوَاتٍ رَفَعَتْ أَلْسُنَهُنَّ بِالْفُتُوحِ جَبِينًا يَخْلُونَ بِاللَّيْلِ وَاعْرِفُ مَا زِلْتُمْ مِنْ أَمْوَاتِهِمْ بِالْفُتُوحِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَكُمْ أَمْرًا مِنْهُمْ جَبِينًا نَزَلُوا بِالْقَمَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمُهُ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَذْقَالَ الْعُدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوا هَهُنَا

۱۳۸۲- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا مَرْثِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَخَسَمَ لَنَا وَلَهُمْ يَغْتَمِرُ لِحَبْلِ لَحْمٍ يَشْتَمِدُ الْفَتْحُ غَيْرَ مَا

۱۳۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ

میں ازیت دی جاتی تھی، دھکیا ڈرایا جاتا تھا، میں ان حضور سے اس کا ذکر کر لی گی اور آپ سے اس کے متعلق پوچھ لی گی، خدا گواہ ہے کہ نہ میں جھوٹ بولوں گی، نہ کج روی اختیار کر دوں گی اور نہ کسی (حدیث و اقوال کا) اضافہ کر دوں گی، چنانچہ جب حضور اکرم تشریف لائے تو انھوں نے عرض کی یا نبی اللہ! عمر اس طرح کی باتیں کرتے ہیں، ان حضور نے دریافت فرمایا کہ پھر تم نے انھیں کیا جواب دیا؟ انھوں نے عرض کی کہ میں نے انھیں یہ جواب دیا تھا۔ ان حضور نے اس پر فرمایا کہ وہ تم سے زیادہ مجھ سے قریب نہیں ہیں، انھیں اور ان کے ساتھیوں کو صرف ایک ہجرت حاصل ہوئی اور تم کشتی والوں نے دو ہجرتوں کا شرف حاصل کیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس واقعہ کے بعد ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور تمام کشتی والے میرے پاس گردہ در گردہ آئے لگے اور مجھ سے اس حدیث کے متعلق پوچھنے لگے، ان کے لیے دنیا میں حضور اکرم کے ان کے متعلق اس ارشاد سے زیادہ خوش کن اور باعث فخر اور کوئی چیز نہیں تھی۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ مجھ سے اس حدیث کو بار بار سنتے تھے، ابو بردہ نے بیان کیا اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ ان حضور نے فرمایا، جب میرے استغریٰ احباب رات میں آنے نہیں تو میں ان کی قرآن کی تلاوت کی آواز پہچان جاتا ہوں۔ اگرچہ دن میں، میں نے ان کی اقامت گاہوں کو نہ دیکھا ہو لیکن جب رات میں وہ قرآن پڑھتے ہیں تو ان کی آواز سے میں ان کی اقامت گاہوں کو پہچان لیتا ہوں، میرے انھیں استغریٰ احباب میں ایک مرد انا بھی ہے کہ جب کہیں اس کی سوا دل سے مدح پڑھتی ہو جاتی ہے، یا آپ نے فرمایا کہ دشمن سے، تو ان سے کہتا ہے کہ میرے دوستوں نے کہا ہے کہ تم تھوڑی دیر کے لیے ان کا انتظار کر لو۔

۱۳۸۴- مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انھوں نے حفص بن غیاث سے سنا، ان سے برید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ استغریٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیبر کی فتح کے بعد ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے، لیکن ان حضور نے (مال غنیمت میں) ہمارا بھی حصہ لگایا، ان حضور نے ہمارے سوا کسی بھی ایسے شخص کا حصہ مال غنیمت میں نہیں لگایا جو فتح کے وقت (اسلامی لشکر کے ساتھ) موجود نہ رہا ہو۔

۱۳۸۵- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے امام مالک بن انس نے بیان کیا، ان سے ثور نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن مطیع کے مولا سالم نے

مُعَلِّمٌ أَتَهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَفْلَحْنَا خَيْرًا
وَلَمْ نَفْعَمْ ذَهَابًا وَكَفَضْنَا شَيْئًا عِنْدَ النَّبِيِّ وَالْمَنَامُ
وَالْحَوَاطِطُ ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى دَاوَى الْعَرِيِّ وَمَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ مِدْعَةُ هَذَا أَهْ كَذَا
أَحَدًا بَنِي الْقَصَبِ فَقَيْنَا هُوَ حِطُّ رَجُلٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِدٌ حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ الْعَبْدَ فَقَالَ
النَّاسُ هَذَا ثَالِثُ الشَّهَادَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَبِيٌّ وَالَّذِي يُنْفِئُ يَدِيكَ إِنَّ الشَّهَادَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ
مِنَ الْخَوَارِجِ لَمْ تَصِبْهَا النَّاسُ لَمْ تَسْتَنْجِلْ عَلَيْهِ نَارُ أَجْدَادِ رَجُلٍ حِينَ

سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِّكَ أَوْ بِشَرِّ الْكَلْبِ فَقَالَ
هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصْبَحْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِّكَ أَوْ

۱۳۸۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَا
وَالَّذِي يُنْفِئُ يَدِيكَ كَوْلًا أَنْ أَمْرَكَ أَخِيرَ النَّاسِ

بَيْنَنَا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فَتَحَتْ عَلَى قُرَيْشٍ
إِلَّا قَسَمَتْهُمَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلَكِنِّي أَنْزَلُكُمْ
خِزَانَةَ لَهُمْ يَقْسِمُونَهَا

۱۳۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ
مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَوْلَا أَخْرُجُ
الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ قُرَيْشٌ إِلَّا قَسَمَتْهُمَا كَمَا

قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ

۱۳۸۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أُمِّ مَيَّةَ

قَالَ أَخْبَرَنِي عُثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
لَهُ عَنْهُ أَوْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ لَهُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَنِي سَعِيدٍ بْنُ الْعَاجِزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ

حدیث بیان کی اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ
جب خیر فوج ثروا مال غنیمت میں سونا اور چاندی نہیں ملتا تھا، بلکہ گائے، اونٹ

سامان اور باغات ملے تھے۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دواوی
القرنی کی طرف لوٹے، ان حضور کے ساتھ ایک غلام تھے، مدغم نامی، بنو صہب کے

ایک صحابی نے آپ کو ہدیہ میں دیا تھا۔ وہ ان حضور کو کجاوہ انار رہے تھے کہ کسی
نامعلوم سمت سے ایک تیرا کر ان کے لگا دو گونے کہا، مبارک ہر شہادت:

لیکن ان حضور نے فرمایا ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری
جان ہے جو چارہ اس نے خیر میں تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے چرائی تھی،

وہ اس پر آگ کا سٹھرن کر چھڑک رہی ہے۔ پس کہ ایک دوسرے صاحب نے
ایک یا دوسرے کے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض

کی کہ میں نے تمھاریے تھے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری جہم کا قسم ہے۔
۱۳۸۵ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر

دی، کہا کہ مجھے زید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھوں نے عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا، مال، اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ و قدرت

میں میری جان ہے، اگر اس کا خطو نہ ہوتا کہ بعد کی نسلیں بے جا ڈال دے جائیں گی
اور ان کے پاس کچھ نہ ہوگا تو جو بھی سستی میرے زمانہ خلافت میں فتح ہوتی، میں سے

اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی تقسیم کی تھی، میں
ان مفتوحہ اراضی کو بعد میں کنے والے مسلمانوں کے لیے محفوظ چھوڑے جارہا ہوں

ناکردہ (ان کی منصفانہ) تقسیم کرتے رہیں۔
۱۳۸۶ - مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث

بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے
والد نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا

تو جو سستی بھی میرے دور میں فتح ہوتی، میں سے اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی تقسیم کر دی تھی۔

۱۳۸۷ - مجھ سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، اور ان سے اسماعیل بن ابیہ نے سوال کیا تھا تو

انھوں نے بیان کیا کہ مجھے غلبہ بن سعید نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مانگا (خیر کی غنیمت میں سے)

سعید بن عامر کے ایک لڑکے (ابان بن سعید رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ!

انہیں دیکھ کر اہل بوہرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیشخص تو ابن قریظ رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے۔ ابان رضی اللہ عنہ اس پر بولے، حیرت ہے اس دہر ربی سے چھوٹا ایک جانور پر جو قدوم الفان پہاڑی سے اتر آیا ہے۔ اور زبیدی سے لدا ہے کہ ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عتبہ بن سعید نے خبر دی، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سعید بن عباس رضی اللہ عنہ کو خبر دے رہے تھے کہ ابان رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سریر پر دیر سے بچہ کی طرف بھیجا تھا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ابان اور ان کے ساتھی ان حضور کی خدمت میں خبیہ حاضر ہوئے، خبیہ فتح ہو چکا تھا ان لوگوں کے گھوڑوں کے تنگ چھال ہی کے تھے (یعنی انہوں نے مہم میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کی تھی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! غنیمت میں ان کا حصہ نہ لگائیے۔ اس پر ابان رضی اللہ عنہ بولے، اے دہر اتیری حیثیت تو صرف یہ ہے کہ قدوم الفان کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔ اہل حضور نے فرمایا، ابان! بیٹھ جاؤ۔ ان حضور نے ان لوگوں کا حصہ نہیں لگایا۔

۱۳۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے داتا نے خبر دی اور انہیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہ آپ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور سلام کیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! یہ تو ابن قریظ رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے۔ اور ابان رضی اللہ عنہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا، حیرت ہے اس دہر پر جو قدوم الفان سے اتر آیا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں راہن قریظ رضی اللہ عنہ کو عزت دی۔ اور ایسا نہیں ہونے دیا ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرنا۔

۱۳۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عیث نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ علیہا السلام نے ابوہریرہ صدیق رضی اللہ عنہ کو جب آپ خلیفہ ہوئے اپنی میراث کا مطالعہ کیا، ان حضور کے

أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قُرَيْظٍ فَقَالَ دَاغِبًا لِيُؤَدِّيَ تِلْكَ مِنْ قَدُومِ الْفَنَانِ وَيُؤَدِّيَ كَدْرَ عَنَابِ الزَّيْبِ دِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنِّي سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ قَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلَى سَرِيرَةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قَبْلَ حَجَّاجٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدْ أَمَّا ابَانٌ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ بَعْدَ مَا افْتَنَحَهَا وَارْتَحَضُوا خِيَلَهُمْ لَيْفَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَكَ تَفْسِيحٌ لَهُمْ قَالَ أَبَانَ وَأَنْتَ مَعَهُ أَبَا وَبُرْتَحَدَ رَمِينَ رَأْسِ مَنْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَانَ أَهْلِسْ فَلَمْ يَفْسَحْ لَهُمْ

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبَانَ بْنِ سَعِيدٍ أَتَى ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قُرَيْظٍ وَقَالَ أَبَانَ يُدْعَى هُرَيْرَةً وَاعْتَبَا لَكَ وَبُرْتَحَدَ أَدَامِينَ قَدُومِ مَنْ يَنْتَعِي عَلَى أَمْرٍ أَلَزَمَهُ اللَّهُ يَدِي وَنَعَهُ أَنْ يَهْلِيَنِي يَدِي

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهُمْ

سے ابن قریظ رضی اللہ عنہ کو ابان بن سعید رضی اللہ عنہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے اور اسی حالت میں انہوں نے ابن قریظ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔

یعنی میں نے ابن قریظ رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میری جاہلیت کا زمانہ تھا اور بہ حال شہادت ایک مطلوب امر ہے اللہ کی بارگاہ میں اس سے عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ماتحت انہیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروا جو میری انزوی بہت کا باعث بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ
بِالْمَدِينَةِ وَحَدَّثَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسٍ خَيْرٌ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
خُورَتْ مَا تَذَكُّنَا مِنْهُ فَإِنَّمَا كُنْ أَلْ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا النَّهْلِ وَإِنِّي وَاللَّهِ
لَأَعْيِدُ شَيْئًا مِنْ مَدَنِيَّةٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِيهَا الشَّيْءُ كَانَ عَلَيْهِ رَافِي
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا غَمَلَنَّا
فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا
فَوَحَّدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ
فَلَمْ تَكَلِّمْهُ حَتَّى تَوَفَّيْتُمْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُمْ دَفَعَهَا
زَوْجُهَا عَلَى كَيْدٍ وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا
وَكَانَ بَعِيٌّ مِنَ النَّاسِ وَهِيَ حَيَاةٌ فَاطِمَةُ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُمْ
اسْتَشْكَرَ عَلَى وَجْوهِ النَّاسِ فَأَلْخَسَ مُصَالَحَةً
أَبِي بَكْرٍ وَمِمَّا بَعَثَهُ وَلَمْ يَكُنْ يَبَاحِ بِتِلْكَ الْإِشْهَادِ
فَارْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ أَتِينَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ
مَعَكَ كَذَا هِيَ لِيَحْضُرَهُمْ فَقَالَ عُمَرُو
كَوَاللَّهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَكَ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَيْتُمْ أَنْ تَفْعَلُوا فِي وَاللَّهِ
لَأَتَيْتَهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَمَّطَ
عَنِّي فَقَالَ إِنَّا فَدَعَلْنَا فَضْلَكَ وَمَا
أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ تَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا
مَاحَتَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبَدَدْتَ
عَلَيْنَا بِأَلَدٍ مَيُّوكتَنَا نَدَى لِيَخْرَأَتِنَا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِينَا
حَتَّى نَأْمَنْتَ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ
أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَاللَّهِ لَنَفْعِيَنَّ بِيَدِهِ لِقَابَةَ

اس ترک سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے دینے اور فکر میں عنایت فرمایا تھا، اور خیر کا
جو قسم باقی رہ گیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہماری میراث نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چاہیں
جائیں وہ صدقہ ہے اللہ تعالیٰ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی مال سے اپنی ضروریات
پوری کرے گی، اور میں، خدا کی قسم، جو صدقہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ گئے ہیں اس میں
کسی قسم کا تفسیر نہیں کروں گا، جس حال میں وہ آنحضرت کے عہد میں تھا اب بھی
اسی طرح رہے گا اور اس میں اس کی تقسیم وغیرہ میں، میں بھی وہی طریقہ عمل اختیار
کروں گا جو ان حضور کا اپنی زندگی میں تھا۔ گویا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ
عنها کو اس میں سے کچھ بھی دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر فاطمہ رضی اللہ عنها
ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کبیدہ ظاہر ہو گئیں اور ان سے ترک تعلق کر لیا،
اور اس کے بعد وفات تک ان سے (اس معاملہ پر) کوئی گفتگو نہیں کی فاطمہ
رضی اللہ عنها ان حضور کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں۔ ان کے شوہر صلی اللہ علیہ وسلم
آنحضرت نے انھیں رات میں دفن کر دیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کی
اطلاع بھی نہیں دی۔ اور خود ان کی نماز جنازہ پڑھ لی۔ فاطمہ رضی اللہ عنها
جب تک زندہ رہیں صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کو گول میں بہت عزت اور جاہت
حاصل رہی لیکن ان کی وفات کے بعد انھوں نے محسوس کیا کہ اب وہ بات
نہیں رہی اس لیے ان سے مصالحت کرنی چاہی اور بیعت بھی جلی رضی اللہ
عنہ نے ان چھ مہینوں میں ان سے بیعت نہیں کی تھی۔ چنانچہ انھوں نے ابو بکر
رضی اللہ عنہ کے یہاں کہہ دیا اچھا اگر آپ ہمارے یہاں تشریف لائیں لیکن
آپ کے ساتھ کوئی دوسرا نہ ہو۔ اس میں علی رضی اللہ عنہ اس مجلس میں عمر رضی
اللہ عنہ کی موجودگی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ
سے کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم آپ ان کے یہاں تنہا تشریف نہ لے جائیں۔
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان سے اس کی توقع نہیں رکھتا کہ میرے ساتھ
ان کا کوئی بڑا ارادہ ہوگا، خدا کی قسم میں ان کے پاس (تنہا ہی) ضرور جاؤں گا پھر
آپ علی رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت کے بعد فرمایا
ہمیں آپ کے فضل و کمال اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشا ہے سب کا ہمیں
اعتراف ہے، جو خیر و امتیاز آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا تھا ہم نے اس میں کوئی
دعویٰ بھی نہیں کی لیکن آپ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی اگر خلافت کے معاملے میں
ہم سے کوئی مشورہ نہیں لیا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی قرابت

کی وجہ سے اپنا حق سمجھتے ہیں، دیکر آپ ہم سے مشورہ کرتے ۱۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ
 پر ان باتوں سے گریہ طاری ہو گیا اور جب بات کرنے کے قابل ہوئے تو فرمایا
 اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی قرابت کے ساتھ صلہ مجھے اپنی قرابت سے زیادہ عزیز ہے، لیکن
 میرے اور آپ لوگوں کے درمیان ان اموال کے سلسلے میں جو اختلاف ہوا
 ہے تو میں اس میں حق اور ضریعے نہیں ہٹا ہوں اور اس سلسلے میں جو اختلاف ہوا
 میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھا، خود میں نے بھی اسی کو اختیار کیا۔
 علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دو پیر کے بعد میں
 آپ سے بیعت کر دل کا چپناچہ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر ابوبکر رضی اللہ عنہ
 منبر پر گئے اور کلمہ شہادت کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے معاملے کا اور ان کے اب
 تک بیعت نہ کرنے کا ذکر کیا اور وہ عذر بھی بیان کیا جو علی رضی اللہ عنہ نے
 پیش کیا تھا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے استغفار اور شہادت کے بعد ابوبکر رضی اللہ
 عنہ کا حق اور ان کی بزرگی بیان کی اور فرمایا کہ جو کچھ انھوں نے کیا ہے اس کا
 باعث ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حسد نہیں تھا اور زبان کے اس فضل و کمال کا
 انکا مقصد تھا جو اللہ تعالیٰ نے انھیں عنایت فرمایا تھا، یہ بات ضرور تھی کہ
 ہم اس معاملہ عنایت میں اپنا حق سمجھتے تھے، دیکھ کر ہم سے بھی مشورہ کیا جانا، ہمارے ساتھ
 بھی زیادتی ہوئی تھی جس سے ہمیں رنج پہنچا، مسلمان اس واقعہ پر بہت خوش تھے
 اور کہا کہ آپ نے درست فرمایا، جب علی رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ میں مناسب
 طریقہ عمل اختیار کر لیا تو مسلمان ان سے اور زیادہ قریب ہو گئے (اسی مضمون
 کی روایت پراس سے پہلے نوٹ گذر چکا ہے)۔

۱۳۹۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے قریبی نے حدیث
 بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمارہ نے خبر دی، انھیں
 عکرمہ نے دوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب خیر بن خویلد ہوا تو ہم
 نے کہا کہ اب کھجوروں سے ہمارا جی بھر جائے گا۔

۱۳۹۱۔ ہم سے حسن نے حدیث بیان کی، ان سے قریبی نے حدیث
 بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے
 ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تک خیر
 فتح نہیں ہوا تھا ہم تنگی ترشی میں بسر کرتے تھے۔

۵۰۷۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل خیر پر عامل مقرر کرنا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَمِلَ
 مِنْ قَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي
 وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ أَلْ
 فِيهَا عَنْ الْخَيْرِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَصْدا
 رَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا مَا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ
 إِنَّ فِي مَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَيْشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ
 فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَفِيَ عَلَى
 الْمُنْبَرِ فَشَهِدَ وَذَكَرَ شَأْنَهُ
 عَلِيٌّ وَتَخَلَّفَ عَنْ الْبَيْعَةِ وَعُذِرَ
 بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ
 وَشَهِدَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَ
 حَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَجْمَعْهُ عَلَى الشَّيْءِ
 صَنْعَ نَفَاسَةٍ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا انْكَارًا
 لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّ مَرَأَى
 لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِييَةً فَاسْتَبَدَّ
 عَلِيٌّ فَوَحَّدَنَا فِي أَنْفُسِنَا فَسَرَّ بَيْنَ لَيْفِ
 الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبَتْ ذَكَرَ
 الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاحَ
 الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَرْثُ بْنُ
 حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ عَنْ مَكْرَمَةَ عَنْ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا
 إِنَّهُنَّ نَشْتَبِعُ مِنَ التَّمْرِ

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
 مَا شَبِعْنَا حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبَرَ

بَابُ اسْتِغْفَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ

۱۳۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد المجید بن سہیل نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو خیر کا عامل مقرر کیا۔ وہ وہاں سے عمدہ قسم کی کھجوریں لاتے تو ان حضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا خیر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟ انھوں نے عرض کی، نہیں، خدا کی قسم، یا رسول اللہ! ہم اس طرح کی ایک صاع کھجور (اس سے خراب) دو صاع یا تین صاع کھجور کے بدلے میں ان سے لے لیتے ہیں۔ ان حضورؐ نے فرمایا کہ اس طرح نہ کیا کرو، بلکہ اگر اچھی کھجور لانی ہی ہو تو ساری کھجور پہلے درہم کے بدلے بیچ ڈالا کرو، پھر ان درہم سے اچھی کھجور خرید لیا کرو۔ اور عبد العزیز بن محمد نے بیان کیا، ان سے عبد المجید نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے خاندان بنی عدی کے بھائی کو خیر بھیجا اور انھیں وہاں کا عامل مقرر کیا۔ اور عبد المجید سے روایت ہے کہ ان سے ابو صالح سماں نے اور ان سے ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما نے اسی طرح روایت کی۔

۵۰۸۔ اہل خیر کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

معاملہ،

۱۳۹۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی زمین و باغات، وہاں کے ایسے دیول کے پاس ہی رہتے دیکھے تھے کہ وہ ان میں کام کریں اور بوٹیں جوئیں اور انھیں ان کی پیداوار کا نصف ملے گا۔

۵۰۹۔ بکری کا گوشت جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر میں نہر دیا گیا تھا۔

اس کی روایت عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۱۳۹۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیر کی فتح کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یہودی عورت

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سَهِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْرٍ فَجَاءَهُ بِثَمَرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ خَيْرٌ خَيْرَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ لَهُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَدَفْعَلُ بِحِجْمَةٍ بِاللَّذَاهِمِ ثُمَّ أَتَيْتُمُ بِالذَّاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَا أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَرَكَ عَلَيْهِمَا. وَعَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ:

بَابُ ۵۰۸ مَعَامَلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَتَسَلُّوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا:

بَابُ ۵۰۹ الشَّاةُ الَّتِي سَمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْيَبَرُ

رَدَاةٌ عُرِدَتْ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَلَعَتْ خَيْبَرُ أَهْدَيْتْ لِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنًا فَيَمَّا سَمِعَ -

بَابُ الْغَزْوَةِ فِي مَدْيَنَ حَارِثَةَ

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ قَطَعْتُمْ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَإِنَّمَا اللَّهُ لَعَدُ كَانَ خَلِيفًا لِلَّهِ مَارَةً وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَرَأَتْ هَذِهِ الْيَمَنُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ لَعْنَةُ اللَّهِ

بَابُ عُمَةِ الْقَضَاءِ

ذَكَرَهُ أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُدَسَّسٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَامَ هُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا لَوَاكَ فَقَرَّ بِهَذَا الْوَلَعُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعَكَ سُبْحَانَا لَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِيَحْيَى أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ عَلَيَّ كَذَا وَاللَّهِ لَوْ أَنَا مَحْزُوكٌ أَمَدًا فَأَحَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ مُحْسِنٌ يَكْتُبُ فَلَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى مُحَمَّدٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ لَوْ يَدْخُلُ مَكَّةَ السِّلَاحُ إِلَّا السَّيْفُ فِي الْغُرَابِ وَأَنْ لَوْ تَخْرِجُ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَمَادَا أَنْ تَتْبَعَهُ وَأَنْ

کی طرف سے) بکری کے گوشت کا بدیہ پیش کیا گیا جس میں نہر تھا۔

۵۱۰۔ غزوہ زید بن حارثہ

۱۳۹۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (کبار مہاجرین و انصار کی) ایک جماعت کا امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا ان کی امارت پر بعض لوگوں کو اعتراض ہوا تو ان حضوڑے فرمایا کہ اس کی امارت پر اعتراض ہے تمہیں کچھ دن پہلے اس کے باپ کی امارت پر کر چکے ہو حالانکہ خدا کا وہ ہے وہ امارت کے مستحق اور اہل تھے اس کے علاوہ کہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز بھی تھے جس طرح یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۵۱۱۔ عمرہ قضاء

انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۳۹۵۔ مجھ سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے البراء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں عمرہ کا احرام باندھا لیکن حدیبیہ تک پہنچے تھے کہ اہل مکہ آپ کے مکہ میں داخل ہونے سے مانع آئے۔ آخر فیصلہ اس پر ہوا کہ ارشدہ سال (مکہ میں تین دن قیام کر سکتے ہیں جب معاہدہ دکھا جانے لگا تو اس کی استیلاء اس طرح ہوتی کہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ نے کیا، قریش کہنے لگے کہ ہم یہ تسلیم نہیں کرتے، اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو روکنے کی کوئی چیز ہی نہ تھی، آپ تو بس محمد بن عبد اللہ ہیں رآل حضور نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور میں محمد بن عبد اللہ بھی ہوں پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ کا کالفاظ مٹا دو انھوں نے کہا کہ اگر کوئی نہیں، خدا کی قسم! میں یہ لفظ کہی نہیں سکتا۔ ان حضوڑ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دستاویز اپنے ہاتھ میں لی۔ آپ لکھنا نہیں جانتے تھے لیکن آپ نے اس کے الفاظ اس طرح کر دیئے کہ وہ معاہدہ ہے جو محمد بن عبد اللہ نے کیا کہ وہ ہتھیار لے کر مکہ میں نہیں آئیں گے، اللہ ایسی تلوار جو نیام میں ہو ساتھ لاسکتے ہیں اور یہ کہ اگر اہل مکہ میں سے کوئی ان کے ساتھ جانا چاہے گا تو وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے، لیکن اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں

لَا يَمْنَعُ مِنْ أَصْحَابِهِمْ أَحَدٌ أَنْ يَأْتِيَ بِهَا فَمَنْ خَلَمَهَا وَخَلَمَهَا الرَّجُلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قَتْلُ لِيَصَاحِبِكَ أَخْرَجَ عَنْهُ فَذَلَّ مَعْنَى الرَّجُلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمَّ يَا عَمَّ فَتَنَسَّاهَا وَلَمَّا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِبِدِّهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَذُوْنِكَ ابْنَةُ عَمِّكَ حَمَلَتْهَا فَأَخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَرَبُّدٌ وَجَعَفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَدُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا مَخْشِيٌّ وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاكَمَتِهَا وَقَالَ الْحَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الدُّمْرِ وَقَالَ يَعْنِي أَنْتَ مِثِّي وَأَنَا مِثُّكَ وَقَالَ لِيَجْعَلَ آبُ اسْتَبْهَمْتُ خَلْقِي وَخَلْقِي وَقَالَ لِيَزِيدُ أَنْتَ أَحْوَنُ وَمَوْلَاكَ وَقَالَ عَلِيٌّ أَكَلَا تَشْتَرُ ذَرْجُ بِنْتِ حَمْزَةَ قَالَ لَهَا ابْنَةُ أَخِي مِنْ الرِّضَاعَةِ

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا ثِيَابُ مُحَمَّدُ بْنُ سَائِدٍ فِي حَدِّثَاتِهِمْ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ جَحْظٍ وَحَدَّثَنَا ثِيَابُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارٌ قُدْرَيْشِيَّةً وَكَلَبِيَّةً النَّبِيَّةَ فَخَرَدَ هَدِيَّةً وَخَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحَدِيدِ يَبِيَّةً وَفَاحَظًا هَدِيَّةً عَلَى أَنْ يُعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يُحْدِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سَبُونًا وَلَا يَقِيمُ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا فَأَعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَنَخَلَتْهَا كَمَا كَانَ صَاحِبُهَا فَلَمَّا أَنْ قَامَ بِهَا تَلَا تَامُودُ أَنْ يَخْرُجَ خَوْفًا

رہنا چاہیے گا تو وہ اسے نہروں کے پھر جب (۱۷ سہ سال) آن حضورؐ و عمرہ قضا کے لیے مکہ میں داخل ہوئے اور (تین دن کی) مدت پوری ہو گئی تو مکہ والے علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے ساتھی سے ہو کہ اب یہاں سے چلی جائیں، کیونکہ مدت پوری ہو گئی ہے۔ جب آن حضورؐ مکہ سے نکلے تو آپؐ کے پیچھے حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی چچا چچا کہتی ہوئی آئیں علی رضی اللہ عنہ نے انھیں لے لیا اور ساتھ لے کر مکہ کے پاس لائے اور کہا کہ اپنے چچا کی صاحبزادی کو نکھامو، میں اسے لیتا آیا ہوں۔ (مدینہ منورہ) کو ان کی پرورش کے لیے انھیں اپنے ساتھ رکھنے میں اعلیٰ زید اور جعفر رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے اپنے ساتھ لایا ہوں اور یہ میرے چچا کی لڑکی ہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہیں۔ زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میرے بھائی کی لڑکی ہے لیکن آن حضورؐ نے ان کی خالہ کے حق میں فیصلہ فرمایا اور جعفر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور فرمایا کہ خالہ ان کے دیبے میں ہوتی ہے۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت و شکل اور عادات و اخلاق دونوں میں مجھ سے مشابہ ہو اور زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولا ہو علی رضی اللہ عنہ نے ان حضورؐ سے عرض کی کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو آپؐ اپنے نکاح میں لے لیں۔ لیکن آن حضورؐ نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے حمزہ رضی اللہ عنہ آن حضورؐ علی رضی اللہ عنہ وسلم کے رضاعی بھائی اور حقیقی چچا تھے۔

۱۳۹۶۔ اس مجھ سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی ان سے سرتیج نے حدیث بیان کی ان سے فلیح نے حدیث بیان کی۔ اور مجھ سے محمد بن حسین بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے ارادہ سے نکلے، لیکن کفار قریش نے بیت اللہ پہنچنے سے آپؐ کو روکا چچا آن حضورؐ نے اپنا قربانی کا جانور حدیبیہ میں ہی ذبح کر دیا اور وہیں سر بھی منڈوایا۔ اور ان سے معاہدہ کیا کہ آن حضورؐ ۱۷ سہ سال عمرہ کر سکتے ہیں لیکن دنیا میں اتواروں کے سوا اور کوئی ہتھیار ساتھ نہیں لاسکتے، اور حقینہ دنوں کفار قریش چاہیں گے اس سے زیادہ آپؐ وہاں ٹھہر نہیں سکتے، اس لیے آن حضورؐ نے ۱۷ سہ سال عمرہ کیا اور معاہدہ کی شرائط کے مطابق مکہ میں داخل ہوئے تین دن آپؐ وہاں مقیم رہے پھر قریش نے آپؐ سے جانے کے لیے کہا اور آپؐ مکہ سے چلے آئے۔

۱۳۹۷۔ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، عروہ نے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عرس کئے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چار، اور ایک ان میں سے رجب میں کیا تھا۔ پھر ہم نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے (اپنے حجرہ میں) مسواک کرنے کی آہٹ سنی تو عروہ نے ان سے پوچھا، ام المؤمنین! آپ نے سنا نہیں، ابو عبد الرحمن (ابن عمر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ ان حضوڑ نے چار عرس کئے تھے؟ ام المؤمنین نے فرمایا کہ ان حضوڑ نے رجب بھی عرس کیا تو وہ آپ کے ساتھ ساتھ تھے، لیکن آپ نے رجب میں کبھی عرس نہیں کیا۔

۱۳۹۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، انھوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرس (قننا) کیا تو ہم ان حضوڑ کی مشرکین کے چکر دوں اور مشرکین سے حفاظت کرتے رہتے تھے کہ مبادا وہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچانے کی کوشش کریں۔

۱۳۹۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے، جو زید کے صاحبزادے ہیں، حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ (عرسہ قضاء کے لیے مکہ) تشریف لائے تو مشرکین مکہ نے کہا کہ تمہارے پیالہ وہ لوگ آ رہے ہیں جنھیں یشرب (دینہ) کے بخارنے لاطرو کزور کر رکھا ہے۔ اس لیے ان حضوڑ نے حکم دیا کہ طواف کے تین چکروں میں اکڑ کر چلا جائے، تاکہ مشرکین کو مسلمانوں کی قوت کا اندازہ ہو سکے (اور دونوں گنیمانی کے درمیان حسب معمول چلیں۔ تمام چکر دوں میں اگر کہ چلنے کا حکم آپ نے اس لیے نہیں دیا کہ ہمیں یہ پریشقت اور دشواری نہ ہو جائے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے اہماد کیا ہے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ان حضوڑ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال عرس کرنے آئے جس سال مشرکین نے آپ کو امن دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اکڑ کر چلو، تاکہ مشرکین تمہاری قوت و طاقت کا مظاہرہ دیکھیں۔ مشرکین جبل قریعہ کی طرف سے (دیکھ رہے تھے)۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْشُورٍ عَنْ مَجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى الْحَجْرَةِ عَائِشَةَ فَخَدَّ قَالَ كَمْ عَمْرًا لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعًا أَحَدُهَا فِي رَجَبٍ ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِئْذَانَ عَائِشَةَ قَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاءَ فَقَالَتْ مَا اعْتَمَرَ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَاءَ إِلَّا وَهُوَ شَاهِدٌ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكُنَا مِنْ غِيَمَانِ الْمُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فَنَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفَدَا وَهَنَهُمْ حَتَّى يَشْرَبُوا وَأَصْرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْرَبُوا إِلَّا شَوَاطِلَ الشَّلَاةِ وَأَنْ يَشْرَبُوا مَا يَكُونُ الْزُّكُورُ وَلَمْ يَنْتَعِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا إِلَّا هَوَاطِلُ كُلِّهَا إِلَى لِقَاءِ عَلَيْهِمْ وَرَأَى ابْنُ سَلَامَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا فَنَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْذَنَ قَالَ أَمَلُوا إِلَيْكَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ تَهَمُّوْنَ الْمُشْرِكُونَ قَبْلَ قُبَيْعَانَ

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرى الْمُشْرِكِينَ قَوْلُهُ :

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَمُونَةَ وَهُوَ مُغْرِمٌ وَبَيْنَ بَيْتِهِمَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَاتُ بَسْرَفٍ . وَنَادَى ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَحْظٍ وَابْنُ مَالٍ عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَمُونَةَ فِي عُمَرَةَ الْفُضَاءِ :

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَيْبٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ أَبِي حَلَالٍ قَالَ قَاتِلُ خَنْزَرِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى حَبْرٍ مَمُونَةَ وَهُوَ قَتِيلٌ فَقَدَّتْ بِهِ خُمُسَيْنَ بَيْنَ مَخْنَةِ وَخَنْزَرِيَّةٍ تَنَسَّرَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ بَعِيثِي فِي ظَهْرِهِ :

۱۴۰۳۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَعِينَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مَوْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَتِيلَ زَيْدٍ جَعْفَرٌ وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَقَيْدُ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَلَمْ نَسْتَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَوَحِدًا نَأَى فِي الْقَتْلَى وَوَحِدًا نَأَى فِي جَسَدِهِ

۱۴۰۰۔ مجھ سے محمدؐ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے عمرو نے ان سے عطاء نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں بدل اور صفا و مرہ کے درمیان سعی، مشرکین کے سامنے اپنی قوت و طاقت کے مظاہرے کے لیے کی تھی

۱۴۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے المومنین مبینہ رضی اللہ عنہما سے نکاح کیا تو آپؐ محرم تھے، اور جب آپؐ کے خلوت کی تو احرام کھول چکے تھے۔ مبینہ رضی اللہ عنہما کا انتقال بھی اسی مقام کسریٰ میں ہوا جہاں ان حضورؐ نے سب سے پہلے ان کے ساتھ خلوت کی تھی۔ اور ابن اسحاق نے اپنی روایت میں اصنا ذکر کیا ہے، ان سے ابن ابی نجیح اور ابان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء اور مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مبینہ رضی اللہ عنہما سے عروہؓ سے نکاح کیا تھا۔

۵۱۲۔ غزوہ موتہ، سرزمین شام میں

۱۴۰۲۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے ابوالہلال نے بیان کیا اور انھیں نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اس دن غزوہ موتہ میں جعفر رضی اللہ عنہ کی لاش پر کھڑے ہو کر میں نے شمار کیا تو نو فیروز اور تلواروں کے پچاس زخم ان کے جسم پر تھے، لیکن چپکے یعنی پشت پر ایک زخم بھی نہیں تھا یعنی آخری وقت تک آپؐ نے پشت نہیں پھیرا۔

۱۴۰۳۔ ہمیں احمد بن ابی بکر نے خبر دی، ان سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن سعد نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ کے لشکر کا امیر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا، ان حضورؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر زیدؓ شہید ہو جائے تو جعفرؓ امیر ہوں گے اور اگر جعفرؓ بھی شہید ہو جائے تو عبد اللہ بن رواحہؓ امیر ہوں گے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس غزوہ میں میں بھی شریک تھا۔ بعد میں جب ہم نے جعفر رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا تو ان کی لاش ہمیں مقتولین میں ملی اور ان کے جسم پر تتر بیا زخم

يَصْنَعُ وَتَسْعِيْنَ مِنْ كَعْبَةٍ وَرَمِيَتْ -
 ۱۴۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
 بْنُ سَوْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَعِيَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ
 لِبَنَاتٍ قِيلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ
 أَخَذَ الدَّاحِيَةَ زَيْدٌ فَاصْبِيبْ، ثُمَّ
 أَخَذَ جَعْفَرُ فَاصْبِيبْ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ
 رَوَاحَةَ فَاصْبِيبْ وَعَيْنَا لَا تَذْهَبُ
 فَإِنْ أَخَذَ الدَّاحِيَةَ سَيْفٌ مِمَّنْ
 سَيُوفِ اللَّهُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ -

ترجمہ: ۱۴۴- حدیثنا قتیبہ حدیثنا عبد الوہاب

قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
 عُمَرُ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهَا تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَ
 جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ حَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُرْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَ
 أَنَا أَطْلِعُ مِنْ صَافِرِ الْبَابِ نَعْنِي مِنْ مِثْقِ الْبَابِ
 فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ إِنْ بَنَاءَ جَعْفَرٍ قَالَ وَذَكَرَ
 بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَ أَنْ يَمَافَهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى
 فَقَالَ قَدْ هَمَّتُ وَذَكَرْتُ لَكَ لِيُحْيِيَنَّ قَالَ فَاهْرَأَيْمَنَّا
 فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبَتْ بَنَاتُنَا فَرَعَمَتْ أَنْ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثٍ فِي أَفْوَاحِهِنَّ مِنَ
 التَّوَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرَعَمَهُ اللَّهُ أَنْفَقَ خَوَالِدُ اللَّهِ
 مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَاءِ -

نیزوں اور تیروں کے تھے۔ فرمے اللہ عنہم وارضاهم اجمعین۔
 ۱۴۴- ہم سے احمد بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے
 حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس
 بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید، جعفر
 اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر اس وقت صحابہ کو دے دی تھی،
 جب ابھی ان کے متعلق کوئی اطلاع نہیں آئی تھی۔ آپ فرماتے جا رہے
 تھے کہ اب زید غم لیے ہوئے ہیں، اب وہ شہید کر دیئے گئے، اب جعفر نے
 غم اٹھا لیا، وہ بھی شہید کر دیئے گئے، اب ابن رواحہ نے غم اٹھا لیا وہ
 بھی شہید کر دیئے گئے۔ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے آنسو
 جاری تھے۔ آخر اللہ کی تزاروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید رضی
 اللہ عنہ نے غم اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح
 عنایت فرمائی۔

۱۴۵- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث
 بیان کی، کہا کہ میں نے حبی بن سعید سے سنا، کہا کہ مجھے عمرہ نے خبر دی
 کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابن حارثہ
 جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی اطلاع
 آئی تھی، اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے چہرے سے
 غم و الم صاف ظاہر تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں دروازے
 کی دراز سے جھانک کر دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک صاحب نے آکر عرض
 کی، یا رسول اللہ! جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتیں۔ بیان کیا کہ انھوں نے
 ان کے نوحہ دیکھا کا ذکر کیا۔ اُن حضور نے حکم دیا کہ انھیں روک دو، بیان
 کیا کہ وہ صاحب چلے گئے اور پھر واپس آکر کہا کہ میں نے انھیں روکا اور
 یہ بھی کہہ دیا لیکن انھوں نے میری بات نہیں مانی۔ بیان کیا کہ اُن حضور نے
 پھر منع کرنے کے لیے فرمایا۔ وہ صاحب پھر جا کر واپس آئے اور کہا بخدا،
 وہ تو ہم پر غالب آگئی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُن حضور
 نے ان سے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ ام المومنین نے بیان
 کیا، میں نے اپنے دل میں کہا، اللہ تیری ناک غبار و لود کر دے، یہ تو تم کہنے سے
 ہے، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کر کے ہی چھوڑا۔

۱۷- اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ میں شریک نہیں تھے اور یہ سب اطلاعات مدینہ میں بیٹھے صحابہ کو دے رہے تھے۔

۱۴۰۵۔ محمد سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر سلام بھیجتے تو کہتے، السلام علیک یا ابن ذی الجناحین۔

۱۴۰۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ سے گولہ لواریں ٹوٹی تھیں، صرف ایک مین کی ہنی ہوئی جوڑے پھیل کی تلوار باقی رہ گئی تھی۔

۱۴۰۷۔ محمد سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ سے فو تلواریں ٹوٹی تھیں صرف ایک مین کی ہنی ہوئی جوڑے پھیل کی تلوار میں باقی رہ گئی تھی۔

۱۴۰۸۔ محمد سے عمران بن یسرو نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے عامر نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہا نے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر ایک مرتبہ کسی مرض میں بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ رضی اللہ عنہا رہے سمجھ کر کہ کوئی حادثہ پیش آگیا ان کا زہر واکم کرنے لگیں۔ واجبلہ واکلا، واکلا، ان کے محاسن اس طرح ایک ایک کر کے گمنے لگیں لیکن جب عبداللہ رضی اللہ عنہ کو افاقہ نہ ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ تم جب میری کسی خوبی کا بیان کرتی تھیں تو مجھ سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا تم واقعی ایسے ہی تھے۔

۱۴۰۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے شعبی نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی تھی، ادھر کی حدیث کی طرح (تفصیلات بیان کیں) چنانچہ جب (غزوہ موتہ میں) آپ نے شہید ہوتے تو آپ کی بہن آپ پر نہیں روئیں (کیونکہ آپ نے

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَحْبَبَ ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ اسْتَلَمَ مِرْعَاتَكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ.

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مَوْثَةَ سَبْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ تَبَيَّنَتْ لِي.

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِثْنَى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ دُتُّ فِي يَدِي حَيَوْمَ مَوْثَةَ سَبْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرْتُ فِي يَدِي صَفِيحَةً لِي تَبَيَّنَتْ لِي.

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَسْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَعْنِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةَ تُبْكِي وَاجْبَلُهُ ذَاكَ ذَاكَ أَتَقَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَئِذٍ أَنَا مَا هَلْتُ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَا لَكَ.

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ اشَّعْبِيِّ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَعْنِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهَذَا أَفَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِي عَلَيْهِ.

۱۴۰۸۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی اور جان کنی کی سی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ ان کے گھر والوں نے سمجھا کہ کوئی حادثہ پیش آگیا اور ان کی بہن رونے لگیں تو اب فرشتہ نے ان سے یہ سوال کیا تھا۔ گویا ان کی کیفیت اس حال کو پہنچ چکی تھی کہ عالم غیب کی بعض چیزیں نظر آنے لگی تھیں۔

اگر مرض میں انھیں منجھ کر دیا تھا۔

۱۴۱۰ھ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو قبیلہ جہینہ کی شاخ حرقات کے خلاف مہم پر بھیجا۔

۱۴۱۰ھ - مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں حصین نے خبر دی، انھیں ابولعبان نے خبر دی، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ سرقر کی طرف بھیجا۔ ہم صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور انھیں شکست دے دی پھر میں نے اور ایک اور انصاری صحابی نے اس قبیلہ کے ایک شخص کو دیکھا جب ہم نے اس پر قابو پایا تو اس نے کہا، لا الہ الا اللہ۔ انصاری تو فوراً ہی رک گئے، لیکن میں نے اسے اپنے نیزے سے قتل کر دیا جب ہم واپس ہوئے تو حضور اکرم کو اس کی بھی اطلاع ہوئی، آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، اسامہ! کیا اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا تھا؟ میں نے عرض کی کہ وہ قتل سے بچنا چاہتا تھا اور ذرہ دل کا ایمان سے اس وقت بھی خالی تھا۔ حضور نے میرے سامنے یہ سوال اتنی مرتبہ دہرایا کہ کیا تم نے اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود اسے قتل کر دیا تھا کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں کج سے اسلام نہ لاتا۔

۱۴۱۱ھ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا اور انھوں نے سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوں میں شریک رہا ہوں اور تو ایسی مہموں میں شریک ہوا ہوں جو آپ نے روانہ کی تھیں کبھی ہم پر ابوجہر رضی اللہ عنہ امیر ہوئے اور کسی مہم کے امیر اسامہ رضی اللہ عنہ ہوئے۔ اور عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا اور انھوں نے سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوں میں شریک رہا ہوں اور تو ایسی مہموں پر گیا ہوں جنھیں حضور اکرم نے بھیجا تھا، کبھی ہمارے امیر

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ واقعی اس سے پہلے کی زندگی میں کفر کو پسند کرتے تھے، بلکہ صرف واقعہ پر انتہائی حسرت و افسوس کا اظہار مقصود تھا۔ عیسیٰ بر غلطی اتنی عظیم تھی کہ ان کے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا اور مجھ سے یہ غلطی سرزد نہ ہوتی۔ اور آج جب اسلام لاتا تو میرے سارے بچے گناہ دھل چکے ہوتے، کیونکہ اسلام کفر کی زندگی کے تمام گناہوں کو دھلا دیتا ہے۔ بہر حال اس جگہ سے صرف اظہار حسرت و افسوس مقصود تھا، اور اس طرح کے جملے ایسے مواقع پر استعمال کرنے کا عام دستور ہے۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ ہوئے اور کبھی اسامہ رضی اللہ عنہ۔

۱۴۱۲۔ ہم سے ابو عامر الضحاکی بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوں میں شریک رہا ہوں اور میں نے ابن حارثہ (یعنی اسامہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ بھی غزوہ کیا ہے، آل حضور نے انہیں ہم پر ایمر بنایا تھا۔

۱۴۱۳۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبیدہ نے اور ان سے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوے کیے، اس ضمن میں آپ نے غزوہ خیبر، حدیبیہ، غزوہ حنین اور غزوہ ذات القرداء ذکر کیا یزید نے بیان کیا کہ باقی غزوں کے نام مجھے یاد نہیں رہے۔

۵۱۴۔ غزوہ فستج مکہ

اور جو خط حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ اہل مکہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادہ سے مطلع کرنے کے لیے بھیج رہے تھے۔

۱۴۱۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انہیں حسن بن محمد نے خبر دی اور انہوں نے عبد اللہ بن رافع سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھے زبیر در مقلد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اور بدایت کی کہ مکہ کے راستے پر چلے جاؤ، مقام روضہ خاخ پر پہنچو گے تو وہاں تھیں ہودج میں ایک عورت ملے گی، وہ ایک خط لیے ہوئے ہوگی، تم خط اس سے لے لینا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم روانہ ہوئے، ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی کے ساتھ لیے جا رہے تھے جب ہم روضہ خاخ پر پہنچے تو واقعی وہاں ہمیں ایک عورت ہودج میں بیٹھی تھی اس سے کہا کہ خط نکالو کہنے لگی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ لیکن ہم نے جب اس سے یہ کہا کہ اگر تم نے خود سے خط نکال کر ہمیں نہیں دیا تو ہم تمہارا کپڑا اتار کر تلاشیں گے، تب اس نے اپنی چوٹی میں سے وہ خط نکالا۔ ہم وہ خط لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

(یہاں جب خط پڑھا گیا) تو اس میں یہ لکھا تھا کہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے کچھ لوگوں کے نام، اس میں انہوں نے مشرکین کو حضور اکرم کے بعض راز کی اطلاع دی تھی۔ آل حضور نے دریافت فرمایا، حاطب! کیا کیا چیز ہے؟

عَزَّوَالَتْ عَلَيْنَا مَرَّةً أُخْرَى كَبُرَ مَرَّةً أُخْرَى ۖ
۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَزَّوَالَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا ۖ

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَاهِدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ عَزَّوَالَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَذَكَرَ خَيْبَرَ وَالْحُدَيْبِيَّةَ وَبُؤَيْمَ حُنَيْنٍ وَبُؤَيْمَ الْقُرْدَاءِ قَالَ يَزِيدُ وَنَسِيتُ بَقِيَّتَهُمْ ۖ

بَابُ ۵۱۴ غَزْوَةُ فَسْتَجِ مَكَّةَ

وَمَا بَقِيَ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْعَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَعَشِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالْحَكِيمُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخَ فَإِنَّ فِيهَا طَوْعِيَّةً مَعَهَا كِتَابٌ فِيهِ خُذُوا مِنْهَا قَالَ نَا نَطْلُقُ تَعَادَى بِأَخِيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا غَنُ بِالطَّوْعِيَّةِ قُلْنَا لَهَا أَخْبِرِي أُنْكِتَابَ مَا لَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَنُخْرِجَنَّكِ أَوْ لَنُلْقِينَكِ الْبَيَاتِ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِمَامِهَا فَأَتَيْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْعَةَ إِلَى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا؟

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَكَ تَعَجَّلَ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قَدْرَيْش يَقُولُ كُنْتُ حَلِيفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهَا قَرَابَاتٌ يَحْسُونُ أَهْلِيَهُ حُدُودَ أَمْوَالِهِمْ فَأَجَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَخْتَمَ عَنْهُمْ حَبِيدًا يَحْسُونُ قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُمُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكَفَرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَمْ تَهْ أَمَّا لَمْ تَهْ قَدْ صَدَقْتُكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَصْرِبُ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ لَمْ تَهْ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ اغْمُزُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمُ بِالْمُودَّةِ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَدْ مَلَ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝

باب ۱۵ غَزْوَةُ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ

۱۴۱۵ - حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ - قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ - وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَوْبَيْدَ الْمَاءَ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُصْفَانَ أَفْطَرَهُ فَهُوَ يَزِلُّ مُفْطِرًا حَتَّى اسْتَلْخَمَ الشَّهْرُ ۝

اخول نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے بارے میں فیہ کہنے میں آپ مجھ پر فرمائیں (مکہ کی زندگی میں) میں قریش کے ساتھ رہتا تھا، انھوں نے کہا کہ میں قریش کا حلیف تھا، ان سے میری کوئی قرابت نہیں تھی، لیکن جو دوسرے مہاجرین آپ کے ساتھ ہیں، ان سب کی قریش کے ساتھ قرابت ہے، اس لیے ان کے عزیز و اقرباء (مکہ کے) وہاں ان کی اولاد اور ان کے اموال کی حفاظت کرتے، لیکن چونکہ میرا ان سے کوئی نسب تعلق نہیں تھا، اس لیے میں نے چاہا کہ ان پر ایک احسان کر دوں اور وہ اس کے بدلہ میں (مکہ میں موجود) میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں، میں نے یہ کام اپنے دین سے بچ کر نہیں کیا ہے اور اسلام لانے کے بعد میرے دل میں کفر کی حمایت کا کوئی جذبہ ہے۔ اس پر ان حضرات نے فرمایا کہ واقعی اخول نے تمہارے سامنے سچی بات کہہ دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں لیکن ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ غزوہ بدر میں شریک ہے ہیں، اور تمہیں کیا معلوم۔ اللہ تعالیٰ جو غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں کے اعمال پر واقف ہے، وہ آئندہ وہ کیا کریں گے، اس نے ان کے متعلق خود فرمایا ہے کہ ”جو چاہو کرو، میں نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے“ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو، میرے اور اپنے دشمنوں کو رستہ دینا و کراں سے تم اپنی محبت کا اظہار کر سکتے ہو، ارشاد ”فقد فضل سواد السبیل تک“

۵۱۵ - غزوہ فتح مکہ رمضان میں ہوا تھا۔

۱۴۱۵ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقیل نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ فتح مکہ رمضان میں کیا تھا۔ روزہ رکھنے میں بیان کیا، کہ میں نے ابن مسیب سے سنا، وہ بھی اسی طرح بیان کرتے تھے۔ ابو عبیدہ سے روایت ہے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ غزوہ فتح کے لیے جلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے، لیکن جب آپ مقام کوید پر پہنچے جو قدید اور عسفان کے درمیان ایک چٹان ہے تو آپ نے روزہ توڑ دیا۔ اس کے بعد ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا، یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو گیا۔

سہ کریو سافر تھے اور جہاد مقصد تھا۔ روزہ سے انسان قدرا کر دیر جاتا ہے، جو خاص طور سے جہاد کے وقت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے یہی وجہ تھی کہ ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزے نہیں رکھے اور نہ ہی صحابہ نے۔ جلد دوم

قَالَ سَأَدَّرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بَابًا مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارَ الْيَوْمِ الْيَوْمِ الثَّانِي قَا فَطَرَحْتُ قَدِيمَ مَكَّةَ - قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ - صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّفَرِ وَآ فَطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ -

پارہ ۱۷۱۹ اِنْ زَكَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّانِيَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

۱۴۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَلَبَّحَ ذَلِكَ قَدْ نَشَأَ خَرْجُ ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ جِرَاهٍ وَبَدِيلُ بْنُ وَرْقَاءٍ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا لِيَسِيرُوا حَتَّى أَتَوْا مَدَ الظُّلُمَانَ فَإِذَا هُمْ بِبَنِي إِدْنَ كَانُوا يَتَرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ ابْنُ سُلَيْمَانَ مَا هَذَا لَكَ أَتَاهَا بَنِي إِدْنَ عَرَفَةَ فَقَالَ بَدِيلُ بْنُ وَرْقَاءٍ يَتَرَانُ بَنِي عَتَبَةَ وَقَالَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَمْرُو أَفَكَ مِنْ ذَلِكَ فَدَا هُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذْكُوهُمْ فَأَخَذُواهُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعَ أَبُو سُلَيْمَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِبُعَاثٍ وَخَيْسٍ ابْنِ سُلَيْمَانَ عِنْدَ حَقْمِ الْخَيْلِ حَتَّى يَنْظُرُوا إِلَى السُّلَيْمِيِّينَ فَبَسَّ الْعَبَّاسُ فَبَعَلَتْ الْقَبَائِلُ نَسْرَهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَتَبَتْ كَتَبَتُهُ عَلَى ابْنِ سُلَيْمَانَ فَمَرَّتْ كَتَبَتُهُ قَالَ يَا عَبَّاسُ مِنْ هَذِهِ قَالَ هَذِهِ عِفَارَةُ قَالَ مَالِي وَلِيخْفَرُ ثُمَّ مَرَّتْ كَتَبَتُهُ قَالَ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُدَيْجٍ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ وَمَرَّتْ سَلِيمُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں سفر شروع کیا۔ آپ روزے سے تھے لیکن جبہ تمام عسکان پر پہنچے تو پانی طلب فرمایا۔ دن کا وقت تھا اور آپ نے وہ پانی پیا تا کہ لوگ دیکھ لیں پھر آپ نے روزہ نہیں رکھا اور کہیں داخل ہوئے۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں (بعض اوقات) روزہ بھی رکھا ہے اور (بعض اوقات) نہیں بھی رکھا۔ اس لیے (سفر میں) جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۵۱۶ - فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کہاں نصب کیا تھا؟

۱۴۱۹ - آپ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو قریش کو اس کی اطلاع مل گئی تھی۔ چنانچہ ہوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے مکہ سے نکلے۔ یہ لوگ چلتے چلتے مقام الظلیمان پر پہنچے تو انھیں حکم جگہ آگئی مورتی دکھائی دی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مقام عرفہ کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا، یہ آگ کیسی ہے؟ یہ عرفہ کی آگ کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ اس پر بدیل بن ورقاء نے کہا کہ یہ نبی مکرم (یعنی قبائک و قبیلہ) کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ نبی عمر کی تعداد اس سے بہت کم ہے۔ اسے میں آں حضور کے محافظ دستانے نے انھیں دیکھ لیا، اور پھر کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے پھر ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے دھمکی کی طرف بڑھے تو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوسفیان کو اسی گدڑ گاہ پر روک دے رکھو جہاں گھوڑوں کا جاتے وقت سے اڑھام ہوتا کہ وہ مہمانوں کی طاقت و قوت کو دیکھ لیں چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ انھیں ایسے ہی مقام پر روک کر کھڑے ہو گئے اور حضور اکرم کے ساتھ قبائل کے دستانے ایک ایک کر کے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے سامنے سے گزرنے لگے، ایک دستہ گزرا تو انھوں نے پوچھا عباس! یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ یہ قبیلہ غفار ہے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے غفار سے کیا سروکار پھر قبیلہ جہینہ گزرا تو ان کے متعلق بھی انھوں نے یہی کہا، قبیلہ سلیم گزرا تو ان کے متعلق بھی یہی کہا۔ آخر ایک دستہ سامنے آیا

فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى أَقْبَلْتُ كَيْفِيَّةً لَمْ يُمْثَلْهَا
قَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَ هَؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ عَلَيْهِمُ سَعْدُ
بْنُ عُبَادَةَ مَعَ الرَّايَةِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا
أَبَا سَعْدِيَانِ الْيَوْمُ يُكُونُ الْمَلْحَمَةُ الْيَوْمُ تُشْتَلُ
الْكَعْبَةُ فَقَالَ أَبُو سَعْدِيَانِ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَ الْيَوْمُ
الْكَعْبَةُ مَا رَأَيْتُ حَبَّاءَ مَاتَ كَيْفِيَّةً وَهِيَ أَحَدُ
الْكَفَاتِ فِيهِ رَحِمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَهْلُهَا مِنْ رِجَالِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي سَعْدِيَانِ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ
مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ؟ قَالَ كَذَا وَكَذَا
فَقَالَ كَذَبَ سَعْدُ قَالَ لَكِنْ هَذَا الْيَوْمُ يُعْظَمُ اللَّهُ
فِيهِ الْكَعْبَةُ وَكَيَوْمُ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَأَمَرُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرْكَزَ أَيْنُ
بِالْعَجُونِ قَالَ عُدُوَّةٌ وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جَبْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ
يَا أَبَا عَبِيدٍ إِنَّ هَهُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ تُرْكَزَ الرَّايَةُ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَيْنِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى
مَكَّةَ مِنْ كَذَا يَوْمَ وَقَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَذَا
فَقِيلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ حَبِيشُ بْنُ الْأَشْعَرِ وَكَزَزُ
۱۲۲۰- هَذَا ثَمَامُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
مَعَاذِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَةَ بْنَ مَعْظَلٍ
يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ عَلَى نَافِقِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ
يُرْجَعُ- دَعَا لَوْلَا أَنْ يُجَنِّمَ النَّاسُ حَوْلِي
لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعْتُ-

۱۲۲۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا
سَعْدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ

اس جیسا نوحی دستہ نہیں دیکھا گیا ہوگا۔ ابوسفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟
عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ انصار کا دستہ ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ
عنہ اس کے امیر ہیں اور انھیں کے ہاتھ میں انصار کا علم ہے سعد بن عبادہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابوسفیان! آج کا دن گھمسان کی جنگ کا دن ہے۔
آج کعبہ یعنی حرم حلال کر دیا گیا ہے۔ ابوسفیان اس پر بولے، اے عباس!
(فریش کی اس) ہلاکت و بربادی کے دن تمھاری مدد کی ضرورت ہے! پھر
ملک اور دستہ آیا، یہ سب سے چھوٹا دستہ تھا، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور آپ کے صحابہ تھے۔ ان حضور اکرم کا علم زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اٹھائے
ہوئے تھے جب اس حضور ابوسفیان کے قریب سے گزرے تو انھوں نے
کہا، آپ کو معلوم نہیں سعد بن عبادہ کیا کہہ گئے ہیں، ان حضور نے دریافت
فرمایا کہ انھوں نے کیا کہا ہے؟ تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہ کہہ گئے
ہیں۔ ان حضور نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا۔ بلکہ آج کا دن وہ دن ہے جس میں
اللہ کعبہ کی عظمت اور زیادہ کرے گا، آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا عروہ نے
بیان کیا کہ پھر ان حضور نے حکم دیا کہ آپ کا علم متامرجون میں گاڑ دیا جائے۔
عروہ نے بیان کیا اور مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے
عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا فتح مکہ
کے بعد اگر ان حضور نے آپ کو سب سے علم نصیب کرنے کا حکم دیا تھا۔ بیان کیا کہ
اس دن ان حضور نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ مکہ کے بالائی علاقہ
کد اوی کی طرف سے داخل ہوں اور زبیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نیشی علاقہ)
کد اوی کی طرف سے داخل ہوئے۔ اس دن خالد رضی اللہ عنہ کے دستہ کے دو
صحابی، حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری رضی اللہ عنہما شہید ہو گئے تھے۔
۱۲۲۰- ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی،
ان سے معاویہ بن قرہ نے بیان کیا، انھوں نے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح
مکہ کے موقع پر اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور خوش الحانی کے ساتھ سورہ فتح کی
 تلاوت فرما رہے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ اگر اس کا خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ
مجھے گھیر لیں گے تو میں حضور اکرم کی طرح تلاوت کر کے دکھانا۔

۱۲۲۱- ہم سے سلیمان بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سعدان
بن یحییٰ نے حدیث بیان کیا، ان سے محمد بن ابی حفصہ نے حدیث بیان کی، ان

الْمُزْهَرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ
عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمْرًا أَنَّهُ تَنَزَّلَ عِنْدَ الْإِنْبِيَاءِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهَكَذَا تَنَزَّلَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا
يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرُ وَلَا الْكَافِرُ الْمُؤْمِنُ
فَبَلَغَ الْمُزْهَرِيُّ وَمَنْ دَرَسَ أَبَا طَلِبٍ قَالَ وَرِثَةُ
عَقِيلٍ وَطَالِبٍ - قَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ الْمُزْهَرِيِّ أَنَّهُ
تَنَزَّلَ عِنْدَ الْإِنْبِيَاءِ فِي حَجَّتِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ حَجَّتِهِ
وَلَا تَنَزَّلَ مِّنَ الْفَتْحِ :

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الْبَرَاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِذَا
فَتَحَ اللَّهُ الْخَيْفَ حَيْثُ تَقَامَسُوا عَلَى
الْكُفْرِ :

۱۴۲۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
أَخْبَرَنَا أَبُو شُعَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ارْأَدْنَا
مَنْزِلَنَا عِنْدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مُجِيفٌ بَنِي كَمَا نَهَيْتُمْ تَقَامَسُوا عَلَى
۱۴۲۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُزْعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ
شُعَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ
يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ
جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطْلَبٍ مُّتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَبِيرَةِ فَقَالَ
اغْتَلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنِ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْمًا
نَرَى وَاللَّهِ أَغْلَهُ يَوْمَئِذٍ مُّحَرَّمًا :

۱۴۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
عَمِيئَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ الْبَيْتُ صَلَّى

سے زہری نے ان سے علی بن حسین نے ان سے عمرو بن عثمان نے اور ان سے اسامہ
بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کل (مکہ میں) آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟
اُن حضور نے فرمایا، ہمارے لیے عقیل نے کوئی گھر ہی کہاں چھوڑا ہے، پھر
اُن حضور نے فرمایا کہ مؤمن، کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ کافر، مؤمن کا وارث
ہو سکتا ہے۔ زہری سے پوچھا گیا کہ پھر ابوطالب کی وارثت کسے ملی تھی؟ انھوں نے
بتایا کہ ان کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے معمر نے زہری کے واسطے سے
اسامہ رضی اللہ عنہ کا سوال یوں نقل کیا ہے کہ، آپ اپنے حج کے لیے کہاں قیام
فرمائیں گے؟ اور یونس نے (اپنی روایت میں) حج کا ذکر کیا ہے اور فتح مکہ کا۔

۱۴۲۲- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی،
ان سے ابوالبراء نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے اور ان سے ابوبریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انشاء اللہ! ہماری قیام گاہ
اگر اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی تو، خیف بنی کنانہ میں ہوگی جہاں قریش نے کفر
کے لیے عہد کیا تھا حضور اکرم اور بنو مطلب اور بنو ہاشم کو مکہ سے وہاں نکال دینے
اور ان سے ہر طرح کا تعلق قطع کر لینے کے لیے،۔

۱۴۲۳- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسم بن سعد نے حدیث
بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنین کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ انشاء
اللہ! کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا۔ جہاں قریش نے کفر کے لیے عہد و پیمان کیا تھا۔
۱۴۲۴- ہم سے یحییٰ بن موزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ فتح مکہ کے
موقع پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو سر مبارک پر چڑھتی، آپ نے
اسے اتار ہی تھا کہ ایک صاحب نے آپ عرض کی کہ ابن خطلہ کعبہ کے پردہ سے چٹا
ہوا ہے، اُن حضور نے فرمایا کہ اسے دوہیں اقل کر دو۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا، جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اہرام باندھے ہوئے
نہیں تھے۔

۱۴۲۵- ہم سے صفوان بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عبیدہ نے خبر دی، انھیں
ابن ابی نجیح نے، انھیں مجاہد نے، انھیں ابویوسف نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو

میت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے، ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھڑی سے، جو دست مبارک میں تھی، مارتے جاتے اور اس آیت کی تلاوت کرتے جاتے کہ ”حق قائم ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا حق قائم ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا۔“

۱۴۲۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آئے تو آپ میت اللہ میں اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک اس میں بت موجود رہے بلکہ آپ نے حکم دیا اور بتوں کو باہر نکال دیا گیا، انھیں میں ایک قصور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی بھی تھی اور ان کے باغیچوں میں (پائسہ کے) تیر تھے۔ ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ان مشرکین کا برا کرے، انھیں خوب جحیم تھا کہ ان بزرگوں نے کبھی پائسہ نہیں بھیجا پھر آپ میت اللہ میں داخل ہوئے اور اندر چاروں طرف تکبیر کہی، پھر بارگشتہ لایے۔ آپ نے اندر نہ داخل ہوئے تھے۔ اس روایت کی متابعت معمر نے ایوب کے واسطے سے کی۔ اور وہیب نے بیان کیا، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے،

۵۱۷۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بالائی علاقہ کی طرف سے داخل ہوئے۔

اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر فتح مکہ کے دن مکہ کے بالائی علاقہ کی طرف سے شہر میں داخل ہوئے تھے، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے ساتھ ہلال رضی اللہ عنہ اور کعبہ کے حاجب عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آخر اپنے اونٹ کو آپ نے مسجد میں بٹھایا اور بیت اللہ کی گنجی لانے کا حکم دیا۔ پھر آپ بیت اللہ کے اندر گشتہ لایے گئے، آپ کے ساتھ اسامہ بن زید ہلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ اندر کافی دیر تک ٹھہرے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُونَ وَثَلَاثَةً نَصَبَ فَجَعَلَ يَطْعُمُهَا يَجُودُ فِي مَكَّةَ وَيَقُولُ حَيَّ عَلَى الْحَقِّ وَهَذَا الْبَاطِلُ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبِيدُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَجَا أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْأُلُوهَةُ فَأَمَرَهَا فَأُخْرِجَتْ فَأُخْرِجُوا مَوَاسِدُ الْأَبْرَاهِيمِ وَاسْمَاعِيلَ فِي أُمْدٍ يَهُيمَا مِنَ الْأَرْضِ لَكُمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْعَلُمُ اللَّهُ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَفْتَسَمَا بِهَا فَنُظِمَتْ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَهُ يَصِلُ بِهِ مَا بَعْدَهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ - وَقَالَ وَهَبُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ الْخَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ

وَقَالَ الثَّيْبُ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا اسْمَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُلَفَةَ مِنَ الْحَبَشَةِ حَتَّى آتَا فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اسْمَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ حُلَفَةَ

۱۵۔ اس سے پہلے ایک حدیث گذر چکی ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعیبی علاقہ سے داخل ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بالائی علاقہ سے داخل ہونے کا حکم دیا۔ اس روایت میں اس کے خلاف ہے یعنی خود ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم بالائی علاقہ سے داخل ہوئے تھے۔ اگرچہ شیخ نے اسی روایت کو ترجیح دی ہے۔

فَمَكَثَ فِيهِمْ مَخَارَاطَ طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعَهُ
النَّاسُ فَكَانَ عَقْدُ اللَّهِ مِنْ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ
فَوَحَّدَ مَذَلًا وَتَرَكَ الْبَابَ فَكَمَا فَسَّالَهُ
أَيُّ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ
الَّذِي مَلَى فِيهِ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَنَسَّيْتُ
أَنْ أَسْأَلَهُ كَمَا مَلَى مِنْ
سَجْدَةٍ -

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ
بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
عَاشِشًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَّاءِ الْبَيْتِ بِأَعْلَى
مَكَّةَ - ثَابِتُهُ أَبُو أُسَامَةَ وَوَهَّابٌ فِي كَدَّاءِ
۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَّاءِ
بِأَعْلَى مَكَّةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْفَتْحِ

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى مَا أَخْبَرَنَا أَحَدُ أَتْبَاعِهِ
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلِي الْقُلُوبِ غَيْرَ مَرَّةٍ
فَاتَّهَذَا كَذِبٌ أَنَّهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي نَيْلِهَا ثُمَّ
صَلَّى ثَلَاثِي ذِكْرَاتٍ قَالَتْ لَهَا أَمَا صَلَّيْ هَلَاةَ أَخَفَّ
مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ سَبَّحَ الرَّكُوعَ وَالسُّجُودَ

باب ۵۱۹

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الْفَتْحِ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ عَاشِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جب باہر تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آگے بڑھے، عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اندر جانے والوں میں تھے انھوں
نے بیت اللہ کے دروازے کے پیچھے ہلال رضی اللہ عنہ کو کھڑے
ہوئے دیکھا اور ان سے پوچھا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں
نماز پڑھی ہے۔ انھوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں آپ
نے نماز پڑھی تھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں یہ پوچھنا
بھول گیا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کتنی رکعتیں پڑھی تھیں

۱۲۲۷۔ ہم سے شعیب بن خارجه نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن میسرہ نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور
انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ
کے بالائی علاقہ کدواء سے شہر میں داخل ہوئے تھے۔ اس روایت کی متابعت
ابو اسامہ اور وہیب نے کدواء کے ذکر کے ساتھ کی ہے۔

۱۲۲۸۔ ہم سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کے بالائی علاقہ کدواء کی طرف سے داخل ہوئے تھے۔

۵۱۸۔ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی قیام گاہ۔

۱۲۲۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،
ان سے عمرو نے، ان سے ابن ابی لیلی نے کہ ام لوی رضی اللہ عنہا کے سوا میں کسی
نے یہ خبر نہیں دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی ہے انھیں
نے بیان کیا کہ جب مکہ فتح ہوا تو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر غسل کیا اور
آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ آپ حضور کو میں نے اتنی ہلکی رکعتیں
کبھی نہیں دیکھا، اس میں بھی آپ رکوع اور سجدے پوری طرح کرتے تھے۔

۱۲۳۰۔ محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عفد نے حدیث بیان
کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوالفتحی نے، ان
سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اسے ابھی ایک روایت میں تھا کہ بیت اللہ کے اندر آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی تھی اور اس حدیث میں اس کے خلاف ہے یہ ایک طویل الذیل بحث ہے اور
آمر اس میں اختلاف ہے کہ ان حضرات نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی تھی یا نہیں، اس مضمون کی حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے اور وہ بھی کچھ جگہ پر ہے۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَخُجُوعِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي :

۱۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ أَنَّهُ
عَنْ أَبِي يُسَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ
أَسْيَاخٍ يَذُوبُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِي تَدْخُلْ هَذَا
الْفَتْحُ مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءُ مِثْلُهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِثْلُ قَدِّ
عَلَيْنَا - قَالَ فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَا فِي مَعْلَمِهِ
قَالَ وَمَا رَدِيْتُهُ دَعَا فِي يَوْمٍ مِثْلِهِ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ
مِثْلِي فَقَالَ مَا تَعْمَلُونَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَ
الْفَتْحُ وَآيَةُ النَّاسِ مَدَّ خُلُوفَ حَتَّى
حَنَمَ اسْتَوْرَعُ ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِيزُنَا
أَنْ نَحْمَدَ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرَ إِذَا نَصَرَنَا وَقَدْ
عَلَيْنَا . وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَذَرِي أَوْلَكَ
تَقُولُ بَعْضُهُمْ شَيْئًا فَقَالَ لِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ
أَكُنْ أَكْ تَقُولُ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ ؟
قُلْتُ هُوَ أَحَبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ اللَّهُ لَمَّا إِذَا
جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَتَحَ مَكَّةَ
فَذَلِكَ عَلَا مَدَّ أَحْبَبَكَ ، فَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ
نُصْرًا - قَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا
مَا نَعْلَمُ :

۱۲۳۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَرْحَبِيلَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْتُ عَنْ الْمُثَنَّبِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ النَّدَوِيِّ
أَنَّهُ قَالَ يَحْمَدُ رِبْنَ سَعِيدٍ وَهُوَ تَبِعْتُ الْبُحُوثَ
إِلَى مَكَّةَ أَشَدَّنَ لِي أَيْهَا الْأَمِيرُ أَحَدًا تِلْكَ تَوَلَّى
قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدَا
يَوْمَ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَدْنَاهُ وَدَعَا قَلْبِي وَ

اپنے دُکوع اور سجود میں یہ پڑھتے تھے : " سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا
وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي " :

۱۲۳۱- ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمر نے حدیث بیان
کی، ان سے ابوشیر نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ مجھے اپنی مجلس میں اس وقت بھی بلا لیتے جب وہاں
بدر کی جنگ میں شریک ہونے والے بزرگ بیٹھے ہوتے۔ ان میں سے ایک بزرگ
نے کہا، اس نوجوان کو آپ ہماری مجلس میں کیوں لاتے ہیں؟ اس کے جیسے تو ہمارے
بچے ہیں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو ان لوگوں میں سے ہے جنہیں آپ
لوگ جانتے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر ان حضرات اکابر کو ایک دن انہوں نے بلایا
اور مجھے بھی بلایا۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ مجھے اس دن آپ نے اس لیے
بلایا تھا تاکہ انہیں دکھا سکوں کہ آپ کا علم و کمال (پھر آپ نے دریافت کیا،
اذا جاء نصر الله والفتح و آيَةُ النَّاسِ مَدَّ خُلُوفَ حَتَّى
حَنَمَ سورة تک کے متعلق آپ لوگوں کا کیا خیال تھا کسی نے کہا کہ
ہمیں اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ کی حمد بیان کریں اور اس سے
استغفار کریں کہ اس نے ہماری مدد کی اور ہمیں فتح عنایت فرمائی بعض حضرات
نے کہا کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے اور بعض نے کوئی جواب نہیں دیا۔
پھر آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، ابن عباس! کیا تمہاری بھی یہی رائے ہے؟
میں نے جواب دیا کہ نہیں، ابوجہا! پھر تم کیا جواب دو گے؟ میں نے کہا کہ اس میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خوفناک شہادت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی
مدد اور فتح حاصل ہو گئی، یعنی فتح مکہ، تو پھر یہ آپ کی وفات کی نشانی ہے۔
اس لیے آپ اپنے رب کی حمد کی تسبیح کیجئے اور اس کی مغفرت طلب کیجئے کہ
وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا وہی میں
بھی سمجھتا تھا۔

۱۲۳۲- ہم سے سعید بن شریح نے حدیث بیان کی، ان سے الثئی نے حدیث
بیان کی، ان سے ابوشریح نے کہ ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ نے (مدینہ کے کلبہ)
عمرو بن سعید سے کہا۔ عمرو بن سعید (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف) مکہ کی
طرف لشکر بھیج رہے تھے۔ کہ لے لے امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے ایک
حدیث بیان کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن
ارشاد فرمائی تھی، اس حدیث کو میرے دونوں کانوں نے سنا، میرے قلب نے

اس کو محفوظ رکھا اور جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے تو میں اپنی آنکھوں نے آپ کو دیکھ لیا تھا۔ حضور اکرم نے پہلے اللہ کی حمد ثنا بیان کی اور پھر فرمایا، بلاشبہ مکہ کو اللہ تعالیٰ نے باحرمیت شہر قرار دیا ہے کسی انسان نے اسے اپنی طرف سے باحرمیت نہیں قرار دیا ہے۔ اس لیے کسی شخص کے لیے بھی جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنا ہو جائز نہیں کہ اس میں کسی کا خون پیائے اور کوئی اس سرزمین کا کوئی درخت کاٹے، اور اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفعِ مکر کے موقع پریم جنگ سے اپنے لیے بھی رخصت نکالے تو مگر لوگ اس سے کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے رسول کو دفعِ مکر دیے اس کی اجازت دی تھی، ہمارے لیے قطعاً اجازت نہیں ہے، اور مجھے بھی اس کی اجازت، دن کے مختصر سے حصے کے لیے ملی تھی اور آج پھر اس کی حرمت اسی طرح کوٹ آئی ہے جس طرح کل یہ شہر باحرمیت تھا، پس جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان کو میرا کلام پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں، البتہ میں کہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ عمر و نے آپ کو کو پھر کیا جواب دیا تھا تو آپ نے بتایا کہ اس نے کہا، میں اس کے متعلق تو سے زیادہ جانتا ہوں۔ حرم کسی گنہگار کو پناہ نہیں دیتا، خون کر کے بھاگنے والے کو بھی پناہ نہیں دیتا اور مفسد کو بھی پناہ نہیں دیتا۔

۱۴۳۳- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیت نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عطاء بن ابی رباح نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فتحِ مکہ کے موقع پر مکہ معظمہ میں فرمایا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت حرام قرار دی ہے۔

۵۲۰۔ فتح کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں قیام۔

۱۴۳۴- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ اور ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مکہ میں) دس دن قیام کیا تھا اور اس مدت میں ہم نماز قصر کرتے تھے۔

۱۴۳۵- ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں

ابہر تَدْعَانِي حِينَ تَكْتُمُ بِهِ حَمْدَ اللَّهِ وَاسْتَنْتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَيِّرْ مِمَّا النَّاسُ لَا يَحِلُّ لِرَدْمِ مَرِيءٍ شَوْصَبٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَغْضِبَهَا بِهَا شَجَرًا فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنْ أَلَّ أَنْ يَأْذَنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنَ لَكُمْ وَإِنَّمَا أُوْذِنُ فِي فِيهَا سَاعَةً مِّنْ تَهَارٍ وَحَدَّثَ عَادَتُ حُرْمَتِهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْمَنْسِ وَلَيْسَ لَكُمْ الشَّاهِدُ الْغَائِبُ فَقِيلَ لِي شَرِيحٌ مَاذَا قَالَ لَكَ عَنْدُكَ قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شَرِيحٍ إِنَّ الْخُرْمَ لَا يُمَيِّدُ عَاصِبًا وَلَا فَاسِقًا أَمِيدٌ وَلَا فَاسِقًا مُخْرِجَةٌ :

۱۴۳۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بَيْكَةُ إِنْ أَلَّ اللَّهُ دَمًا حَرَّمَ بَيْعَ الْخُمُرِ بَابُ ۵۲۰ مَقَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ رَمَضَانَ الْفَتْحِ :

۱۴۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ أَفْصُرٍ الْفَتْحِ :

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

عامم نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں انیس دن قیام فرمایا تھا اور اس مدت میں صرف دو رکعتیں چار رکعتوں کی پڑھتے تھے۔

۱۴۳۶ھ - ہم احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابو شہاب نے حدیث

بیان کی، ان سے عامم نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں

(فتح مکہ کے) انیس دن تک مقیم رہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ ہم (سفر میں) انیس دن تک نماز قصر پڑھتے تھے لیکن جب

اس سے زیادہ مدت گزر جاتی ہے تو پھر پوری رکعتیں پڑھتے تھے۔

۵۲۱ - اور لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یونس نے حدیث

بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عبداللہ بن عبد بن مسعود

رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ

کے دن ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

۱۴۳۷ھ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے

خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے اور انھیں سفین ابی حمید رضی اللہ

عنہ نے، زہری نے بیان کیا کہ جب ہم سے ابو حمید نے حدیث بیان کی تو

سعید بن مسیب کے ساتھ تھے۔ بیان کیا کہ ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا

کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پائی ہے اور آپ کے ساتھ

غزوہ فتح مکہ کے لیے نکلے تھے۔

۱۴۳۸ھ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے

حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ابوقلابہ کے واسطے سے اور ان سے عمرو بن سلمہ رضی

اللہ عنہ نے ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوقلابہ نے فرمایا، عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی

خدمت میں ہو کر کھول نہیں پڑھتے۔ ابوقلابہ نے بیان کیا کہ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر

ہوا اور آپ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جہالت میں ہمارا قیام ایک چشمے پر تھا،

جو عام گزرگاہ تھی سو اسرار سے قریب سے گزرتے تو ہم ان سے پوچھتے، لوگوں کا

کیا رجحان ہے اس شخص کا معاملہ کیا ہے (اشارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا)

پھر فتح مکہ واقع ہوئے۔ احناف نے اتنی مدت تک مکہ میں قیام کے باوجود قصر کرنے کی تامل بھی بیان کی ہے کہ ممکن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت کی نیت نہ کی

ہو اور آپ نے وہاں اتنی اقامت پر یقین رکھی ہو، کیونکہ فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین درمیان تھا۔ اس کے علاوہ اس سفر میں مکہ میں آپ کی اقامت کی مدت مختلف ہے

بعض روایتوں میں پندرہ دن کی مدت بھی بیان کی گئی۔ اس سے پہلے انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں مکہ میں صرف دس دن قیام کا بیان ہے۔ یہ حجة الوداع میں ہوا تھا۔

عَامِمٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثِيْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يَمُوتُ وَكَصُفًا

۱۴۳۶ھ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ

عَنْ عَامِمٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرِ ثِيْعَةَ عَشَرَ

بِقَصْرِ الصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَخُنْ

نَقَصَرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ ثِيْعَةَ عَشَرَ فَإِذَا إِذَا

أَتَمَمْنَا :-

باب ۵۲۱ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ

ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَعْلَانٍ

صَعْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَدَامَنَ وَجْهَهُ عَامَرُ الْفُتَيْحِ :-

۱۴۳۷ھ - حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُنَيْنِ بْنِ جَبَلَةَ

قَالَ أَخْبَرَنَا وَخُنْ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَ

رَعَاهُ أَبُو جَبَلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ مَعَهُ

عَامَرُ الْفُتَيْحِ :-

۱۴۳۸ھ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْثَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

زَيْدٍ عَنْ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ أَبِي فُلَيْحَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ

قَالَ قَالَ لِي أَبُو فُلَيْحَةَ أَلَا تَلْقَا فَنَسَأُ ؟

قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَنَسَأُ لَنَّهُ فَقَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَسَرَّ

النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِالنَّاسِ فَفَنَسَأُ لَهُمْ

مَا لَدَيْنَا يَا لَلنَّاسِ مَا هَذَا الشَّجَلُ فَيَقُولُونَ

يَنْزِعُهُمُ اللَّهُ أَمْ سَلَكُوا أَوْحَى إِلَيْنِهِ أَوْ أَوْحَى

یہ لوگ بتاتے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انھیں اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ ان پر وحی نازل کرتا ہے یا اللہ نے ان پر وحی نازل کی ہے۔ قرآن کی کوئی آیت سننا۔ میں وہ کلام یاد کرتا تھا، اس کی باتیں میرے دل کو لگتی تھیں۔ اور ہر سارا عرب فتح مکہ پر اپنے اسلام کو موقوف کیے ہوئے تھا، ان کا کہنا یہ تھا کہ اس نبی کو اور اس کی قوم رقریش کو بخش دے، اگر وہ ان پر غالب آگئے تو پھر واقعی وہ سچے نبی ہیں جتنا بچہ فتح مکہ جب حاصل ہو گئی تو ہر قوم نے اسلام لانے میں پہل کی اور میرے والد نے بھی میری قوم کے اسلام میں جدی کی۔ پھر جب وہ (مدینہ سے) واپس آئے تو کہا کہ میں، خدا گواہ ہے، ایک سچے نبی کے پاس سے آ کر ہوں، انھوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ فلاں غلام اس طرح فلاں وقت پر تھا کہ وہ اور فلاں غلام اس طرح فلاں وقت پر تھا کہ وہ اور جب غلام کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور امانت وہ کرے جسے قرآن سب سے زیادہ محفوظ ہو۔ لوگوں نے جائزہ لیا کہ کسے قرآن سب سے زیادہ محفوظ ہے، تو کوئی شخص (ان کے قبیلے میں) مجھ سے زیادہ قرآن کا حافظ نہیں ملا کہ یہ نہیں آئے جانے سواروں سے سن کر قرآن مجید یاد کر لیا کرتا تھا، چنانچہ مجھے لوگوں نے امام بنایا، حالانکہ اس وقت میری عمر چھ یا سات سال کی تھی اور میرے پاس ایک ہی چادر تھی، جب میں اسے لپیٹ کر اکھڑے کرتا تو اوپر ہو جاتی اور چھپانے کی جگہ بھل جاتی، اس پر قبیلہ کی ایک عورت نے کہا تم اپنے قاری راہم (امام) کا سرس تو سیلے چھپا لو۔ آخر انھوں نے کچھ اصرار کیا اور میرے لیے ایک قمیص بنائی میں جتنا خوش اس قمیص سے ہوا، اتنا کسی اور چیز سے نہیں ہوا تھا۔

۱۴۳۹ھ - مجھ سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور روایت نے کہا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حدیث ابن ابی وقاص نے (زائد جاہلیت میں) اپنے بھائی سعد رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ وہ زمرہ کی باندی سے پیدا ہونے والے بچے کو اپنی پرورش میں لے لیں، عندیہ یہ کہا تھا کہ وہ میرا لڑکا ہوگا چنانچہ جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے زمرہ کی باندی کے لڑکے کو ملے لیا۔ پھر وہ اسے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ عبد بن زمرہ رضی اللہ عنہ بھی آئے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے تو یہ کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، بھائی نے وصیت کی تھی کہ وہ اسی کا

اللہ یکنذا فکننت احفظ ذلک الکلام وکانتا یغیری فی صدری وکانت العرب یتکلمون بلسانہم المفتح فیکولون انکم کوه و قدومہ فانتہ انت کلہم علیہم فہو سببی مادی فلما کان وقتہ اهل الفتح باذکر کل قوم یا سلا مہم و سدا ربی فوجی یا سلا مہم فلما قدیم قال حبکم واللہ من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم حقا فقال متکوا صلا کذا فی جنین کذا و صلو کذا فی جنین کذا فاذا احضرت الصلاہ فلیؤدین احدکم و لیؤمکم اکثرکم فزانا فنظروا کلہم بکین احد اکثر فزانا فیکان کنت استلتم من الرکبان فقد مو فی بین امیر یہم و اما ابن سبت اذ سلج سینین و کانت علی بزدہ کنت اذا سجدت تغلصت علی فقال امراة من النبی الا لخطوا عنا است قاری کلہ فاستندوا ففعلوا فی تسمیما فما فیرحت یسبی فوجی بذلک القسمین :

۱۴۳۹ھ - حدیثی عبد اللہ بن مسعود عن مالک عن ابن شہاب عن عروہ بن الزبیر عن عائشہ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم - وقال النبی حدیثی یونس عن ابن شہاب اخبر فی عروہ بن الزبیر ان عائشہ قالت کان عتبہ بن ابی وقاص عہد الی اخیه سعد ان یقبض ابن ولیدہ ذمعة وقال عتبہ لاسہ ابی فلما قدیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ فی الفتح احدا سعد بن ابی وقاص ابن ولیدہ ذمعة فا قبل یم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لڑکا ہے۔ لیکن عید بن زمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ دعویٰ تھا کہ یا رسول اللہ! میرا بھائی ہے، (میرے والد) زمرہ کا بیٹا ہے۔ کیونکہ انھیں کے فراتش پر پیدا ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمرہ کی باغی کے لڑکے کو دیکھا تو وہ واقعی رسد رضی اللہ عنہ کے بھائی (عتبہ بن ابی وقاص) کی صورت تھا، لیکن ان حضرات نے قانون شریعت کے مطابق فیصد یہ کیا کہ لڑے عید بن زمرہ! یہ تمہارے ہی ساتھ رہے گا، یہ تمہارا بھائی ہے، کیونکہ یہ تمہارے والد کے فراتش پر یعنی اس کی باغی کے بیٹن سے پیدا ہوا ہے لیکن دوسری طرف (ام المؤمنین) سودہ رضی اللہ عنہا سے جو زمرہ کی صاحبزادی تھیں، فرمایا، سودہ! اس لڑکے سے پرہیز کیا کرنا، کیونکہ آپ نے اس لڑکے میں عتبہ بن ابی وقاص کی شباهت پائی تھی۔ ان شبہات نے بیان کیا ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لڑکا، "فراتش" کے تحت جرتا ہے، اور زنا کرتے والے کے حصے میں تہر ہے۔ ان شبہات نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس آخری ٹکڑے کو بہت بلند آواز سے بیان کیا کرتے تھے۔ (اس حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے)

۱۴۴۰۔ ہم سے محمد بن معاذ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمرو بن عبد بن یونس نے خبر دی، انھیں زمری نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عروہ (فتح) کے وقت پر ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چوری کر لی تھی اس عورت کی قوم گجراتی تھی اسامہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تاکہ وہ ان حضرات سے اس کی سفارش کر دی کہ اس کا ہاتھ سزا کے طور پر کاٹا جائے، عروہ نے بیان کیا کہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں ان حضرات سے گفتگو کی تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا، تم مجھ سے اللہ کا قلم کہو ایک حد کے بارے میں سفارش کرنے آئے ہو۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میرے لیے دعا سے مغفرت کیجیے، یا رسول اللہ! پھر وہ پھر ان حضرات سے بھی یہ کو خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی اس کی مثال کے مطابق تعریف کرنے کے بعد فرمایا، اما بعد، تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ اگر ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، لیکن اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر عذاب قائم کرنے، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے، اگر ناظر نبوت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹوں گا۔ اس کے بعد ان حضرات نے اس عورت کے لیے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا گیا۔ پھر انھوں نے صدق دل سے توبہ کر لی اور شاہی بھی کر لی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعد میں وہ میرے یہاں آئی تھیں اور کوئی

وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ رُمَّةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هَذَا ابْنُ أَخِي عُمَيْرٍ إِلَى أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ رُمَّةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ أَخِي هَذَا ابْنُ رُمَّةَ وَلَدًا عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةٍ رُمَّةَ فَإِذَا اشْتَبَهَ النَّاسَ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ هُوَ أَهْلُكَ يَا عَبْدُ بْنُ رُمَّةَ مِنْ أَهْلِ أَنْتُمْ وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَيْدٍ عُنْتَةُ بِنْتُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ ابْنُ شَيْبَةَ ثَلَاثَ عَاشِرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا لَكَ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِدِ الْحَجَرِ وَقَالَ ابْنُ شَيْبَةَ وَ كَانَ أَكْبَرُ هُمُ يَزِيحُ بِنَا لَكَ

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَخَرَّعَ قَوْمُهَا إِلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَتَشَفَعُونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ أَسَامَةُ فِيهَا تَلَوْنُ وَحْدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدِّ مِنْ حَدِّ وَرَدِ اللَّهِ؟ قَالَ أَسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعِشَاءُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَثَرَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا لَعْنَةُ قَائِمَا أَهْلَكَ النَّاسُ قَبْلَكَ أَهْلَهُ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَمَّا وَعِيبُ الْخُدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْكَ فَإِنَّ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَفَطَحْتُ مِذْبَاحُهَا ثُمَّ أَهَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَفَطَحَتْ بِيَدِهَا فَحَسَنَتْ تَوْبَتَهَا لَعْنَةُ ذَلِكَ وَمَنْ وَحَّتْ ثَلَاثَ عَاشِرَةَ

ضرورت ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیتی۔

۱۴۴۱- ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے بیان کیا اور ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بھائی کو لے کر حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اسے اس لیے لے کر حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ ہجرت پر اس سے بیعت لے لیں، آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت کرنے والے اس کی فضیلت و ثواب کو حاصل کر چکے (دو بار مدینہ کی طرف) مکہ سے ہجرت باقی نہیں رہی یہی نے عرض کی، پھر آپ اس کے کس چیز کا بعد رجعت الیں گے، آپ حضور نے فرمایا، ایمان، اسلام اور جہاد کا، پھر میں دعا شیخ رضی اللہ عنہ کے بھائی، ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ملا، آپ دونوں بھائیوں سے بڑے تھے، میں نے آپ سے بھی اس حدیث کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجاشع نے حدیث ٹھیک طرح بیان کی۔

۱۴۴۲- ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نبہدی نے اور ان سے مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں (اپنے بھائی) ابو سعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سے ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے۔ آپ حضور نے فرمایا کہ ہجرت کی فضیلت و ثواب تو ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ختم ہو چکا، العہد میں اس سے اسلام اور جہاد پر بیعت لیتا ہوں پھر میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مل کر ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ مجاشع نے ٹھیک طرح حدیث بیان کی اور خالد نے ابو عثمان کے واسطے سے بیان کیا، ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اپنے بھائی خالد رضی اللہ عنہ کو لے کر آئے تھے۔

۱۴۴۳- محمد بن محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو نعیم نے اور ان سے مجاہد نے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی کہ میرا ارادہ ہے کہ شام ہجرت کر جاؤں فرمایا، اب ہجرت باقی نہیں رہی جہاد ہی باقی رہ گیا ہے اس لیے جاؤ اور خود پیش کرو، اگر تم نے کچھ البتہ ترقبہا وردہ واپس آ جانا نہ غرض نے بیان کیا کہ میں شعبہ نے خبر دی، انھیں ابو بشر نے خبر دی، انھوں نے مجاہد سے سنا کہ جب میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ

ذُکِّرْتُ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَمَّا فَمُحَاجَّتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۴۴۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُبَيْرٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ بِأَخِي لِيَتَّبَاعِي عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ ذَهَبَ أَهْلُ الْهَجْرَةِ مِمَّا فِيهَا فَقُلْتُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تَتَّبِعُهُ؟ قَالَ أَتَابِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْأَيْمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ بَعْدَ ذَلِكَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي

مُجَاشِعٌ: ۱۴۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ انْطَلَقْتُ بِأَخِي مَعْبُدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَّبَاعِي عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ مَهْنَبُ الْهَجْرَةِ لِيَهْتَلِمَا أَتَابِعُهُ، عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ: قَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ أَنَّ خَبَاءً بِأَخِيهِ

مُجَابِدٍ: ۱۴۴۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هَجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَغَرِبٌ فَخُذْ فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَلَا تَرْجِعْ وَقَالَ النَّبِيُّ أَخْبَرْنَا شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ سَمِعْتُ

سے عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی یا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سابقہ حدیث کی طرح۔

۱۲۴۴۔ مجھ سے اسحاق بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوہریرہ اور اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عبیدہ بن ابی لبابہ نے، ان سے مجاہد بن جبر سے، کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے ہجرت باقی نہیں رہی۔

۱۲۴۵۔ ہم سے اسحاق بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاف بن ابی رباح نے بیان کیا کہ میں عبید بن عمر کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا عبیدہ ان سے ہجرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی پہلے مسلمان اپنے دین کی خاطر اللہ اور اس کے رسول کی طرف پناہ کے لیے آتے تھے، اس خوف سے کہ کہیں دین کے معاملے میں فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں، اس لیے اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے تو مسلمان جہاں بھی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے اب تو خلوص نیت کے ساتھ جہاد باقی رہ گیا ہے۔

۱۲۴۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن جبر سے بیان کیا، انھیں حسن بن مسلم نے خبر دی اور انھیں مجاہد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا، جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق کی تھی اسی دن اس نے مکہ کو باحرمیت علاقہ قرار دیا تھا، پس پھر اللہ کے حکم کے مطابق قیامت تک کے لیے باحرمیت ہے، مجھ سے پہلے کبھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا، اور میرے لیے بھی صرف ایک متعین اور محدود وقت کے لیے حلال ہوا تھا، یہاں (حدود حرم) کے شکار کے قابل جانور نہ بھڑکائے جائیں، یہاں کے کانٹے دار درخت نہ کاٹے جائیں نہ یہاں کی گھاس کاٹی جائے اور یہاں پر گری بڑی چیز اس شخص کے سوا جو اعلان کا ارادہ رکھتا ہو اور کسی کے لیے اٹھانی جائز نہیں۔ اس پر عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اگر خراج اس کا مستثنیٰ

مجاہد! اُمْتُ لَاحِبِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ اَوْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو وَالْأَوْسِيُّ عَنْ أَبِي حَبِيذَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ :

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ عَطَافِ بْنِ رِبَاعٍ قَالَ دُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عَبِيدَةَ بْنِ عَمْرِو مَسَامَا عَنْ الْمُهَاجِرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُ يَهْدِي أَحَدُهُمْ مَبْدِيَّتَهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَافَةَ أَنْ يَفْتَنَ عَلَيْهِ فَإِنَّمَا الْيَوْمَ فَقَدْ أَطَهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنَيْتَةٌ :

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جَبْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِجَوَاهِرِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَمْ يَحْدِلْ وَلَا حَتَّى قَبْلِي وَلَا يَحْدِلْ بَعْدِي وَكَهْ يَحْدِلُ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنَ السَّاعَةِ لَا يُنْقَرُ صَيْدُهَا وَلَا يُغْنَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلَى خِلَافُهَا وَلَا تَحِلُّ لِفَطْمَا يَحْيَى لِمُسْتَبِدٍّ فَقَالَ الْغُبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا إِذَا خَرَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَدُّ مِنْهُ

سلہ جن حضرات نے ہجرت کے متعلق صحابہؓ سے سوال کیا وہ اسلامی حکومت کے تحت ہی رہتے تھے اور جو کوئی آزادی کو میں حاصل نہیں تھی اس لیے وہاں سے ہجرت کا حکم نہ ہوا تھا اور ہجرت کا مقصد بھی یہی ہے یہی وہ سب سے پہلی ہجرت حبشہ کی طرف ہوئی جہاں اس کے سوا کہ انھیں عبادت کی آزادی ہو اور کچھ بھی نہیں تھا۔ مدینہ بھی ابتداء میں کوئی دارالاسلام نہیں تھا۔ جن حضرات نے سوال کیا ان کا مقصد اسلامی مملکت ہی کے حدود میں ہجرت کرنا تھا۔ ہجرت کا منشا جو یہی اس سے حاصل نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے اس کی مانعت کی گئی۔ دارالکفر سے ہجرت کا سوال ہی ان حضرات نے نہیں اٹھا یا تھا۔

کو دیکھے، کوئی دوسرا دل کے لیے اور مکانات (کی تعمیر وغیرہ) کے لیے بیروز دی ہے۔
 اس حضورؐ کا موش ہو گئے پھر فرمایا، اذخراس حکم سے مستثنیٰ ہے، اس کا کاشنا
 حلال ہے۔ اور ابن جریر کے روایت ہے، انھیں عبد اکرم نے خبر دی، انھیں
 عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، سابقہ حدیث کی طرح، بے شکھا
 یا نحو ہذا (راوی کو شک ہے اس کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
 بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۵۲۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جنین کے دن جبکہ تم کو اپنی کشتی

تعداد پر غور ہو گیا تھا، پھر وہ تمہارے کچھ کام نہائی اور تم پر زمین باوجود
 اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی، پھر تم پیٹھ دے کر جاکھوڑے
 ہوئے، اس کے بعد اللہ نے اپنی طرف سے تسلی تازل کی، عفو و
 رحیم تک۔

۱۴۳۷ - ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی
 نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل بن خریز۔ بیان کر میں نے عبد اللہ بن ابی
 اوفی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں زخم کا نشان دیکھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے یہ
 زخم اس وقت آیا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں
 شریک تھا میں نے کہا، آپ حنین میں شریک تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ اس
 سے پہلے بھی کئی غزوات میں شریک ہو چکا تھا۔

۱۴۳۸ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سیفان نے حدیث بیان
 کی، ان سے ابواسحاق نے کہا کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے سنا، ان کے یہاں
 ایک شخص آیا تھا اور ان سے کہنے لگا تھا کہ اے ابوعمارہ! کیا آپؐ نے حنین
 کی لڑائی میں پیٹھ پھیر لی تھی؟ انھوں نے فرمایا، میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ البتہ جو لوگ قوم میں
 جدا باز تھے، انھوں نے اپنی جلد بازی کا ثبوت دیا تھا، پس قبیلہ ہوازن
 والوں نے ان پر تیر برسائے۔ ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ، اس حضورؐ
 سفید چرخ کی لگام تھامے ہوئے تھے اور ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے
 میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا شائبہ بھی نہیں، میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔

۱۴۳۹ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
 ان سے ابواسحاق نے کہ بلال بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، میں سن رہا
 تھا، کہ کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں

لِلْيَقِينِ وَالْبَيُوتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا إِلَهُ دُخِرَ
 فَاتَهُ حَذَلٌ - وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
 عَبْدُ الْأَكْرَبِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
 عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هَذَا أَوْ نَحْوِ هَذَا رَوَاهُ
 أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ -

باب ۵۲۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَيَوْمَ حُنَيْنٍ

إِذَا عَجَبْتُمْ كُفْرَتُمْ فَلَمَّا تَغَنَّ عَمَلُكُمْ
 شَيْئًا وَمَنَّا تَعَلَّيْكُمْ الْإِمْنُ بِنَارِ حَبَبٍ ثُمَّ
 وَلَيْسَ لَكُمْ مَدَابِرُنْ، ثُمَّ أَتَاكَ اللَّهُ سَكِينَتُهُ
 إِلَى قَوْلِهِ عَفْوٌ رَحِيمٌ -

۱۴۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَمِيرٍ
 حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ
 رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُوَيْسٍ هَزَبَةً قَالَ
 ضَرَبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ سَفَيْتُ حُنَيْنًا؟ قَالَ
 بَلَى ذَلِكَ -

۱۴۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا عُمَرَ رَكَ
 أَتَوَلَّيْتُ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَا أَنَا فَاسْتَعِذْ
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ
 يُقُولْ وَلَكِنْ عَجِلَ سَوْعَانَ الْقَوْمِ فَزَشَقَتْهُمْ
 حَوَازِرُهُمْ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَخْبَرَنِي
 بِرَأْسِ بَعْلَتِهِمُ النَّبِيَّ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ
 أَنَا بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ -

۱۴۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
 أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ الْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَوْلَيْتُمْ
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ

پیٹھ پھری تھی، انھوں نے فرمایا جہاں تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے تو آپ نے پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ وہ انکار تیرا انداز تھے، ان حضرات نے اس موقع پر فرمایا تھا، میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا شائبہ نہیں، میں غلبہ مطلب کی اولاد ہوں۔

۱۴۵۰۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندرنے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے انھوں نے برابر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور ان سے قبیلہ قیس کے ایک صاحب نے سوال کیا تھا کہ کیا آپ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ حنین میں چھوڑ کر بھاگ پڑے تھے؟ انھوں نے فرمایا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ تیرا انداز تھے، جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ پسپا ہو گئے۔ پھر ہم لوگ مال غنیمت میں لگ گئے (مقتدر یہ ہوا کہ) ہمیں ان کے تیروں کا سامنا کرنا پڑا، میں نے خود دیکھا تھا کہ حضور اکرم اپنے سنبیل خیمہ پر تشریف رکھتے ہوئے تھے اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے، ان حضور فرما رہے تھے، میں نبی ہوں، اس جھوٹ کا کوئی شائبہ نہیں۔ امرا مثل اور زہیر نے بیان کیا کہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ سے اتر گئے تھے (اور اللہ کی مدد کی دعا کی تھی)

۱۴۵۱۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابی اسیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب کے بھتیجے نے حدیث بیان کی کہ محمد بن شہاب نے بیان کیا اور ان سے عروہ بن زہیر نے بیان کیا اور انھیں مروان بن حکم اور مسور بن خزيمة رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ جب قبیلہ ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، انھوں نے کہا کہ ان کا مال جو مسلمانوں کے پاس غنیمت کے طور پر آیا تھا، اور ان کے قبیلے کے اقبیدی انھیں واپس دے دیئے جائیں۔ ان حضور نے فرمایا، جیسا کہ آپ لوگ دیکھ رہے ہیں میرے ساتھ اور لوگ بھی ہیں اور سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے، اس لیے آپ لوگ ایک ہی چیز پسند کر لیجئے، یا قیدی یا مال (دونوں چیزیں واپس نہیں ہو سکتیں) میں نے آپ ہی لوگوں کے خیال سے (قیدیوں کی تقسیم میں) تاخیر کی تھی حضور اکرم نے طائف سے واپس ہو کر تقریباً دس دن ان کا انتظار کیا تھا۔ آخر جب ہوازن

فَقَالَ أَمَّا السَّبْيُ مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كُنُوزَ وَمَا هُوَ فَقَالَ أَمَّا السَّبْيُ لَا كَذِبَ أَمَّا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ :

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْكَلْبَاءِ وَسَالَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ أَفَرَّ رَجُلٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لَكِن رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ كَأَنَّهُ هُوَ أَوْ إِنْ هُوَ لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوا فَأَكْبَيْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَا سْتَقْبَلْنَا بِاسْتِغْنَامٍ وَلَقَدْ سَأَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْثَةِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّمَا ابْسُفْيَانُ اخْتِذَ بِيَدَيَّهَا وَهُوَ يَقُولُ أَمَّا النَّبِيُّ وَقَالَ زُهَيْرٌ مَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَعْثَتِهِ :

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي لَيْثٌ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شُعْبَابٍ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَبَّانٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شُعْبَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَابٍ وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّعَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسُورَ بَنِي خُزَيْمَةَ أَخْبَرَاكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ حِينَئِذٍ جَاءَهُمَا وَقَدْ هَوَا زَيْنُ مَيْلَيْنِ فَبَايَعُوهُ أَنْ يُؤَدَّ إِلَيْهِمَا مَوَالِيَهُمْ وَسَبِيَّهُمْ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَى مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْخَدَائِعِ إِلَيَّ أَصْدَقُ فَأَخْتَارُوا أَحَدَ الطَّائِفَتَيْنِ أَمَّا السَّبْيُ وَ أَمَّا الْمَالُ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ أَنْظَرُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر یہ واضح ہو گیا کہ ان حضورؐ انھیں صرف ایک ہی چیز دے پس کریں گے تو انھوں نے کہا کہ پھر ہم اپنے (قبیلے کے) قیدیوں کی واپسی چاہتے ہیں، چنانچہ ان حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب کیا، اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق نشانہ کرنے کے بعد فرمایا، لا بعد، تمھارے بھائی (قبیلہ ہوازن) تو یہ کر کے ہمارے پاس آئے ہیں، اور میری رائے سے کہ ان کے قیدی انھیں واپس کر دینے چاہئیں، اس لیے جو شخص (بلا کسی دنیادی صلہ کے) اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ وہاں سے کہہ دے اور جو لوگ اپنا حضورؐ چھوڑنا چاہتے ہوں، وہ یوں کریں کہ اس کے بعد جو سب سے پہلے غنیمت اللہ تعالیٰ ہمیں عنایت فرمائے اس میں سے ہم انھیں اس کے بدلہ میں دے دیں تو وہ ان کے قیدی واپس کر دیں، تمام صحابہؓ نے کہہ، یا رسول اللہ! ہم خوشی سے (بلا کسی بدلہ کے) واپس کرنا چاہتے ہیں لیکن ان حضورؐ نے فرمایا اس طرح ہمیں اس کا امتیاز نہیں ہوا کہ کس نے اپنی خوشی سے واپس کیا ہے اور کس نے نہیں اس لیے سب لوگ واپس جائیں اور تمھارے نمائندے تمھارا معاملہ ہمارے پاس لائیں، چنانچہ سب حضرات واپس آ گئے اور ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی پھر ان حضورؐ کی حدیث میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ سب نے خوشی اور لاشائے قلب کے ساتھ اجازت دی ہے۔ یہی ہے وہ حدیث جو مجھے قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے مستحق پہنچی ہے۔

۱۴۵۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ہم غزوہ حنین سے واپس ہو رہے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ایک نذر کے متعلق پوچھا جو انھوں نے زناذ جاہلیت میں اعتکاف کی مانی تھی، اور ان حضورؐ نے انھیں اسے پوری کرنے کا حکم دیا۔ اور بعض (احمد بن عبدہ رضی اللہ عنہ) نے حماد کے حوالہ سے روایت بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔ اور اس کی روایت جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ نے ایوب کے واسطے سے کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۴۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں عمر بن کثیر بن النعمان نے، انھیں ابو قتادہ کے مولا ابو محمد نے،

بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حَتَّى قَعَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ مَا آدٍ إِلَيْهِمْ إِذْ أَحَدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَائِلًا يَا نَاخَنَّا رَسَبْنَا قَعَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْلَمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّا خَوَّانُكُمْ فَمَا بَعْدُ يَا نَابِئِينَ وَإِنِّي مَتَدَرَأَيْتُ أَنَّ أَسَدًا إِلَيْهِمْ سَبَّيْهِمْ فَكُنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَطْلُبَ ذَلِكَ فَلْيَقْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَقِّهِمْ حَتَّى تُعْطِيَهُمْ أَيَّامًا مِنْ أَوَّلِ مَا يَنْبَغِي عَائِدَةً عَلَيْنَا فَلْيَقْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَلَبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَسْأَلُ رِئَا مِنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِثْلَ لَمْ يَأْذِنَ فَا رَجَعُوا حَتَّى تَبْذِفَ إِلَيْنَا عُرْفَاءَكُمْ أَمْزَكُمْ فَارْحَبَ النَّاسُ فَلَكَمَهُمْ عُرْفَاءُ ذَهَبُ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَلَبُوا وَأَذِنُوا هَذَا الَّذِي سَلَبْتُمْ عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ ثَابِعٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذْرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِنْ عَنَّا قَوْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَوْمًا - وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ حَبْرِيُّ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ السَّيْثِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ

مُحَمَّدٌ صَلَّى أَيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُتَيْنٍ فَلَمَّا التَّفَهِيبَا
كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَأَبَتْ رَجُلًا مِّنَ
الشُّرَكِيِّينَ قَتَادَةَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَضَيْتُهُ مِنْ
وَأَسْرَأَ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَتْ الدَّرَمُ
وَأَقْبَلَ عَلَى قَضْمَتِي حَمَّةٌ وَحَدَّثَتْ مِنهَا رِيحُ الْمَوْتِ
ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَنَجَّيْتُ عَنْهُ فَقُلْتُ مَا
بَالُ أَتَّاسٍ؟ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَحَلَسَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ فِتْيَلَةً
لَنَا عَلَى بَيْتِنَا فَلَهُ سَكْبَةٌ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي
ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ
ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُلْتُ
فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ
صَدَّقَ وَسَكْبَةُ عِيْدِي فَأَرْضِي مِنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
لَا هَذَا اللَّهُ إِذَا لَا يَعْبُدُ إِلَى أَسَدٍ مِّنْ أَسَدِ
اللَّهُ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيُعْطِيكَ سَكْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَدَّقَ فَأَعْطَاهُ يَدَهُ فَأَبْغَتْ بِهِ خُزْفًا فِي نَبِيٍّ
سَلَمَةً فَارْتَهَ لَكَ وَلَمْ تَأْ ثَنَّتْهُ فِي الرِّسَالَةِ
وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
كَثِيرٍ بْنِ أَلْفَخٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا
قَتَادَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُتَيْنٍ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِّنَ
الْمُسْلِمِينَ يَقَاتِلُ رَجُلًا مِّنَ الشُّرَكِيِّينَ وَآخِرُ مِثْلِ
الشُّرَكِيِّينَ يَحْتَلِلُهُ مِنْ وَرَائِهِ بِمِثْلِهِ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْ
النَّبِيِّ يَحْتَلِلُهُ فَدَفَعَهُ يَدَايَ لِي بِضَرْبِي وَأَضْرَبْتُ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا
ثُمَّ أَخَذَنِي قَضْمَتِي ضَمًّا شَدِيدًا حَتَّى تَخَوَّضْتُ ثُمَّ تَرَكَ
مَتَحَلِّ وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَدَفَعْتُهُ الْمُسْلِمُونَ
وَأَهْرَمْتُ مَعَهُمْ فَأَذَا بَعْضُ بَنِي الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ

اور ان سے البوقتوہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب جنگ ہوئی تو مسلمانوں میں جھگڑا مچ گئی، میں نے
دیکھا کہ ایک مشرک ایک مسلمان کے اوپر چڑھا ہوا ہے، میں نے پیچھے سے اس کی
گردن پر تلوار ماری اور اس کی ذرہ کاٹ ڈالی، اب وہ مجھ پر پڑا اور مجھے اتنی زور
سے جھینچا کہ موت کی بو مجھے آنے لگی، آخر وہ مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میری ملاقات
عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میں نے پوچھا، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انھوں نے فرمایا
یہی اللہ عزوجل کا فیصلہ ہے۔ پھر مسلمان بیٹے اور جنگ ختم ہونے کے بعد حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، جس نے کسی مشرک کو قتل کیا ہو
اور اس کے لیے کوئی شہادہ بھی رکھنا ہو تو اس کا نام سامان و ہتھیار اسے ملے گا۔
میں نے دیکھ لیا کہ میرے لیے کون کوئی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ بیان کیا
کہ پھر حضور اکرم نے دوبارہ یہی فرمایا، اس مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ میرے
لیے کون کوئی دے گا؟ اور پھر بیٹھ گیا، ان حضور نے پھر ایسا فرما دیا تو میں اس
مرتبہ بھی کھڑا ہوا۔ ان حضور نے اس مرتبہ فرمایا، کیا بات ہے؟ البوقتوہ: میں نے
آپ کو بتایا تو ایک صاحب نے کہا کہ یہ سچ کہتے ہیں اور ان کے مقتول کا سا زوسا
میرے پاس ہے آپ میرے حق میں انھیں راضی کر دیں کہ سامان مجھ سے دہیں، اس
پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں عذا کی قسم، اللہ کے شہروں میں سے ایک شہر
جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑتا ہے، ان حضور اس کا حق
تھیں ہرگز نہیں دے سکتے۔ ان حضور نے فرمایا کہ سچ کہا، تم سامان البوقتوہ کر دے دو
انھوں نے سامان مجھ سے دیا میں نے اس سامان سے قبیلہ بنو سلم میں ایک بارغ
خریدار اسلام کے بعد یہ میرا سیلا مال تھا جسے میں نے حاصل کیا تھا۔ اور لیٹ نے بیان
کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن کثیر بن افع نے ان سے ابو
قتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا ابو جہر نے کہ البوقتوہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، غزوہ حنین
کے موقع پر میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ ایک مسلمان سے دست و گریبان تھا اور ایک
دوسرا مشرک پیچھے سے مسلمان کو قتل کرنے کے لیے گھات لگا رہا تھا، پھر تو میں
اس کی طرف بڑھا۔ اس نے اپنا ہاتھ مجھے مارنے کے لیے اٹھایا تو میں نے اس کے
ہاتھ پر وار کر کے کاٹ دیا۔ اس کے بعد وہ مجھ سے چپٹ گیا اور اتنی زور سے مجھے جھینچا
کہ لاپٹ ہو گیا۔ آخر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور ڈھیلا پڑ گیا۔ میں نے اسے دھکا دے کر
قتل کر دیا۔ اور مسلمانوں میں جھگڑا مچ گئی اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگ پڑا، لوگوں میں
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نظر آئے تو میں نے ان سے پوچھا، لوگ بھاگ کیوں رہے ہیں؟

لَمْ يَأْتِ النَّاسَ ۚ قَالَ أَمْرٌ مِنَ اللَّهِ ثُمَّ تَرَجَعَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَبِيتَةٌ عَلَى قَتِيلٍ فَتَكَلَّفَ فَلَمْ يَسْلُبْ فَقَتِلَ لِأَنَّهُ مَبِيتَةٌ عَلَى قَتِيلٍ فَلَمْ يَأْمُرْ أَحَدًا أَنْ يَتَحَمَّلَ فِي خَلْسَتِهِ ثُمَّ مَدَّ إِلَيْهِ فَنَزَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ حُلَسَائِهِ سَلِّمْ هَذَا الْقَتِيلَ إِلَيْنَا نَكْفِيكَ عَنِّي فَإِذَا هُوَ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِيهِ أُصْبِيغُهُ مِنْ قُرَيْشٍ وَنَدِيحِ أَسَدٍ مِّنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنَّا اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَاهُ فَاسْتَرَيْتُ مِنْهُ خَيْرًا فَكَانَ أَوَّلَ مَا لِي تَأْتَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ ۚ

باب ۵۲۳ عَزَاةُ أَوْطَاسٍ

۱۲۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بِحَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَرَّغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَبِيشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ وَرَدَ بْنَ الصَّخْتَمِيِّ فَقَتِلَ وَرَدَ هَذَا اللَّهُ أَصْحَابُهُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَهُ أَبِي عَامِرٌ فَرَمَى أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ جَبِيشٌ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَأَثْبَتَتِ الْمَرْءُ فَقَتَلَتْ بِأَعْرَ مِنْ مَمْلِكٍ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ ذَلِكَ فَأَجَبَنِي الرَّجُلُ رَمَانِي فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَفِي مَا تَبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَعِجِلُ أَنْ تُنْشِئْتُ فَلَفَّ فَأَخْلَفْنَا مِنْدَبَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ بِدِي عَامِرٍ قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَهُ قَالَ فَأَنْزَعُ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَقَدْ أَمِنَهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَفَرِحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَدًا

انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہی فیصلہ تھا۔ پھر لوگ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر جمع ہو گئے۔ ان حضور نے فرمایا کہ جو شخص اس پر دِل قائم کر دے گا اگر کسی مقتول کو اسی نے قتل کیا ہے تو اس کا ساز و سامان اسے ملے گا۔ میں اپنے مقتول پر شاہد کے لیے اٹھا لیکن مجھے کوئی شاہد دکھائی نہیں دیا۔ آخر میں بیٹھ گیا۔ پھر میرے سامنے ایک صورت آئی میں نے اپنے معاملے کی اطلاع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ آپ کے پاس بیٹھ ہوئے ایک صاحب نے کہا کہ ان کے مقتول کا ہتھیار میرے پاس ہے آپ میرے حق میں بھی راضی کر دیں۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہرگز نہیں، اللہ کے شہیدوں میں سے ایک شہید کو چھوڑ کر جو اللہ اور اس کے لیے جنگ کرتا ہے، تریش کے ایک بزدل کو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دے سکتے۔ سبایاں کیا کہ چاہیے ان حضور کو کھڑے ہوئے اور مجھے دہ سالان عطا فرمایا۔ میں نے اس سے ایک باغ خریدا، اور یہ سب سے پہلا مال تھا جسے میں نے اسلام لانے کے بعد حاصل کیا تھا۔

۵۲۳- غزوة اوطاس

۱۲۵۴- ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے واپس ہو گئے تو آپ نے ایک دستے کے ساتھ ابو عامر رضی اللہ عنہ کو وادی اوطاس کی طرف بھیجا۔ اس معرکہ میں ورید بن الصختمی سے مدھیہ ہوئی۔ ورید قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر کو شکست دی، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان حضور نے مجھے بھیجا تھا۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں نیزہ لگا، ہی جستم کے ایک شخص نے ان پر تیر مارا تھا اور ان کے گھٹنے میں اتار دیا تھا، میں ان کے پاس پہنچا اور عرض کی، چچا! یہ تیر آپ کیس نے پھینکا ہے؟ انھوں نے مجھے اشارے سے بتایا کہ وہ ہے میرا قاتل جس نے مجھے نشانہ بنایا تھا، میں اس کی طرف لپکا اور اس کے قریب پہنچ گیا لیکن جب اس نے مجھے دیکھا تو بھاگ پڑا میں نے اس کا پیچھا کیا اور دیکھتا جاتا تھا، مجھے شرم نہیں آتی، تجھ سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ آخر وہ رک گیا اور ہم نے ایک دوسرے پر تلوار سے وار کیا۔ میں نے اسے قتل کر دیا اور ابو عامر رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ اللہ نے آپ کے قاتل کو قتل کر دیا، انھوں نے فرمایا کہ گھٹنے میں سے تیر نکال لو میں نے نکال لیا تو اس سے خون جاری ہو گیا۔ پھر انھوں نے فرمایا، بھتیجے!

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا اسلام پہنچانا اور عرض کرنا کہ میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیے۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر مجھے اپنا نائب بنا دیا۔ اس کے بعد وہ تھوڑی دیر اور زندہ رہے اور شہادت پائی۔ میں داپس ہوا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اپنے گھر میں بانوں کی ایک چار پائی پر نشتر لٹا رکھتے تھے، اس پر کوئی بستر بچھا ہوا نہیں تھا اور بانوں کے نشانات آپ کی پیٹھیہ اور سپہو پر پڑ گئے تھے۔ میں نے آپ سے اپنے اور ابو عامر رضی اللہ عنہ کے واقعات بیان کئے اور یہ کہ انھوں نے استغفار کے لیے عرض کیا ہے، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور وضوء کی پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! عبیدہ ابو عامر کی مغفرت فرما، میں نے آپ کی بغل کی سفیدی دیکھی جب آپ دعا کر رہے تھے اذیکھی بھیجیں حضور! تے دعا کی، اے اللہ قیامت کے دن ابو عامر کو اپنی بہت سی مخلوق سے بلند تر درجہ عنایت فرما، میں نے عرض کی، اور میرے لیے بھی اللہ سے مغفرت طلب فرما دیجیے۔ اس حضور نے دعا کی اے اللہ! عبداللہ بن قیس کی بہن کو معاف فرما۔ اور قیامت کے دن اسے اچھا مقام عنایت فرما۔ اور وہ نے بیان کیا کہ ایک دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے تھی اور دوسری ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے۔

۵۲۴۔ غزوہ طائف، شوال سنہ ہجری میں

موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا۔

۱۴۵ھ۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا، انھوں نے سرفیان سے سنا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ان کی والدہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے تو میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا پھر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ وہ عبداللہ بن امیر سے کہہ رہا تھا کہ اے عبداللہ! دیکھو، اگر کل اللہ تعالیٰ نے طائف کی فتح تمھیں عنایت فرمائی تو غیلان کی بیٹی کو نہ چھوڑنا، وہ جب سامنے آتی ہے تو چار ہل دکھائی دیتے ہیں اور جب مڑتی ہے تو آٹھ دکھائی دیتے ہیں۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ شخص اب تمھارے گھوڑوں میں نہ آیا کرے۔ ابن عبیدہ نے بیان کیا کہ ابن حریج نے فرمایا، اس مخنث کا نام ہمیت تھا۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے اسی طرح۔

وَقَدْ لَئِهَ اسْتَغْفِرُنِيْ وَاسْتَخْلَفَنِيْ اَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَلَكْتُ بَيْتًا ثَمَمَاتٍ فَدَجَعْتُ نَدَا خَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مَّرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ أَثَرُ رِمَالُ الشَّرِيْرِ ظَهَرَتْ وَحَبْنَبِيْرٌ مَا خَبَرْتُ عَنْهُ عَجَبًا وَخَبَرْتُ اَبِيْ عَامِرٍ وَقَالَ حَدَّثَنِيْ اسْتَغْفِرُنِيْ وَقَدْ عَابَايَ فَنَوَمًا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِيْ اَبِيْ عَامِرٍ وَسَأَيْتُ بَيَّا مِنْ اَبْنَتِيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِيْ مَا اسْتَغْفِرُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اَللّٰهِ بِنِ قَتِيْبٍ ذَنْبَهُ وَاَدْخِلْهُ بَوْرَ الْاَقْيَامَةِ مَا كَلَّكَ كَرِيْمًا قَالَ اَبُو بَرَزَةَ اَحَدَاهُمَا يَدِيْ عَامِرٍ وَالْاُخْرَى

يَدِيْ مُوسَى :

باب ۵۲۴ غزوہ طائف، فی شوال سنۃ ثمان

قالہ موسیٰ بن عقبہ

۱۴۵ھ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سَعِيَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ قَالَ بَيْتٌ فِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَهُ رَوَى اللَّهُ عَنْهُمَا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ مُحَنَّثٌ فَسَمِعَهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمَيَّةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَسَأَيْتُ أَنْ تَمْنَحَ اللَّهُ عَنِّيْكَ الْطَائِفَ عَنَدًا فَعَلَيْكَ بِبَيْتَةِ عِيلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَخَنَدٍ بِرِمَالَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَدَّ خَلْقٌ هَلَوُكُ عَنْكَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَلْمُحَنَّثُ هَيْتُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ وَحَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهِذَا

اور یہ اصراف کیا ہے کہ آل حضور اس وقت طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔
 ۱۲۵۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابوالعباس شاعر اعلیٰ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا اور کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اب انشاء اللہ ہم واپس ہر جائیں گے۔ صحابہ کے لیے یہ محد بڑا شاق تھا۔ انھوں نے کہا کہ بغیر فتح کے ہم واپس چلے جائیں! (راوی نے) ایک مرتبہ ازہب کے بجائے، نقفل کا لفظ استعمال کیا۔ اس پر آل حضور نے فرمایا کہ پھر صبح سویرے میدان میں جنگ کے لیے آجاؤ صحابہ صبح سویرے ہی آگئے، لیکن ان کی بہت بڑی تعداد زخمی ہوئی۔ اب پھر آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس چلے جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے بہت پسند کیا۔ آل حضور اس پر منہس پڑے۔ اور سفیان نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ آل حضور مسکرا دیے۔ بیان کیا کہ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، اس پر زہری۔

۱۲۵۸۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے بیان کیا، انھوں نے ابوالعثمان سے سنا، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا جنھوں نے سب سے پہلے اللہ کے راستے میں تیر چلایا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جو طائف کے قلعہ پر چند مسلمانوں کے ساتھ چڑھے تھے اور اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ہم نے حضور اکرم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص جانتے ہوئے اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرے گا تو جنت اس پر حرام ہے۔ اور ہشام نے بیان کیا اور انھیں عمر نے خبر دی، انھیں عامر نے، انھیں ابوالاعلیٰ یا ابوالعثمان نے (راوی کو شہد تھا)، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص اور ابوبکر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عامر نے بیان کیا کہ میں نے (ابوالاعلیٰ یا ابوالعثمان نے) خبر دی، انھیں عامر نے، انھیں ابوالاعلیٰ یا ابوالعثمان نے (راوی کو شہد تھا)، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص اور ابوبکر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لہذا ان میں سے ایک (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) تو وہ ہیں جنھوں نے اللہ کے راستے میں سب

وَمَا أَذْهَبَ مَا مَرَّ الطَّائِفَ يَوْمَئِذٍ
 ۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنْتَلِ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَتَقَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا مَذْهَبٌ وَلَا تَفْتَحُهُ وَقَالَ مَرَّةً تَقْفُلُ فَقَالَ عِنْدُ ذَا عَلَى الْقَبَالِ فَقَعْدَ ذَا قَامَا جِهَتَهُمَا جَوَّحُ فَقَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ عِنْدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَعْبَهُمْ فَضَجَكَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَتَبَسَّمَ۔ قَالَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرُ كَلَهُ

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبَا بَكْرَةَ وَكَانَ سُورَ حَصْنِ الطَّائِفِ فِي أُنَاسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ إِذْ عَمِيَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ يَمْلِكُهُمُ فَالْحِجَّةُ عَلَيْهِمْ حَرَامٌ هَذَا مَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ أَبِي عُثْمَانَ التَّمِيمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَتْ لَقَدْ شَعَعْنَا عِنْدَكَ رَجُلَيْنِ حَسْبُكَ بِهِمَا كُلُّ أَحَدٍ آ مَا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَآ مَا الْآخَرُ فَذَرَلْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ

سے پہلے تیر چلایا تھا اور دوسرے (ابوبکر رضی اللہ عنہ) وہ ہیں جو بائیں افراد کو ساتھ لے کر طائف کے قتل پر چڑھے اور اس طرح اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ ثَلَاثَةٍ
وَ عَشْرِينَ رَهْطًا
الطَّائِفِ

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَا وَحَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجَعْرَانَةِ مَكَّةَ
وَالْمَدِينَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تَنْجُرُنِي مَا وَعَدَ نَبِيُّ
فَقَالَ لَهُ أَتَشِيرُ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتُ عَلَى مِنَ الشَّيْرِ
فَأَتْبَلَ عَلِيٌّ أَبِي مُوسَى وَبَدَّلَ كَهْفَيْتَهُ الْغَضِيانَ
فَقَالَ زِدْ الْبُشْرَى فَأَتْبَلَ أَتَمَّا قَالَ فَبَلَّغْنَا
شَعْرًا دَعَا بِقِدْحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ بِهِ يَدَيْهِ
وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ بَيْنَهُ شَعْرًا قَالَ
اشْرَبَا مِنْهُ وَافْرِعَا عَلَى وَجْهِكُمَا وَ
خُورِيكُمَا وَاشْبِرَا مَا خَذَا الْقُفُوعُ
فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ

وَأَمَّا السَّيْرَانِ أَفْضِلَا
لَكُمْ مَا فَضَّلَا لَهَا
مِنْهُ طَائِفَةٌ

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَرْدِجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ
أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْقَى بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى
كَانَ يَقُولُ لَمِيتَنِي أَسَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مُنْزَلَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيَّنَّا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ
ثَوْبٌ قَدْ أُظْلِمَ بِهِ مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ
أَنْصَارِهِ إِذْ حَامَاكَ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ حَبَّةٌ مُتَصِمَةٌ
بِطَبِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ

۱۲۵۹۔ ہم سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابورودہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی تھا، جب آپ جعرانہ سے جو کہ اور مدینہ کے درمیان میں ایک مقام ہے اتر رہے تھے، آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی عرصہ میں آل حضور کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا کہ آپ نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کیوں نہیں کرتے! آل حضور نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو۔ اس پر وہ اعرابی بولا، بشارت تو آپ مجھے بہت دے چکے! پھر آل حضور نے چہرہ مبارک ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما کی طرف پھیرا۔ آپ بہت غصے میں معلوم ہو رہے تھے، آپ نے فرمایا، اس نے بشارت والیں کر دی، اب تم دونوں اسے قبول کرو ورنہ دونوں حضرات نے عرض کی کہ ہم نے قبول کر لیا پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو اس میں دھویا اور اسی میں کلی کی اور ابوموسیٰ اشعری اور بلال رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اس کا پانی پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر اسے ڈال دو اور بشارت حاصل کرو۔ ان دونوں حضرات نے پیالہ لے لیا اور ہر ایک کے مطابق عمل کیا۔ پردہ کے پیچھے سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی فرمایا کہ اپنی مال کے لیے بھی کچھ چھوڑ دینا۔ چنانچہ ان حضرات نے ان کے لیے بھی ایک حصہ چھوڑ دیا۔

۱۲۶۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریر نے بیان کیا، انھیں عطاء نے خبر دی، انھیں صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے خبر دی کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھ سکتا جب آپ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں قیام پذیر تھے، آپ کے لیے ایک کپڑے سے سایہ کر دیا گیا تھا اور اس میں چند صحابہ بھی آپ کے ساتھ موجود تھے۔ اتنے میں ایک اعرابی آئے وہ ایک جملہ سپینہ ہوئے تھے، خوشبو میں لبا لبا انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ایک ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے جو اپنے جملہ میں خوشبو لگانے کے بعد عرق کا احرام باندھے؟ فوراً ہی عمر رضی اللہ عنہ نے

أَحَدُكُمْ بِعَمْرَةٍ فِي حَبْطَةٍ بَعْدَ مَا نَضَمَ بِهَا الطَّيِّبُ فَأَشَارَ
عُمَرُ إِلَى بَيْتِي بِيَدِهِ أَنْ تَقَالَ نَجَاءٌ بَيْتِي فَأَذْهَلُ
رَأْسَهُ فَأَذَابَتْنِي مَتَّى إِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ
الْوَحْدَ بَحْطُ كُنَالِكَ سَاعَةً ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الدَّيْ
سَيَا لَيْتِي عَنِ الْعَمْرَةِ إِنَّمَا فَالْتَمَسَ الرَّجُلُ فَأَتَى بِهَا فَقَالَ أَمَّا
الطَّيِّبُ الَّذِي بَيْتُكَ فَأَغْبِلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجَبَّةُ فَأَلْبِزْهَا
ثُمَّ أَصْنَمْ فِي عُمَرُكَ كَمَا نَصْنَمْ فِي حَبْلَةٍ ۝

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ
حَدَّثَنَا عَنْ رُوَيْدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ كُنَّا أَقَاءَ اللَّهِ عَلَى
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُبَيْنَ فَتَمَّ فِي
النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَلَمْ يُحِطِ الْأَنْصَارُ بِشَيْئٍ
فَكَانَ تَهْمُهُمْ وَهَدَاؤُهُمْ وَإِذْ لَمْ يَفِيهِمْ مَا آمَاكَ النَّاسُ
فَنَظَرَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لِمَ أَحَدُكُمْ
صَدَّقَ لَكُمْ فَمَهَّدَ اللَّهُ فِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ
فَاتَّفَقَ اللَّهُ فِي وَعَالَةٍ فَأَعْنَاكُمْ اللَّهُ فِي كُلِّمَا
قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا قَالَ مَا يَمْنَعُكُمْ
أَنْ تُحِبُّوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كُلُّكُمْ قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا قَالَ
لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ حِبُّنَا كَذَا وَكَذَا أَلَا
تَذُنُّونَ أَنْ تَبْذُحَ النَّاسُ بِالسَّائَةِ وَالْبَعِيدِ
وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا رَحَالَكُمْ تَوَلَّاهُ الْجَنَّةُ
لَكُنْتُ أَمْرًا مِمَّنْ أَلَا نَفَارٍ وَ
لَوْ سَلَفَ النَّاسُ وَادِيًا وَشُعْبًا
لَسَلَكْتُ وَادِيَّ أَلَا نَفَارٍ

وَشُعْبًا أَلَا نَفَارٍ شُعَارٍ

وَالنَّاسُ سُبُوحٌ

إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ

یعنی رضی اللہ عنہ کو آنے کے لیے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ یعنی رضی اللہ عنہ حاضر ہو گئے
اور آپ سر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لیے اُتر کر کیا۔ آنحضورؐ کا چہرہ
مبارک سرخ ہو رہا تھا۔ اور زرد زرد سے سانس چل رہا تھا۔ (تعلیل دینی کی وجہ سے)
تھوڑی دیر تک یہی کیفیت رہی، پھر ختم ہو گئی تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ ابھی
عمرہ کے متعلق جس نے مجھ سے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ انھیں تلاش کر کے لایا
گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جو خوشنہم نے لگا رکھی ہے اسے میں مرتبہ دھو لو اور حیرت آواز
دو، اور پھر عمرہ میں یہی اعمال کرو و طواف دہی احوال میں کرتے ہو۔

۱۴۶۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو بن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بن تميم نے، ان سے
عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے موقع پر اللہ تعالیٰ
نے اپنے رسول کو جو غنیمت دی تھی، آپؐ نے اس کی تقسیم مولفہ۔ القلوب (کنز و امان)
کے لوگ جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے تھے، اس کی ردی اور انصار کو اس میں سے
کچھ نہیں دیا۔ غالباً اس کا انھیں ملال ہوا کہ وہ مال جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
دوسرے کو دیا انھیں نہیں دیا۔ آنحضورؐ نے اس کے بعد انھیں خطاب کیا اور فرمایا
اے معشر انصار! کیا میں نے تمہیں گراہ نہیں پایا تھا، پھر تمہاری اللہ تعالیٰ نے
میرے ذریعہ ہدایت کی، اور تم میں باہم دشمنی اور نا انافی تھی تو اللہ تعالیٰ نے
میرے ذریعہ تم میں باہم محبت و الفت پیدا کی اور تم محتاج تھے، اللہ تعالیٰ نے
میرے ذریعہ تمہیں غنی اور بے نیاز کیا۔ آنحضورؐ کے ایک ایک جملہ پر انصار
کہتے جاتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے ہم سب سب سے زیادہ احسان مند
ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری باتوں کا جواب دینے سے تمہیں کوئی
چیز مانع رہی، بیان کیا کہ آنحضورؐ کے ہر ارشاد پر انصار عرض کرتے جاتے کہ اللہ
اور رسولؐ کے ہم سب سے زیادہ احسان مند ہیں۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اگر تم چاہتے تو مجھ سے اس طرح بھی کہہ سکتے تھے کہ آپؐ اے تو لوگ
آپؐ کو تھکا رہے تھے، لیکن ہم نے آپؐ کی تصدیق کی وغیرہ، کیا تم اس پر راضی ہو
خوش نہیں ہو کہ جب لوگ اذیت اور بکریاں لے کر جا رہے ہوں گے تو تم اپنے گھروں کی
طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے جا رہے ہو گے؟ اگر ہجرت کی فضیلت
مذہبوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد بن جاتا، لوگ خواہ کسی گھاٹی یا وادی میں جیسے میں
تو انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا، انصار ہم اس پہلے کی طرح ہیں جو ہمیشہ رحم
سے نیکار رہا ہے اور دوسرے لوگ آپؐ کے کپڑے کی طرح ہیں، تم لوگ انصار اور کچھ

نَبِيُّهُ أَشْرَقَ فَأَصْبَرُوا حَتَّى تَلْقَوْهُ

عَلَى الْحَوْضِ

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

هَيْثَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَسَدُ بْنُ مَالِكٍ رَمَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ

النَّبَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ فَأَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَا فَاءَ مِنْ سَوَالِ هَذَانِ فَطُفِقَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى رِجَالُ النَّبَاةِ مِنَ الْجَلِ

فَنَالُوا بِغَيْرِ اللَّهِ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى

قَرْنِشًا وَبِئَرْنَا وَسُيُوفُنَا نَقْطُرُ مِنْ وَمَا تَهْجُرُ

قَالَ أَسَدٌ فَخَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...

بِمَقَالَتِهِمْ نَارِئِلَ إِلَى النَّبَا رَجَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ

أُدْمٍ وَلَمْ يَدْعُ مِنْهُمْ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَسِبُ يَتُ

تَلْعَجِي عَنْكُمْ فَقَالَ قُفْهَا أَلَا نَفَارُ أَمَا رَأَيْتُمْ دَسَاوَا

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَلِمَةً يَفْتَرُونَ شَيْئًا وَآ مَا نَاسٌ مِنْ

حَدِيثِهِ أَسْمَانُهُمْ فَقَالُوا لِيُغْفِرَ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى قَرْنِشًا وَبِئَرْنَا وَ

سُيُوفُنَا نَقْطُرُ مِنْ وَمَا تَهْجُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِي أُمْلِي رِجَالُ حَدِيثِي عَقْدُ بِيَكْفُرُ

أَنَا كَفُهُمْ أَمَا تَرْتَمُونَ أَنْ تَذْهَبَ النَّاسُ بِأَلِ مَوَالِ

وَكُنْ هُمُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

رِجَالِكُمْ فَوَاللَّهِ لَمَا تَقْلِبُونَ بِهِ فَوَيْدُ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ

بِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَرْهُمْ نَبَا فَقَالَ لَعَنَهُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَجِدُونَ أَشْرَقَ شَيْئًا

فَأَصْبَرُوا حَتَّى تَلْقَوْهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِي عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَسَدٌ

فَلَعَنَهُ يَصْبِرُوا

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

لَکے کہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی تم اس وقت صبر کرنا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آلو۔

۱۴۶۲۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث

بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انھیں انس بن مالک رضی

اللہ عنہ نے خبر دی۔ بیان کیا کہ جب فقیہ ہوازن کے مال میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے

رسول کو جو دینا چاہا وہ دیا تو انصار کے چند افراد کو رنج و ملال ہوا کیونکہ ان حضوروں

صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ افراد (مؤلفۃ القلوب) کو سوسو ادٹ دے دیئے تھے۔

کچھ لوگوں نے کہا کہ اللہ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے، قریش

تو آپ حمایت فرما رہے ہیں اور ہم کو نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ ابھی ہماری تلواروں

سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار کی یہ بات

حضروں اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نقل ہوئی تو آپ نے انھیں بلا بھیجا اور چرسے کے

ایک خیمے میں انھیں جمع کیا، ان کے ساتھ ان کے علاوہ کسی کو بھی آپ نے نہیں

بلا دیا تھا۔ جب سب حضرات جمع ہو گئے تو ان حضوروں صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور

فرمایا، تمھاری جو بات مجھے معلوم ہوئی ہے کیا وہ صحیح ہے؟ انصار کے جو سمجھ دار

افراد تھے انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! جو لوگ ہمارے معزز اور سردار ہیں

انھوں نے کہا ہے کہ اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے قریش

کو آپ دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیا ہے حالانکہ ابھی ہماری تلواروں سے

ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ ان حضوروں صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، میں ایسے

لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں، اس طرح میں ان کی

تالیف قلب کرتا ہوں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ تو الودولت ساتھ

لے جائیں اور تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاؤ، خدا کو اگاہ ہے کہ جو

چیز تم اپنے ساتھ لے جاؤ گے وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے جا رہے ہیں۔ انصار

نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی اور خوش ہیں، اس کے بعد ان حضوروں صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا، میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، اسی وقت

صبر کرنا، یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آلو، میں حوض پر

ملوں گا، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن انصار نے صبر نہیں کیا ان حضوروں صلی اللہ

علیہ وسلم کی وفات کے بعد۔

۱۴۶۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شاذ بنے حدیث بیان

کی، ان سے ابوالقیح نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے زمانہ میں آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش میں جنہیں کی انجمن کی تفسیر کر دی۔ انصار رضی اللہ عنہ اس سے اور رنجیدہ ہوئے۔ آن حضور نے فرمایا کیا تم اس پر خوش اور راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا اپنے ساتھ لے جائیں اور تم اپنے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاؤ۔ انصار نے عرض کی کہ ہم اس پر راضی اور خوش ہیں، آن حضور نے فرمایا کہ دوسرے کسی داوی یا گھاٹی میں چلیں تو ہمیں انصار کی داوی اور گھاٹی میں پھیل گا۔

۱۴۶۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے انھیں بشام بن زید بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ جند بکسر میں جبہ قبیلہ ہوازن سے جنگ شروع ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار فوج تھی (صحابہ کی اور) قریش کے وہ لوگ بھی ساتھ تھے جنہیں فتح مکہ کے بعد آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا تھا۔ پھر سب نے پیچھے ہٹ کر، آن حضور نے پکارا، اے معشر انصار! انھوں نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں، یا رسول اللہ! آپ کے ہر حکم کی تعمیل کے لیے، ہم حاضر ہیں، ہم آپ کے سامنے ہیں، پھر آن حضور اپنی سواری سے اتر گئے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، پھر مشرکین کو شکست ہو گئی، جن لوگوں کو آن حضور نے فتح مکہ کے بعد چھوڑ دیا تھا۔ اور وہاں جن لوگوں کو آن حضور نے اللہ علیہ وسلم نے دیا لیکن انصار کو کچھ نہیں دیا۔ اس پر انصار نے اپنے مال کا اظہار کیا تو آن حضور نے انھیں بلایا اور ایک خمیر میں جمع کیا، پھر فرمایا، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ بکری اور اونٹ اپنے ساتھ لے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لے جاؤ، آن حضور نے فرمایا، اگر لوگ کسی داوی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلیں تو ہمیں انصار کی گھاٹی میں چلنا پسند کر دل گا۔

۱۴۶۵۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کچھ افراد کو جمع کیا اور فرمایا کہ قریش کے کفر اور مصائب کا دور ابھی ختم ہوا ہے میرا مقصد صرف ان کی دلجوئی اور تالیفِ قلب تھا، کیا تم اس پر راضی اور خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر اپنے ساتھ جائیں، اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے

آپ التبیان عن انس بن مالك قال لما كان يوم فتح مكة
 قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غنائم
 بين قريش فخصيت الانصار قال النبي صلى الله
 عليه وسلم اما تدعون ان يذهب الناس بالدينار
 تدعون برسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا بلى
 قال كذبتك الناس واديا او شعبا فسكتك وادى
 الانصار او شعبهم

۱۴۶۴۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا اذهر
 عن ابن عون ان بشام بن زيد بن انس
 عن انس رضي الله عنه قال لما كان يوم حنين
 الشقي هوازن و مع النبي صلى الله عليه وسلم
 عشرة الارب والثلثاء فاذ بدوا قال يا معشر
 الانصار قالوا لبيك يا رسول الله وسعد بك
 لبيك عن بئير بك ففعل النبي صلى
 الله عليه وسلم فقال انا عبد الله ورسوله
 فاهزم المشركون فاعطى الطلقاء ف
 المهاجرين ولكم يعطى الانصار شيئا فقالوا
 فدعاهم فاذ خافهم في قببة فقال اما
 تدعون ان يذهب الناس بالدينار و البعير و
 تدعون برسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
 النبي صلى الله عليه وسلم كذبتك الناس
 واديا و سكتك الانصار شعبا لا خذرت
 شعب الانصار

۱۴۶۵۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر
 حدثنا شعبه قال سمعت قتادة عن انس بن
 مالك رضي الله عنه قال جمع النبي صلى الله
 عليه وسلم ناسا من الانصار فقال ان قد نيت
 حديثك عنهم بما هليت و مصيبة و افي اسدت
 ان اجبرهم و انا لافهم اما تدعون ان يذهب

گھر لے جاؤ۔ سب حضرات بولے، کیوں نہیں رہم اس پر راضی ہیں) اُن حضوروں نے فرمایا، اگر دوسرے لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا،

۱۲۶۶- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوداؤد نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کے آل غنیمت کی تقسیم کر رہے تھے تو انصار کے ایک شخص نے جو منافق تھا، کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضا اور خوشنودی کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا ہے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس کی اطلاع دی تو چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ، موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، انھیں اس سے بھی زیادہ ایذا پہنچائی گئی تھی اور انھوں نے صبر کیا تھا۔

۱۲۶۷- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوداؤد نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند افراد کے ساتھ ترجمی معاملہ کیا، چنانچہ اقرع بن حابس کو جو بنو نوفل بن عبد مناف سے تھے، انساؤنٹ دیئے۔ عبید بن حصن فراری کو بھی اتنے ہی دیئے اور اسی طرح دوسرے شرف عرب کو دیا۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضا اور خوشنودی کا کوئی خیال نہیں کیا گیا ہے (ان سے ابوداؤد نے حدیث بیان کیا کہ میں نے کہا کہ میں اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دوں گا۔) جب آل حضورؐ نے یہ کہہ سنا تو، فرمایا، اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے کہ انھیں اس سے بھی زیادہ ایذا پہنچائی گئی، لیکن انھوں نے صبر کیا۔

۱۲۶۸- ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید بن انس بن مالک نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قتیبہ براؤن اور غطفان اپنے مویشی اور مال بچوں کو ساتھ لے کر جنگ کے لیے نکلے اس وقت آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لشکر تھا ان میں وہ لوگ بھی تھے جنھیں آنحضرتؐ نے فتح مکہ کے بعد معاف کر دیا تھا۔ پھر سب نے پیچھے پھرتی اور حضورؐ اگر تم تیار نہ ہو گئے، اس دن آل حضورؐ نے دو مرتبہ لپکارا، دونوں لپکار ایک دوسرے سے الگ الگ تھیں، آپؐ نے دائیں طرف متوجہ ہو کر لپکارا، اے معشر انصار!

النَّاسُ بِاللَّهِ ثَمَّاءَ تَرَجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَوَاطِنِهِمْ؟ فَأَلْوَ الْإِخْلَاءَ قَالَ لَوْ سَلَكْتُ النَّاسُ وَادِيًّا وَسَلَكْتُ الْإِخْلَاءَ شَيْعًا لَسَلَكْتُ وَادِيًّا الْإِخْلَاءَ أَوْ شَيْعًا الْإِخْلَاءَ

۱۲۶۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا حَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْسَمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ رَحِبٌ مِّنَ الْإِخْلَاءِ مَا أَرَادَ بِهَا وَحِبَهُ اللَّهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَغِيذَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى مُوسَى لَقَدْ أُذِيَ بِأَكْثَرٍ مِّنْ هَذَا فَصَبَرَ

۱۲۶۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَثْمُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ مَرْحُومَتِ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأَسَا غَطَفِيٍّ أَلَا فَرَعَ مَا شَاءَ مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عِيَيْنَهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى نَأَسَا، فَقَالَ رَحِبٌ مَّا أُرِيدُ هَلْ يَزِيدُ الْفَيْسَمَةَ وَحِبَهُ اللَّهُ، فَقُلْتُ لَا خُبْرَنَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُذِيَ بِأَكْثَرٍ مِّنْ هَذَا فَصَبَرَ

۱۲۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ مَرْحُومَتِ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ الْأَفْرِ وَمِنَ الْطَلْقَاءِ فَأَذْيَرُوا عَلَيْهِ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ فَأَذْيَرُوا عَلَيْهِ نِزَاءً يَنْ لَحْمٍ يَلُطُّ بَيْنَهُمَا النَّفْتُ

انھوں نے جواب دیا، ہم حاضر ہیں، یا رسول اللہ! آپ کو بشارت ہو، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ بائیں طرف متوجہ ہوئے اور آواز دی، اے معشر انصار! انھوں نے دوسرے بھی جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ! بشارت ہو، ہم آپ کے ساتھ ہیں، انھوں نے اس وقت ایک سفید چتر پر سوار تھے پھر آپ ان کے اور فرمایا، میں اللہ کا بندہ اور

اس کا رسول ہوں، انجام کار بشر کہیں کو شکست ہوئی اور اس لڑائی میں بہت زیادہ غنیمت حاصل ہوئی۔ ان حضرات نے اسے مہاجرین میں اور ان قریشیوں میں تقسیم فتح مکہ کے منور پر آپ نے معاف کر دیا تھا تقسیم کر دیا انصار کو اس میں سے کچھ نہیں عطا فرمایا۔ انصار کے بعض زوجان قسم کے افراد نے کہا کہ جب سخت وقت آتا ہے تو ہمیں بلا یا جاتا ہے اور غنیمت دوسروں کو دے دی جاتی ہے یہ بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت پہنچی تو آپ نے انصار کو ایک خیمہ میں جمع کیا اور فرمایا، اے معشر انصار! کیا وہ بات صحیح ہے جو تمہارے بارے میں مجھے معلوم ہوئی ہے؟ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ پھر انھوں نے فرمایا، اے معشر انصار! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا اپنے ساتھ لے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر لے جاؤ؟ انصار نے عرض کی، ہم اسی پر راضی اور خوش ہیں۔ اس کے بعد ان حضرات نے فرمایا کہ اگر لوگ کسی داری میں چلیں اور انصار کسی گھائی میں چلیں تو میں انصار ہی کی گھائی میں چلنا پسند کر دوں گا۔ اس پر ہشام نے پوچھا، اے ابو ہریرہ!

کیا آپ دال موجود تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ میں ان حضرات سے جدا ہی کب ہوتا تھا۔

۵۲۵۔ نجد کی طرف ہم کی روانگی

۱۴۶۹۔ ہم سے ابوالخنفان نے حدیث بیان کی، ان سے عمار نے حدیث بیان کی ان سے ابویب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک مہم روانہ کی۔ میں بھی اس میں شریک تھا۔ میں ہی ہمارا حصہ مال غنیمت میں، بارہ بارہ اونٹ کاڑا اور ایک ایک اونٹ میں مزید دیا گیا۔ اس طرح ہر تیرہ اونٹ ساتھ لے کر واپس ہوئے۔

۵۲۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو

بنی حذیمہ کی طرف بھیجا۔

۱۴۷۰۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی۔ اور مجھ سے نعیم نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی حذیمہ کی طرف بھیجا خالد

عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا كَلْبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْبَشِرُ عَنْ مَحَلِّ ثُمَّ انْتَفَتَ عَنْ بَيْتَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا الْبَيْتَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْبَشِرُ عَنْ مَحَلِّ وَهُوَ عَلَى بَعْلَتِهِ بَيْتًا فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَأَنْهَرَمُ الْمُشْرِكُونَ فَأَصَابَ تَوْمَيْنِ غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَفَتَسَمُّ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالْطَّلَقَاءِ وَكَمْ يُعْطَى الْأَنْصَارُ شَيْئًا فَقَالَ لَا أَنْصَارُ إِذَا كَانَتْ سُدَّةً بَيْنَكَ وَمَنْحَنٌ نَدَى وَيُعْطَى الْغَنِيمَةُ غَيْرًا فَلَمَّا ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قَبَةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ مَلَعْنِي عَنْكُمْ فَسَكْتُوْا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَا تَرْمِضُونَ أَنْ تَذْهَبَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ وَتَذْهَبُونَ يَرْسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْشُرُونَ دَنَهُ إِنْ يَمُوتُ كَمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّلْكَ النَّاسُ وَادِيًا وَتَسَلَّكَ الْأَنْصَارُ رُشْعًا لَأَخَذْتُ شُعْبَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هِشَامُ يَا أَبَا حَمْرَةَ كَأَنْتَ شَاهِدُ ذَلِكَ قَالَ وَابْنُ أَحْنَبٍ عَنْهُ

باب ۵۲۵ السَّيْرَةُ النَّبَوِيَّةُ قَبْلَ خَيْبِ

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْتَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو يُوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْرَةَ قَبْلَ خَيْبِ فَكُنْتُ فِيهَا فَلَمَّا كُنْتُ سَمِعًا مَنَا شَيْءٌ عَشْرَ بَعِيرًا وَفَلَمَّا بَعِيرًا لَعِيرًا فَدَرَجْنَا بَيْنَهُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا

باب ۵۲۶ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ

بَنِي النَّوْلِيِّينَ إِلَى بَنِي حَذِيمَةَ

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنَا نَعِيمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ

إِلَى بَيْتِ حَذِيثَةَ فَذَكَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يَحْسَبُوا
أَنْ يَقْتُلُوا أَسْلَمْنَا فَعَمَلُوا يَقْتُلُونَ صَبَأًا نَاهِبًا نَاجِلًا
خَالِدًا يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِثْلًا
أَسِيرًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ صَرَخَالِدٍ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ
رَجُلٍ مِثْلًا أَسِيرًا قُلْتُ وَاللَّهِ لَوْ أَقْنَلُ أَسِيرًا
وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِثْلًا مِثْلًا فِي أَسِيرَةٍ حَقَرٍ
فَدَفَعْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَاهُمْ
فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلًا
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ
خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ

باب ۵۲ سَوِيَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدَّةٍ أَتَتْهُ
وَعَلْفَمَةُ بِنْتُ مُجَرِّدٍ الْمَذَلِجِيَّةِ وَيُقَالُ
إِنَّمَا سَوِيَّةُ الْإِنْفَارِ

۱۴۷۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَحْمَدُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرِّيَّةً
فَأَسْتَمَعُوا رَجُلًا مِنَ الْإِنْفَارِ دَامَرَهُمْ أَنْ
يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمْرُكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُوهُ قَالُوا بَلَى قَالَ
قَالَ فَاذْجَعُوا إِلَى حَطْبٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ أَوْ قَدْ ذَا
نَارًا فَاذْجَعُوا فَقَالَ اذْجَعُوا فَهَمُّوا
جَمَعَ بَعْضُهُمْ يَسِيرًا بَعْضًا وَيَقُولُونَ فَرَزْنَا
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا
ذَلُّوا حَتَّى حَمَلَتِ النَّارُ فُسُكَنَ عَصْبُهُ فَسَبَّحَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَوُذِّخُوا
مَا خَرَجُوا مِنْهَا لِي تُوْهِرَ أَعْيُنًا مِمَّا الطَّاعَةُ
فِي الْمَعْرُوفِ

باب ۵۲ بَعَثَ أَبِي مُؤَسَّسٍ وَمُعَاذٍ إِلَى الْيَمَنِ

بن ولید رضی اللہ عنہ نے انھیں اسلام کی دعوت دی لیکن انھیں "اسلم" اور اسلام
لائے کہنا نہیں آتا تھا، اس کے بجائے وہ "صبأنا، مصأنا، دم بے دین ہو گئے"
یعنی اپنے آبائی دین سے کہنے لگے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے انھیں قتل کرنا اور
قتل کرنا شروع کر دیا، اور پھر ہم میں جو اس مہم میں شریک تھے، اسے ہر شخص کو
اس کا قیدی دے دیا۔ پھر جب دن کا وقت ہوا تو انھوں نے ہم سب کو حکم دیا
کہ ہم اپنے قیدیوں کو قتل کر دیں، میں نے کہا، خدا کی قسم، میں اپنے قیدی کو قتل نہیں
کر دوں گا اور نہ میرے ساتھیوں میں کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے۔ آخر جب
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے صورت
حال کا تذکرہ کیا تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! میں اس فعل سے
برأت کرتا ہوں جو خالد نے کیا۔ دو مرتبہ آپ نے یہ جملہ دہرایا۔

۵۲۷ عبد الرحمن بن علقمہ بن مجز زید بن جری رضی اللہ عنہما
کی مہم پر روانگی سے سیرۃ الانصار دامنہ کی مہم، کہا
جاتا تھا۔

۱۴۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث
بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعد بن عبیدہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابو عبد الرحمن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور اس کا امیر ایک انصاری صحابی رہا کہ
بنایا اور ہم کے شر کا دھوکہ دیا کہ سب لوگ اپنے امیر کی اطاعت کریں۔ پھر امیر کسی
بات پر غصہ ہوئے اور اپنے فوجیوں سے پوچھا کہ کیا انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ سب نے کہا کہ ہاں، انھوں نے کہا، تم
سب کڑیاں جمع کرو، انھوں نے کڑیاں جمع کیں تو امیر نے حکم دیا کہ اس میں لگاؤ
انھوں نے آگ لگا دی۔ اب انھوں نے حکم دیا کہ سب اس میں کود جاؤ، مہم میں
شریک صحابہ رحمہم کو دیکھا جیسا کہ چاہتے تھے کہ انھیں اس سے بعض نے بعض کو دھوکہ
کودنا چاہتے تھے۔ روکا اور کہا کہ تم لو اس آگ کی خوف سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پناہ میں آئے میں ان باتوں میں وقت نہ گزار گیا اور آگ بجھ گئی، اس کے
بعد امیر کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ جب اس کی اطلاع ملی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنی
تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ اس میں کود جاتے تو پھر قیامت تک اس میں سے نہ
نکلے، اطاعت و فرمانبرداری کا حکم نیک کاموں کے لیے ہے۔

۵۲۸۔ حجة الوداع سے پہلے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَّاعِ

ابو موسیٰ اور معاذ رضی اللہ عنہما کو مین بھیجا

۱۲۷۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جریز نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو مین (محل بنا کر) بھیجا۔ بیان کیا کہ دونوں حضرات کو اس کے ایک ایک صحابہ میں بھیجا۔ بیان کیا کہ مین کے دو صوبے تھے پھر اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، ان کے لیے آسنا یا پیدا کرنا، دشواریاں پیدا کرنا، انھیں خوش رکھنے کی کوشش کرنا، برعکس اور بھول کر دینے کی نہیں۔ دونوں حضرات اپنے حدود و عمل کی طرف روانہ ہو گئے۔ دونوں حضرات میں سے جب کوئی اپنے حدود کی آرائشی کی دیکھ بھال کے لیے نکلتے اور اپنے دوسرے ساتھی کے حدود عمل سے قریب پہنچ جاتے تو ان سے تجدید عہد ملاقات کے لیے آتے اور سلام کرتے۔ ایک مرتبہ معاذ رضی اللہ عنہ اپنی آرائشی میں اپنے صاحب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ گئے اور حسب معمول اپنے پھر پران سے ملاقات کے لیے چلے، جب ان کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے پاس کچھ لوگ جمع ہیں اور ایک شخص ان کے سامنے ہے جس کی شکل گمنی ہوئی ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا، اے عبد اللہ بن قیس! کیا کیا اجرا ہے؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے اسلام لانے کے بعد پھر کفر اختیار کر لیا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ پھر جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں اپنی سواری سے نہیں اتروں گا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل کرنے کے لیے ہی اسے یہاں لایا گیا ہے، آپ اترا بیٹھے، لیکن انھوں نے اب بھی یہی فرمایا کہ جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہ اتروں گا۔ آخر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا، تب آپ اپنی سواری سے اترے اور پوچھا، عبد اللہ! آپ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں وقفے کے ساتھ ایک حصہ قرآن کا پڑھتا ہوں۔ پھر انھوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ معاذ! آپ قرآن مجید کس طرح پڑھتے ہیں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رات کے ابتدائی حصے میں سوتا ہوں، پھر اپنی نیند کا ایک حصہ پورا کر کے میں اٹھ بیٹھتا ہوں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے مقدس رکھا ہے، اس میں قرآن مجید پڑھتا ہوں، اس طرح بیداری میں جس ثواب کی امید اللہ تعالیٰ سے رکھتا ہوں، سونے کی حالت کے ثواب کا بھی اس کی بارگاہ سے متوقع ہوں۔

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيزٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى وَمَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ ثَلَاثَ وَبَعَثَ كُلًّا وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلَى خِلَافٍ قَالَ وَلِیَمْنٍ خِلَافٍ فَإِنْ ثَمَّ قَالَ یَسِّرًا وَلَا تَعْسِرًا وَبَشِيرًا وَلَا تَنْفِرًا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِمْ كَانَ قَرِيبًا مِّنْ مَّحَابِبِهِمُ أَحَدٌ ثَلَاثَ سَنَاسَ ثُمَّ عَلِمَ عَلَيْهِمْ فَسَارَ مَعَادٌ فِي أَرْضِهِمْ قَرِيبًا مِّنْ مَّحَابِبِهِمْ أَبِي مُوسَى فَبَاءَ یَسِيرًا عَلَى بَعْلِیَّتِهِ حَتَّى أَتَاهُمَا لَسِیمَ وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَهَذَا اجْتَمَعَ إِلَیْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِندَهُ مَتَدٌ جُمِعَتْ سِدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لِمَا مَعَادُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنَ تَلِیْسٍ أَجَبَهُ هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ لَا أُنْزِلُ حَتَّى یُقْتَلَ قَالَ إِنَّمَا جِئْتُ بِهِ لِبَذْلِکَ فَا نْزَلُ قَالَ مَا أَنْزَلُ حَتَّى یُقْتَلَ فَأَمَرَهُمْ فُقْتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ کَیْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ أَقْرَأُهُ تَفْوُتًا قَالَ فَکَیْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مَعَادُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ السَّیْلِ فَأَتَمُّهُمْ وَقَدْ قَضَیْتُ حُبُّنِي مِنَ الشُّؤْمِ فَأَخْرَأُ

مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي

فَأَحْسِبُ نَوْمِي كَمَا

أَحْسِبُ

نَوْمِي ۝

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الرَّضِيِّ عَنْ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ فَنَالَهُ عَنْ أَشْرَبِيَّةٍ
تَضَعُ بِهَا فُغَالَ وَمَا هِيَ قَالَ الْبَيْتُ
وَالْمِزْنُ فَقُلْتُ يَا بُرْدَةَ مَا الْبَيْتُ؟
قَالَ نَبِيذُ الْعُسَلِ وَالْمِزْنُ نَبِيذُ
الشَّعْبِيرِ فَقَالَ كُلُّ مَسْكِرٍ حَرَامٌ۔ رَوَاهُ
حَبْرِيٌّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ۝

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ
بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَبَّأَبَا مُوسَى وَمُعَاذَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَيْسَ
وَلَا تَبْسِرَا وَبَشِرَا وَلَا تُفْعِرَا وَنَطَاوَعَا فَقَالَ أَبُو
مُوسَى يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّعْبِيرِ الْمِرْزُ
وَشَرَابٌ مِنَ الْعُسَلِ الْبَيْتُ فَقَالَ كُلُّ مَسْكِرٍ
حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِي فِي مُوسَى كَيْفَ تَقْرَأُ
الْقُرْآنَ قَالَ قَائِمًا وَقَاعِيًا وَعَلَى رَأْسِي
وَأَتَقَوَّضُهُ تَقَوُّضًا قَالَ أَنَا قَائِمٌ وَأَتَقَوَّضُ
فَأَحْسِبُ نَوْمِي كَمَا أَحْسِبُ نَوْمِي وَضَرَبَ
فُسْطَاطًا فَجَعَلَ يَنْزِلُ وَإِنْ نَزَلَ مُعَاذٌ أَبَا مُوسَى
فَإِذَا رَجَلَ مُؤْتَقٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَهُودِيٌّ
أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ
لَا ضَرَبَ عَنْقَهُ تَابَعَهُ ...
الْعَقْدِيُّ وَ هَبَّ عَنْ
شُعْبَةَ وَقَالَ وَكَيْفُ
وَالنَّصْرُ وَأَبُو دَاوُدَ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

۱۴۷۳۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی،
ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے ان سے ان کے
والد سے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
انھیں یمن بھیجا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مشروبات
کا حکم پوچھا جو یمن میں بنائے جاتے تھے، ان حضور نے دریافت فرمایا کہ وہ کیا ہیں؟
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ”الْبَيْتُ“ اور ”الْمِزْنُ“ (سعید بن ابی بردہ نے بیان
کیا کہ) میں نے ابو بردہ (پنپے والد) سے پوچھا، البیت کیا چیز ہے؟ انھوں نے
بتایا کہ خمر سے تیار کی ہوئی شراب۔ اور المیزن، جو سے تیار کی ہوئی شراب، اس
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔ اس کی
روایت جریر اور عبد الواحد نے شیبانی کے واسطے سے کی اور انھوں نے ابو بردہ
کے واسطے سے۔

۱۴۷۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
سعید بن ابی بردہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان کے دادا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا
عامل بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ آسانی پیدا کرنا، دشواریوں میں نہ ڈالنا، لوگوں کو خوش
اور راضی رکھنے کی کوشش کرنا، اور بھید اور طول و دہانا، اور نرم و دلوں آپس میں
ملاقات رکھنا۔ اس پر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے نبی! ہم اے
ملک میں جو سے ایک شراب تیار ہوتی ہے جس کا نام ”المرز“ ہے۔ اور شہر سے ایک
شراب تیار ہوتی ہے جو ”الْبَيْتُ“ کہلاتی ہے۔ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ہر نشہ آور (میں) حرام ہے۔ پھر دونوں حضرات روانہ ہوئے۔ معاذ رضی اللہ عنہ
نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟ انھوں نے بتایا
کہ کھڑے ہو کر بھی، بیٹھ کر بھی اور اپنی سواری پر بھی۔ اور میں تھوڑے تھوڑے
وقفے کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن میرا معمول یہ ہے
کہ (ابتداءً) شب میں، میں سو جاتا ہوں اور پھر بیدار ہو جاتا ہوں، اسی طرح میں اپنی نیند
پر بھی خواب کے لیے متوقف ہوں جس طرح میدان پر (عبادت کرنے پر) خواب کی
مجھے توقع ہے۔ اور انھوں نے ایک خیر نصیب کر دیا، اور ایک دوسرے سے
لاقات برابر ہوتی رہتی۔ ایک مرتبہ معاذ رضی اللہ عنہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے
لیے آئے، دیکھا کہ ایک شخص بندھا ہوا ہے، پوچھا، یہ کیا قصہ ہے؟ ابو موسیٰ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ایک یہودی ہے، پہلے خود اسلام لایا اور اب پھر مرتد ہو گیا۔

معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے قتل کیے بغیر رہوں گا۔ اس روایت کی علت عقوی اور دینی شہید کے واسطے سے کی ان سے حدیث نے ان سے ان کے والدین ان کے دادا کے واسطے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اس کی روایت پر ابن عبدالحمید نے شیبانی کے واسطے سے کی انھوں نے ابو بردہ کے واسطے سے۔

۱۴۷۵۔ مجھ سے عباس بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن عائذ نے، ان سے قیس بن مسلم نے بیان کیا، انھوں نے طارق بن شہاب سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے وطن زمین میں بھیجا پھر میں آیا حضور اکرم (مکہ کی) داؤدی ابطح میں پڑاؤ کئے ہوئے تھے، اُن حضورؐ نے دریافت فرمایا، عبداللہ بن قیس، تم نے حج کا احرام باندھ لیا ہے میں نے عرض کی جی ہاں، یا رسول اللہ! اُن حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کھات احرام کس طرح کئے؟ میں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ لوہی کھات ادا کئے ہیں اسے اللہ میں حاضر ہوں، اور جس طرح اُن حضورؐ نے احرام باندھا ہے میں نے اسی طرح باندھا ہے۔ دریافت فرمایا تم اپنے ساتھ قرآنی کا جانور بھی لاتے ہو؟ میں نے کہا کہ کوئی جانور تو میں اپنے ساتھ نہیں لایا، فرمایا، پھر تم اپنے بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مردہ کی سعی کرو، ان افعال کی ادائیگی کے بعد حلال ہو جانا، میں نے اسی طرح کیا اور بن قیس کی ایک خاتون نے میرے سر میں انگلی کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت تک ہم اسی طرح عمل کرتے رہے۔

۱۴۷۶۔ مجھ سے جہان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن عمرو، انھیں زکریا بن اسحاق نے، انھیں یحییٰ بن عبداللہ صیفی نے، انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابو جبر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بن (عامل بنا کر) بھیجے وقت انھیں یہ ہدایت کی تھی کہ تم ایک ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب میں سے ہیں، اسی لیے جب تم ان کے بیان پہنچو تو انھیں اس کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اگر اس میں دقت و تھری مان میں تو تم پر انھیں بناؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدق بھی فرما دیا ہے، جو ان کے مالدار افراد سے لیا جائے گا اور انھیں کے غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جب یہ بھی مان جائیں تو پھر صدق رسول کرتے وقت، ان کا سب سے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی آہ سے ہر وقت ڈرتے رہنا اگر اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ ابو عبداللہ نے کہا

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبَّةَ، عَنْ الشَّيْبَانِيِّ مَوْلَى ابْنِهِ وَاسْتَلَمَ رِوَاةُ حَبَرٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ -

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبَّادٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شَهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ بِلْعٍ فَقَالَ فَقَالَ أَحْبَبْتُ يَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَلِمَةٌ قُلْتُ قُلْتُ لَكَ يَا إِبْرَاهِيمَ كَاهِلًا لَكَ قَالَ فَهَلْ سَفَقَ مَعَكَ هَذَا قُلْتُ لَمْ أَسُقْ قَالَ فَطَفَّ بِالْبَيْتِ وَاسْمِعْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ فَعَلْتُ حَتَّى مَشَطْتُ فِي امْرَأَةٍ مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ - وَكُنْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى اسْتَخْلَفَ عُمَرُ -

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنِي جِهَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مُعْبِدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْقَوْمِ - إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَأَذْعُمُهُمْ إِلَى أَنْ تَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا ذَلِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَوَّضَ إِلَيْهِمْ خُصْمَ صَلَواتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَكَيْلَهُ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا ذَلِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ مَدَقَّةً تَوْحَّدَ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ فَتَرَدَّدَ عَلَى فَقَرَاءَتِهِمْ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا ذَلِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ فَكَلِّمُوا أَمْوَالَهُمْ وَأَتَوْا دَعْوَةَ

طوعت، طاعت اور اطاعت ایک لغت ہے اسی سے طاعت، طعت اور اطاعت مشتق ہے۔

۱۴۷۷۔ ہم سے سلمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے عمرو بن مہیون نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب وہ یمن پہنچے اور یمن والوں کو صبح کی نماز پڑھائی اور نمازیں آیت واتخذنا اللہ إبراہیم خلیلاً، کی قرأت کی تو ان میں سے ایک صاحب (نماز ہی میں) بولے کہ ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہو گئی ہو لی معاذ نے شعبہ کے واسطے سے اپنی روایت میں اضافہ کیا، ان سے حبیب نے، ان سے سعید نے، ان سے عمرو نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا۔ وہاں انھوں نے صبح کی نمازیں سورہ نساء پڑھی، جب اس آیت پر پہنچے ”واتخذنا اللہ إبراہیم خلیلاً“ تو آیا۔ صاحب نے جو ان کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے کہا کہ ابراہیم کی والدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہو گئی ہوگی۔

۵۲۹۔ حجة الوداع سے پہلے علی بن ابی طالب اور خالد بن

ولید رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا

۱۴۷۸۔ محمد سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن اسحاق نے اور انھوں نے براہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن بھیجا، بیان کیا کہ پھر اس کے بعد ان کی جگہ علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ان حضوروں نے انھیں ہدایت کی کہ خالد کے ساتھیوں سے کہو کہ جو ان میں سے تمہارے ساتھ یمن رہنا چاہے وہ رہ سکتا ہے اور جو وہاں سے واپس آنا چاہے اسے بھی اختیار ہے، میں ان لوگوں میں سے تھا جو ان کے ساتھ یمن رہ گئے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے غنیمت میں بہت سے اوقیے ملے تھے۔

۱۴۷۹۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسعود بن مخوف نے حدیث بیان کی، ان سے

۱۷۔ یعنی ابھی یمن کے لوگوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ نمازیں بات کرنے سے نماز خاسر ہو جاتی ہے۔ اس لیے انھوں نے نماز پڑھتے ہی میں جب ابراہیم علیہ السلام کا وصف قرآن مجید سے سنا تو بول پڑے۔ آنکھ کے ٹھنڈی ہونے سے مراد مسرت و سرور ہے۔

الْمُظْلَمُونَ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ طَوَعَتْ طَاعَتُ. وَطَاعَتُ لَعَنَتْ طِعَتْ وَطَعَتْ وَطَعَتْ. ۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا سَلْمَانَ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا حَادَثَ الْيَمَنَ مَلَئَ بِهِمُ الصَّبْرَ فَقَرَأَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَقَالَ رَحُلٌ مِنَ الْعَرَمِ لَمَّا قَرَأَتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ رَأَى مُعَاذُ عَنْ مُنْعَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاسْتَوْبَحَتْ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِي صَلَاةِ الصَّبْرِ سُورَةَ النَّسَاءِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ قَرَأَتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ إِبْرَاهِيمَ

باب ۵۲۹ بَعَثَ عَنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا تَبِعَهُ ذَلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ مُذْ أَصْبَحَ خَالِدٌ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَهُ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ خَبِئْتُ عَقَبَ مَعَهُ قَالَ فَخَشِمْتُ أَوَاقٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رُوَيْحُ بْنُ عَبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ ابْنُ مَخْضُوفٍ عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
ثَابِتُ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهَا إِذَا خَلَّيَا لِيَقْبِضَ الْخُفَّيْنِ وَكَانَتْ
أُتْبَعُضُ عَيْنٌ وَفَدَا غُشْلُ لِحَا لِبَا
الَّذِي تَرَى فِي هَذَا خَلْمًا قَدَامًا عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ ذَلِكَ كَذَلِكَ
فَقَالَ يَا مَرْثَدَةُ أَتُبْعُضُ عَيْنًا فَقُلْتُ
نَعَمْ قَالَ لَا تُبْعِضُهُ فَإِنَّ لَهَا
فِي خَمْسٍ أَكْثَرَ مِنْ
ذَلِكَ :

عبداللہ بن مریدہ نے اور ان سے ان کے والد مریدہ بن حبیب رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جگہ علی رضی
اللہ عنہ کو زمین چھینا تاکہ غنیمت کے خمس رپا بخول حصہ کو اپنی تحویل میں
لے لیں۔ مجھے علی رضی اللہ عنہ سے بہت بُدھتا اور میں نے انھیں غسل کرتے
دیکھا تھا۔ میں نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ ان صاحب کو نہیں دیکھتے
(اشارہ علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) پھر جب ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ سے بھی اس کا ذکر کیا۔ اس حضور نے
درایت فرمایا، مریدہ کیا تھیں علی کی طرف سے کبیدگی ہے؟ میں نے عرض کی
کہ جی ہاں۔ فرمایا، اس کی طرف سے کبیدگی نہ رکھو، کیونکہ خمس (غنیمت کے
پانچویں حصے) میں اس کا اس سے بھی زیادہ حق ہے۔

۱۲۸۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان
کی، ان سے عمارہ بن الفضل ابن شبرمۃ حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن
ابی نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ
نے بیان کیا کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بری کے تپوں سے دانت دیئے، ہوتے چڑھے کے ایک تھپے میں
سوئے کے چند ڈبے بھیجے، ان سے (کان کی ہٹی بھی ابھی صاف نہیں کی
گئی تھی۔ بیان کیا کہ پھر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا حارہ افراد میں تقسیم
کر دیا عبید بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور جو تھے غلقر تھے یا عامر
بن طفیل۔ آپ کے صحابہ میں سے ایک صاحب نے اس پر کہا کہ ان لوگوں سے زیادہ
ہم اس مال کے مستحق تھے۔ بیان کیا کہ جب اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو
آپ نے فرمایا کہ تم مجھ پر اطمینان نہیں کرتے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسا بیان کیا
ہے اور اس کی وحی میرے پاس صبح و شام آتی ہے۔ بیان کیا کہ پھر ایک شخص جس
کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، جسراٹھے ہڑتے تھے، پیشانی کی بھی بھری ہوئی تھی،
گھٹی ڈاڑھی اور سر منڈا ہوا، تہنہ نہ اٹھاتے ہوئے تھا، کھڑا ہوا، اور کہنے لگا۔
یا رسول اللہ! اللہ سے ڈریئے، اس حضور نے فرمایا، انھوں کیا میں اس
روئے زمین پر اللہ سے ڈرنے کا سب سے زیادہ مستحق نہیں ہوں۔ بیان کیا کہ
پھر وہ شخص چلا گیا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں کیوں
اس شخص کی گردن مار دوں؟ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، ممکن ہے،

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْفَضْلِ ابْنِ شَبْرَمَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نَعِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ
الْخَدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ
الْيَمَنِ بِيْذِ هَيْبَةٍ فِيْ أَدِيمِهِ مَقْرُورٌ لَحْدٌ فَخَصَلُ
مِنْ ثَرَاهُمَا قَالَ فَتَسَمَّيَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرَيْنِ
عُمَيْنَةَ بْنِ مَدِيرٍ وَأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ وَزَيْدَ الْخَيْلِ
وَالرَّابِعُ إِمَامًا عَلَقَمَةً وَإِمَامًا عَامِرًا مِنَ الطِّفْلِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ
هَؤُلَاءِ وَقَالَ قُبَلَكُمْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا نَأْمَنُوكُمُ يَا أَمِيْنُ مَنْ
فِي السَّمَاءِ يَا بَنِيَّ خَبَرُ مَنْ فِي السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً
قَالَ قَتَادُ رَجُلٌ عَائِدٌ الْعَيْنَيْنِ مَوْتُ الْوَحْنَيْنِ
نَاشِرُ الْعَجَبَةِ كَثُ الدَّخِيَةِ يَخْلُقُ الْوَرَاثَ مُشْتَرِ
الْبَاءِ يَقَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ قَالَ وَنَبِيَّتُ
أَوَلَسْتُ أَحَقُّ أَهْلَ الْأَرْضِ أَنْ يَنْفَقِيَ اللَّهُ قَالَ تُو
وَقَالَ الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

لے مجھے یہ خبر ہوئی تھی کہ اللہ عنہ نے ناجائز طریقہ پر جس میں سے ایک با ندی لے لے اور اس سے ہم بستر ہوئے ہیں اسی دجہ سے غسل کیا ہے۔

نماز پڑھتا ہو۔ اس پر خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ بہت سے نماز پڑھنے والے ایسے ہیں جو زبان سے اسلام و ایمان کا کلمہ کہتے ہیں اور ان کے دل میں نہیں ہوتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس کا حکم نہیں ہوا ہے کہ لوگوں کے دل کی کھوج لگاؤں اور نہ اس کا حکم ہوا ہے کہ ان کے پیٹ چاک کر دوں۔ پھر ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا تو وہ حیرہ دوسری طرف کئے ہوئے تھا، ان حضور نے فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک ایسی قوم نکلا گی جو کتاب اللہ کی تلاوت بڑی خوش الحانی کے ساتھ کرے گی، لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ لوگ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور میرا خیال ہے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا، اگر میں ان کے دوز میں ہوتا تو ان کا اس طرح استیصال کر دوں گا جیسا قوم ثمود کا استیصال ہو گیا تھا۔

۱۲۸۱۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے کہ عطاء نے بیان کیا اور ان سے جابر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے مدح وہ یمن سے مکہ آئے، فرمایا تھا کہ وہ اپنے احرام پر اتاریں محمد بن ابی بکر نے ابن جریج کے واسطے اپنا ذکیا بے کراں سے عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، علی رضی اللہ عنہ اپنی ولایت (یمن) سے آئے تو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، علیؑ! تم نے احرام کس طرح باندھا ہے؟ عرض کی کہ جس طرح احرام آل حضور نے باندھا ہو، فرمایا پھر قربانی کا جانور بھیج دو اور جس طرح احرام باندھا ہے اسی کے مطابق عمل کرو۔ بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایک قربانی کا جانور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا۔

۱۲۸۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے مشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے، ان سے بکر نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تھا کہ انس رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا تھا۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم نے حج کا احرام باندھا تھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ حج ہی کا احرام باندھا تھا۔ پھر جب ہم مکہ آئے تو آل حضور نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کا کر لے (اور عمرہ کے بعد حج کرے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہدی (قربانی) کا جانور تھا۔ پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یمن سے حج کا احرام باندھ کر آئے ان حضور نے ان سے دریافت فرمایا

أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يَصْنَعِي فَقَالَ خَالِدٌ وَكَهْمَ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بَلَسَا بِهِ مَا كَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَمْرُؤٌ مَزَانٌ أَحْقَبَ قُلُوبَ النَّاسِ وَلَا أَشَقُّ بَطْؤَ فَهْمِهِ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقْبٍ فَقَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِي هَذَا أَتَوْمْ يَتَلَوْنَ كِتَابَ اللَّهِ رُطْبًا لَا يُجَاوِرُ حَنَاجِرَهُمْ كَيْدُ قُذُنٍ مِنَ السَّيِّئِينَ كَمَا كَيْدُ قُذُنِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ وَأَظْلَمُهُ قَالَ لَيْتَ أَدْرَسَ كُفَّهُمْ لَعَنَتُهُمْ مَثَلُ ضَمُودٍ

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا الْفُكَيْيُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يَقْبِلَهُ عَلَى أَحْرَامِهِ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسَعَايَتِهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَهْلَكَ يَا عَلِيُّ قَالَ بَيَّأَ أَهْلًا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْلًا وَامْلِكْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَأَهْدِي لَهُ عَلِيًّا هَذَا يـ

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ حَدَّثَنَا بَكْرٌ أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُثْمَرَ أَنَّ أَشَقَّ حَدِّ ثَمَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ يَعْصَرَةَ وَحَبَّةٍ فَقَالَ أَهْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَ أَهْلَكُنَا بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا

کہ کس طرح احرام باندھا ہے؟ ہمارے ساتھ تمہاری اہل (غافر رضی اللہ عنہما) بھی ہیں۔ انھوں نے عرض کی کہ میں نے یہی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا آنحضرتؐ نے باندھا ہو، ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنے احرام پر قائم رہو۔ کیونکہ ہمارے ساتھ ہدی ہے۔

۵۳۔ غزوہ ذوالخلفہ۔

۱۲۸۳۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جاہلیت میں ایک بنگلہ تھا اور اس کے ست کا نام ذوالخلفہ تھا، اسے کعبہ مایمہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ذوالخلفہ کے وجود کا ذہن سے مجھے کیوں نہیں نجات دلاتے؟ چنانچہ میں نے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ کوچ کیا، پھر ہم نے اس بت کدہ کو مسمار کر دیا اور اس میں ہم نے حسین کو پایا قتل کر دیا۔ پھر میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپؐ کو اس کی اطلاع دی تو آپؐ نے ہمارے اور قبیلہ احس کے لیے دعا کی۔

۱۲۸۴۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم مجھے ذوالخلفہ سے کیوں نہیں نجات دلاتے؟ یہ ربت اقبید ختم کے ایک بنگلہ کا تھا، اسے کعبہ بانیہ بھی کہتے تھے۔ چنانچہ میں ڈیڑھ سو قبیلہ احس کے سواروں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا۔ یہ سب شہسوار تھے میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا چنانچہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہار، میں نے آپؐ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا۔ پھر آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے گھوڑے کا اچھا سوار بنا دیجئے اور اسے ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت یافتہ بنا دیجئے۔ پھر وہ اس بنگلہ کی طرف روانہ ہوئے اور اسے منہدم کر کے آگ لگا دی۔ پھر آنحضرتؐ کی خدمت میں اطلاع بھیجی۔ جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے اگر عرض کی، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں اس وقت تک آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے نہیں چلا جب تک وہ خارش زدہ اونٹ کی طرح (سیاہ اور دیران) نہیں ہو گیا۔ بیان کیا کہ پھر ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احس کے سواروں اور سادات

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَهْلَكْتَ ذَاتَ مَعْنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَكْتَ مِمَّا أَهَلَ حِوَالَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا مِثْلُ ذَاتَ مَعْنَا هَذَا؟

بَابُ ۵ غَزْوَةُ ذِي الْخَلْفَةِ

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلْفَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِجِيْنِي مِنْ ذِي الْخَلْفَةِ فَتَقُوتُ فِي بَانَتِهِ وَخُسَيْنٍ رَاكِبًا فَكَسَرْنَا لَهُ وَفَتَلْنَا مِنْ وَحْدٍ نَاعِنْدَهُ فَاحْتَبَتِ النَّبِيَّةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَبَرْتُهُ فَمَا عَالَتْ وَلَا حَسَنَ؟

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُثْفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ثَنِيٌّ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِجِيْنِي مِنْ ذِي الْخَلْفَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَتْمِ قَبِيلَةِ الْيَمَانِيَّةِ فَانْطَلَقْتُ فِي خُسَيْنٍ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَدَى أَشْبَتْ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبْتُ فِي مَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَشْرَ أَصَابِعِهِ فِي مَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَابِتُهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا قَهْدِيًّا فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَتَرْتُهَا ثُمَّ بَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا حِثُّكَ حَتَّى تَذَكُّنَا كَأَنَّهُمَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْسَ وَرِجَالِهَا خُسَيْنٌ

کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

مَرَات:

١٣٨٥ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَبْرِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِغِنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَأَنْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ فَأَرِسَ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَتَشَبُّهُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَهُ فِي مَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ شَبِّهْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا صَهْبِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ - قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ نَبِيًّا بِاللَّيْلِ لِحُشَعْمَ وَبُجَيْلَةَ فَبِيْرُ نَصَبٌ تُعْبَدُ بِقَالٍ لَهُ الْكُفَّةُ قَالَ فَأَتَاهَا فَخَرَّقَهَا بِالْمِثَارِ وَكَسَرَهَا قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَبْرِ بْنُ الْيَسَنِ كَانَ بِهَا رَحْلٌ يَسْتَقْسِمُ بِاللَّيْلِ لَدِمَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَإِنْ قَدَّرَ عَلَيْكَ ضَرْبَ عُنُقِكَ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَهْرُبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَبْرِ فَقَالَ لَشَكْمَرْتُمَا وَلَكِنَّ شَهْدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ لَا ضَرْبَ عُنُقِكَ - قَالَ فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَبْرًا رَحْلًا مِنْ أَحْمَسَ مِكْنَى أَبَا رُطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّشِرُهُ بِذَلِكَ فَكَلَّمَا نَحْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا بَعَثْتُكَ بِالْحَقِّ مَا حِثُّتُ حَتَّى تَرَكْتُمَا كَانَهُمَا حَبْلٌ أَجْرَبُ - قَالَ فَبَدَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلٍ أَحْمَسَ وَرَجَعَ إِلَيْهَا خَمْسَ

مرات :-

باب ۵۳ - غزوہ ذات السلاسل

وَهِيَ عَزْوَةٌ لَخُمِذٍ حَذَّامٍ قَالَ إِنَّهُ إِسْمَاعِيلُ

۵۳۱ - غزوة ذات السلاسل

یہ وہ غزوہ ہے جو قبائلِ نعم و حجاز کے ساتھ پیش آیا تھا۔ ابن اسحاق نے

یزید کے واسطے سے اور انھوں نے عروہ کے واسطے سے کہ ذات السبکال
تباہل بلی، عذرہ اور بنی القین کو کہتے ہیں۔

۱۲۸۶۔ ہم سے احاق نے حدیث بیان کی، انھیں خالد بن عبداللہ نے خبر دی
انھیں خالد حذافہ نے، انھیں ابو عثمان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ بن
عاص رضی اللہ عنہ کو غزوہ ذات السلاسل کے لیے بھیجا۔ عروہ بن عاص رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ غزوہ سے واپس آکر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے پوچھا کہ آپ کو سب سے زیادہ عزیز کون شخص ہے؟ فرمایا
کہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے پوچھا، اور مردوں میں؟ فرمایا کہ اس کے والد میں نے پوچھا۔
اس کے بعد؟ فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ اس طرح آپ نے کئی اصحاب کے نام لیے اور میں خاموش
ہو گیا کہ کہیں مجھے سب سے بعد میں نہ آپ کر دیں۔

۵۳۲۔ جریر رضی اللہ عنہ کی من کو روانگی

۱۲۸۷۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ عسی نے حدیث بیان کی، ان سے منی اور منی
نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے نفیس نے اور ان سے
جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رین سے واپسی میں مدینہ آنے کے لیے میں بحری
راستے سے سفر کر رہا تھا۔ اس وقت میں کے دو افراد، ذکوان اور ذوعمر سے میری
 ملاقات ہوئی۔ میں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں بیان کرنے لگا۔ اس پر
ذوعمر نے کہا کہ اگر تمہارے صاحب یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی ہیں جن کا
تم ذکر کر رہے ہو تو ان کی وفات کو بھی تین سال گزر چکے۔ یہ دونوں میرے ساتھ ہی
مدینہ چل رہے تھے۔ راستے میں ہمیں مدینہ کی طرف سے آتے ہوئے کچھ سوار دکھائی
دے۔ ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے اس کی تصدیق کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم وفات پا گئے ہیں۔ آپ کے خلیفہ ابو بکر رضی اللہ عنہ منتخب ہوئے ہیں اور وہ لوگ اب
بھی خدائرس اور صالح ہیں۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے صاحب ابو بکر رضی اللہ
عنہ سے کہنا کہ ہم آئے تھے لیکن ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سن کر
واپس جا رہے ہیں اور انشاء اللہ پھر مدینہ آئیں گے۔ دونوں میں واپس چلے گئے۔
پھر میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ان کی باتوں کا اعلان دی تو آپ نے فرمایا کہ پھر انھیں
اپنے ساتھ لائے کیوں نہیں؟ بہت دنوں بعد ذوعمر نے ایک مرتبہ مجھ سے کہا کہ جریر!
تمہارا مجھ پر احسان ہے اور انھیں میں ایک بات بناؤں گا کہ تم اہل عرب اس وقت
تک خیر و بھلائی کے ساتھ رہو گے جب تک تمہارا طرز عمل یہ ہوگا کہ جب تمہارا کوئی
امیر وفات پا جائے تو تم راہی صلاح و مشورہ سے اپنا کوئی درامد منتخب کر لیا

بْنِ أَبِي خَالِدٍ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ
عُرْوَةَ هِيَ بَيْتٌ بِلَيٍّْ وَعَدْنَةُ وَبَنِي النَّفِيعِ
۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ خَالِدِ الْحَذَافَةِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ عَلَى
حَبِيبِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ مَا نَبِيَّهُ فَقُلْتُ أَمَا النَّاسُ
أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ. قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ
قَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ
فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكْتُ حَتَّى أَتَى أَنْ يَجْعَلَ لِي
فِي الْخَيْرِ هِمَّةً ۝

بَابُ ۵۳۲ ذَهَابِ جَرِيرٍ إِلَى السَّيَمِ

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعُصَيْبِيُّ
حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ
نَفِيسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ بِالْبَحْرِ فَلَقَيْتُ رَجُلَيْنِ
مِنْ أَهْلِ السَّيَمِ إِذَا الْكَلَامِ وَذَا عُمَرُ وَجَعَلْتُ
أَحَبَّ شَيْءٍ مَن رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهُ ذُو عُمَرَ وَلَكِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُونَ
أَجْرَ صَاحِبِكُمْ لَقَدْ مَرَّ عَلَيَّ أَحَدُهُمْ مِنْدُ ثَلَاثٍ وَ
أَقْبَلَا مَعِيَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ رَفِيعٌ
لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ السَّيَمِ بِنْتُ نَسَاءٍ لَنَا هُمْ فَقَالُوا أَتُبْعُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلِفَ
أَبُوبَكْرٌ وَالنَّاسُ صَالِحُونَ فَقَالَ أَخْبِرْ صَاحِبَكِ أَمَا
فَدَجُنَّا وَلَعَلَّنَا سَنُحَوِّدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَرَجَعَا
إِلَى السَّيَمِ فَاخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ قَالَ أَفَلَا
حِثَّ بِهِمْ؟ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِي ذُو
عُمَرَ وَيَا جَرِيرُ إِنَّ بَيْتَ عَلِيٍّ كَرَامَةٌ وَإِنِّي
مُخْبِرُكَ خَبْرًا أَتَاكُمْ مَشْعَرُ الْعَرَبِ لَنْ تَذْأُلُوا
مَعْيِدًا مَا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكْتَ أَمِيرُ تَأْمُرْتُمْ
فِي الْخَيْرِ فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا مَلُوكًا

کر دے لیکن جب (مارت کے لیے) تلواریں بات پہنچ جائے گی تو تمہارے
امیر بادشاہ بن جائیں گے، بادشاہوں کی طرح غصہ نہ کرے اور انہیں کی
طرح راجی اور خوش ہو کر رہے۔

۵۳۳ - غزوہ سیف البحر

بر دستہ قریش کے فائدہ تجارت کی گھات میں تھا۔ امیر ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۲۸۸ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے دسب بن کیسان نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحل سمندر
کی طرف ایک مہم بھیجی اور امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنا یا۔ اس میں تین
سوار اور شریک تھے۔ ہم روانہ ہوئے اور ابھی راستے ہی میں تھے کہ زاد راہ
ختم ہو گیا۔ جو کچھ بچ رہا تھا وہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا گیا
تو دو ہتھیار کھجوروں کے جمع ہو گئے۔ اب ہمیں روزانہ تھوڑا تھوڑا اسی سے
کھانے کو ملتا تھا۔ آخر جب یہ بھی ختم کے قریب پہنچ گیا تو ہمارے حصے
میں صرف ایک ایک کھجور آتی تھی۔ میں نے عرض کی کہ ایک کھجور سے کیا ہوتا رہا ہوگا؟
جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کی قدر صحیح معنوں میں اس وقت ہوئی جب
کھجور بالکل ختم ہو گئی تھی۔ آخر ہم سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ اتفاق سے
سمندر سے ہمیں ایک مچھلی ملی جو پہاڑی جیسی تھی۔ اس مچھلی کو سارا لشکر اٹھا رہا
دن تک کھاتا رہا بعد میں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کی سیس کی دو ٹپاں
کھڑکی گئیں اور ایک سواری کا وہ سمیت اس کے نیچے سے گزاری گئی وہ سواری
نیچے سے گذر گئی اور ٹپوں کو چھڑا تک نہیں۔

۱۲۸۹ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے عمرو بن دینار کے حوالے سے جو یاد کیا ہے وہ یہ ہے
کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان
کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو سواروں کے ساتھ بھیجا اور بنا
امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنا یا، تاکہ ہم قریش کے فائدہ تجارت کی گھات
میں رہیں۔ ساحل سمندر پر ہم پندرہ دن تک پڑاؤ لے رہے۔ ہمیں اس سفر
میں اڑھی سخت بھوک اور فاقے کا سامنا کرنا پڑا۔ بیان تک نوبت پہنچی کہ ہم نے
بہول کے پتے رخصطہ اٹھا کر وقت گزارا، اسی لیے اس مہم کا نام "جیش الخبط"۔

يَغْضَبُونَ غَضَبَ الْمُتَوَلِّينَ
وَمِنْهُمْ رِضَا
الْمُتَوَلِّينَ

۵۳۳ غَزْوَةُ سَيْفِ الْبَحْرِ
وَهُمْ يَتْلَقُونَ عِدًّا لِقُرَيْشٍ وَ
أَمِيرُهُمْ أَبُو عَبِيدَةَ رَضِيَ

۱۲۸۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ زُهَيْرِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قَبْلَ السَّاحِلِ وَأَمْرُهُمْ
أَبُو عَبِيدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَخَرَجُوا وَ
كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنَظَرْنَا زَادًا مَرَّ أَبُو عَبِيدَةَ
بِأَمْرٍ وَأَمْرُ الْجَيْشِ فَجَمَعَهُ فَكَانَ مِزْدَةً لِيَوْمٍ فَكَانَ
يَقُولُ تَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلٌ قَلِيلٌ حَتَّى فَنَظَرْنَا
فَلَمْ يَكُنْ يَصِيدُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ مَا
تُعْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَهَدْنَا فَقَدْ هَاجِنُ
فَنَبَيْتُ ثُمَّ انْتَقَيْنَا إِلَى الْخَجَرِ فَإِذَا حَوْتُ
مِثْلَ الطَّرِيقِ فَكُلَّ مِنْهُ الْقَوْمُ ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ
أَمَرَ أَبُو عَبِيدَةَ بِصَلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاحِهِ
فَنَصَبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرَحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ
تَحْتَهُمَا فَلَمْ نَبْهَرَهُمَا

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ التَّنَائِي حَفِظْنَا مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَ أَمِيرُنَا
أَبُو عَبِيدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَزِدْنَا عِيْرَ قُرَيْشٍ فَأَمَرْنَا
بِالسَّاحِلِ فَنَصَفَ شَهْرًا فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى
أَكَلْنَا الْخَبْطَ تَسْوِي ذِيكَ الْجَيْشِ حِينَئِذٍ الْخَبْطُ
فَأَنَعَيْنَا لَنَا الْبَحْرُ وَابْتَدَأَ يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ

بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے پہلے جس حج کا میرنا کر بھیجا تھا اس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے چند صحابہؓ کے ساتھ قربانی کے دن (مئی میں) یا اعلان کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشترک در بیت اللہ کا حج نہیں کر سکے گا۔ اور وہ کوئی شخص بیت اللہ کا طواف نیلے ہو کر کر سکے گا۔

۱۴۹۲۔ مجھ سے عبد اللہ بن رجا نے حدیث بیان کی، ان سے اسیر بن عیث بیان کی، ان سے ابو اححاق نے اور ان سے بلال بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری سورۃ جس کا اکثر حصہ ایک ساتھ نازل ہوا وہ سورۃ برات ہے اور آخری سورۃ جس کا آخری حصہ نازل ہوا وہ سورۃ نساء کی یہ آیت ہے "وَلَا تَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ"۔

۵۳۵۔ بنی تمیم کا وفد

۱۴۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یوسف نے، ان سے صفوان بن محرز زانی نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو تمیم کے چند افراد (کا ایک وفد) بنا کر عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا، اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگے کہ بشارت تو آپ ہمیں دے چکے، کچھ اور دیجئے بھی۔ ان کے اس جواب پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناگواری کا اثر دیکھا گیا پھر بنی کے چند افراد پر مشتمل ایک وفد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ بنو تمیم نے بشارت نہیں قبول کی، تم قبول کرو، انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ!

۵۳۶۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ غزوہ عبیدہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر رضی اللہ عنہ، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی تمیم کی شاخ بنو العنبر کی طرف بھیجا تھا۔ آپ نے ان پر حمل کیا، ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں کو قیدی کیا

۱۴۹۴۔ مجھ سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قنقار نے، ان سے ابو زرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اس وقت سے ہمیشہ بنو تمیم سے محبت رکھتا ہوں، جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زانی ان کے تین اوصاف کے متعلق میں نے سنا

فَدِيْعٌ عَنِ الدَّهْرِيَّةِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ الْفُجْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَدِّنُ فِي النَّاسِ لِيُحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا وَرَأَى يَكُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اسْرَائِلُ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنِ الْبَكَايَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اخْرَجُ سُورَةً نَزَلَتْ كَامِلَةً بَدَاؤَةً وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةً سُورَةُ النَّبَاِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

باب ۵۳۵ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ حَرْبٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَى نَفَرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْبَلُوا النَّبْشُرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا نَبْشُرُنَا فَأَعْطَيْنَا فَرَدَّ فِي ذَلِكِ فِي رَوْحِهِمْ فَجَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَمَنِ يَقَالُ أَقْبَلُوا النَّبْشُرَى إِنْ لَمْ يَمْلِكْهَا حَبْرُؤُ تَمِيمٍ قَالُوا أَفَدُ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

باب ۵۳۶ قَالَ ابْنُ اسْحَاقَ غَزَوْهُ عُبَيْدَةُ

بَنُ حَضْرَةَ بْنِ حَذِيفَةَ بْنِ يَدْرِ بْنِ الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَغَارُوا أَهْلَابَ مِنْهُمْ نَاسًا وَسَبَى مِنْهُمْ نِسَاءً۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَدَا نَالَ أَحَبُّ بَنِي تَمِيمٍ كَجَدِّ ثَلَاثٍ سَمِعْتُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اُن حضورؐ نے ان کے متعلق فرمایا تھا کہ نبوت تمہیں مجال کے حق میں میری امت کے سب سے زیادہ سخت افراد میں ہوں گے، اور نبوت تمہی کی ایک فیزی قانون عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں، اُن حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو، کیونکہ یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔ اور ان کے یہاں سے صدقہ وصول ہو کہ آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک قوم کا۔ یا یہ فرمایا کہ یہ میری قوم کا صدقہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفُرُ لَهَا فِيْمِمْ هُمْ أَشَدُّ
أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ وَكَانَتْ فِيْمِمْ سَبِيَّةٌ
عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتَقِيَهَا فَإِنَّهَا مِنْ
وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَكَانَتْ صَدَقَاتُكُمْ
فَقَالَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ
أَوْ كُفِّي

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
هَيْثَامُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ
عَنْ ابْنِ أَبِي هَكِيمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ
أَخْبَرَهُمْ أَنَّ قَدِيمَ رَكْبٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ مَدَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبُدٍ زُرَّارَةً
قَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِيرُ الْقُرْعِ بْنِ حَارِيسٍ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ مَا أَمَرْتُ إِلَّا خِلَافِي - قَالَ هُمُ
مَا أَرَدْتُ خِلَافِي فَتَمَارَاحَتِي انْفَقَعَتْ أَصَوَاتُهُمَا
فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ لَيْلٍ هَاتَا التَّيْمَنَ أَمَنُوا الْقَهْقَرُ
حَتَّى انْقَضَتْ

باب ۵۳۷ وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ
۱۲۹۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ
الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي جَبْرَةَ قُلْتُ
لِإِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كُنْتُ فِي جَرَّةٍ
يَسْتَبْدِي بَنِيئُ فَأَشْرَبُهُ حُلُودًا فِي حَبْرٍ
إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ فَقَالَتْ الْقَوْمُ فَأَطْلُ
أَلْحَبُّوسَ خَشِيتُ أَنْ أَفْتَضِرَّه - فَقَالَ تَرَامُ
وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرِ خَزَايَا وَكَأَنَّ
الْمَدَائِي فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَ
بَيْنِكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مَثَرٍ وَإِنَّا لَا نَقْبِلُ
إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَرَمِ حَتَّى تَأْتِيَ بِحَمَلٍ مِنْ

۱۲۹۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں ابن ابی ملیک نے اور انھیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبوت تمہیں کے جیزہ سوار میں کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ ہمارا کوئی امیر منتخب کر دیجئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ قعقاع بن معبد بن زرارہ کو ان کا امیر منتخب کر دیجئے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بلکہ آپ اقرع بن حابس کو امیر منتخب فرما دیجئے۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا (عمر رضی اللہ عنہ سے) کہ تمھارا مقصد صرف مجھ سے اختلاف کرنا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھیں کبھی میرا مقصد صرف تمھاری رائے سے اختلاف کرنا ہی ہے۔ دونوں حضرات میں بات بڑھ گئی اور کراؤ لہذا ہو گئی، اسی واقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا“ آخر آیت تک۔

۵۳۷۔ وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ

۱۲۹۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عامر عقدی نے خبر دی، ان سے قرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجبرہ نے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے لیے نبیذ تیار کی جاتی ہے، میں وہ میٹھی نبیذ انھوں سے پیتا ہوں۔ (اس میں عمومی سانس نہر بھی پیدا ہو جاتا ہے) چنانچہ اگر میں اسے زیادہ پی لوں، پھر لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھوں اور دیر تک بیٹھا ہوں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں رسولؐ نہ اٹھانی پڑ جائے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تنبیذ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُن حضورؐ نے فرمایا خوش آمدید اس قوم کے لیے جو رسولؐ کی اور نہ امت اٹھانے بغیر آئی ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے (مدینہ کے) درمیان میں مشرکین مقرر کیے قبائل پڑے ہیں۔ اس لیے ہم آپ کی خدمت میں صرف باج و تہمت مہینوں میں ہی حاضر

ہو سکتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گمراہی پر عمل کرتے دیکھ کر
جنت میں داخل ہوں اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکے ہیں، انھیں بھی وہاں
پہنچا دیں۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں
اور چار چیزوں سے روکتا ہوں۔ میں تمھیں حکم دیتا ہوں، اللہ پر ایمان لانے کا،
تمھیں معلوم ہے، اللہ پر ایمان لانا کہسے کہتے ہیں؟ اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنے کا، زکات دینے اور رمضان کے روزے رکھنے اور
مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ بیت المال کو ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور میں
تمھیں چار چیزوں سے روکتا ہوں، یعنی دبا، نفیر، حنتم اور مرفت (منہیہ ہونے)
کے مرتبہ سے جس میں بندہ بنائی جاتی ہے۔

۱۲۹۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث
بیان کی، ان سے ابو جہرہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا
آپ بیان کرتے تھے کہ جب عبید بن العقیس کا دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا تو انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم لوگ تمہیں ربیعہ سے منع کر رکھتے
ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کے قبائل پرستے ہیں، ہم آپ حضور
کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں، اس لیے آپ چند
ایسی چیزوں کا حکم دیجیے کہ ہم بھی ان پر عمل کریں اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکے
میں انھیں بھی اس کی دعوت دیں۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھیں
چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں، (میں تمھیں حکم دیتا ہوں)
اللہ پر ایمان لانے کا یعنی اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، پھر آپ
نے (اپنی انگلی سے) ایک کا اشارہ کیا، اور نماز قائم کرنے کا، زکات دینے کا اور اس
کا مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ بیت المال کو ادا کرتے رہنا۔ اور میں تمھیں دبا،
نفیر، مرفت اور حنتم کے استعمال سے روکتا ہوں۔

۱۲۹۸۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان
کی، انھیں مرد نے خبر دی اور بکر بن مضر نے بیان کیا، ان سے عمر بن حارث نے
ان سے بکیر نے اور ان سے کریب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مرنے کے بیان کی کہ ابن
عباس، عبدالرحمن بن ازہر و مسور بن حمزہ رضی اللہ عنہم نے انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا
کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ اے المؤمنین سے ہمارا سب کا سلام کہنا اور عمر کے بعد دو
رکعتوں کے متعلق ان سے پوچھنا اور یہ کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ انھیں پڑھتی ہیں اود
میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں پڑھنے سے روکا تھا ان

الْمَدِينَةِ مِنْ عَمَلِنَا بِهِ وَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو
بِهِ مِنْ وَرَاءِ نَا قَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَ
أَنْفَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. الْأَيْمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةً أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا الْأَيْمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةً أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَاخِلُ الصَّلَاةِ وَإِتْيَا
الزَّكَاةَ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُقْطَعُوا
مِنَ الْغَنَائِمِ الْخُمْسَ وَأَنْفَاكُمْ عَنْ
أَرْبَعٍ مَا أَنْتُمْ فِي الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَ
الْحَنْتِ وَالْمَرْفَتِ :

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَهْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
يَقُولُ قَدِمَ وَحْدَهُ عَبْدُ الْعَقِيسِ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
هَذَا النَّحْيَ مِنْ رَبِيعَةَ وَنَدَّ حَالَتْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مَضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي
شَهْرٍ حَرَامٍ فَمَرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَ
نَدْعُو إِلَيْهَا مِنْ وَرَاءِ نَا قَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَ
أَنْفَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. الْأَيْمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدُ وَاحِدَةٍ دَاخِلُ الصَّلَاةِ وَإِتْيَا
الزَّكَاةَ وَأَنْ تُقْطَعُوا مِنَ الْخُمْسِ مَا غَنِمْتُمْ
وَأَنْفَاكُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَ
الْحَنْتِ وَالْمَرْفَتِ :

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكِّي بْنِ كُرَيْبٍ
قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ
بْنِ أَنَسٍ وَابْنُ مَسْرُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالُوا أَفَرَأَيْتُمْ عَلَيْهَا السَّلَامَ
مِنْ جَنَّتِهَا وَأَسْأَلُ عَنْ النَّكْعَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّا

أَخْبَرَنَا أَنَّكَ تَهْلِيئَهُمَا وَقَدْ مَلَفْنَا أَنَّ الْبَيْتِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَصُوبُ مَعَ عُمَرَ النَّاسَ عَنْهُمَا -
قَالَ كَرِيْبٌ قَدْ خَلْتُ عَلَيْهِمَا وَبَلَغَتْهُمَا مَا أُرْسَلُوْنِي
مَقَالَتْ سَلِّ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَخْبَرَتْهُمَا كَرْدُوْنِي
إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْتَلِ مَا أُرْسَلُوْنِي إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ
أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
عَنْهُمَا وَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي
نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا
فَأُرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْخَادِمُ فَقُلْتُ قَوْنِي إِلَى جَنَابِ
فَقَوْلِي - فَقَوْلِي أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكُمْ أَسْمَعُكَ
سَمِعْتِي عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكَعَتَيْنِ فَأَذَاكَ تَصَلِّيَهُمَا
فَأَبْنِ أَشَارَ بَيْدٍ ۖ فَاسْتَأْذِنِي ۖ فَفَعَلْتُ
الْحَابِرِيَّةُ فَأَشَارَ بَيْدٍ ۖ فَاسْتَأْذِنْتُ
عَنْهُمَا مَكَلَّمًا أَنْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ
سَأَلْتُ عَنْهُمَا الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ
أَتَانِي أُنَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ
قَوْمِهِمْ فَتَخَلَّوْنِي عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ
بَعْدَ الظُّهْرِ فَمِمَّا هَاتَانِ ۖ

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ

حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ
ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةِ حَبِيبٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجَوَانِي كُنْعِي

بَابُ ۵۳۸ وَفَدَّ بَنِي حَنِيفَةَ وَهَاتِي شَأْنُ الْإِثَالِ

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَحَثَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خِيَلًا قَبْلَ نَحْثِ خِجَارَتِ يَرْحَلُ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ

عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر عمر رضی اللہ عنہ کے
ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا (ان کے دو خلاف میں) اگر میرے بیان کیا کہ پھر
میں ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان حضرات کا پیغام پہنچایا یا انشاء رضی
اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس کے متعلق ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو میں نے ان حضرات
کو اگر اس کی اطلاع دی تو انھوں نے مجھے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں
بھیجا، وہ باتیں پوچھنے کے لیے جو عمر رضی اللہ عنہا سے انھوں نے پچھوائی تھیں۔
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خود بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
کہ آپ عصر بعد دو رکعتوں سے منع کرتے تھے، لیکن ایک مرتبہ آپ نے عصر کی نماز پڑھی
پھر میرے بیان پر تشریف لائے، میرے پاس اس وقت انصار کے قبیلہ بنو حرام کی
کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں، اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، یہ دیکھ کر میں نے غلام
کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور اسے ہدایت کر دی کہ ان حضرات کے پیلوں کی طرف ہی ہوجاتا
اور عرض کرنا کہ ام سلمہ نے پوچھا ہے، یا رسول اللہ! میں نے تو آپ سے ہی سنا تھا اور
آپ نے عصر بعد ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے منع کیا تھا، لیکن آج میں خود آپ کو دو
رکعت پڑھتے دیکھ رہی ہوں، اگر ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کریں تو پھر
یہ سمجھ بٹ جانا، غلام نے میری ہدایت کے مطابق کیا اور ان حضرات نے ہاتھ سے
اشارہ کیا تو وہ سمجھ بٹ گئی، پھر جب فارغ ہوئے تو فرمایا اسے سنت ابی امیہ!
عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق تم نے سوال کیا ہے، وجہ یہ ہوئی تھی کہ قبیلہ
عبد القیس کے کچھ لوگ میرے یہاں اپنی قوم کا اسلام لے کر آئے تھے اور ان کی وجہ سے
ظہر کے بعد کی دو رکعتیں میں نہیں پڑھ سکتا تھا، یہ انھیں رکعتوں کی قضا ہے۔

۱۴۹۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعامر عبد الملک

نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، یہ طہان کے صاحبزادے ہیں۔

ان سے ابو جمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مسجد نبوی صلی

صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے پہلا تہجد جو ان کی مسجد عبد القیس میں

منعقد ہوا، بحرین کی ایک بستی ہے۔

۵۳۸۔ وفد بنو حنیفہ اور ثمامہ بن اثال کا واقعہ

۱۵۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کی طرف

کچھ سواری بھیجے۔ وہ قبیلہ بنو حنیفہ کے (سربراہوں میں سے) ایک شخص، ثمامہ بن

لَمْ تَأْمَرْهُ بِأَنْ تَأْتِيَ فَدَعَاكَ بِسَارِيَةٍ مِنْ
سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَيْنُكَ يَا ثَمَامَةُ فَقَالَ عَيْنِي
خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ تَقَاتُلِي تَقَاتُلُ ذَا دِمٍّ وَإِنْ
تُنْعَمُ تُنْعِمُ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ
فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ حَتَّى كَانَ الْعَدُوُّ كُفًّا قَالَ
لَهُ مَا عَيْنُكَ يَا ثَمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ
تُنْعَمُ تُنْعِمُ عَلَى شَاكِرٍ فَتُرِكَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ
الْعَدُوِّ فَقَالَ مَا عَيْنُكَ يَا ثَمَامَةُ فَقَالَ عَيْنِي
مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثَمَامَةَ فَأُطْلِقَ إِلَى
مَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ نَاغَتِلَ ثُمَّ دَخَلَ
الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ
مَا كَانَ عَلَى الْإِلَهِ رِضٌ وَحُبٌّ إِلَّا بَخَصَ إِلَيَّ مِنْ
وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهِي أَحَبَّ الْوُجُوهِ
إِلَيَّ وَاللَّهُ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ إِلَّا بَخَصَ إِلَيَّ مِنْ
دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينِي أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ
وَاللَّهُ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا بَخَصَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ
فَأَصْبَحَ بَلَدِي أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ وَإِنْ
خِيلَكَ أَخَذْتُ شَيْئًا وَأَنَا رِيْدُ الْعُسْرَةِ
فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَخْتَصِمَ فَلَمَّا قَدِمَ
مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَاتِلُ صَبَوْتُ؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ
أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حَبْطَةً
حَتَّى يَأْتِيَنَّ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ -

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا فَوْحُ بْنُ جُبَيْرٍ

آمال نامی کو کچھ لائے اور مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا، ثمامہ! اب کیا خیال ہے؟ انھوں نے کہا، محمد! میرے پاس خیر ہے (اس کے باوجود) اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جو قتل کا مستحق ہے اور اگر آپ مجھ پر احسان کریں گے تو ایک ایسے شخص پر احسان کر دے گا جو احسان کرنے والے کا شکر ادا کیا کرتا ہے، لیکن اگر آپ کا مال مطلوب ہے، تو جتنا چاہیں مجھ سے طلب کر سکتے ہیں۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے آئے دوسرے دن آپ نے پھر فرمایا، اب کیا خیال ہے ثمامہ! انھوں نے کہا، وہی جو میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اگر آپ نے احسان کیا تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر ادا کیا کرتا ہے۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر چلے آئے، تیسرے دن پھر آپ نے ان سے فرمایا، اب کیا خیال ہے، ثمامہ! انھوں نے کہا کہ وہی جو میں آپ سے پہلے کہہ چکا ہوں۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ درستی کھول دی گئی تو وہ مسجد نبوی سے قریب ایک باغ میں گئے اور غسل کر کے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور پڑھا: "اشھدان لا اله الا الله واشھدان محمد رسول الله"، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں،۔ اُسے محمد خدا گواہ ہے، روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرے سے مغفون مجھے نہیں تھا لیکن آج آپ کے چہرہ سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں ہے۔ خدا گواہ ہے، کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجھے مغفون نہیں تھا لیکن آج آپ کا دین مجھ سے زیادہ پسندیدہ اور عزیز ہے، خدا گواہ ہے، کوئی شہر آپ کے شہر سے مجھے زیادہ مغفون نہیں تھا لیکن آج آپ کا شہر میرا سب سے زیادہ محبوب شہر ہے آپ کے سوا دل نے جب مجھے پکارتا تو میں عمرہ کا ارادہ کر چکا تھا۔ اب آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا جب وہ مکہ پہنچے تو کسی نے کہا اے دین ہو گئے! انھوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لایا ہوں اور خدا کی قسم اب تمہارا رے یہاں پیام سے گھول کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آسکتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دے دیں۔ رضی اللہ عنہ،

۱۵۰۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی حنین نے، انھیں نافع بن حمر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّبِيُّ ابْنُ عَبْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَعَلَ يَقُولُ ابْنُ جَدِّ لِي فَحَسَدْتُ بَيْنَ بَعْدِهِ تَبِعَتْهُ
وَقَدِّمَهَا فِي بَشِيرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ مَا تَكَلَّ إِلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ
بْنُ قَيْسٍ بْنُ شِمَاسٍ وَفِي جَدِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَسِيلَةٍ
فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ كُنْتُ لَنَفْسِي هَذِهِ الْقِطْعَةُ مَا
أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعُدَّ وَأَمَّا اللَّهُ فَبِكَذَاكَ وَلَنْ أَدْبُرَتْ
لَتَعْفِرَنَّكَ اللَّهُ وَذَلِكَ لَأَنَّكَ الْبَدَى أَرَيْتُ فِيهِ مَا دَاكَ
وَهَذَا ثَابِتٌ يُحِبُّكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَسَى الْبَدَى أَرَيْتُ فِيهِ مَا دَاكَ فَخَبَّرَنِي
أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
نَبِيًّا أَنَا نَاحِيَةٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَيْتُ
شَأْنَهُمَا فَأَوْجَحِي إِلَى فِي الْمَنَامِ أَنْ أُنْخَضَّهُمَا فَتَنْخَضَّهُمَا
مَطْلًا فَأَوَّلَهُمَا كَتَا ابْنَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا
الْعَشِيُّ وَالْآخَرُ مَسِيلَتُهُ

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْحَاقَ ابْنُ نَصْرَةَ شَاعِبُ الدَّرَافِ
عَنْ مَعْبَرٍ عَنْ هَمَّارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا أَنَا نَاحِيَةٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ
فَوَضَعْتُ فِي كَفِّي سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرْتُ عَنِّي فَأَوْجَحِي
إِلَى أَنْ أُنْخَضَّهُمَا فَتَنْخَضَّهُمَا فَذَهَبًا فَأَوَّلَهُمَا
النَّبِيُّ ابْنُ اللَّهِ ابْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ
الْمَيْمَنَةِ

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْلُومٍ عَنْ ابْنِ مَسْلُومٍ عَنْ ابْنِ مَسْلُومٍ
ابْنِ مَسْلُومٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعَطَارِدِيَّ
يَقُولُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَادَّادَ وَحَدَّثَنَا حَجَرًا

عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسیلہ کذاب آیا، اس دعوے کے
ساتھ کہ اگر محمد مجھے اپنے بعد اپنا نائب و خلیفہ بنا دیں تو میں ان کی اتباع کروں
اس کے ساتھ اس کی قوم (مذہب) کا بہت بڑا لشکر تھا۔ اس حضورؐ اس کی فکر
تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے
آپ کے ہاتھ کھجور کی ایک ٹہنی تھی، جہاں مسیلہ اپنی فوج کے ساتھ بڑا ڈکٹے
ہوئے تھا، آپ وہیں جا کر ٹھہر گئے، اور آپ نے اس سے فرمایا اگر تم مجھ سے یہ
ٹہنی مانگو گے تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دوں گا، اور تم اللہ کے اس فیصلے سے
آگے نہیں بڑھ سکتے جو تمہارے بارے میں پہلے ہی ہو چکا ہے، تم نے اگر یہی
اطاعت سے روگردانی کی تو اللہ تعالیٰ انھیں ہلاک کر دے گا، میرا تو خیال ہے
کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھانے گئے تھے، اب تمہاری باتوں کا جواب ثابت
دیے گے۔ پھر آپ واپس تشریف لائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے متعلق پوچھا کہ "میرا تو
خیال ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے، تو ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سو یا پڑا تھا کہ میں
نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کلنگ دیکھے، مجھے انھیں دیکھ کر بڑا رنج ہوا پھر
خواب میں مجھ پر وحی کی گئی کہ میں انھیں چھونک دوں، چنانچہ میں نے انھیں چھونکا
تو وہ اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر دو چھوٹوں سے لی جو میرے بعد نکلیں گے ایک
اسود عنی تھا اور دوسرا مسیلہ کذاب۔

۱۵۰۲۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث
بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خواب میں میرے
پاس زمین کے نزلانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کلنگ رکھ
دیئے گئے، یہ مجھ پر طریشان گزارا، اس کے بعد مجھے وحی کی گئی کہ میں انھیں چھونک
دوں۔ میں نے چھونکا تو وہ اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر دو چھوٹوں سے لی جن کے
درمیان میں میں ہوں یعنی صاحب صنعاء (اسود عنی) اور صاحب یمامہ
(مسیلہ کذاب)

۱۵۰۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مہدی بن حمیر
سے سنا، کہا کہ میں نے ابو رجاء عطار دی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ
ہم پتھر کی پوجا کرتے تھے اور اگر کوئی پتھر ہمیں اس سے اچھا مل جاتا تو ہمیں کی ہم

لو چاکر رہے ہوتے تو اسے چھینک دیتے اور اس دوسرے کی پوجا شروع کر دیتے۔ اگر ہمیں پتھر نہ ملتا تو مٹی کا ڈھیر جمع کر لیتے اور بکری لاکر اس پر دوہتے اور اس کے گرد چکر لگاتے۔ پھر حرب کا مہینہ آجاتا تو ہم کہتے کہ یہ مہینہ نیزول کو دور رکھنے کا ہے، چنانچہ ہمارے پاس لوہے سے بنے ہوئے جتنے بھی نیزے یا تیرے ہوتے ہم حرب کے مہینے میں انھیں اپنے سے دور رکھتے اور انھیں کسی طرف چھینک دیتے۔ اور میں نے ابوجہاد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معوث ہوئے تو میں ابھی کم عمر تھا اور اپنے گھر کے اونٹ چرایا کرتا تھا۔ پھر جب ہم نے آپ کی دفن نش پر چڑھائی اور فتح مکہ کی خبر سنی تو آگ میں جا کر ہم نے پناہ لے لی، یعنی مسیلہ کذاب کے یہاں۔

۵۳۹۔ اسود غسانی کا واقعہ

هُوَ أَخْبَرَنَا مِنْهُ الْفَيْيَاةُ وَاحِدًا نَا الْاُخْرَ فَاذَا
لَهُ عَجَبًا حَضَرًا جَمَعًا حُتُوَةً مِنْ تَرَابٍ ثُمَّ حَتْنَا
بِالنَّاسَةِ فَحَلَبْنَا لَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ طَفْنَا بِهِ فَاذَا
دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مَنْصِلُ الْأَسْبَةِ فَلَا
سَدَامَ رُحْنَا فِيهِ حَبَابًا لَإِنَّ نَزَعْنَا لَهُ وَ
الْفَيْيَاةُ شَهْرُ رَجَبٍ وَ سَمِعْتُ أَبَا رَحْبَاءٍ
يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ تَبْعَثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَا مَا أَدْعَى إِلَيْهِ عَلَى أَخِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِمُحَمَّدٍ
فَرَرْنَا إِلَى النَّبَارِ إِلَى مَسِيلَةَ الْكَذَّابِ

باب ۵۳۹ قصۃ الاسود الغسانی

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَزَنَدِيُّ
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زَيْدٍ أَهْلِيمٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسَةَ ابْنِ نَعِيْلٍ وَكَانَ فِي مَوْجِعٍ
أَخْرَأَ سَمْعَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ بَلَعْنَا أَنَّ مَسِيلَةَ الْكَذَّابِ
فَدَامَ الْمَسِيئَةُ فَتَزَلُّ فِي دَارِ بَنِي الْحَارِثِ وَكَانَ
تَحْتَهُ بَنُو الْحَارِثِ ابْنُ بَكْرِ بْنِ وَهَجٍ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَامِرٍ فَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
مَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَسَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ
لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي
يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْنِيبُ
فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَلَكَمَهُ فَقَالَ لَهُ مَسِيلَةُ إِذْ شِئْتُ
حَلَبْتُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْأَمْرَ تَحْتَ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُونَا لِي هَذَا
الْفَصْنِيبُ مَا أَعْطَيْتُكَه وَإِنِّي لَأُرَاكَ السَّيِّئُ
أَمْرِي فِيهِ مَا أَمْرِي وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَ
سَيِّعِيكَ عَمِي فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَا لَكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ
عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ

۱۵۰۴۔ ہم سے سعید بن محمد حرجی نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن عبیدہ ابن نشیط نے، دوسرے موقوف پر (ابن عبیدہ) کے نام کی تفریق ہے یعنی عبداللہ۔ اور ان سے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم ہے کہ جب مسیلہ کذاب مدینہ آیا تو بنت حارث کے گھر اس نے قیام کیا، کیونکہ بنت حارث بن کزیز اس کی بیوی تھی۔ یہی عبداللہ بن عامر کی اولاد کی بھی مال ہے۔ پھر حضور اکرم اس کے یہاں تشریف لائے (تبلیغ کے لیے) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے، ثابت رضی اللہ عنہ وہی ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب کے نام سے مشہور تھے حضور اکرم کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آل حضور اس کے پاس آکر ٹھہر گئے اور اس سے گفتگو کی، مسیلہ نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو آپ ہمارے اور نبوت کے درمیان حائل نہ ہوں اور اپنے بعد میں اسے سوئپ دیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے ریچھڑی مانگو گے تو میں انھیں یہ بھی نہیں دے سکتا میرا خیال تو یہ ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے۔ یہ ثابت بن قیس ہیں اور میری طرف سے تمہاری باتوں کا جواب یہی دیں گے پھر آل حضور واپس تشریف لائے۔ عبید اللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے متعلق پوچھا جس کا ذکر آپ نے کیا تھا تو انھوں نے بتایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا، مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرے ہاتھوں پر سونے کے دو مسکن

دکھ دیتے گئے ہیں اس سے بہت گھرا یا اور ان کنگڑوں سے مجھے تشویش ہوئی، پھر مجھے حکم ہوا اور میں نے انھیں چھونک دیا تو یہ دونوں کنگڑے اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جو خردج کرنے والے ہیں، عبد اللہ نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک اسود عسبی تھا جسے فیروز نے یمن میں قتل کیا اور دوسرا مسیلہ کذاب تھا۔

۵۴۰۔ اہل بخران کا واقعہ

۱۵۰۵۔ محمد سے عباس بن حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق نے ان سے ابو اسحاق نے ان سے صفیر بن زفر نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بخران کے دوسرا عاقب اور سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مبارک کرنے کے لیے آئے تھے لیکن ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ خدا کی قسم، اگر نبی ہوئے اور پھر بھی تم نے ان سے مبارک کیا تو ہم سب سب سکتے ہیں اور تمہارے بعد ہماری تسلیں۔ پھر ان دونوں نے اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جو کچھ آپ کا مطالبہ ہے، ہم اسے پورا کرنے کے لیے تیار ہیں، آپ ہمارے ساتھ کوئی امانتدار شخص بھیج دیجئے جو بھی آدمی آپ ہمارے ساتھ بھیجیں اسے امانتدار ضرور رہنا چاہیے۔ اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو امانت دار ہوگا اور پورا پورا امانتدار ہوگا صحابہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے منظر تھے۔ اہل حضور نے فرمایا۔ ابو عبیدہ بن الجراح، انھو جب وہ کھڑے ہوئے تو اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔

۱۵۰۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق سے سنا، انھوں نے صفیر بن زفر سے اور ان سے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل بخران، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی امانت دار آدمی بھیجئے، اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا آدمی بھیجوں گا جو ہر حیثیت سے امانت دار ہوگا صحابہ منظر تھے، آخر اہل حضور نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۱۵۰۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ابوقلاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر امت میں امین (امانت دار) ہوتے ہیں اور اس امت

ذکر فقال ابن عباس ذكر لي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نبينا انا ناهيكم ان تبيعوا في نبيكم سوارا من ذهب ففقطعتهم وكرهتهم فاذا نبي فنفختهم فما فظاذا فاذلهم كذا البين يخبركم فقال عبيد الله احدهما العنسي الذي قتلته فيروز باليمن والآخر مسيلة الكذاب

باب ۵ قصّة اهل بخران

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صَفِيرِ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ حَيَّاهُ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبًا فَبَخَّرَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يُبَدَّ عَنَّا قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لَصَاحِبِهِ كَمَا تَفْعَلُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَا عَمَلًا لَكَ فَفَلَحَ عَنْهُمَا وَلَا عَقِبًا مِنْ بَعْدِنَا قَالَ إِنَّا نَعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا فَقَالَ لَا بَعْثَ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقًّا أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُحْرِيًّا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ الْخَدَّاجِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ أُمَّةٌ

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنْ صَفِيرِ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَهْلُ بَخْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَا بَعْثَ لَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقًّا أَمِينٍ فَاَسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْخَدَّاجِ

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي فِلَالَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَآمِنٌ هَذِهِ

الْمَدَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ :

کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔

۵۴۱۔ عمان و بحرین کا واقعہ

باب ۵۳۱ فِصَّةُ عُمَانَ وَ الْبَحْرَيْنِ

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ

۱۵۰۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث

بیان کی کہ ابن المنکدر نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ بیان کرتے تھے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا، اگر میرے پاس بحرین سے مال آیا

تو میں تمہیں اتنا اتنا تین مرتبہ دوں گا لیکن بحرین سے جس وقت مال آیا تو حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی تھی، اس لیے وہ مال ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا

اور آپ نے اعلان کر دیا کہ اگر کسی کا حضور اکرمؐ پر فرض یا کسی سے حضور اکرمؐ

کا کوئی وعدہ ہو تو وہ میرے پاس آئے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان

کے یہاں گیا اور انھیں بتایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر

میرے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا اتنا تین مرتبہ دوں گا۔ جابر رضی اللہ

عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ان سے ملاقات کی اور ان سے اس کے متعلق کہا

لیکن انھوں نے اس مرتبہ بھی مجھے نہیں دیا میں پھر ان کے یہاں گیا، لیکن اس مرتبہ

بھی انھوں نے مال دیا میں تیسری مرتبہ گیا۔ اس مرتبہ بھی انھوں نے مال دیا۔ اس لیے

میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کے یہاں ایک مرتبہ آیا، آپ نے نہیں دیا، پھر باور آپ

نے نہیں دیا، پھر تیسری مرتبہ آیا ہوں اور آپ اس مرتبہ بھی مال دے رہے ہیں، اگر آپ کو مجھے

دینا ہے تو دے دیجئے یا پھر میرے معاملے میں سخی سے کام لیجئے۔ اس پر ابو بکر

رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم نے کہا ہے کہ میرے معاملے میں سخی کر لو، بھلا سخی سے بڑھ

کر اور کیا بیماری ہو سکتی ہے تین مرتبہ انھوں نے یہ جملہ دہرایا، اور کہا میں نے تمہیں جب

بھی ملا تو میرا ارادہ یہی تھا کہ تمہیں ہر حال دینا ہے۔ اور عروسے روایت ہے ان

سے محمد بن علی نے بیان کیا، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان

کیا کہ میں حاضر ہوا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اسے گن لو میں نے گنا

تو پانچ سو تھا فرمایا کہ دو مرتبہ اتنا ہی اور لے لو۔

۵۴۲۔ قبیلہ اشعر اور اہل مین کی آمد

باب ۵۳۲ قَدْوَمُ الرِّاشِعِيِّينَ وَ أَهْلِ الْيَمَنِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هُمْ مَوْتِي وَ أَنَا مِنْهُمْ

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ

نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النَّسَوِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا

کہ اشعری مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔

۱۵۰۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد اور اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم

سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے

ان کے والد نے، ان سے ابو اسحاق نے ان سے نسووی بن یزید نے ان سے ابو موسیٰ

رضی اللہ عنہ نے کہ میں اور میرے بھائی یمن سے آئے تو ہم (اہل بیت) میں بہت دُلوں تک یہ سمجھتے رہے کہ ابن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما اہل بیت سے ہیں، کیونکہ یہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کثرت آیا جایا کرتے تھے اور ہر وقت ان حضور کے ساتھ رہا کرتے تھے۔

۱۵۱۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد السلام نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے ان سے ابو ظاہر نے اور ان سے نہم نے بیان کیا کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ (کوڑے امیر بن کر، عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) آئے تو اس قبیلہ حرم کا انھوں نے بہت اعزاز کیا۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ مرغ کا گوشت کھا رہے تھے حاضرین میں ایک اور صاحب بھی بیٹھ ہوئے تھے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے انھیں کھانے پر بلایا تو ان صاحب نے کہا کہ جب سے میں نے مرغیوں کو کچھ (گندی) چیزیں کھاتے دیکھا ہے اسی وقت سے مجھے اس کے گوشت سے گھن آنے لگی ہے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آدمی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا گوشت کھانے دیکھا ہے۔ ان صاحب نے کہا لیکن میں نے اس کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھا رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا، تم آؤ جاؤ، میں تمہیں تمہاری قسم کے بارے میں بھی بتاؤں گا۔ ہم قبیلہ اشعر کے لوگ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سواری کے لیے جانور مانگے (غزوہ تبوک کے لیے)۔ آل حضور نے ہمیں جانور مہیا کرنے سے معذوری ظاہر کی، ہم نے پھر آپ سے مانگا تو آپ نے اس مرتبہ قسم کھالی کہ میں تم لوگوں کو کوئی سواری نہیں دوں گا لیکن ابھی کچھ زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ غنیمت میں کچھ لوٹ آئے اور ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس میں سے پانچ اونٹوں کے دینے جانے کا حکم عنایت فرمایا جب ہم نے انھیں لے لیا تو پھر ہم نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے، آل حضور اپنی قسم بھول گئے ہیں، ایسی صورت میں تو ہمیں کبھی کامیابی و فلاح حاصل نہیں ہو سکتی، چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! پہلے آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں آپ سواری کے جانور نہیں دیں گے اور پھر آپ نے عنایت فرمائی ہے۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ٹھیک ہے لیکن جب بھی میں کوئی قسم کھاتا ہوں اور پھر اس کے سوا دوسری صورت مجھے اس سے بہتر نظر آتی ہے تو میں وہی کڑا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔

۱۵۱۱۔ مجھ سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو محرزہ جامع بن شداد نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن محرزہ انمازی نے حدیث بیان کی، ان سے

رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ خَدِمْتُ اَنَا وَ اَخِي مِنْ الْيَمَنِ فَمَكَّنَا جَيْشًا مَا نَرَا ابْنَ مَسْعُودٍ وَ اُمَّةً اِلَّا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثَرَةِ دُخُولِهِمْ وَ لَزُومِهِمْ لَهُ۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اسْلَامَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي تَلْحَظَةَ عَنْ نَهْمٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسَى اَكْرَمَ هَذَا الْخَلْفَاءُ مِنْ جَدِّمْ وَ اَنَا لِحُلُوسِ عُنْدَهُ وَ هُوَ يَتَخَذِي دُجَاجًا وَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ حَالِسٌ خَدَعَاهُ اِلَى الْغَدَا وَ قَالَ اِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدَرْتُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاِنِّي لَأَنْتَ الْبَيْتِيُّ مَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ فَقَالَ اِنِّي خَلَفْتُ لَدَا كُلُّهُ فَقَالَ هَلُمَّ اُخِيكَ عَنْ يَمِينِكَ اِنَّا اَتَيْنَا الشَّيْبِي مَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقْرُؤُ مِنَ الشَّعَرِ بَيْنَ فَاَسْتَحْمَلْنَا وَ مَا جَا اَنْ يَحْمِلَنَا فَاَسْتَحْمَلْنَا فَخَلَفَ اَنْ مَلَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ الْبَيْتِيُّ مَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُقِي بِمَنْبِ اِبِلٍ فَاَمَرْنَا بِخَيْسِ ذُوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَا هَا ثَلَاثًا تَغَفَّلْنَا الْبَيْتِيُّ مَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ لَدَا فُلَحٍ نَعَدَ هَا اَمْبًا فَاَمْتَنَتْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ خَلَفْتَ اَنْ لَدَا تَحْمِلَنَا وَ قَدْ حَمَلْنَا قَالَ اَحِلَّ وَ لَكِنْ لَا اَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَاَرَى عَيْدَهَا خَيْرًا مِنْهَا رَسُوْلًا اَكَلْتُ الشَّيْءَ هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا۔

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَخْرَدَةَ حَدَّثَنَا مَعْنُ شَدَّادٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مَحْرُزَةَ اِنَّمَا زِيْنِي حَدَّثَنَا

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا، اے نبی کریم بشارت قبول کرو انھوں نے کہا کہ جب آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو کچھ عنایت بھی فرمائیے۔ اس پر آل حضور کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر جن کے کچھ لوگ آئے، ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ نبی کریم نے بشارت قبول نہیں کی، تم قبول کرو۔ انھوں نے عرض کی کہ ہم نے قبول کی یا رسول اللہ!

۱۵۱۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے دہب بن ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان تو اچھا ہے اور آپ نے اپنے اہل بیت سے میں کی طرف اشارہ کیا۔ اور بے رحمی اور سخت دلی اوٹ کی دم کے پیچھے پیچھے رہنے والوں میں سے ہے جسے شیطان کے دونوں سینک نکلتے ہیں (یعنی مشرقی)، قید رہو اور مضرب۔

۱۵۱۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے سلیمان نے ان سے ذکوان نے اور ان سے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمھارے یہاں اہل یمن آگئے ہیں، یہ لوگ رقیق القلب سمجھ جن کی ہے، ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے اور غرور و تکبر اوٹ والوں میں بڑا ہے اور سکینت و وقار بکری والوں میں ہوتا ہے اور غرور نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، انھوں نے ذکوان سے سنا، انھوں نے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۵۱۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے ثورابن زید نے، ان سے ابو الغیث نے اور ان سے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان یمن کا ہے اور فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کے سینک نکلتے ہیں۔

۱۵۱۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عرج نے اور ان سے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمھارے یہاں اہل یمن آگئے ہیں، نرم دل، رقیق القلب سمجھ جن کی ہے اور حکمت یمن کی ہے۔

۱۵۱۶۔ ہم سے عمران نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجزہ نے، ان سے عمار نے، ان سے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے

عمران بن حصین قال جاءت بنو تميم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا نبي الله انما اذ نبشرتنا ما عطينا فنفختم وحمية رسول الله صلى الله عليه وسلم خفاء ناس من اهل اليمن فقال النبي صلى الله عليه وسلم اقبلوا النبشوا اذ لكم يقبلها بنو تميم قالوا قد قبلنا يا رسول الله

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَبْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن أبي سعيد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الإيمان ههنا والآفة ههنا إلى المؤمنين والنجاة وغلط القلوب في الفتنة الذين عند أصول آفة الجبل من حيث يطعم قرن الشيطان ربيعة ومضر

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقَى أَفْئِدَةً وَالْيَمَنُ قُلُوبُ الْيَمَانِ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَالْفَضْرُ وَالْخِلْدَاءُ فِي أَهْمَابِ الْيَمِيلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ عَنْهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذُكْوَانَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَمَانُ يَمَانٌ وَالْفِتْنَةُ ههنا، ههنا يطعم قرن الشيطان

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرْقَى أَفْئِدَةً أَفْئِدَةُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي خُزَيْمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ

اپس بیٹھ ہوئے تھے۔ اتنے میں نبی ﷺ تشریف لائے اور کہا، ابو عبد الرحمن! کیا یہ نوجوان اسی طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں جیسے آپ پڑھتے ہیں؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو میں کسی سے تلاوت کے لیے کہوں۔ انھوں نے فرمایا کہ ضرور! اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، علقمہ! تم پڑھو، زید بن حدریہ زید بن حدریہ کے بھائی بولے آپ علقمہ سے تلاوت قرآن کے لیے فرماتے ہیں، حالانکہ وہ ہم سب سے اچھے قاری نہیں ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر تم چاہو تو میں تمھیں وہ حدیث سنادوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری قوم اور اس کی قوم کے بارے میں فرمائی تھی۔ آخر میں نے سورہ مہریم کی پچاس آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا رائے ہے؟ خواب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بہت خوب پڑھا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آیت بھی میں جس طرح پڑھتا ہوں یہ بھی اسی طرح پڑھتا ہوں۔ پھر آپ خواب رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے، ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی، آپ نے فرمایا، کیا ابھی وقت نہیں آیا ہے کہ یہ انگوٹھی پھینک دی جائے؟ خواب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آج کے بعد آپ یہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں نہیں رکھیں گے۔ چنانچہ آپ نے انگوٹھی اتار دی۔ اس کی روایت غندر نے شعبہ کے واسطے سے کی ہے۔

۵۴۳۔ قبیلہ دوس اور طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ

کا واقعہ

۱۵۱۷۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذکوان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن عرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ قبیلہ دوس نوتاہ ہوا۔ نافرمانی اور انکار کیا (اللہ کے حکم سے) آپ اللہ سے ان کے لیے بد دعا کیجئے، اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہریت دے اور انھیں میان سپین دے۔

۱۵۱۸۔ مجھ سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہونے کے لیے چلا تو راستے میں، میں نے پیشتر پڑھا ترجمہ اسے رات تو نے اپنی دوازی اور مسافت کے باوجود مجھے علاقر کفر سے نجات تو دی۔

خَبَابٌ خَبَابٌ فَقَالَ يَا أبا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيَسْطِيعُ هَؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَأُوا كَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَّا إِنَّكَ لَوْ سَمِعْتَ أَمْرًا بَعْضُهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَحَبُّ قَالَ اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدْرَةَ يَرَى أَحَدٌ يَأْتِي مِنْ حُدْرَةَ يَرَى تَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَكِنْ بِأَقْرَبِنَا قَالَ أَمَّا إِنَّكَ إِنْ سَمِعْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ فَقَرَأْتُ خَمِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى؟ قَالَ فَمَا أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَأُ لَا شُعْبَةَ انْتَفَتَ إِلَى خَبَابٍ وَعَلَيْهِ خَاشِعٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَتَمَّ يَا نَبِيَّ لِهَذَا الْخَاشِعِ أَنْ يُلْقَى قَالَ أَمَّا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَى تَعْدِ الْيَوْمِ فَانْقَاهُ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

باب ۵۴۳ قِصَّةُ دَوْسٍ وَالتُّفَيْلِ بْنِ

عَمْرِو بْنِ دَسِيْدٍ

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عُرْجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ التُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ دَسِيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَمَتْ وَابْتَدَأَ دَوْمُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِمْ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ فِي الطَّرِيقِ يَأْتِيَنِي مِنَ دَوْسٍ وَخَبَابٍ عَلَى أَهْلِهِمْ دَارَةٌ اسْكُرْتِهَا

اور میرا غلام بھاگ گیا تھا۔ پھر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی۔ ابھی آپ کے پاس میں بیٹھا ہی ہوا تھا کہ غلام دکھائی دیا حضور اکرم نے مجھ سے فرمایا، ابوہریرہ! یہ ہے تمہارا غلام! میں نے کہا، وہ لو جو اللہ ہے، میں نے اسے آزاد کر دیا۔

۵۴۴۔ قید طے کے وف اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔

۱۵۱۹۔ ہم سے موسیٰ بن امیعل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن حریث نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (ان کے دو خلافت میں) ایک وفد کی صورت میں آئے۔ آپ ایک ایک شخص کو نام لے کر بلاتے جاتے تھے میں نے آپ سے کہا، کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ یا امیر المؤمنین! فرمایا، تمہیں بھی نہیں پہچانوں گا، تم اس وقت اسلام لائے تھے جب یرسب کفر پر قائم تھے، تم نے اس وقت توحید کی جب یرسب اعراض کر رہے تھے، اس وقت وفا کی، جب یرسب غدر کر رہے تھے اور اس وقت پہچانا جب ان سب نے انکار کیا تھا عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر اب مجھے کوئی پروا نہیں۔

وَأَبَتْ عَلَدَمٌ لِّي فِي الطَّرِيقِ فَلَمَّا دِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَبَيَّنَا أَنَا عِنْدَكَ إِذَا هَلَمْ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ يُوَحِّدُ اللَّهَ فَأَعْتَقْتُهُ

باب ۵۴۴ قِصَّةُ وَحْدِ طَيِّ وَحْدِ عِدِي بْنِ حَاتِمٍ

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَمِيْعَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِيْ وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو رَحْبَدَ وَيُسَبِّحُهُمْ فَقُلْتُ أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ بَلَى اسَلَمْتُ إِذْ كَفَرُوا وَأَقْبَلْتُ إِذَا دَجَرُوا وَفَيْتُ إِذَا غَدَرُوا وَعَرَفْتُ إِذَا أَسْلَمُوا فَقَالَ عِدِيُّ خَلَا أُمْبَالِي إِذَا دَجَرُوا

الحمد لتفہیم النبی ری کا ستر ہواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اٹھارواں پارہ

باب ۵۵ حَجَّةُ الْوُدَّاعِ

۵۴۵۔ حجۃ الوداع

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ
هَدْيٌ فَلْيَهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَجِزْ
حَقَّ عَجَلٍ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا
خَائِضٌ وَلَوْ أَطُفَ بِالنَّبِيتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَ
الْمُدَّةِ فَشَكُوتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ الْقَضَى رَأْسُكَ وَامْتِصِطِي وَاهْجِي بِالْحَجِّ وَ
دَعِي الْعُمْرَةَ فَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَرْسَلَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ
هَذِهِ مَكَانٌ عُمَرُكَ قَالَتْ فَطَأْتُ التَّنْعِيمَ أَهْلُوا
بِالْعُمْرَةِ بِالنَّبِيتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمُدَّةِ ثُمَّ حَلُّوا
ثُمَّ حَلُّوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَنًى
وَأَمَّا الَّذِينَ يَجْمَعُونَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا
طَوَافًا وَاحِدًا ۝

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا طَافَ بِالنَّبِيتِ فَقَدْ حَلَّ فَقُلْتُ مَنْ
أَيُّ قَالَ هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى
ثُمَّ يَحْلِلُ إِلَى النَّبِيتِ الْغَيْثِيِّ وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ

۱۵۲۰۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے امدان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہری ہوا سے پابندی کے عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لے اور جب تک دونوں کے افعال ادا نہ کر لے احرام سے نہ نکلے۔ پھر میں آپ کے ساتھ جب مکہ آئی تو میں حائفہ ہو گئی۔ اس لیے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی امد نہ صفا و مدوہ کی سہی میں نے اس کی شکایت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے فرمایا کہ سرکھول لٹا دو اور لنگھا کر لو۔ اس کے بعد حج کا احرام باندھو اور عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم حج ادا کر چکے تو آنحضرتؐ نے مجھے دیرے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم سے (عمرہ کرنے کے لیے) بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کو قضا ہے جو تم نے چھوڑ دیا تھا۔ بیان کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مدوہ کی سہی کے بعد حلال ہو گئے۔ پھر منی سے واپسی کے بعد انھوں نے دوسرا طواف (حج کا) کیا لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا، انھوں نے ایک ہی طواف کیا ۝

۱۵۲۱۔ مجھ سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا کہ عطاء سے عطا نے حدیث بیان کی امدان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمرہ کرنے والا صرف بیت اللہ کے طواف سے حلال ہو سکتا ہے (ابن جریج نے کہا) میں نے عطاء سے پوچھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کیا فرمایا، انھوں نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْلُوسُوا فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ
قُلْتُ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمَعْرُوفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يُرَاهُ قَبْلُ دَبْعًا ۝

بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فَلْيَحْذَرُوا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ" سے، اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی وجہ سے جو آپ نے اپنے اصحاب کے
حجۃ الوداع میں احرام کھول دیجے کے لیے دیا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ حکم تو
وقوف عرفہ کے بعد کے لیے ہے۔ انھوں نے بیان کیا، لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما اسے وقوف عرفہ سے پہلے اور بعد دونوں کے لیے
سمجھتے تھے ۝

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنِي بَيَّانُ حَدَّثَنَا التَّحَوُّمِيُّ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنْ قَيْسِ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ
فَقَالَ أَجَبْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهَلَّتْ قُلْتُ
كَبَيْتُكَ يَا هَلَالُ كَا هَلَالُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ طَلَفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالْقَصْعِ فَالْمَرْوَةِ ثُمَّ
جِئْتُ فَطَقْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالْقَصْعِ وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْتُ
امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَكَلَّمْتُ دَارِجِي ۝

۱۵۲۲۔ مجھ سے بیان نے حدیث بیان کی کہ ان سے نضر نے حدیث بیان
کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے قیس نے بیان کیا، انھوں نے طارق
سے سنا اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ دادی
بطحاء میں قیام کیے ہوئے تھے حضور اکرم نے دریافت فرمایا تم نے حج
کا احرام باندھا یا؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں! دریافت فرمایا احرام کس طرح
باندھا ہے؟ عرض کی اس طرح! لبیک یا ہلال کا ہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی میں بھی اسی طرح احرام باندھتا ہوں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
باندھا ہیں! حضور نے فرمایا پہلے عمرہ کے لیے بیت اللہ کا طواف کر دو۔ پھر صفا اور مردہ کی سعی اور حلال ہو جاؤ۔ چنانچہ میں بیت اللہ کا طواف
اور صفا اور مردہ کی سعی کے قبیلہ قیس کی ایک خاتون کے یہاں آیا اور انھوں نے میرے سرے جو میں نکالیں ۝

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَنَا
أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَ أَوْدَةَ بْنَ الْحِمْيَرِ حَامَ حَجَّةِ الْوَدَّاعِ فَقَالَتْ
حَفْصَةُ فَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ بَدَدْتُ دَارِجِي وَقُلْتُ
هَدِيَّتِي فَلَسْتُ أَجِلُ حَتَّى أَنْحَرَهُ هَدِيَّتِي ۝

۱۵۲۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، انھیں انس بن عیاض
نے خبر دی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے
انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ
حفصہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ حضور اکرم نے حجۃ الوداع کے
موقع پر اپنی ازواج کو حکم دیا کہ عمرہ کے اخلاص ادا کرنے کے بعد حلال
ہو جائیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی (یا رسول اللہ!) پھر آپ کیوں
نہیں حلال ہوتے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے بالوں کو
جمایا ہے اور اپنی ہری کوتاہی پہنا دیا ہے اس لیے میں جب تک ہری کی قربانی نہ کروں حلال نہیں ہو سکتا ۝

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ حَشَمٍ اسْتَفْتَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ وَ
الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۵۲۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور امام بخاری نے اسے روایت کیا، اور
مجھ سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی
کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں سلیمان بن یسار نے اور انھیں
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قبیلہ حشم کی ایک خاتون نے حجۃ الوداع کے
موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مسئلہ پوچھا۔ فضیل بن عباس

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نَرِيضَةَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ
أَذْرَكْتُ ابْنِي يَتِيمًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى
السَّاجِدَةِ قَهْلَ يَفْعَلُ أَنْ أَحْجَرَ عَنْهُ قَالَ لَعَدَّ
برہا کے لیے وجہ سے ان کی حالت یہ ہے کہ وہ سواری پر بھی سیدھے نہیں بیٹھ سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہوں۔ آپ نے
فرمایا کہ ہاں!۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا سُريجُ بْنُ الثَّعْمَانِ
حَدَّثَنَا نُبَيْعٌ عَنْ تَارِغِ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرَوِّفٌ
أُسَامَةُ عَلَى الْقَصَادِ وَمَعَهُ دِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ
حَتَّى آتَاهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ يُعْثَمَانُ ابْنَتَا بِلَالٍ فَجَاءَهُ
بِلَالٌ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَامَةُ وَدِلَالٌ وَعُثْمَانُ ثُمَّ اغْلَقُوا
عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ هَهُنَا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَأَ
الْحَامِسُ التَّخُولَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِّنْ
دَوَاوِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعُودَيْنِ الْمُفْتَدَيْنِ
وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتْرٍ أَعِيدَ سَطْرَيْنِ صَلَّى بَيْنَ
الْعُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُفْتَدِمْ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ
خَلْفَ طَهْرِهِ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ
حِينَ تَدْخُلُ الْبَيْتَ بَيْتَهُ ذِمَّتُ الْحَيَاةِ قَالَ وَلَيْسَتْ
أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ
مَعْرُوءٌ حَبْرًا

تھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ پوچھنا میں بھول گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعت نماز پڑھی تھی، جس جگہ آپ نے نماز پڑھی تھی وہاں
نہایت نفیس اعلیٰ درجے کا سرخ پتھر جڑا ہوا تھا۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْمُهَرَّبِيِّ حَدَّثَنَا عُذُورَةُ بْنُ الزَّيَّيدِ أَبُو سَمَةَ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بَذَتْ حَبِيَّ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِصَتْ فِي حَبَّةِ الْوَدَّاجِ فَقَالَ

۱۵۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان کو شعب نے خبر دی۔
انھیں زہری نے، ان سے عروہ بن زہیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حدیث
بیان کی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے
خبر دی کہ آنحضرت کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حجۃ الوداع کے
موقع پر حائلہ ہو گئی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا

موقعہ پر جریر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ لوگوں کو خاموش کر دو۔ پھر فرمایا میرے بعد کا فرزند بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

۱۵۳۰۔ مجھے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ اپنی اصل بیست پر آگیا ہے، اس دن کی طرح جب اللہ نے زمین و آسمان کی تخلیق کی تھی۔ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں، چار ان میں سے حرمت والے مہینے ہیں۔ تین مسلسل، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم (اور چوتھا) جب مضر جو جمادی الاول اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے (پھر آپ نے دریافت فرمایا) یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے، ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے مشہور نام کے علاوہ۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں؟ پھر دریافت فرمایا یہ شہر کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔

آپ پھر خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شاید اس کا کوئی اور نام آپ رکھیں گے۔ مشہور نام کے علاوہ۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں دیکھ ہی ہے؟ پھر آپ نے دریافت فرمایا اور یہ دن کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ بہتر علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا نام اس کے مشہور نام کے سوا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں؟ اس کے بعد آپ نے فرمایا پس تمہارا خون اور تمہارا مال، محمد نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزت تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن، تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں اور تم بہت جلد اپنے رب سے ملو گے

اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ ہاں، پس میرے بعد تم کراچی میں مبتلا ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔ ہاں اور جہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جسے وہ پہنچائیں ان میں سے کوئی ایسا بھی ہو جو جہاں بعض سننے والوں سے زیادہ اس حدیث کو محفوظ رکھ سکتا ہو۔ محمد بن میر بن جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سچ فرمایا پھر انھوں نے فرمایا تو کیا میں نے پہنچا دیا۔ آپ نے دہرہ یہ جملہ فرمایا:

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ۱۵۳۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان ثوری

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ لِيَجْزِيَوا اسْتَنْصِبَ النَّاسُ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَارِئِصِ بَنِي إِسْرَافِيلَ بَعَثُوا رِقَابَ بَعْضٍ ۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُمْتَلِئَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمِ وَرَجَبُ مَضَرَ الَّذِي بَيْنَ جَمَادَى وَشَعْبَانَ أَيْ شَهْرٌ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّئُ بَعْدَ إِسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ بَلَدَهُ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّئُ بَعْدَ إِسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلَدُ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ يَوْمَهُ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّئُ بَعْدَ إِسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْيَاكُمْ قَالَ دَاوُدُ أَصَلُّوا عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا أَيْ بَلَدِكُمْ هَذَا أَيْ فِي شَهْرِ كُمْ هَذَا وَتَسَلُّقُونَ رَبَّكُمْ فَسَبِّحُوا عَنْ أَعْيَانِكُمْ إِلَّا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي مُلًّا لَا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلِّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَدْنَى لَهُ مِنْ بَعْدِ مَنْ سَمِعَهُ كَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ مَدَنِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ ۱۵۳۱۔

تے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن مسلم نے، ان سے طارق بن شہاب نے کہ چند یہودیوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہمارے یہاں نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن عید منایا کرتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نسی آیت؟ انھوں نے کہا ”الیدوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی“ آج میں تم پر اپنے دین کو کامل کیا اور اپنی نعمت پوری کر دی، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے خراب معلوم ہے کہ یہ آیت کہاں نازل ہوئی تھی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ عرفہ میں کھڑے تھے۔

۱۵۳۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ریح کے لیے نکلے تو کچھ لوگ ہم میں سے عمرہ کا احرام باندھ ہوئے تھے، کچھ حج کا اور کچھ عمرہ اور حج دونوں کا۔ حضور اکرمؐ نے بھی حج کا احرام باندھا تھا۔ جو لوگ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے یا جنھوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ یوم نحر میں حلال ہوئے تھے۔

۱۵۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی اور انھوں نے اپنی روایت اس تفریع کے ساتھ بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجتہ الوداع کے لیے ہم نکلے، ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے مالک نے حدیث بیان کی، اسی طرح۔

۱۵۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، آپ سعد کے صاحبزادے ہیں، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ حجتہ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ بیماری نے مجھے موت کے من میں لا ڈالا تھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ مرض اس حد کو پہنچ گیا ہے اور میرے پاس مال ہے، وارث تنہا میری لڑکی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی ادھا کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی پھر تہائی کر دوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تہائی بھی بہت ہے۔ تم اپنے وارثوں کو صاحب مال چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے

اَلْقُرْبَىٰ عَنْ قَبِيْ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَنَا سَامِعًا مِنَ الْيَهُودِ قَالُوْا لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْاٰیَةُ فَبَيْنَا لَا نَخْذَنُا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اٰیَةُ اٰیَةٍ فَقَالُوْا الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِيْ فَقَالَ عُمَرُ لَیْ لَا حَكْمَ اٰیٍ مَّكَانٍ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَعَى اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَقْبَتْ بِعَرَفَةَ ۝

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا مِنْ أَهْلِ بَعْثَرَةَ وَمِنَّا مِنْ أَهْلِ بَحْجَةَ وَمِنَّا مِنْ أَهْلِ بَحْجَةَ وَ عُمَرُ وَ أَهْلُ رَسُوْلِ اللَّهِ مَعَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجَّةِ فَأَمَّا مَنْ أَهْلُ بِالْحَجَّةِ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى يَوْمَ النَّحْرِ ۝

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَ قَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَوْلُهُ ۝

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ بَلِّغْنِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى دَاوُدُ مَا لِي وَلَا بِيْرُثِي اِلَّا ابْنَةُ لِي دَاوُدُ اَفَا تَصَدَّقُ بِشَيْءٍ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ اَفَا تَصَدَّقُ بِشَيْءٍ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَا لَشَيْءٍ قَالَ وَ اَنْتُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَهُ وَ رَدَّتْكَ اَحْيَاءٌ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّمُوْنَ النَّاسَ وَ لَسْتُ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ اِلَّا اُجِرْتَ

بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑا اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے، اگر اس سے اللہ کی رضا جوئی مقصود رہی تو تمہیں اس پر اجر ملے گا۔ اس فقرہ پر بھی تمہیں اجر ملے گا جو تم اپنی بیوی کے متہ میں رکھو گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (دیہاری کی وجہ سے) کیا میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ (مدینہ) نہیں جا سکوں گا؟ فرمایا اگر تم نہیں جا سکتے تب بھی اگر تم اللہ کی رضا جوئی کے لیے کوئی عمل کرو تو تمہارا درجہ اور مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور تم سے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو نفع پہنچے گا اور کچھ لوگوں (اسلام کے دشمنوں) کو نقصان! (میرے ساتھیوں (صحابہ) کی ہجرت کو کامل فرادے اور انھیں پیچھے نہ بٹھا لیکن محتاج و ضرورت مند تو سعد بن خولہ ہیں (رضی اللہ عنہ) حضور اکرم نے ان کے مکہ میں وفات پا جانے کی وجہ سے اظہار غم کیا۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنِي ابْنُ هِزْمٍ بْنُ الْمُنْذِرِ رَحِمَهُ اللَّهُ أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ تَائِجِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقِبَةَ عَنْ تَائِجِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَامَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَتَى يَسِيرَ عَلَى حِمَارٍ دَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بِمِثْقَى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُعَلِّي يَأْتَانِ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الْقَوْمِ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ دَاكَا شَاهِدَةً عَنْ

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقِبَةَ عَنْ تَائِجِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَامَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ

سَيِّدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ أَلَعَلَّيْ
فَإِذَا وَجَدَ فَجَعَلَهُ نَفْسًا ۚ

کہ سواری کا کجاوہ حرکت کرتا رہتا تھا اور جب کثادہ جگہ فتحی تو اس سے تیز چلتے تھے ۛ

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ تَالِثٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ يَزِيدَ الْخَطَّابِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ صَلَّى
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا ۚ

باب ۵۲۶ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ
الْعُسْرَةِ ۚ

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ
عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوَيْ
قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْمُحْرَكِينَ لَهْرًا ذَهُمَ مَعَهُ فِي
جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا
أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ ۚ وَذَاتِ نَفْسٍ ذَهُمَ غَضَبَانِ وَلَا أَهْجُرُ
وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِّنْ مَّنْعِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمِنْ تَحَاذُرٍ أَنِ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَىٰ وَرَجَعْتُ إِلَىٰ أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمْ
أَلَذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُوا أَلَبَتْ
إِلَّا مُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُبَادِرُنِي أَنَّى عَبْدَ اللَّهِ
ابْنُ قَيْسٍ فَأَحْبَبْتُهُ فَقَالَ أَحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ عُرْوَةٍ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ
هَذَيْنِ الْقَرِيبَيْنِ وَهَذَيْنِ الْبُعِيدَيْنِ لِيَسْتَوِيَ أَبْعِدُ
بَيْنَهُمَا خَيْرٌ مِنْ سَعْدٍ فَأَطْلُقْ بِهِمَا إِلَىٰ
أَصْحَابِكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ وَلَكِنِّي وَاللَّهِ
لَا أَدْعُكُمْ حَتَّىٰ يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ مَنْ سَمِعَ

کہا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی (سوزی) رفتار کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اس طرح چلتے تھے

۱۵۳۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عدی بن ثابت نے،
اور ان سے عبد اللہ بن یزید خطیبی نے اور انھیں ابوالیوب رضی اللہ عنہ نے
خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقعہ پر
مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی تھیں ۛ

۵۲۶۔ غزوہ تبوک، اس کا نام غزوہ عسرت (تنگی کا غزوہ)
بھی ہے ۛ

۱۵۴۰۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، اور ان سے
ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے میرے ساتھیوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپ سے ان کے لیے سواری
کے جانور کی درخواست کروں۔ وہ لوگ آپ کے ساتھ جیش عسرت میں شریک
ہونا چاہتے تھے، یہی غزوہ تبوک ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ
میرے ساتھیوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ ان کے لیے
سواری کے جانوروں کا انتظام کر دیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا خدا گواہ ہے میں
انھیں کسی قیمت پر سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ میں جب آپ کی
خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپ غصہ تھے۔ اور میں اسے محسوس نہ کر سکا تھا
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے میں بہت غمگین واپس ہوا۔ یہ خوف
بھی دامگیر تھا کہ کہیں آپ میری وجہ سے مکہ نہ ہو گئے ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں
کے پاس آیا اور انھیں حضور اکرمؐ کے ارشاد کی خبر دی۔ لیکن ابھی زیادہ دیر
نہیں ہوئی تھی کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنی۔ وہ بیکار رہے تھے
اے عبد اللہ بن قیس! میں نے جواب دیا تو انھوں نے کہا کہ حضور اکرمؐ تھیں
بلابے ہیں۔ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دو
جوڑے اودیہ دو جوڑے لے لو، اس طرح آپ نے چھ اونٹ غایت فطرت
ان اونٹوں کو آپ نے اسی وقت مسجد منیٰ اللہ عنہ سے خرید لیا تھا اور فرمایا کہ
انھیں اپنے ساتھیوں کو دیدو۔ اور انھیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے، یا آپ نے فرمایا

مَقَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْلُقُوا آفِي حَدَّثْتُمْ شَيْئًا تَدْرِيْعُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي إِيَّاكَ عِنْدَنَا الْمَصَدَّقُ وَلَنْفَعَكَ مَا أَجَبْتُ فَاِنْطَلَقَ أَبُو مُوسَى يَنْقَرُ مِنْهُمْ حَتَّى أَتَى الْإِسْدِينَ بَنِي سَعْدٍ فَأَقُولَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَهُ إِيَّا هُمْ فَعَطَاءٌ هُوَ بَعْدُ فَحَدَّثَ ثَوْبُهُ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَ ثَمَرُهُ بِهِ أَبُو مُوسَى :

آپ کی سچائی میں ہمیں قطعی کوئی شبہ نہیں لیکن اگر آپ کا اصرار ہے تو ہم ایسا بھی کر لیں گے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند حضرات کو لے کر ان صحابہ کے پاس آئے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد دیا تھا کہ آنحضرت نے پہلے تو دینے سے انکار کیا تھا لیکن پھر عنایت فرمایا۔ ان صحابہ نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کی تھی :

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى بَنِي تَرْوَكٍ وَاسْتَخْلَفَ عَوِيْثًا فَقَالَ أَتَخْلِفُنِي فِي الْقَبِيلَيْنِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هُزْدَنَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بِنَبِيٍّ بَعْدِي وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا :

کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور ابو داؤد نے بیان کیا، ان سے شبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، اور انہوں نے مصعب سے سنا۔ ۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ كَانَتْ كَيْفِي يُقُولُ يَلُوكَ الْعَزْمَةُ أَوْ تَقِي أَحْمَانِي حُنْدِي قَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَحْيَى فَكَانَ لِي أَرْجُو فَقَاتَلَ نِسَاءً فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَدِي الْأُخْرَى قَالَ عَطَاءٌ فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَنَّهُمَا عَصَى الْأُخْرَى فَلَمَّ يَسْتَبِيحُهُ قَالَ فَاِنْ تَزَعِ الْعَصَا مِنْ يَدِهِ مَنْ فِي الْعَاقِبِ فَاِنْ تَزَعِ أَحَدُ الْوَيْتَيْنِ فَاِتْيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْدَرْ فَيَسْتَبِيحُهُ قَالَ عَطَاءٌ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری سواری کے لیے انہیں دیا ہے، ان پر سوار ہو جاؤ۔ میں ان آدمیوں کو لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری سواری کے لیے عنایت فرماتے ہیں لیکن خدا گواہ ہے کہ اب تمہیں ان صحابہ کے پاس چلنا پڑے گا جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دجہ میں نے ادنیٰ آپ سے مانگے تھے سنا تھا کہیں تم یہ خیال نہ کر بیٹھو کہ میں نے تم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے متعلق غلط بات کہہ دی تھی انہوں نے کہا، کہ

آپ کی سچائی میں ہمیں قطعی کوئی شبہ نہیں لیکن اگر آپ کا اصرار ہے تو ہم ایسا بھی کر لیں گے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند حضرات کو لے کر ان صحابہ کے پاس آئے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد دیا تھا کہ آنحضرت نے پہلے تو دینے سے انکار کیا تھا لیکن پھر عنایت فرمایا۔ ان صحابہ نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کی تھی :

۱۵۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے، ان سے حکم نے، ان سے مصعب بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ہموک کے لیے تشریف لے گئے تو علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے چلے جا رہے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے لیے تم ایسے ہر جیسے مرثیٰ عبد السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے لیکن فرق یہ ہے

۱۵۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بکر نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ میں نے عطاء سے سنا، انہوں نے خبر دیتے ہوئے کہا کہ مجھے صفوان بن یحییٰ بن امیہ نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ عسرت میں شریک تھا، بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنے تمام اعمال میں اعلیٰ پر سب سے زیادہ اعتماد ہے۔ عطاء نے بیان کیا، ان سے صفوان نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے ایک مرد دو سبب اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ وہ ایک غصی سے لڑ پڑا اور ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا۔ عطاء نے بیان کیا کہ مجھے صفوان نے خبر دی کہ ان دونوں میں سے کس نے اپنے مقابل کا ہاتھ کاٹا تھا۔ یہ مجھے یاد نہیں ہے۔ بہر حال جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا اس نے

وَحَبِطَتْ آتَاهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفِيدَ عِيْدُهُ فِي فَيْتِكَ تَقْضِيهَا كَمَا هِيَ فِي فَيْتِكَ
تَقْضِيهَا ۝

اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو کاٹنے والے کا آگے کا ایک
دانت بھی ساتھ چلا آیا۔ وہ دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے تو آنکھوں نے دانت کے ٹوٹنے پر کوئی مواخذہ نہیں
کیا، عطار نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ حضور اکرم نے فرمایا۔ پھر کیا وہ تمہارے منہ میں اپنا ہاتھ دیتا تاکہ

تم اسے اونٹ کی طرح چبا جاتے ۝

باب ۵۳۷ حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَقَوْلِ

اللَّهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الْكَذِبِينَ
خُلِفُوا ۝

۵۳۷۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔

اور اللہ عزوجل کا ارشاد "وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الْكَذِبِينَ
خُلِفُوا"

۱۵۳۳۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے

حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے، ان سے عبد اللہ بن کعب بن

مالک نے کہ جب کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے تو ان کے حاضر اولاد

میں سے آپ ہی کعب رضی اللہ عنہ کو راستے میں لے کر چلا کرتے تھے، انھوں

نے بیان کیا کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے ان کے غزوہ تبوک میں شریک

نہ ہو سکے کا واقعہ سنا، آپ نے بیان کیا کہ غزوہ تبوک کے سوا اور کسی غزوہ

میں ایسا نہیں ہوا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہ

ہوا ہوں۔ البتہ غزوہ بدر میں بھی میں شریک نہیں ہوا تھا لیکن جو لوگ غزوہ

بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے، ان کے متعلق حضور اکرم نے کسی قسم کی ناگواری

کا اظہار نہیں کیا تھا۔ کیونکہ آپ اس موقع پر قریش کے قافلے کی تلاش میں

نکلے تھے (جنگ کا ارادہ نہیں تھا) لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی سابقہ

تیاری کے بغیر آپ کی دشمنوں سے ٹھیسر ہو گئی اور میں لیلۃ عقبہ میں

دافنہ کے ساتھ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ یہ وہی رات ہے

جس میں ہم نے دکن میں، اسلام کے لیے عہد کیا تھا اور مجھے تو یہ غزوہ بدر

سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اگرچہ بدر کا لوگوں کی زبانوں پر چرچا بہت

ہے۔ میرا واقعہ یہ ہے کہ میں اپنی زندگی میں کبھی اتنا قوی اور اتنا صاحب

مال نہیں ہوا تھا جتنا اس موقع پر۔ جبکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ تبوک کے غزوے میں شریک نہیں ہو سکا تھا۔ خدا گواہ ہے کہ اس سے

پہلے کبھی میرے پاس دو اونٹ جمع نہیں ہوئے تھے لیکن اس موقع پر

میرے پاس دو اونٹ تھے۔ حضور اکرم جب کبھی کسی غزوے کے لیے تشریف

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ

ابْنَ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ بْنِ بَزْدٍ حِينَ عَمِيَ

قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ

قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ عَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ

تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةٍ بَدْرٍ وَلَمْ

يُعَايَنُ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا إِلَّا مَا سَرَّحَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَيْرَ مُلَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ

اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ

شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ

الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَلَّيْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أَحْبَبْتُ أَنْ

يُلِيَّ بِهَا مَشْهُدٌ بَدْرٍ قُلْتُ كَأَنْتَ بَدْرٌ أَذْكَرُ فِي

النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَيْرِي أَيْ لَوْ أَكُنْتُ قَطُّ أَوْفَى

وَلَا أَيْسَرُ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَ

اللَّهُ مَا اجْتَمَعَتْ عِيْدِي تَبْلُهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى

جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَوْ يُكِنُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا

حَقِّي كَأَنْتَ تِلْكَ الْغَزْوَةُ عَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ شَدِيدٍ وَاسْتَقِيلَ سَفَرًا

ے جاتے تو آپ اس کے لیے ذمہ داری اٹھانے لگے۔ یہی وہی شخص تھا جو ان کے ساتھ
 ملا تھا۔ لیکن اس غزوہ کے وقت تو میری شہادت تھی۔ سفر میں بہت
 طویل تھا۔ بیابانی راستہ اور دشمن کی فوج کی شہرت تعداد تمام مشکلات
 سامنے تھیں۔ اس لیے حضور اکرم نے مسلمانوں سے اس غزوہ کے متعلق بہت
 مراجعت کے ساتھ بتا دیا تھا تاکہ اس کے مطابق پوری طرح تیاری کر لیں۔ چنانچہ
 آپ نے اس سمت کی بھی نشان دہی کر دی۔ جس سے آپ کا جانے کا ارادہ
 تھا۔ مسلمان بھی آپ کے ساتھ بہت تھے۔ اتنے کہ کسی رجسٹر میں سب کے ناموں کا
 اندراج بھی مشغول تھا۔ کعب بنی النضر نے بیان کیا کہ کوئی شخص اگر اس
 غزوہ میں شریک نہ بنا چا سنا تو وہ یہ خیال کرے کہ اس کی غیر حاضری کا
 کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔ دشمن کی کثرت کی وجہ سے (الایہ کہ اس کے متعلق وہی
 مادل ہو) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس غزوہ کے لیے تشریف لے
 جا رہے تھے تو بھل چکے کا زمانہ تھا اور سایہ میں بیٹھ کر لوگ لطف اندوز
 ہوتے تھے۔ حضور اکرم بھی تیاریوں میں مصروف تھے اور آپ کے ساتھ مسلمان
 بھی۔ لیکن میں روزانہ یہ سوچا کرتا تھا کہ اس میں بھی تیاری کروں گا۔ اور اس
 طرح ہر روز اسے مانتا رہا۔ مجھے اس کا یقین تھا کہ یہی تیاری کروں گا۔ مجھے
 ذرا بے بسی تھی۔ اپنی دقت گزار رہا۔ اور آخر لوگوں نے اپنی تیاریاں مکمل
 بھی کر لیں اور حضور اکرم مسلمانوں کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے۔ اس وقت
 تک میں نے کوئی تیاری نہیں کی تھی۔ اس موقع پر بھی میں نے اپنے دل کو یہی
 کہہ کر سمجھا لیا کہ کل یا پھر سون تک تیاری کروں گا اور پھر لشکر سے جا ملوں گا
 کوچ کے بعد دوسرے دن میں نے تیاری کے لیے سوچا لیکن اس دن بھی
 کوئی تیاری نہیں کی۔ یوں وقت گزارا گیا اور اسلامی لشکر بہت آگے بڑھ گیا غزوہ
 میں شرکت میرے لیے بہت دور کی بات ہو گئی اور میں بھی ارادہ کرتا رہا کہ
 یہاں سے چل کر انھیں پاؤں گا۔ کاش میں نے ایسا کر لیا ہوتا لیکن یہ میرے
 مقدر میں نہیں تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد
 جب میں باہر نکلتا تو مجھے بڑا رنج ہوتا کیونکہ یا تو وہ لوگ نظر آتے جس کے پیروں
 سے نفاق چمکتا تھا۔ یا پھر وہ لوگ جنھیں اللہ تعالیٰ نے معذور اور ضعیف قرار
 دے دیا تھا۔ حضور اکرم نے میرے متعلق کسی سے کچھ نہیں پوچھا تھا لیکن جب
 آپ تبوک پہنچ گئے تو وہیں ایک مجلس میں آپ نے یہ حالت فرمایا کہ کعب نے

بَعِيدًا وَمَعَارًا عَدُوًّا كَثِيرًا أَهْلًا لِلْسَّلَاطَةِ أَمْرَهُمْ
 لَيْتَا أَهْبَا أُمَّةَ عَزِيدَهُمْ مَا خَبَرَهُمْ بِتَوَجُّهِهِ الدِّينِي
 يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ لَيْتَا بِي حَافِظٌ يُرِيدُ الدِّيَّانَ نَالَ
 كَعْبٌ فَمَارَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ يَنْفُخِي
 لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحَى اللَّهُ وَهَرَارَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغُرَّةَ حِينَ طَابَتِ الشَّامُ
 وَالظَّلَالُ رَتَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ فَطَفِقَتْ أَغْدُ وَبُكِيَ أَتَجَهَّرَ مَعَهُ
 فَارْجِعْ وَلَمْ أَفِضْ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا فَادِرٌ
 عَلَيْهِ لَمْ يُزَلْ يَمَادِي فِي حَتَّى اسْتَدَّ بِالنَّاسِ الْحِدُّ
 فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ
 مَعَهُ وَلَمْ أَفِضْ مِنْ جَهَارِي شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجَهَّرُ
 بَعْدَهُ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ فَقَدَدْتُ بَعْدًا
 أَنْ تَصْلُوا إِلَّا تَجَهَّزْتُ فَارْجِعْتُ وَلَمْ أَفِضْ شَيْئًا ثُمَّ
 عَدَدْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَفِضْ شَيْئًا لَمْ يُزَلْ فِي
 حَتَّى اسْتَرْحُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَسْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ
 فَأُدْرِكُهُمْ وَلَيْتَنِي قَعَلْتُ فَلَمْ يَقْدِرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ
 إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفْتُ بِيَهْرًا حَذَرِي إِنْ لَا أَرَى إِلَّا
 رَجُلًا مَعَهُ مَا عَلَيْهِ الْإِفْقَانُ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَدَدَ اللَّهُ
 مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَبْدُ كُنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ بَرُوقَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ
 يَتَبَوَّكُ مَا تَعَلَّ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بَرْدًا وَنَظَرَهُ فِي عَظْمِهِ فَقَالَ
 مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ بِنْسٍ مَا قُلْتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا بَسَكَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبٌ بَنِي مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي آتُهُ
 تَوَجَّهَ تَائِلًا حَضَرَنِي هَيْبَتِي وَتَقَفْتُ أَتَدَّكِرُ الْكَذِبَ

وَأَقُولُ بِمَا ذَا أَخْرَجَ مِنْ سَخَطِهِ عَدَاؤًا سَتَعَنَّتْ عَلَى
ذَلِكَ يَكُلُّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِ قَلْبًا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظْلَمَ قَارِئًا زَا عَمِي أَبَا طَلٍّ
دَعَرْتُ أَيْ لَنْ أَخْرَجَ مِنْهُ أَبَدًا يَشِيءُ فِيهِ كَذِبٌ
فَاجْعَعْتُ صِدْقَهُ وَأَمْنَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَارِئًا مَا كَانَ إِذَا أَقْدَمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالتَّسْبِيحِ فَيُرَكِّعُ
فِيهِ دُفْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلتَّائِي قَلْبًا فَعَلَّ ذَلِكَ جَاءَهُ
الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْذِرُونَ أَبِيهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَ
كَأَنَّا يُضَعَّةٌ وَتَمَانَيْنِ رَجُلًا قَبِيلٍ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَا نَبِيَّتَهُمْ وَبَالِعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمْ وَوَكَّلَ سَارِيَهُمْ إِلَى اللَّهِ فَجَبَّتُهُ قَلْبًا سَلَّمْتُ
عَلَيْهِ تَبَسُّمًا تَبَسُّمُ الْمُتَقَبِّبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى جِئْتُ
أَمْسِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَفَكَ أَلَمْ
تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ طَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلَى إِي وَ اللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ

عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَمَا بَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجَ مِنْ
سَخَطِهِ يَعْذِرُونَ قَدْ أُعْطِيتُ جَدًّا ذَلِكُنِي وَ اللَّهِ لَقَدْ
عَمِلْتُ لَكُنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ
عَمِي يُؤْشِرُكَ اللَّهُ أَنْ يُسَوِّطَكَ عَلَى ذَلِكُنِي حَدَّثْتُكَ
حَدِيثَ صَدَقَ عَمِي فِيهِ إِي لَارْجُو فِيهِ عَفْوُ اللَّهِ
لَا وَ اللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُدْرَةٍ وَ اللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى
وَلَا أَلَسَرُ مَتْنِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقَطُّ حَتَّى
يَقْضَى اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَكَانَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي سُلَيْمَةَ
فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ
ذَنْبًا قَبِيلَ هَذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونُ أَهْدَرْتَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَدَّ رَأْيِيهِ
الْمُتَخَلَّفُونَ قَدْ كَانَ كَافِكَ ذَنْبِكَ اسْتَغْفَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَوْلَ اللَّهِ مَا زَالُوا يُؤْتِبُونِي
حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأَكْذِبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ

کیا کیا۔ جو سلسلہ کے ایک صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کے کہو غزوہ
نے اسے آنے نہیں دیا اس پر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بولے۔ تم نے بڑی
بات کہی۔ یا رسول اللہ! خدا گواہ ہے میں ان کے متعلق خیر کے سوا اور
کچھ معلوم نہیں، آنحضرتؐ نے کچھ نہیں فرمایا۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ واپس تشریف لا رہے ہیں، تو اب
مجھ پر فکر و تردد سوار ہوا اور میرا ذہن کوئی ایسا جھوٹا بہانہ تلاش کرنے لگا
جب سے میں کل آنحضرتؐ کی ناراضگی سے بچ سکوں، اپنے گھر کے ہر ذی راہ
سے اس کے متعلق میں نے مشورہ لیا۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ
مدینہ سے بالکل قریب آچکے ہیں تو باطل خیالات میرے ذہن سے چھٹ گئے
اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس معاملہ میں جھوٹ بول کر میں اپنے آپ کو کسی طرح
محفوظ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے سچی بات کہنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ صبح
کے وقت حضور اکرمؐ تشریف لائے۔ جب آپ کسی سفر سے واپس تشریف
لائے تو یہ آپ کی عادت تھی کہ پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت
نماز پڑھتے۔ پھر لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھتے۔ دستور کے مطابق جیسا کہ
فارغ ہو چکے تو آپ کی خدمت میں وہ لوگ آئے جو غزوہ میں شریک نہیں
ہو سکے تھے اور قسم کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنے لگے، ایسے لوگوں کی
تعداد تقریباً اتنی تھی۔ حضور اکرمؐ نے ان کے ظاہر کو قبول فرمایا، ان سے
عذر لیا، ان کے لیے مغفرت کی دعا کی اور ان کے باطن کو اللہ کے سپرد کیا
اس کے بعد میں حاضر ہوا۔ میں نے سلام کیا تو آپ مسکرائے۔ آپ کی
مسکراہٹ میں نئی تھی۔ پھر فرمایا آؤ۔ میں چند قدم چل کر آپ کے سامنے بیٹھ
گیا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم غزوہ میں کیوں شریک نہیں ہوئے
کیا تم نے کوئی سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کی میرے پاس سواری
موجود تھی، خدا گواہ ہے، اگر میں آپ کے سوا کسی دنیا دار شخص کے سامنے
آج بیٹھا ہوا ہوتا تو کوئی عذر گھر کر اس کی ناراضگی سے بچ سکتا تھا۔
مجھے خوبصورتی اور صفائی کے ساتھ گفتگو کا سلیقہ حاصل ہے لیکن خدا گواہ
ہے مجھے یقین ہے کہ اگر آج میں آپ کے سامنے کوئی جھوٹا عذر بیان
کر کے آپ کو راضی کر لوں تو بہت جلد اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر
دے گا اس کی بجائے اگر میں آپ سے سچی بات بیان کر دوں تو یقیناً آنحضرتؐ
کو میری طرف سے کسب کی ہوگی لیکن اللہ سے مجھے غمزدہ گردن کی پوری امید ہے۔

نہیں، خدا گواہ ہے مجھے کوئی خضر نہیں تھا، خدا گواہ ہے اس وقت سے پہلے کبھی میں اتنا قوی اور فارغ البال نہیں تھا اور پھر بھی میں آپ کے ساتھ شریک نہیں ہو سکا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھوں نے سچی بات بتادی ہے۔ اچھا اب جاؤ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھارے بارے میں خود کوئی فیصلہ کر دے۔ میں اٹھ گیا اور میرے پیچھے جو سہلہ کے کچھ افراد بھی دوڑے ہوئے آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ بخدا! ہمیں تمھارے متعلق یہ معلوم نہیں تھا کہ اس سے پہلے تم نے کوئی گناہ کیا ہے اور تم نے بڑی کوتاہی کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ویسا ہی کوئی عذر نہیں بیان کیا جیسا دوسرے نہ شریک ہونے والوں نے بیان کر دیا تھا، تمھارے گناہ کے لیے تمھارے لیے حضور اکرم کا استغفار ہی کافی ہو جاتا، بخدا! ان لوگوں نے مجھے اس پر اتنی ملامت کی کہ مجھے خیال آیا کہ واپس جا کر حضور اکرمؐ سے کوئی جھوٹا عذر کراؤں، پھر میں نے ان سے پوچھا کیا میرے علاوہ کسی اور نے بھی مجھ جیسا عذر بیان کیا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ ہاں دو حضرات نے اسی طرح معذرت کی جس طرح تم نے کی اور انھیں جواب بھی دی جاتا جو تمھیں ملا۔ میں نے پوچھا کہ ان کے نام کیا ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ مرہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما۔ ان دو ایسے صحابہؓ کا نام انھوں نے لے دیا تھا جو صالح تھے اور بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے ان کا طرز عمل میرے لیے نمونہ بن گیا۔ چنانچہ انھوں نے جب ان حضرات کا نام لیا تو میں اپنے گھر چلا آیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات حیت کرنے کی ممانعت کر دی۔ بہت سے جو غزوے میں شریک نہیں ہوئے تھے ان میں سے مرف ہم تین سے۔ لوگ ہم سے الگ تھلگ رہنے لگے اور سب لوگ بدل گئے، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ساری کائنات بدل گئی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ پچاس دن تک ہم اسی طرح رہے میرے دوستا ہیوں (یعنی مرہ اور ہلال رضی اللہ عنہما) نے تو اپنے گھروں سے نکلا ہی چھوڑ دیا بس روتے رہتے تھے لیکن میرے اندر بہت وجہات تھیں۔ میں باہر نکلتا تھا مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا تھا اور بازاروں میں گھوما کرتا تھا۔ لیکن مجھ سے بولنا کوئی نہ تھا۔ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی حاضر ہوتا تھا، آپؐ کو سلام کرتا۔ جب آپؐ نماز کے بعد مجلس میں بیٹھے تھے۔ میں اس کی جستجو میں لگا رہتا تھا کہ دیکھوں سلام کے جواب میں حضور اکرمؐ

ہل تَقْبَلُ هَذَا مَعِيَ أَحَدًا قَالُوا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِغَلَّ مَا قُلْتَ قَبِلْتُ لَهُمَا مِثْلَ مَا قَبِلْتُ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا امْلَاكُ بْنُ التَّرِيمِ الْعَمْرِيُّ وَدِهْلَانُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَقَيْقِيُّ فَذَكَرُوا فِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا ابْدَارًا فِيهَا سُوءٌ فَمَضَيْتُ مِنْ ذِكْرِهِمَا فِي وَتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامَاتِ أَيُّهَا الْمَلَكُ مِنْ بَيْنِي مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ مَا جُنُبْنَا النَّاسَ وَكَذَبُوا لَنَا حَتَّى تَنْكَرَتْ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ إِلَّا أَعْرُفُ نَفْسِي عَلَى ذَلِكَ تَحْسِبِينَ كَيْدَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَا فَاسْتَكَنَّا وَفَعَلَا فِي بُيُوتِهِمَا بِبُكْيَانٍ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبُّ الْقَوْمِ وَأَجْدَدُ هُمْ فَكُنْتُ أَحَدِهِمْ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأُحَوِّفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ دَائِرِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي لَفْظِي هَلْ حَزَنَ مَقْتَدِي بِرَدِّ الْإِسْلَامِ عَلَى أُمَّ لَا ثُمَّ أُمَلِّقُ قَوْلِيَا مِنْهُ فَأَسَارِقُهُ أَنْظُرُ فَإِذَا أَتَيْتُ عَلَى صَلَافِي أَتَيْتُ إِلَى وَرَاقَا انْتَفَعْتُ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَى ذَلِكَ مِنْ جَنُودِ النَّاسِ مَضَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ كَاهِلِي إِلَى قِتَادَةٍ وَهُوَ ابْنُ عَيْبِي وَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَمَا لَكَ مَا رَدَّ عَنِّي السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا أَبَا قِتَادَةَ أَشَدُّكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أَحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ نَسَكْتُ فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَلَّمْتُ فَعُدْتُ لَهُ فَسَقَدْتُ ثُمَّ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَمَا مَتَّ هَيْبَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ قَبِينَا أَنَا أُمَيَّةُ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا تَبَطَّحُ مِنْ أَتَابِطِ أَهْلِ الشَّامِ مِنْ قَدِيمٍ يَالْطَّلَحَامُ بِمِيعَةٍ يَالْمَدِينَةَ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَكُلِّفَ النَّاسُ كَيْشِيرُونَ لَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَهُ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ تِلْكَ عَسَانٍ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ

کے مبارک منٹ بٹے یا نہیں۔ پھر آپ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگ جاتا اور آپ کو نکلیوں سے دیکھتا رہتا۔ جب میں اپنی نماز میں مشغول ہو جاتا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھتے مگر کبھی جوں ہی میں آپ کی طرف دیکھتا آپ چہرہ پھیر لیتے۔ آخر جب اس طرح لوگوں کی بے رخی بڑھتی ہی گئی تو میں (ایک دن) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ وہ میرے چچا زاد بھائی تھے اور مجھے ان سے بہت تعلق خاطر تھا۔ میں نے انھیں سلام کیا لیکن خدا گواہ ہے انھوں نے بھی میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا ابوقتادہ! انھیں اللہ کا واسطہ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ اور اور اس کے رسول سے مجھے کتنی محبت ہے؟ انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا خدا کا واسطہ دے کر۔ لیکن اب بھی وہ خاموش تھے۔ پھر میں نے اللہ کا واسطہ دے کر ان سے یہی سوال کیا۔ اس مرتبہ انھوں نے صرف اتنا کہا کہ اللہ واسطہ کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ اس پر میرے آنسو پھوٹ پڑے۔ میں واپس چلا آیا اور دیوار پر چڑھ کر (نیچے باہر) اتر آیا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک دن میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ شام کا ایک کاشتکار جو غلہ فروخت کرنے مدینہ آیا تھا، پوچھ رہا تھا کہ کعب بن مالک کہاں رہتے ہیں۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا تو وہ میرے پاس آیا اور ملک غسان کا ایک خط مجھے دیا اس خط میں یہ تحریر تھا۔

”ابا بعد! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمھارے صاحب (یعنی حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم) تمھارے ساتھ زیادتی کرنے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ

نے تمھیں کوئی ذیل نہیں پیدا کیا ہے کہ تمھارا حق ضائع کیا جائے۔ تم

ہمارے یہاں آ جاؤ، ہم تمھارے ساتھ بہتر سے بہتر معاملہ کریں گے۔“

جب میں نے یہ خط پڑھا تو میں نے کہا کہ یہ ایک اور مصیبت آگئی۔ میں نے اس خط کو تنویر میں جلادیا، ان پچاس دونوں میں سے جب چالیس دن گزر چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد میرے پاس آئے اور کہا کہ حضور اکرم نے تمھیں حکم دیا ہے کہ اپنی بیوی کے بھی قریب نہ جاؤ۔ میں نے پوچھا، میں اسے طلاق دے دوں یا پھر مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ انھوں نے بتایا کہ نہیں صرف ان سے جدا رہو، ان کے قریب نہ جاؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں کو دجنھوں نے میری طرح معذرت کی تھی، ابھی یہی حکم آپ نے بھیجا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اب اپنے سیکے چلی جاؤ۔ اور اس وقت تک دیں رہو

فَاتَتْهُ قَدْ بَلَغَتْ أَنْ صَاحِبَكَ قَدْ جَنَّكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ
اللَّهُ يَدَارِهُوَ لَنْ لَا مَضِيعَةَ فَأَلْحَنَ بِنَا لَوَاسِكَ فَقُلْتُ
لَسْتُ قَرَأْتُهَا وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَرَكَاتِ فَنِمْتُ بِهَا التَّنَوُّ
فَجَعَلَتْهُ يَحَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَدْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخُسَيْنِ
إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ فَقَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْكَ أَنْ تَعْتَرِلَ
أَمْرًا تَكُ فَقُلْتُ أَطْلَعُهَا أَمْ مَا خَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ
اعْتَرِلْهَا وَلَا تَعْرِجْهَا دَارِئِلَ لِي صَاحِبِي مِثْلَ ذَلِكَ
فَقُلْتُ لَا مَرَأَى أَنْ حَقِّي بِأَهْلِكَ فَتَقُولُ فِي عَيْنِهِمْ حَتَّى
يَقْضَى اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ كَعْبُ نَجَافَتِ امْرَأَةً
هَلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْعٌ
صَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَعَلْتُ تَكْرَةً أَنْ أَخْذُمَهُ قَالَ
وَلَكِنْ لَا يَقْرَبُكَ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ مَا بِهِ حَرْكَهُ
إِلَى شَيْءٍ وَاللَّهِ مَا زَالَ يَنْبِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِ مَا
كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوَاسْتُ أَذْنَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ
لِلْأَمْرَةِ هَلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْذُمَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا
أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِي
مَا يَقُولُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْنَا ذَنْنُهُ
فِيهَا دَارِئِلَ شَابٌ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ كِلَالٍ
حَتَّى كَمَلْتُ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حَيْثُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مَنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ
الْفَجْرِ صُبَّ مِثْلُ لَيْلَةٍ وَأَنَا عَلَى طَهْرٍ مَبْنُوتٍ وَمِنْ
بُيُوتِنَا قَبِينَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الْيَتِي ذَكَرَ اللَّهُ قَدْ
صَانَتْ عَلَى نَفْسِي وَصَانَتْ عَلَى الْأَرْضِ بِمَا وَجَبَتْ
تَبِعْتُ صَوْتِ صَارِخٍ أَدْنَى عَلَى جَبَلٍ سَلِيمٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ
يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَبْشُرْ قَالَ خَرَفْتُ سَاحِدًا وَقَعَرْتُ
أَنْ قَدْ جَاءَ قَرْجٌ وَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے میں کوئی فیصلہ کرے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہلال بن امیر رضی اللہ عنہ دجن کا مقابلہ ہوا تھا، کی بڑی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ہلال بن امیر بہت ہی بوڑھے اور ناتوان ہیں ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے کیا اگر میں ان کی خدمت کر دیا کروں تو آپ ناپسند فرمائیں گے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ صرف ان سے صحبت نہ کرو، انھوں نے عرض کی خدا گواہ ہے وہ تو کسی چیز کے لیے حرکت بھی نہیں کر سکتے جب سے یہ عقاب ان پر ہوا ہے وہ دن ہے اور آج کا دن، ان کے آنسو تھکنے کو نہیں آتے میرے گھر کے بعض افراد نے کہا کہ جس طرح ہلال بن امیر رضی اللہ عنہ کی بیوی کو ان کی خدمت میں رہنے کی اجازت آنحضرتؐ نے دے دی ہے آپ بھی اسی طرح کی اجازت آنحضرتؐ سے لے لیجیے۔ میں نے کہا نہیں خدا کی قسم! میں اس کے لیے آنحضرتؐ سے اجازت نہیں لوں گا۔ میں جوان ہوں معلوم نہیں جب اجازت لینے جاؤں تو آنحضرتؐ کیا فرمائیں۔ اس طرح دس دن اور گزر گئے اور جب سے آنحضرتؐ نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت فرمائی تھی اس کے پچاس دن پورے ہو گئے۔ پچاسویں رات کی سح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ چکا اور اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا اس طرح جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ میرا دم کھٹا جا رہا تھا اور زمین اپنی تمام وسعتوں کے باوجود میرے لیے تنگ ہوتی جا رہی تھی کہ میں نے ایک پکارنے والی کی آواز سنی جہاں سے میرے چہرے پر چڑھ کر کوئی بلند آواز سے کہہ رہا تھا اے کعب بن لک: تمہیں بشارت ہو۔ انھوں نے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب کشافش ہو جائے گی۔ فجر کی رات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توفیق و قبولیت کا عہد کر دیا تھا۔ لوگ میرے یہاں بشارت دینے کے لیے آئے لگے۔ درمیرے دو ساتھیوں کو بھی جا کر بشارت دی۔ ایک صاحب (نہیر بن العوام رضی اللہ عنہ) اپنا گھوڑا دوڑائے آ رہے تھے اور قلیلہ اسم کے ایک ساتھی نے پہاڑی پر چڑھ کر آواز دی اور آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی۔ جن صحابی نے (سلسلہ پہاڑی پر سے) آواز دی تھی جب وہ میرے پاس بشارت دینے آئے تو اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس بشارت کی خوشی میں نے جنھیں دیدیے خدا گواہ کہ اس وقت ان دو کپڑوں کے سوا دھننے کے مٹی اور میری ملکیت

وَسَلَّمَ تَتَوَكَّلُ اللَّهُ عَلَيْنَا جِئْنَا عَلَى مَلَأَةِ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يَتَشَرُّونَنَا وَذَهَبَ بَنُو صَاحِبِي مَبْتَغُونَ وَرَكَعَ إِلَى رَجُلٍ قَرِيبًا وَسَعَى سَاعِي مِّنْ أَسْكَرٍ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ تَوْبَةً فَنَسَوْتُهُ إِنَّمَا هُمَا بَشِيرَاهُ وَاللَّهُ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يُؤْمِنُ وَأَشْعَرْتُ تَوْبَتَيْنِ فَلَيْسَتْ بَيْنَهُمَا وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوَجَّأَ فَوَجَّأً يَهْتَوُونِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ لَيْتَ هَذِهِ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَى ظِلْحَةِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ يُصْرِي حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَانِي وَاللَّهُ مَا قَامَ إِلَى رَجُلٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ وَلَا أُنْسَاهَا يَطْلِحَةُ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَمِعْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْوُ بَرْقِي وَجْهَهُ مِنَ السُّودِ رَابِشِي عَجْرِي يَوْمَ مَمَرٍ عَلَيْكَ مِنْذُ وَكَدَدْتُكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ آمِنْ عِنْدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آمِنْ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَتْ تَطْعَمُهُ قَمَرِي وَكَانَتْ تُعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ عَالِي صَدَقَةٍ إِلَى اللَّهِ وَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَا لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي عَجَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا تَجَافَى بِالْقِدَانِ لَرَأَى مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ فَمَا لِلَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مِنْذُ ذُكُرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِثْقًا

میں کوئی چیز نہیں تھی۔ پھر میں نے (البرقۃ رضی اللہ عنہ سے) دو کپڑے مانگ کر پہنے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جو درجہ لوگ مجھ سے ملاقات کرتے جاتے تھے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر بشارت دیتے جاتے تھے کہتے تھے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت مبارک ہو۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آخر میں مسجد میں داخل ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ چاروں طرف صحابہ بزم کا مجمع تھا۔ طلحہ بن عبید اللہ درود کریم کی طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی۔ خدا گواہ ہے (وہاں موجود) ہاجرین میں سے کوئی بھی ان کے سوا میرے آنے پر کھڑا نہیں ہوا۔ طلحہ کا یہ احسان میں کمی نہیں بھولوں گا۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا۔ چہو مبارک خوشی اور سرت سے دھک اٹھا تھا۔ اس عمارک دن کے لیے تمہیں بشارت ہو۔ جو بھاری عمر کا سب سے مبارک دن ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بات پر خوش ہوتے تو جبرہ مبارک منور ہو جاتا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔ آپ کی سرت ہم چہرہ مبارک سے سمجھ جاتے تھے۔ پھر جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض کی یا رسول اللہ! اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا لیکن کچھ مال اپنے پاس ہی رکھ لو، یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی پھر میں خبر کا حصہ اپنے پاس رکھ لوں گا۔ میں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی۔ اب میں اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا، سچ کے سوا اور کوئی بات زبان پر نہ لاؤں گا۔ پس خدا گواہ ہے۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ عہد کیا۔ میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جسے اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی وجہ سے اتنا نوازا ہو جتنی نوازشات و انعامات اس کے مجھ پر سچ بولنے کی وجہ سے ہیں۔ جب سے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ عہد کیا پھر آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں مجھ اس سے محفوظ رکھے گا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت (ہمارے بارے میں) نازل کی تھی ”یقیناً اللہ تعالیٰ نے نبی، ہاجرین اور انصار کی توبہ قبول کی“ (اس کے ارشاد) ”وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ“۔ خدا گواہ ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے لیے ہدایت کے بعد میری نظر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس سچ بولنے سے بڑھ کر اللہ کا مجھ پر اور کوئی انعام نہیں ہوا ہے کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ اور اس طرح اپنے کو ہلاک نہیں کیا جیسا کہ جھوٹ بولنے والے ہلاک ہو گئے تھے۔ نزول وحی کے زمانہ میں جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے اتنی شدید وعید فرمائی ہے جتنی شدید کسی دوسرے کے لیے نہیں نوائی ہوگی۔ فرمایا ہے ”سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُلِّ آخٍ أَن قَلْبُهُمْ“ ارشاد ”فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ“۔ کعب

أَيُّهَا فِي مَا تَعَمَّدَتْ مُنْذُ ذُكِرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِ هَذَا أَكُنْ يَا وَاقِي لَأَرْجُو أَنَّ تَحْفَظَنِي اللَّهُ فَمَا كَيْفَتُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْدِيبَاتِ اللَّهِ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔ قَوْلًا لِلَّهِ مَا أَلْعَمَ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَعْصِي قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْلَمَ فِي نَفْسِي مِنْ مَدَنِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَمَا كُنْتُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كُنْتُ بِمِثْلِهِمْ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرًّا مَا قَالَ لِأَحِبِّ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُلِّ آخٍ أَن قَلْبُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَفَبْتُ وَكُنَّا تَخْلِفْنَا أَيْهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أَوْلِيَاكَ الَّذِينَ تَبَيَّنَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ تَبَايَعَهُمْ وَاسْتَفْقَرُوا لَهُمْ وَارْتَجَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمْ فَبَيَّنَّا ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ حَلَفُوا أَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ وَمِمَّا حَلَفْنَا عَنِ الْغُرِّ لَمَّا هُوَ تَحْلِفُهُ إِيَّاَنَا وَارْتَجَاؤُكُمْ أَمْرَنَا حَتَّى حَلَفْتُ لَهُ دَاْعَةً إِلَى إِلَيْهِ فَقِيلَ مِنْهُ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ ہم میں ان لوگوں کے معاملے سے جدا رہے جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھالی تھی اور آپ نے ان کی بات مان لی تھی۔ ان سے بیعت بھی لی تھی اور ان کے لیے طلبِ مغفرت بھی فرمائی تھی۔ ہمارا معاملہ حضور اکرم نے جھوٹ دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے خود اس کا فیصلہ فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ نے آیت ”وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَوْا“ میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے غزوہ میں شریک نہ ہوسکنے کا تذکرہ نہیں کیا ہے بلکہ اس کا تذکرہ کیا کہ حضور اکرم نے ہمارے معاملے کو پیچھے ڈال دیا تھا اور فیصلہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا تھا، بخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے قسم کھالی تھی اور اپنے غدر میان کیے تھے کہ آنحضرتؐ نے ان کے غدر قبول کر لیے تھے۔

باب ۵۲۸ نَزُولُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَحْدَرِ

۵۲۸۔ مقامِ حبر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام

۱۵۲۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی اسود نے حدیث بیان کی، انہیں معمر بن زید، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ حبر سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا ان لوگوں کی آبادیوں سے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا جب گزرنا ہے تو روتے ہوئے ہی گزرو، ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا پھر آپؐ نے سرسارک پر چڑھا ڈال لی اور بڑی تیزی کے ساتھ چلنے لگے یہاں تک کہ اس وادی سے نکل آئے۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجْرَةِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا آمَأَ بِهِمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بِأَكْبَرِ تَعَرَّفَ نَسَبُهُ فَاسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَازَ الْوَادِيَ

۱۵۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابِ حجر کے متعلق فرمایا، اس معذب قوم کی بستی سے جب تمہیں گزرنا ہی ہے تو تم روتے ہوئے گزرو، کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحَجْرَةِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُعَذِّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بِأَكْبَرِ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا آمَأَ بِهِمْ

۱۵۲۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے۔ ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے، ان سے سعد بن ابی ہاشم نے، ان سے نافع بن جبر نے، ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے تھے پھر جب آپؐ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر واپس آئے تو آپؐ کے دھوکے لیے میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ جہاں تک مجھے یقین ہے انہوں نے یہی بیان کیا کہ یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک دھویا اور جب کہنوں تک ہاتھ دھوئے کا ارادہ کیا

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُعْطِيَ حَاجَتَهُ فَقَدْتُ أَشْكِبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا مَاءَ لَعَلَّهُ لَا قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَفَسَلَ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يُفْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَنَظَرَ عَلَى كَفِّهِ لِيُخْرِجَهَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ فَفَسَلَهَا ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خَدَّيْهِ

لہ ”حجر“ صحتِ مدح علیہ السلام کہ قومِ ثمود کی بستی کا نام ہے یہ وہی قوم ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب زلزلہ، شدید صاعوں اور بجلی کی کڑک کی صورت میں نازل ہوا تھا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو یہ مقام راستے میں پڑا تھا۔ حجر شام اور مدینہ کے درمیان ایک بستی تھی۔

توجہ کی آستین تنگ نکلی۔ چنانچہ آپ نے ہاتھ جپے کے نیچے سے نکال لیا اور انھیں دھویا پھر خضیں پر مسح کیا ہ

۱۵۴۷۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن ہل ابن سعد نے اور ان سے ابو حیدر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ”طاہر“ ہے اور یہ انہر ہاڑی ہے۔ یہ ہم سے محبت رکھتی ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں ہ

۱۵۴۸۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی۔ انھیں حیدر طویل نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا مدینہ میں بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جہاں بھی تم چلے اور جس وادی کو بھی تم نے قطع کیا وہ (اپنے دل سے) تمھارے ساتھ ساتھ تھے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! اگرچہ ان کا قیام اس وقت بھی مدینہ میں ہی رہا ہو یا انھوں نے فرمایا ہاں! وہ مدینہ میں رہتے ہوئے بھی اپنے دل سے تمھارے ساتھ تھے وہ کسی غم کی وجہ سے رک گئے تھے ہ

۱۵۴۹۔ کسری اور قیسر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

خطوط ہ

۱۵۴۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انھیں عبید اللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ملک فارس) کسری کے پاس اپنا گرامی نامہ عبداللہ بن خدا فر بھی رضی اللہ عنہ کو دے کر بھیجا۔ اور انھیں حکم دیا کہ یہ کتبہ بصرہ کے گورنر کو دیدیں (جو کسری کی طرف سے متین تھا) کسری نے جب آپ کا مکتوب پڑھا تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ میرا خیال ہے کہ ابن مسیب نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے بد دعا کی کہ وہ بھی پاش پاش ہو جائیں۔

۱۵۵۰۔ ہم سے عثمان بن عیثم نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ جمل کے موقع پر وہ جملہ میرے کام آ گیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ مُحَمَّدٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هَذِهِ طَاهِرَةٌ وَهَذَا الْوَادِيُّ يُحِبُّنَا وَنَحْبُهُ ه

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا تَمَاسُؤُهُمْ مَسِيرًا وَلَا تَقْطَعُهُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ هُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُدْرُ ه

۱۵۴۹۔ يَابُ كَسْرَى وَ قَيْسَرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَسْرَى وَ قَيْسَرٍ ه

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ فِي كِتَابِهِ إِلَى كَسْرَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَدَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَبْدُو نَعْمَةً إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَذَقَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كَسْرَى فَلَمَّا تَرَاكَ مَرَّقَهُ فَحَسِبَتْ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَذَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمَزُقُوا كُلُّ مُمَزَّقٍ ه

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ لَقَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ

سے سنا تھا میں ارادہ کرچکا تھا کہ اصحاب جمل (عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ کا لشکر) کے ساتھ شریک ہو کر (علی رضی اللہ عنہ کی فوج سے) لڑوں۔ آپ نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ اہل فاس نے کسریٰ کی لڑکی کو وارثت تحت وناج بنا دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ تو کم کبھی صلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنا حکمران کسی عورت کو بنایا ہو۔

۱۵۵۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہہا کہ میں نے زہری سے سنا، انھوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ مجھے یاد ہے، جب میں بچوں کے ساتھ ثنیۃ اوداع کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے گیا تھا، سفیان نے ایک مرتبہ مع الغلمان کے بجائے مع العبیان بیان کیا۔

۱۵۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور ان سے سائب رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے یاد ہے جب میں بچوں کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے گیا تھا، آپ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لارہے تھے۔

۵۵۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت اور آپ کی وفات۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”آپ کو بھی مرنا ہے اور انھیں بھی مرنا ہے۔ پھر تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے حضور میں حاضر کرو گے۔“ اور یونس نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں فرماتے تھے کہ خیر میں (زہرا) لود لقمہ جو میں نے اپنے منہ میں رکھ لیا تھا اس کی اذیت آج نبی میں محسوس کرتا ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری شہ رگ اس زہر کی اذیت کی وجہ سے کٹ جائے گی۔

۱۵۵۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے، ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ کی نماز میں والمرسلات عرفا کی قراوت کر رہے تھے، اس کے بعد پھر

بَعْدَ مَا كُنْتُ أَنِ الْحَقَّ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأَقَابِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَنَا بَلَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ أَهْلَ نَارٍ قَدْ مَكُّوا عَلَيْهِمْ يَنْتَ كَسْرِي قَالَ لَنْ يُغْلِبَ قَوْمٌ وَكُوا أَمْرَهُمْ أَمْرًا ۝

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ يَقُولُ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْغُلَامَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوُدَاعِ فَمَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الْعَبْيَانِ ۝

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْعَبْيَانِ فَمَلَقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوُدَاعِ مُتَّدِمًا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ۝

يَا نَبِيَّ ۝ مَرَمِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ - وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّكَ مَيِّتٌ وَ إِنَّهُمْ مَيِّتُونَ - ثُمَّ أَتَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَحْتَوِصُونَ وَقَالَ يُوسُفُ عَنِ الزُّهْرِيَّ قَالَ غَزْوَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَجِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَنَا إِحَدُ الْأَعْوَابِ الْعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ عَجِينَ بَرَقْلًا أَدَانُ وَحَدَّثَ الْوَقَاعُ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ الشَّعْرَ ۝

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُؤَسَّلَاتِ عُرْفًا ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا بَعْدَهَا

حَقِّ قَبْضَتِهِ اللَّهُ ۖ

آپ نے جس کبھی نماز نہیں پڑھائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد
قبض کر لی ۖ

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي يَسْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَ حُذْرُ بْنُ الْقَطَّابِ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءَ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ
مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُوا قَسَا لَ هُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ
الَّذِي إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَكُمْ إِنِّي أَهْلُ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ
مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ ۖ

۱۵۵۴۔ ہم سے محمد بن عمرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو یسری نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ آپ کو (مجالس میں)
اپنے قریب بٹھاتے تھے، اس پر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اعتراض
کیا کہ اس جیسے تو ہمارے بچے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
یہ طرز عمل جس وجہ سے اختیار کیا وہ آپ کو معلوم بھی ہے، پھر عمر رضی اللہ
عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت یعنی "اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ
وَالْفَتْحُ" کے متعلق پوچھا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے (آیت میں) اسی کی اطلاع دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو تم نے بتایا میں بھی اس
آیت کے متعلق جانتا ہوں ۖ

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ
الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ
الْخَيْبِ وَمَا يَذُرُّ الْخَيْبِ اسْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَجَعَهُ فَقَالَ اسْتَوْفَى الْكُتُبَ كُتُبًا بَا
لَنْ تَعْلَمُوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَارَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ كَيْفٍ
تَنَارَعُ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهْجَرَ اسْتَفْهَمُوهُ فَذَهَبُوا
بِرُؤُوسِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي فَأَكْذِبِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا
تَدْعُونِي لِأَنِّي وَأَصَاغُهُمْ يَخْلِفُ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ
مِنْ حَزِينَةَ الْعَرَبِ وَأَجِزُوا الْوَفْدَ يَنْحَوْ مَا كُنْتُ
أَجِيزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ النَّارِ لَفَعِ أَوْ قَالَ فَتَسَبَّحَهَا ۖ

۱۵۵۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث
بیان کی، ان سے سلیمان احوال نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا۔
کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا معلوم بھی
ہے جمعرات کے دن کیا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں
شدت اسی دن ہوئی تھی۔ اس وقت آپ نے فرمایا تھا کہ لاؤ میں تمہارے
بے ہدایات لکھ دوں۔ کہ اس کے بعد پھر تم کبھی صحیح رہتے کونہ جھوٹو گے
لیکن وہاں اختلاف و نزاع ہو گیا کہ تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شدت
کی حالت میں لکھوانے کی تکلیف دینی چاہیے یا نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا
نبی کے سامنے اختلاف و نزاع نہ ہونا چاہیے۔ بعض حضرات نے کہا، کیا
بات ہے شاید آپ کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اس کے متعلق خود آنحضور
ہی سے پوچھا جائے (کہ آپ کے حکم کی تعمیل کجائے یا آپ کی تکلیف کے پیش نظر اسے ملتوی کر دیا جائے) یہ جملہ صحابہ نے آپ کے سامنے کئی بار
دہرایا۔ پھر آپ نے خود ہی فرمادیا کہ مجھے جھوٹو دو۔ میں جس احوال و کیفیات میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم چاہتے ہو۔ اس کے بعد آپ کے صحابہ کو
تین چیزوں کی وصیت کی۔ فرمایا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔ وفود و جو قبائل کے تمہارے پاس آئیں، انھیں اس طرح دیا کرو جس طرح میں
دیتا آیا ہوں اور سلیمان احوال نے بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے تیسری وصیت کے متعلق سکوت اختیار فرمایا یا انھوں نے یہ کہا کہ میں اسے بھول گیا ہوں ۖ

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۵۵۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے
حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عبد اللہ بن
عبد اللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو گھر میں بہت سے صحابہ موجود تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لاؤ۔ میں تمہارے لیے ایک دستاویز لکھ دوں کہ اس کے بعد پھر تم گمراہ نہ ہو سکو۔ اس پر بعض صحابہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کرب لیے چینی کے عالم میں ہیں۔ تمہارے پاس قرآن موجود ہے۔ ہمارے لیے تو اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پھر اہل بیت میں اس مسئلہ میں اختلاف و نزاع ہونے لگا۔ بعض نے تو یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز دے دو کہ اس پر آپ دستاویز لکھوادیں۔ اور تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ بعض حضرات نے اس سے مختلف دوسری رائے پر اصرار کیا جب اختلاف و نزاع زیادہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبد اللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مصیبت سب سے بڑی یہ تھی کہ لوگوں نے اختلاف اور شُرک کے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ رَجُلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا لَكُمُ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ دَعَيْنَا لَكُمُ الْقُرْآنَ حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ تَاخَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاجْتَمَعُوا فِيمَهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِئُوا يَكْتُبُ لَكُمُ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَمَّا اكْتَفُوا اللَّغْوَ وَالْإِخْلَافَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِئُوا مَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَمَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ التَّرْزِيَةَ كُلَّ التَّرْزِيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِإِخْلَافِهِمْ وَلَفْطِهِمْ

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَبْرِ الدَّخِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَاوِيهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَأَلَهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَأَلَهَا بِشَيْءٍ فَصَحَّحَتْ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقْبِضُ فِي وَجْهِهِ الَّذِي تُوْفِّي فِيهِ فَبَكَيتُ ثُمَّ سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّ أَهْلَهُ يَتَّبِعُهُ فَصَحَّحْتُ

۱۵۵۷۔ ہم سے میرے بن صفوان بن جابر نخعی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مرض الوفا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور آہستہ سے کوئی بات ان سے کہی جس پر وہ رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آہستہ سے کوئی بات کہی جس پر وہ ہنسنے لگیں۔ پھر ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ آپ کی وفات اسی مرض میں ہو جائے گی۔ میں یہ سن کر رونے لگی۔ دوسری مرتبہ آپ نے مجھ سے جب سرگوشی کی تو یہ فرمایا کہ آپ کے گھر کے افراد میں سب

پہلے میں آپ سے جا ملوں گی تو میں ہنسی مٹی

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَمِيعَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَآخَذَتْهُ حُمَّى يُقَالُ مَعَ الَّذِينَ أَلْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ .. الْوَيْبَةُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ مُخَيَّرٌ

۱۵۵۸۔ ہم سے عمر بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عند بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں سنتی آئی تھی کہ ہر نبی کو وفات سے پہلے دنیا اور آخرت کے بارے میں اختیار دیا جاتا ہے پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سنا آپ اپنے مرض الوفا میں فرما رہے تھے۔ آپ کی آواز بھاری ہو چکی تھی۔ آپ آیت مَعَ الَّذِينَ أَلْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ .. الْوَيْبَةُ النعالم علیہم الخ کی تلاوت کر رہے تھے دینی ان لوگوں کے ساتھ

جس پر اللہ نے انعام کیا ہے، مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کو بھی اختیار دیدیا گیا ہے (اور آپ نے آخرت کی زندگی پسند فرمائی ہے)

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْمَنَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي الْكَرْبِيِّ الْأَعْلَى :

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَمَانٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لَقِيَ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَغِيرٌ يَقُولُ إِذَا لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ قُطَّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ وَمَنْ الْجَعْدَةُ لَمْ يُحْيَا أَوْ يَخْبِرَ فَلَمَّا اشْكَلَى دَخَلَ فِي الْقَبْرِ فَلَمَّا سَأَلَهُ عَلَى فَيْحَةٍ عَائِشَةَ خُفِيَ عَلَيْهِ فَنَلَمَّا آفَاقَ شَخَصَ بَصَرَهُ نَحْوَ مَنَافِئِ الْبَلْبِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذَا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَفَفْتُ أَنْتَ حَيًّا بِشَعْرِكَ الَّذِي كَانَ يُحْدِثُنَا دَهْوًا مَصِيرًا :

جنت کی موت اٹھ گئیں اور آپ نے فرمایا اللہم الرفیق الاعلیٰ۔ میں سمجھ گئی کہ اب حضور اکرم ہیں دینی دنیاوی زندگی کو پسند نہیں فرمائیں گے، مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو آپ نے صمت کے زمانے میں بیان فرمائی تھی :

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَمَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَا مُسْنَدُهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَتَوَالُفُ زَلْبٌ يَسْتَنْ بِمَ قَامْبَدَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَآخَذَتْ السَّيِّوَالُ فَقَصَصَتْهُ وَلَفَضَتْهُ وَطَبَّخَتْهُ ثُمَّ دَفَعَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَرْجَ بِهِ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْجَ ابْتِغَاءً قَطًّا أَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا حَذَا أَنْ فَرَّخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفْعَ يَدِهِ أَوْ مُبِيعَهُ لَمْ قَالَ فِي الْكَرْبِيِّ الْأَعْلَى لَمَّا قَضَى وَكَانَتْ تَقُولُ مَاتَ

۱۵۶۱۔ ہم سے محمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عصفان نے حدیث بیان کی۔ ان سے صفیر بن جویریہ نے۔ ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور اکرم میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک تازہ مسواک استعمال کے لیے تھی۔ حضور اکرم اس مسواک کی طرف دیکھتے رہے۔ چنانچہ میں نے ان سے مسواک لے لی اور اسے اپنے ہاتھوں سے چاکر اچھی طرح جھاڑنے اور صاف کرنے کے بعد حضور کو دے دی۔ آپ نے وہ مسواک استعمال کی جتنے عہدہ طریقہ سے آنحضرت اس وقت مسواک کر رہے تھے۔ میں نے آپ کو اتنی اچھی مسواک کرتے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ مسواک سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ یا اپنی انگلی اٹھائی اور فرمایا فی الرفیق الاعلیٰ "تین مرتبہ اور

بَيْنَ حَاتِنَتِي وَذَا قَتْنَتِي : آپ کا انتقال ہو گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو سر مبارک میری ہنسی اور ٹھوڑی کے درمیان میں تھا۔

۱۵۶۲۔ مجھ سے جہان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو اپنے اوپر مودتین (سورۃ قلق اور سورۃ اناس) پڑھ کر دم کر لیتے تھے۔ اور اپنے جسم پر اپنے ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔ پھر جب وہ مرض آپ کو لاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں مودتین پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی تھی۔ اور ہاتھ پر دم کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر پھیرا کرتی تھی۔

۱۵۶۳۔ ہم سے معنی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن عبداللہ بن زہیر نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ وفات سے کچھ پہلے آنحضورؐ پشت سے آپ کا سہارا لیے ہوئے تھے۔ آپ نے کان لگا کر سنا کہ حضور اکرمؐ کہہ رہے ہیں "اے اللہ! میری مغفرت فرما کیسے مجھ پر رحم کیجیے اور رفیقوں سے مجھے ملا دیجیے۔"

۱۵۶۴۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عروانہ حدیث بیان کی، ان سے ہلال وثمان نے، ان سے عروہ بن زہیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفا میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو اپنی رحمت سے دور کر دیا کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر بھی کھلی رکھی جاتی لیکن آپ کو یہ خطرہ تھا کہ کہیں آپ کی قبر کو کبھی سجدہ نہ کیا جائے گا۔

۱۵۶۵۔ ہم سے سمید بن عوف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود نے خبر دی اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہو گیا اور آپ کے مرض نے سخت اختیار کر لی تو تمام ازواجِ مطہرات سے آپ نے میرے گھر میں ایام مرض گزارنے کے لیے

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنِي جَبَّارُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَكْبَلَتْ نَفْسٌ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَوْتِ وَمَسَحَ عَنْهُ يَدَيْهِ فَلَمَّا اسْتَكْبَلَتْ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ طِفْطٌ أَنْفَسَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَوْتِ الْكَبِيِّ كَانَ يَنْفُثُ وَاسْمُ بَيْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ : ۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَشَّامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْبَغَتْ إِلَيْهِ قَوْلَ أَنْ يَمُوتَ دَهُوً مُسْنَدًا إِلَى ظَهْرِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْحَمْنِي يَا لَتَيْنِي :

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ الْوُثَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الْوُفَا لَمْ يَقُمْ تَنْهَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ لَا تَخْذُوا مُجُودَ أَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْلَا ذَلِكَ لَابْرَزَ قَبْرُهُ خَشِيَ أَنْ يَتَّخَذَ مَسْجِدًا :

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا سَيِّدُ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَعْمُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَكْبَلَتْ نَفْسٌ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَوْتِ الْكَبِيِّ كَانَ يَنْفُثُ وَاسْمُ بَيْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ :

فَإِنَّ لَهُ خَدْرِهِ دَهْوَيْنِ الرَّجُلَيْنِ تَخَطَّ رَجُلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ أُخْرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِأَلَدِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ مِنْ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْأَخْرَ الَّذِي كَفَّرْتُهُ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَجِيٌّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَوْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَوِي أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ هَرَبُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَوَيمٍ كَمْ تَحْدِلُ أَوْ لَيْتَهُنَّ لَعَلِّي أَهْمُهُ إِلَى النَّاسِ فَأَجَلَسْنَاهُ فِي غُضْبٍ يَحْفَظُهُ رَوْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَضُبُّ عَلَيْهِ مِنْ يَلَدِكَ الْغَرَبِ حَتَّى طَفِقَ يُشْفِي الْبَنَاءَ يَمِينَهُ أَنْ قَدْ فَعَلْتُكَ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَقَعَلِي لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يُطْرِمُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَرَأَا أَعْتَنَّا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ كَذَلِكَ يَقُولُ لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى إِعْتَدَا قُبُورَ أَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْدِرُ مَا صَنَعُوا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كُفْرَةٍ مَرَّاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقْعَمْ فِي قَلْبِي أَنْ تُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَلَا كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدًا مَقَامَهُ إِلَّا تَتَأَلَّمُ النَّاسُ بِهِ فَاذْنُ أَنْ يُعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَاهُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو مُوَيْسَى وَابْنُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

نہیں رکھ سکتے بلکہ میرا خیال تھا کہ لوگ اس سے بدفالی لیں گے اس لیے میں چاہتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا حکم نہ دیں۔ اس کی روایت ابن عمر ابو موسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ۝

اجازت مانگی۔ سب نے جب اجازت دیدی تو آپ (میدوز رضی اللہ عنہا کے گھر سے) نکلے۔ آپ دو حضرات کا سہارا لیے ہوئے تھے اور آپ کے پاؤں زمیں سے گھسٹ رہے تھے۔ جن دو صحابہ کا آپ سہارا لیے ہوئے تھے ان میں ایک عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے اور ایک اور صاحب۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کی خبر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دی تو آپ نے فرمایا معلوم ہے وہ دوسرے صاحب جن کا نام عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں بیان کیا ہے؟ بیان کیا کہ میں نے عرق کی مجھے تو نہیں معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں کہ حضور اکرمؐ جب میرے گھر میں آگئے اور تکلیف بہت بڑھ گئی تو آپ نے فرمایا کہ سات مشکیزے پانی کے بھر کر لاؤ اور مجھ پر دھار دو۔ ممکن ہے اس طرح میں لوگوں کو کچھ نصیحت کرنے کے قابل ہو جاؤ چنانچہ ہم نے آپ کو آپ کی زوجہ مطہرہ حضور رضی اللہ عنہا کے ایک گن میں بٹھایا اور انھیں مشکیزوں سے آپ پر پانی دھارنے لگے۔ آخر آنحضرتؐ نے اپنے اٹھ کے اشارہ سے روکا کہ بس ہو چکا۔ بیان کیا کہ پھر آپ لوگوں کے جمع میں گئے اور نماز پڑھائی اور لوگوں کو خطاب کیا اور مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ شدت مرض کے ایام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر کھینچ کر بار بار اپنے چہرے پر ڈالتے تھے پھر جب دم گھسنے لگا تو میرے سے ہٹا دیتے، آپ اسی شدت کے عالم میں فرماتے تھے، یہود و نصاریٰ اللہ کی رحمت سے دور ہوئے۔ کیونکہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قزوں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا، اس طرح آپ (اپنی امت کو) ان کا عمل اختیار کرنے سے بچتے رہنے کی تاکید کر رہے تھے۔ مجھے عبید اللہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ میں نے اس معاملہ (یعنی ایام مرض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام بنانے کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار پوچھا میں بار بار آپ سے صرف اس لیے پوچھ رہی تھی کہ مجھے یقین تھا کہ جو شخص (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں) آپ کی جگہ پر کھڑا ہوگا لوگ اس سے محبت نہ کریں گے بلکہ میرا خیال تھا کہ لوگ اس سے بدفالی لیں گے اس لیے میں چاہتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم نہ دیں۔ اس کی روایت ابن عمر ابو موسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ۝

۱۵۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن البہاد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ میری ہنسی اور ٹھوڑی کے درمیان میں اصرار رکھے ہوئے تھے۔ حضور اکرم کی شدت (سکرات) دیکھنے کے بعد اب میں کسی کے لیے بھی نزع کی شدت کو برا نہیں خیال کرتی۔

۱۵۶۷۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن شیبہ بن ابی حمزہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ بن کعب بن مالک انصاری نے خبر دی۔ اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین صحابہ میں سے ایک تھے جن کی توثیق قبول ہوئی تھی (غزوہ تبوک میں شرکت کرنے کی) انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر آئے۔ یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آپ نے وفات پائی تھی۔ صحابہؓ نے آپ سے پوچھا ابراہیم! حضور اکرم نے صبح کیسے گزاری؟ انھوں نے بتایا کہ محمد اللہ اب آپ کو افاقہ ہے پھر عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ تم خدا کی قسم! تین دن کے بعد مجھ کو مائتہ زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ خدا گواہ ہے مجھے تو ایسے آتا نظر آ رہے ہیں کہ حضور اکرم اس مرض سے افاقہ نہیں پاسکیں گے۔ موت کے وقت بنو عبد المطلب کے چہروں کی مجھے خوب شناخت ہے۔ اب ہمیں حضور اکرم کے پاس چلنا چاہیے۔ اور آپ سے پوچھنا چاہیے کہ خلافت ہمارے بعد کسے ملے گی، اگر ہم اس کے مستحق ہیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا امداد کوئی دوسرا مستحق ہوگا تو وہ بھی معلوم ہو جائے گا امداد! حضور ہمارے متعلق اپنے خلیفہ کو ممکن ہے کچھ حدیثیں کر دیں۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر ہم نے اس وقت آپ سے اس کے متعلق کچھ پوچھا اور آپ نے انکار کر دیا

تو ہر لوگ ہمیں ہمیشہ کے لیے اس سے محروم کر دیں گے۔ میں تو ہرگز آنحضورؐ سے اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا۔

۱۵۶۸۔ ہم سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَأْتِيَنِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَكُنْ لِي بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَا قِنَتِي فَلَوْ أَنَّكَ شِدَّةُ الْمَوْتِ لَأَحْدِ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بَشَرُ بْنُ شَيْبَةَ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَيَّنَ عَلَيْهِمُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَهُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا حَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْبَحَ مُحَمَّدٌ اللَّهُ بَارِئًا فَأَخَذَ يَبْدِعُ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ ثَلَاثِ حُدُودِ الْعَصَا قَرَأَ وَاللَّهُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوفَ يَتَوَفَّى مِنْ وَجْهِهِ هَذِهِ الْأَيُّ لَا عُرُوفَ وَجْهِهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَسْنَا لَهُ فَبَيْنَ هَذَا الْأَمْرِ لَوْ كَانَ فِينَا عِلْمًا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِيمُنَا مَا وَضَعِي بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّا وَاللَّهِ لَبَيْنَ سَأَلْنَا هَارِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْعَنَا هَا لَا يُعْطِينَا هَا النَّاسُ بَعْدَهُ وَرَفَى وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تو ہر لوگ ہمیں ہمیشہ کے لیے اس سے محروم کر دیں گے۔ میں تو ہرگز آنحضورؐ سے اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا۔

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَمَا هُمْ

بیان کیا کہ پیر کے دن مسلمان فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کا پردہ اٹھا کر صحابہ کو دیکھ رہے تھے۔ صحابہ نماز میں مصبستہ کھڑے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تاکہ صف میں آجائیں آپ نے سمجھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں۔ اس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، قریب تھا کہ مسلمان اس خوشی کی وجہ سے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اٹھیں ہوئی تھی۔ اپنی نماز کے واسطے میں آزماتش میں پڑ جاتے لیکن آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ نماز پوری کر دو۔ پھر آپ حجرہ کے اندر تشریف لے گئے اور پردہ ڈال لیا ۛ

۱۵۶۹۔ مجھ سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید نے حدیث بیان کیا انھیں ابی ملیک نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ ابو عمر ذکوان نے، کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں۔ اللہ کی بہت سی نعمتوں میں آیاتِ نعمت مجھ پر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں اور میری باری کے دن ہوئی۔ آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی وفات کے وقت میرے اور آنحضرت کے شکوک کو ایک ساتھ جمع کیا تھا، کہ جبرائیل رضی اللہ عنہ گھر میں آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی۔ آنحضرت مجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ اس مسواک کو دیکھ رہے ہیں میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے میں نے آپ سے پوچھا یہ مسواک آپ کے لیے لے لوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے وہ مسواک ان سے لے لی۔ آنحضرت اسے چبانے لگے۔ میں نے پوچھا آپ کے لیے میں اسے نرم کر دوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے مسواک نرم کر دی، آپ کے سامنے ایک بڑا بال تھا، چڑھے کا یا مکڑی کا (درادی حدیث) عمر کو

اس سلسلے میں ٹیک تھا۔ اس کے اندر پانی تھا۔ آنحضرت بار بار اپنے ہاتھ اس کے اندر داخل کرتے اور پھر انھیں اپنے چہرے پر پھیرتے۔ اور فرماتے لا الہ الا اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، موت کے وقت شدت ہوتی ہے۔ پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے۔ فی الرزق الاعلیٰ یہاں تک کہ آپ رحلت فرما گئے اور ہاتھ نیچے آگیا ۛ

فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ دَاوُدُ بْنُ كَيْسَانَ يُصَلِّي لَهُمْ كَعَرَفَاجَهُمْ لَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُتِفَ سِتْرُ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلَاةِ ثُمَّ تَنَبَّأَ بِصُحْبِكَ فَتَكَنَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّمْتُ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ أَسَى وَهَمَ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِحُوا فِي صَلَاتِهِمْ نَرَجَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيدِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ آمِنُوا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ دَاوُدُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَنِي أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ مِنْ تَعَجُّرِ اللَّهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوِّفِيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ نَحْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَ دَرِيْقِهِمْ حِينَ مَوْتِهِمْ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَبِيَدِهِ السَّيْوَاكُ وَأَنَا مُسْتَبِدَّةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ آيَةً يُنْظَرُ إِلَيْهَا دَعَوْتُ أَنَّكَ يُحِبُّ السَّيْوَاكَ فَقُلْتُ اخْذُكَ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ الْيَتْمَةُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيْتَنَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ دَلْوَةٌ أَوْ حُلْبَةٌ يَشْتَكُ حُمُورِهَا مَا رَأَيْتُ حِمْلًا يَدُخُلُ يَدًا فِيهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّكَ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّقِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى تُفْنِنَ وَمَالَتْ يَدُهُ ۛ

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ بْنُ
يِلَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي
مَوْصِيهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ آيِنَ أَنَا عَدَا آيِنَ
أَنَا عَدَا يُبْرِئُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَدْعُوهُ يَكُونُ
حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا
قَالَتْ عَائِشَةُ مَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدْعُوهُ عَلَى
فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَارِثَ رَأْسِهِ لَبِئْسَ حُجْرِي
وَحُجْرِي وَمَخَالِطُ رَيْفِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَالُكُ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ
أَعْطَيْتَ هَذَا السِّوَالُكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَصَصْتُهُ
ثُمَّ مَضَعْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَسْتَنْتُ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌّ إِلَى صَدْرِي ۝

۱۵۷۰۔ ہم سے اسمعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن یلال
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ اسمعیل بن
کے والد نے جردی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مرضی الوفا میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے رہتے تھے کہ کل میرا قیام کہاں ہوگا، کل میرا قیام
کہاں ہوگا؟ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے منتظر تھے۔ پھر ازواج
مطہرات نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر قیام کی اجازت دے دی اور آپ کی
وفات انھیں کے گھر میں ہوئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ کی
وفات اسی دن ہوئی جس دن قاعدے مطابق میرے یہاں آپ کے قیام کی
باری تھی۔ رحلت کے وقت سر مبارک میرے سینے پر تھا اور میرا خنجر آپ
کے حق کے ساتھ ملا تھا انھوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ
عنه داخل ہوئے اور ان کے ہاتھ میں استعمال کے قابل مسواک تھی، آنحضرت
نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے کہا کہ عبدالرحمن! یہ مسواک مجھے دے دو۔
انھوں نے مسواک مجھے دے دی میں نے اسے اچھی طرح چھایا اور جھاڑ
کر آنحضرت کو دی۔ پھر آپ نے وہ مسواک کی، اس وقت آپ میرے سینے
سے ٹیک لگائے ہوئے تھے ۝

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ تَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَ
فِي بُيُوتِ رِبِّي وَحُجْرِي وَكَانَتْ إِحْدَا أُنَا لَتَوَدُّهُ
يَدْعُوهُ إِذَا مَرَّ مِنْ مَدَّ حَبَّتْ أَعُوذُهُ مَوْفَعُ رَأْسِهِ
إِلَى السَّمَاءِ قَالَتْ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى
وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ
رَطْبَةٌ فَنَظَرْنَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ
أَنَّهُ لَهَا بِهَا حَاجَةٌ فَأَخَذْتُهَا فَصَعَقْتُ رَأْسَهَا وَ
لَفَضْتُهَا مَدَّ فَعَبَّهَا إِلَيْهِ فَأَسْتَنْتُ بِهَا كَمَا حَسَنِي مَا
كَانَ مُسْتَنَدًّا ثُمَّ نَادَى لِي بِهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ أَوْ سَقَطَتْ
مِنْ يَدِهِ فَحَسَمَ اللَّهُ بَيْنَ رِيفِي وَرِيفِي فِي آخِرِ يَوْمٍ
مِنَ الدُّنْيَا دَاوِلَ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ ۝

۱۵۷۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے
حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی مریمہ نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
میرے گھر میں، میری باری کے دن ہوئی، آپ اس وقت میرے سینے سے
ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب آپ بیمار پڑتے تو ہم آپ کی سمت کے لیے
دعائیں کیا کرتے تھے۔ اس باری میں بھی آپ کے لیے دعا کرنے لگیں، لیکن
آپ فرما رہے تھے: ”فی الرفیق الاعلیٰ۔ فی الرفیق الاعلیٰ“ اور عبدالرحمن بن
ابی بکر رضی اللہ عنه آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک تازہ ٹہنی تھی۔ آنحضرت
نے اس کی طرف دیکھا تو میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ
وہ ٹہنی میں نے ان سے لے لی، پہلے میں نے اسے چھایا۔ پھر جھاڑ کر آپ کو
دے دی۔ آنحضرت نے اس سے مسواک کی۔ جس طرح پہلے آپ مسواک
کیا کرتے تھے اس سے بھی اچھی طرح سے۔ پھر آنحضرت نے وہ مسواک مجھے
عنایت فرمائی اور آپ کا ہاتھ جھک گیا یا وہاں سے یہ بیان کیا کہ مسواک آپ کے
ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور آنحضرت کے حق کو اس دن جمع کر دیا جو آپ کی دنیا کی زندگی کا سب سے آخری اور

آخرت کی زندگی کا سب سے پہلا دن تھا :

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى مَدِينٍ مِنْ مَسْجِدِهِ بِالشُّبْحِ حَتَّى نَزَلَ مِنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَمٍ بِثَوْبٍ حَبْرَةٍ فَكَثَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَ عَلَيْهِ فَعَبَّلَهُ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ يَا بَنِي آدَمَ وَأُمَّيْ وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ إِنَّمَا الْمَوْتَةُ آتِيَتْكَ ثَبَّتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مَتَّهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ دَعَمَرُ بْنُ كَلْبٍ النَّاسَ فَقَالَ اجْلُوسْ يَا عُمَرُ فَإِنِّي عُمَرَانُ تَجْلِسُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ سَحَى لَا يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ النَّاسُ كَرِهُوا وَقَالَ وَاللَّهِ كَرِهُوا أَنَّا نَسْأَلُ لَوْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَتَلَّهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِمَّا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ مَا لَكُمْ مَا هُوَ لَوْ أَنَّ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعَرَفْتُ حَتَّى مَا تُعَلِّمُنِي رِجَالِي وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ :

۱۵۷۳۔ ہم سے یحییٰ بن مکیم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی قیام گاہ منہ سے گھوڑے پر آئے۔ اور اگر اتارے۔ پھر مسجد کے اندر گئے۔ کسی سے آپ نے کوئی بات نہیں کی اس کے بعد آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آئے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے۔ نعش مبارک ایک مٹی چادر سے ڈھکی ہوئی تھی۔ آپ نے چہرہ کھولا اور جھک کر چہرہ مبارک کا بوسہ لیا اور دھونے لگے پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر تران ہوں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دومر تہ موت طاری نہیں کرے گا۔ جو ایک موت آپ کے مقدس میں تھی وہ آپ پر طاری ہو چکی ہے۔ زہری نے بیان کیا۔ اور ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمر! بیٹھ جائیے لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اتنے میں لوگ عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے۔ آپ نے فرمایا۔ اما بعد! تم میں جو بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پرستش کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ ان کی وفات ہو چکی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو (اس کا معبود) اللہ ہمیشہ زندہ رہے والا ہے اور اس پر کبھی موت طاری نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ محمد صرف رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں! ارشاد ”الناکیرین“ تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، خدا گواہ ہے۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے پہلے سے لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے۔ اور جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کی تو سب نے آپ سے یہ آیت سیکھی ہے۔ اب یہ حال تھا کہ جو بھی سنتا تھا وہی اس کی تلاوت کرنے لگ جاتا تھا (زہری نے بیان کیا کہ) پھر مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا گواہ ہے مجھے اس وقت محسوس آیا جب میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا۔ جس وقت میں نے انھیں تلاوت کرتے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ہے تو میں کہتا ہوں اور ایسا محسوس ہوا کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا پائیں گے اور میں زمین پر گر جاؤں گا :

۱۵۷۳۔ محمد سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

ابن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے اور ان سے عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا تھا۔

۱۵۴۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی (عبد اللہ بن ابی شیبہ کی حدیث کی طرح) لیکن انھوں نے اپنی اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آنحضرتؐ کے مرض میں ہم آپ کے منہ میں دوا دینے لگے تو آپؐ نے اشارہ سے دوا دینے سے منع کیا۔ ہم نے سمجھا کہ مرین کو دوا پینے سے (بعض اوقات) جونا گوارا ہوتی ہے یہ بھی اسی کا نتیجہ ہے (اس لیے ہم نے اصرار کیا) تو آپؐ نے فرمایا کہ گھر میں جتنے افراد ہیں سب کے منہ میں میرے سامنے دوا ڈالی جائے صوف عباس اس سے مستثنیٰ ہیں کہ وہ تمھارے ساتھ اس فعل میں شریک نہیں

تھے۔ اس کی روایت ابن ابی الزناد نے بھی کی۔ ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۵۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ازہر نے خبر دی، انھیں ابن عون نے خبر دی، انھیں ابراہیم نے اور ان سے اسود نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس کا ذکر آیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو کوئی (دھام) وصیت کی تھی تو آپؐ نے فرمایا: یہ کون کہتا ہے۔ میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھی۔ آپؐ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپؐ نے طشت منگوایا۔ پھر آپؐ ایک طرف جھک گئے اور آپؐ کی وفات ہو گئی۔ اس وقت مجھے بھی کچھ احساس نہیں ہوا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کو آپؐ نے کس طرح وصیت کی تھی؟

۱۵۴۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی ادنیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی دعی رضی اللہ عنہ کو، یا اپنے ترکہ وغیرہ کے متعلق؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا کہ پھر مسلمانوں کو کس طرح (موت کے وقت) وصیت کرنی چاہیئے؟ انھوں نے فرمایا کہ کتاب اللہ کے مطابق۔

۱۵۴۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاحوص نے حدیث

یَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُبَيَّانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَتَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ۔

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَرْنَا فِي مَرَجِهِ فَعَلَّ يَغْبِرُ لَيْتًا أَنْ لَا تَلْدُو دِيْقُ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةً السَّرِيضِ لِلدَّوَاوِ فَلَمَّا آفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَتَهُمْ أَنْ تَلْدُو دِيْقُ قُلْنَا كَرَاهِيَةً السَّرِيضِ لِلدَّوَاوِ فَقَالَ لَا يُبْقِي أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لَدَا دَا أَنْظُرُوا إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ تَدْرِيْهُمْ كَوَرَدَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس کی روایت ابن ابی الزناد نے بھی کی۔ ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْمَى إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ مَنْ قَالَهُ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ لَسَانَهُ إِلَى مَدْرِيْ قَدْ عَايَا لَطَمْتُ فَأَخَذْتُ فَمَاتَ مِمَّا قَتَلْتُ فَنَبِيْتُ أَدْمَى إِلَى عَلِيٍّ۔

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَدْنَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ مَرَدُّهَا قَالَ أَدْمَى بِكِتَابِ اللَّهِ۔

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم چھوڑے تھے نہ دینار نہ کوئی غلام نہ باندی۔ سوا اپنے سفید چمر کے جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور آپ کا ہتھیار اور درہ زمین جو آپ نے مجاہدوں اور مسافروں کے لیے وقف کر رکھی تھی۔

۱۵۴۸۔ ہم سے یحییٰ بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شدت مرض کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرب بے چینی بہت بڑھ گئی تھی۔ فاطمہ علیہا السلام نے کہا: اے والدہ کتنی بے چینی ہے۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا آج کے بعد تمہارے والد کی یکرب وہ بے چینی نہیں رہے گی۔ پھر جب آنحضورؐ کی وفات ہو گئی۔ تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کبھی تھیں لمبے ابا جان! آپ اپنے رب کے بلا سے پر چلے گئے۔ لمبے ابا جان! آپ جنت الفردوس میں اپنے مقام پر چلے گئے۔ ہم جبریل علیہ السلام کو آپ کی وفات کی خبر سناتے ہیں۔ پھر جب آنحضورؐ دفن کر دیے گئے تو آپ نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: انس! تمہارے دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغض پر مٹی ڈالنے کے لیے کس طرح آمادہ ہو گئے تھے؟

۱۵۵۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلمہ جو زبان مبارک سے نکلا:

۱۵۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے بیان کیا، ان سے دہری نے بیان کیا انھیں سعید بن مسیب نے کئی اہل علم کی موجودگی میں خبر دی اہل ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت صحت میں فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کی روح قبض کرنے سے پہلے انھیں جنت میں ان کی قیام گاہ دکھادی جاتی ہے پھر اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہیں آخرت کی زندگی پسند کریں اور اگر چاہیں تو دنیا کی زندگی پسند کریں پھر جب آپ بیمار ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری دان پر تھا اس وقت آپ پر غشی طاری ہو گئی جب ہوش میں آئے تو آپ نے اپنی نظر گھر کی چھت کی طرف اٹھائی اور فرمایا: اللھم الرفیق الاعلیٰ! اے اللہ! مجھے اپنی بارگاہ میں انبیاء اور صدیقین سے ملا دے میں اسی وقت سمجھ گئی کہ اب آپ ہیں پسند نہیں کر سکتے اور مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو آپ حالت صحت میں ہم سے بیان کیا کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آخری کلمہ جو زبان مبارک سے

اُنْیَ اَسْحَاقَ عَنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دُرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءُ الَّتِي كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهَا وَسِلَاحَهُ دَارِضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ مَدَقَّةً

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَقَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَنْتَعِبُهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَا كَرِبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ بِي إِلَّا كَرِبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مِنْ جَنَّةِ الْفُزْدُوسِ مَا دَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جَنَّةِ نَعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا أَنَسُ أَكَايِبَ أَنْتُمْ أَنْ تَحْضُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّرَابَ

۱۵۵۱۔ أَخْرَجَ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ يُونسُ قَالَ الرَّهْوِيُّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ فِي رَجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْوَلَجَاءِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبُ رَأْيِهِ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَارُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ دَرَأُ عَنَى فَحَدَّثَ عَنْهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَاهُ فَاشْتَعَلَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذَا لَا يَخْتَارُنَا وَهُوَ عَرُوفٌ أَنَّهُ الْوَلَدِيُّ الْأَعْلَى كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَاحِبُهُ قَالَتْ فَمَا نَتَّخِذُ كَلِمَةً تَكْتُوبُهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى

نکلا مدینہ منورہ کا "الہم ارفعہ العلیٰ"

باب ۵۵۲ وَفَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

وفات

۱۵۸۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے بعد مکہ میں دس سال تک قیام کیا جس میں آپ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں بھی دس سال تک آپ کا قیام رہا۔

۱۵۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تیرہ گھنٹہ سال تھی، ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے بھی اسی طرح خبر دی تھی۔

۵۵۳۔

۱۵۸۲۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی زندہ ایک یہودی کے ہاتھ میں مارا جو کہ بدلے میں گدی رکھی ہوئی تھی۔

۵۵۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ بن زید رضی

اللہ عنہ کو مرض الوفا میں ایک مہم پر روانہ کرتے

ہیں۔

۱۵۸۳۔ ہم سے ابوعاصم ضناک بن مخلد نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے اسان کے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک مہم کا امیر بنایا تو بعض صحابہ نے ان کی امارت پر اعتراض کیا اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اسامہ پر اعتراض کر رہے ہو حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَالْمَدِينَةُ عَشْرًا.

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَرِسْتَيْنِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَآخَرُ بَنِي سَعْدِ بْنِ الْأَسَدِ بْنِ سُلَيْمٍ:

باب ۵۵۳

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسودِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرِعُهُ مَرْحُومَةً عِنْدَ يَهُودِيٍّ يَتْلُو فِي يَدَيْهِ.

باب ۵۵۴ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِي مَرْحَلَةٍ الْكَدِّي تُوُفِّيَ فِيهِ.

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّنَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ فَفَعَلُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِي أَتَاكُمُ قَدْ لُمْتُ فِي أَسَامَةَ ذِيَانَهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

حنبل بن ہلال نے حدیث بیان کی ان سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے کہس نے ان سے ابن بریدہ نے اور ان سے ان کے والد دبریدہ بن حبیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ غزوں میں شریک رہے تھے :

ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَنْبَلٍ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَانَ عَنْ كَهْشَبٍ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَزَامَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ مَنَازِلَ غَزَاَهُ :

کتاب التفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ السَّامِ مِنْ الرَّحْمَةِ
الرَّحِيمِ وَالرَّاحِمِ بِمَعْنَى وَاحِدٍ كَأَعْلَمِ
وَأَعْلَمِ :

باب ۵۵۵ مَا جَاءَ فِي قَائِمَةِ الْكِتَابِ
وَسُمِّيَتْ أُمُّ الْكِتَابِ أَيْ بَدَأُ كَيْتَابَتِهَا
فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي
الصَّلَاةِ وَالَّذِينَ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَ
النَّزْكَمَا تَدْرِي تَدَانِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ
بِالدِّينِ بِالْحِسَابِ مَدْرِيْنِ مُحَاسِبِيْنِ :

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ
عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي
الْمَسْجِدِ فَدَاعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي
فَقَالَ أَلَمْ يَقُلْ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا
دَعَاكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ قَالَ لِي لَأَعْلَمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ
السُّورِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ
أَخَذَ يَبْدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَكَ أَلَمْ
تَقُلْ لَأَعْلَمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّنْبُعُ الْمَغَارِيُّ
وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أَوْثَقَتْهُ :

کتاب التفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (اللہ تعالیٰ کی) دو صفتیں "الرحمة"
سے مشتق ہیں۔ الرحیمہ اور الرّاحمہ دونوں ہم معنی ہیں
جیسے اَلْعَلِيمُ اور اَلْعَالِمُ :

۵۵۷۔ (سورہ فاتحہ) کتاب سے متعلق روایات :

ام کتاب اس سورہ کا نام اس لیے رکھا گیا کہ قرآن میں اسی
سے کتابت کی ابتداء کرتے ہیں اور غنائ میں بھی قراءت کی ابتداء
اسی سے ہوتی ہے اور الدین" جزاء کے معنی میں ہے۔ خواہ
خیر میں ہو یا شر میں (دبوتے ہیں) "کہا تین تدان" (جیسا
کردگے ویسا بھرو گے) مجاہد نے فرمایا کہ "الدین" حساب کے
معنی میں ہے "مدینین" بمعنی "محاسبین" :

۵۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی ان سے شعبہ نے بیان کیا ان سے حبیب بن عبد الرحمن نے حدیث
بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوسعید بن معنی رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے اسی حالت میں بلایا میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ دھیرے دھیرے حاضر ہو کر
عرصہ کی کہ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کیا
اللہ تعالیٰ نے تم سے نہیں فرمایا ہے : "استجیبوا للہ وللرسول اذا
دعاکم" (اے اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو جواب دو) پھر آنحضرت
نے مجھ سے فرمایا کہ آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت
کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ
اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جب آپ باہر نکلنے لگے تو میں نے یاد دلایا کہ آنحضرت
نے مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتانے کا وعدہ کیا تھا آپ نے فرمایا

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
دَارُ الْإِشَاعَةِ کی مطبوعہ مستند کتاب

تفاسیر علوم قرآنی

تفسیر عثمانی بدر تفسیر خازن تہذیب الہیہ	مولانا محمد رفیع "الکافی" شاہ محمد علی دہلوی
تفسیر قطری اردو	حی علی شمس الدین دہلوی
قصص القرآن	مولانا حافظ الرحمن سمیرا دہلوی
آئینہ امین القرآن	مولانا حبیب الرحمن دہلوی
قرآن اور ماحولیات	انجینئر شفیق مرید دہلوی
قرآن تائسر لغت تہذیبیہ تمدن	ڈاکٹر حفصہ انیس دہلوی
لغات القرآن	مولانا عبدالرشید دہلوی
جامعوس القرآن	ڈاکٹر رفیع الحسن دہلوی
جامعوس الفاظ القرآن اکویم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرشید حسن دہلوی
ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حسان بیاض
دعوت قرآنی	مولانا اشرف علی عثمانی
قرآن کی آیات	مولانا احمد سعید صاحب

تفہیم النجاری مع ترجمہ و شرح اردو	جلد ۱	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۲	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۳	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۴	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۵	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۶	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۷	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۸	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۹	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۱۰	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۱۱	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۱۲	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۱۳	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۱۴	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۱۵	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۱۶	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۱۷	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۱۸	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۱۹	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند
تفہیم الہدایہ	جلد ۲۰	مولانا محمد اسحاق علی مخدومی	فاضل دیوبند

ناشر: دارالاشاعت
اردو بازار ایچ اے جناح روڈ
کراچی پاکستان فون: 3377 (11)
دیگر اداروں کی کتب دستیاب نہیں ہوتی مگر اس کتاب کی قیمت صرف 10 روپے ہے اور اس کی کاپی ہر شخص کو مل سکتی ہے۔